براہوئی۔ دراوڑی
اور
سندھ تہذیب

واحد بخش بُزدار

بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

All rights are reserved.

© بلوچی اکیڈمی کوئٹہ

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

نام کتاب : براہوئی۔ دراوڑی اور سندھ تہذیب

مصنف : واحد بخش بُزدار

پرنٹر : ہائی ٹیک پرنٹرز

سال : 2017

قیمت : 300

فہرست

-1	حرف آغاز	7
-2	سندھ تہذیب اور دراوڑی	4
-3	دراوڑی اور براہوئی زبان	10
-4	صوتیاتی جائزہ	49
-5	تشکیلاتی جائزہ	253
-6	مفعولی حالت (Accausative)	253
-7	مفعول ثانی (Dative)	254
-8	اضافی حالت (Genitive)	256
-9	اوزاری (Instrumental)	260
-10	معیتی (Sociative)	262
-11	مکانی (Locative)	264
-12	فعل (The verb)	266

-13	متعدی۔ سببی نشانیہ (Tranisitive – Causative Markers)	266
-14	ماضی علامیتں	267
-15	ماضی کا تنا (Past stem)	267
-16	براہوئی ماضی نشانیہ -SS-/-S- (Past marker)	268
-17	براہوئی ماضی: -K	273
-18	غیر ماضی علامت (Non – Past Markers)	275
-19	ضمائری لاحقے (Pronominal Suffixes)	281
-20	دراوڑی جنس اور تعداد (Gender and Number)	285
-21	مصدر	288
-22	فعل مستقبل/امکانی	289
-23	اختتامیہ	291
-23	کتابیات	358

براہوئی زبان سے محبت کرنے والوں کے نام

حرفِ آغاز

''براہوئی۔ دراوڑی اور سندھ تہذیب'' میں براہوئی زبان کو کسی خاص طرز فکر یا مخصوص نکتہ نگاہ کے بغیر محض لسانی حقائق اور شواہد کی روشنی میں دیکھنے اور پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس ضمن میں دستیاب مواد کی روشنی میں سمیری، اکادی، بروشسکی سمیت انڈوایرانی، انڈوآریائی اور کافر گروہ کی زبانوں سے استفادہ کیا گیاہے۔ جس طرح کہ براہوئی کے بارے میں کہا جاتاہے کہ یہ دراوڑی زبانوں کے گروہ سے متعلق ہے اور اس ضمن میں بعض ماہرین لِسانیات نے اچھا خاصا تحقیقی کام بھی کیاہے۔ اگرچہ براہوئی اور دراوڑی میں چند مشترک عناصر کی مطابقت اور مماثلت سے بہر طور انکار نہیں کیا جاسکتا تاہم میر عاقل خان مینگل کی رائے کی طرح اس جائزے سے بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس مشترک عنصر کے باوجود بھی براہوئی زبان کی دراوڑی گروہ سے متعلق قرار دینے کے سلسلے میں محض ''توڑ جوڑ'' اور دوراز کار مفروضوں کو بنیاد بنانے کی بجائے ابھی تک غیر جانبدارانہ بنیادوں پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ میں یہاں ایک بات کی وضاحت بہر حال ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر براہوئی زبان کا واقعتاً دراوڑی زبانوں کے گروہ سے لسانی رشتہ اور تعلق بنتاہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ یہ بہت ہی اہم اور اچھی بات ہے کہ ہمارے ہاں بھی دراوڑی گروہ کی ایک زبان بولی جاتی ہے اور ہمیں اس تاریخی اور انسانی ورثہ پر بلاشبہ فخر کرنا چاہیے۔ کیونکہ دراوڑی زبانوں سمیت دنیا کی تمام زبانیں اور سارے لوگ قابل احترام ہیں۔ تاہم اس ضمن میں مفروضوں کی بجائے لسانی حقائق کی بنیاد پر تحقیق کرنے کی افادیت اپنی جگہ پر مسلم ہے۔

مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ داردک گروہ سے تعلق رکھنے والی زبانیں انڈس کوہستانی، توروالی اور کھوار، پامیر گروہ کے وخی، یدغہ اور منجی، ساکا (Saka) گروہ کے سُغدی، اوسیٹی اور کافر گروہ کی زبانیں پراسن (Prasun) یعنی وسیں ویری، وئیگلی، گواربتی، دمیلی اور کتی وری (Kativiri) جیسی اہم اور قدیم خصوصیات کی حامل زبانوں کا خاطر خواہ اور مناسب مواد، بسیار کوشش کے دستیاب نہ ہوسکیں۔

اگر مذکورہ زبانوں کے مناسب قواعد اور لغت دستیاب ہوتے تو یقیناً یہ مطالعہ زیادہ جامع، معتبر اور بامعنی ہوتا۔ کیونکہ حیرت انگیز طور پر براہوئی اور مذکورہ زبانوں بالخصوص کافر گروہ کی زبانوں میں مطابقت کی اہم صورتیں دیکھنے کو ملتی ہیں تاہم دستیاب مواد کی روشنی میں جو کچھ میسر تھا اس جائزہ میں ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور یقیناً اِس جائزے میں لسانی لغزشوں، کمزوریوں اور کوتاہیوں کے امکان کو بہر حال رد نہیں کیا جاسکتا، جسے بہر طور مزید بہتر اور معتبر بنانے کے امکانات ہمیشہ موجود رہیں گے۔

اِس ضمن میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ براہوئی اور دراوڑی میں بعض مشترکات سمیری اور اکادی زبانوں سے متعلق ہیں جنکی مناسب تفہیم نہ ہونے کے باعث بعض ماہرین لسانیات انہیں یک طرفہ طور پر دراوڑی سے نتھی کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ اہم عنصر ہے جو نہ صرف براہوئی اور دراوڑی کے مشترک عناصر کو سمجھنے میں ایک نئی جہت اور بنیاد فراہم کر سکتا ہے بلکہ براہوئی کو ایک جداگانہ اور منفرد زبان کی حیثیت سے دیکھنے اور پرکھنے میں بھی نئے امکانات کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔

آخر میں محترم آغا نصیر خان احمد زئی، ڈاکٹر سلیم کرد، ڈاکٹر گل حسن، ڈاکٹر بدل خان، ڈاکٹر احسن واگھا، پروفیسر حامد بلوچ، محترم طاہر نقوی اور پروفیسر ضیا امین کا میں بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے مواد کی فراہمی اور دستیابی کے حوالے سے میری معاونت کی۔

میں محترمہ Elena Bahsir کا بھی بے حد ممنون احسان ہوں کہ جنہوں نے اِس جائزے کی اشاعت کے آخری مراحل کے دوران مجھے براہوئی کے حوالے سے McAlpin کی قبل مطبوعہ اہم مضمون "Brahui and the zagrosian Hypothesis" کی ایک کاپی فراہم کی، جو کہ بلاشبہ براہوئی زبان کے ماخذ کے حوالے سے ایک اہم سنگ میل ثابت ہو سکتی ہے۔

میں جناب الیاس بلوچ اور سمیع بلوچ کا بھی بے حد احسان مند ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ کے لیے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ ان کی تکنیکی معاونت کے بغیر شاید یہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکتا۔

واحد بخش بُزدار

(Abbrevations) اختصارات

CDIAL	R.L Turner; A comparative dictionary of the Indo-Aryan languages, London 1966.
DED	T.Burrow and M.B Emeneau; A Dravidian Etymological Dictionary, Oxford 1961.
DEDS	Id, A Dravidian Etymological Dictionary, Oxford 1968.
DEDR	Id, A Dravidian Etymological Dictionary (Revised edition) 1984.
KEWA1	M. Mayrhofer, Kurzgfasstes etymologisches worterbuch des Altindischen, 1, Heidelberg 1956.
KD	Ronald L. Trail and Gergory R. Cooper, Kalasha Dictionary-with English and urdu, Sil and NIPS. Q.A.U. Islamabad 1999
LSI	G.A. Grierson, Linguistic Survey of India, Vol.V, Calcutta 1915.

سندھ تہذیب اور دراوڑی

محتاط اندازے کے مطابق سندھ تہذیب کا عہد 2500 اور 1700 قبل مسیح کے درمیان کا زمانہ قرار پایا ہے۔(Krishnamurti 2003) سندھ تہذیب اور اسکی زبان کے حوالے سے اگرچہ کچھ عرصہ سے غیر مستند مگر غالب مفروضہ یہ تھا، کہ اس کے خالق دراوڑی لوگ تھے۔ اور مناسب تفہیم نہ ہونے کے باوجود بھی موہنجوداڑو سے برآمد ہونے والے 3 ہزار سے زائد مہروں کو جن کو 419 علامتوں کے ذریعے لکھا گیا تھا، کو دراوڑی زبان سے متعلق خیال کیا جاتا رہا۔

1924 سے لیکر 1992 تک پینتیس ماہرین نے سندھ کے مہروں کی تفہیم کے سلسلے میں کام کیا۔ لیکن نہ صرف اُن کی کوششیں نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکیں (Krishnamurti 2003:47) بلکہ اس پر شدید قسم کے اعتراضات سامنے آئے ہیں۔(Witzel 2000:1)

Possehl نے ان کاوشوں کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔

Since there is little basic research on the script and so little sharing of programmatic visions, it is scarcely a wonder that the writing system has not yet been understood (Possehl 1996:168)

اگرچہ دراوڑی لوگوں کے اصل نسل اور اُن کے آبائی مرزبوم کے بارے میں مختلف اوقات میں مختلف اور متضاد نظریات دیکھنے میں آتے رہے ہیں۔ کبھی ان کا آبائی مرزبوم وسطی ایشیا قرار دیا گیا۔ (Cald well 1961:6) تو کبھی انہیں بحیرہ روم کا باشندہ ٹھہرایا گیا (Rapson 1987:38) اور کبھی ان کو برصغیر کا مقامی باشندہ قرار دیا گیا۔ جبکہ انکے بارے میں ایک نظریہ یہ بھی ہے۔ کہ شاید یہ لوگ مغربی افریقہ سے ہندوستان میں آکر آباد ہوئے۔ اس ضمن میں چندر شیکر لکھتے ہیں۔

It was once thought the Dravidian were native to the Indian subcontinent. But, recent archeological, anthropological and ethnographical, studies despite this claim. Based on the types of agricultural and navigational instruments used by the people, it is now believed that Dravidian must have come from West Africa and the

Mediterranean region, and settled in the Indus river basin in present-day Pakistan around 4000 B.C. The Dravidian Civilization that flourished in and around Harappa and Mohenjodaro region on the bank of the Indus River came to be known as the Indus valley civilization. The period of this civilization is broadly placed between 2500 and 1700 BC (Shekar 2005:273)

اِسی طرح عام طور پر دراوڑیوں کو سندھ تہذیب کے خالق کے طور پر پیش کیے جانے کے سلسلے میں بعض محققین وسطی بلوچستان میں آباد براہوئی قبائل کی زبان سے استناد لیتے ہوئے یہ خیال ظاہر کرتے رہے ہیں۔ کہ براہوئی لوگ اصل میں دراوڑی نسل کے وہ باقیات ہیں ۔ جو آریاؤں کے حملے کے نتیجے میں وسطی بلوچستان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے جبکہ دراوڑی لوگ جنوبی ہندوستان کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔اور براہوئی پروٹو دراوڑی(Proto-Dravidian) کی اِس پہلی تقسیم کا نتیجہ ہے لیکن اس ضمن میں کرشنا مورتی جو اگرچہ براہوئی زبان کو دراوڑی کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں۔تاہم وہ براہوئی زبان کو پروٹو دراوڑی کی خصوصیات اور کسی قدامت کا حامل زبان قرار نہیں دیتے۔وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں۔

Most of the proposed that the Proto-Dravidian entered the Sub continent from outside are based on the notion that Brahui was the result of the first split of Proto-Dravidian and the Indus civilization was most likely to be Dravidian. There is not a shred of concrete evidence to credit Brahui with any archaic features of Proto-Dravidian. (Krishnamurti 2003:5)

جبکہ ایک اور جگہ وہ رقم طراز ہیں کہ

Some writers considered Brahui as the first Colum (?) of speakers to branch off in the third millennium B.C. since it does not retain any archaic features of Proto-Dravidian; it is likely that the speakers of Brahui had migrated westward from the mainland where they were together with the speakers of Kurukh and Malto. (Krishnamurti2003:27)

اس حقیقت کی روشنی میں براہوئی زبان سے استناد لینے کا مفروضہ دراوڑیوں کو انڈس تہذیب کے خالق کے طور پر پیش کرنے میں کوئی بنیاد فراہم کرتا نظر نہیں آتا۔

اس طرح اس سے بہت پہلے فرانسیسی ماہر لسانیات Jules Bloch نے 1920 میں براہوئی ذخیرہ الفاظ کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ بلوچستان میں براہوئی زبان اور لوگوں کی موجودگی بہت ہی قریبی عہد سے تعلق رکھتا ہے۔ شاید اسلامی عہد میں یہ لوگ وسطی ہندوستان سے بلوچستان وارد ہوئے ہوں گے۔ (Bloch 1924:1-21)

1962 میں ایمنیو نے بھی بلوچستان میں براہوئی کی موجودگی کو کسی قدیم عہد کی بجائے بعد کا زمانہ قرار دیا تھا۔ (Emeneau 1962:27) جبکہ H.H.Hock نے 1975 میں (Hock 1975:88) اور 1987 میں ایلفن بئین نے بلوچستان میں براہوئی لوگوں کی آمد کو دسویں صدی عیسوی کا زمانہ قرار دیا (Elfenbein 1987:229)

Zvelebil جس نے 1972 میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ دراوڑی 3500 قبل مسیح میں شمال مغرب کی جانب سے ہندوستان میں داخل ہوئے تھے، اپنے اِس دعویٰ پر نظرثانی کرتے ہوئے انہوں نے 1990 میں کہا تھا کہ

All this is still in the nature of speculation. A truly convincing hypothesis has not even been formulated yet. (Zvelebil 1990:123)

اِسی غیر واضح صورتحال کے باعث کرشنا مورتی لکھتے ہیں کہ سردست یہ فرض کرلیا جائے کہ دراوڑی لوگ کہیں باہر سے نہیں آئے بلکہ وہ ہندوستان کے مقامی لوگ تھے۔ وہ لکھتے ہیں۔

The Indus seals have not been deciphered as yet. for the time beings, it is to be consider Dravidians to be the natives of the Indian Subcontinent who wre scattered throughout the country by the time the Aryans entered India 1500 B.C (Krishnamurti 2003:5)

لیکن امبری (Embree 1988:400)، راپسن (Rapson 1987:38)، وٹزل (Witzel 1999:23) چندر شیکر (Shekar 2005:273) فیئر سروس (Fairservice 1997:61-8) اور دوسرے بیشتر محققین اِس بات پر متفق ہیں کہ دراوڑی یہاں کے باشندے نہیں تھے۔

Fairservice کے مطابق 4000/3500 قبل مسیح میں دراوڑی لوگ مشرقی ایران کے پہاڑی علاقے سے وادی سندھ میں داخل ہوئے اور بنیادی طور پر چرواہا معشیت سے تعلق رکھتے تھے۔ (Fairservice 1997:61-8)

F.Southworth کے مطابق دراوڑی لوگ چرواہے تھے۔ جنہوں نے سندھ میں آکر مقامی لوگوں سے کاشت کاری کے طور طریقے اپنائے۔(Sothworth quoted in: Witzell 1999:22)

Witzel کے مطابق دراوڑی ایرانی سطح مرتفع سے جنوبی ایشیا میں داخل ہوئے۔ ان کے قدیم ترین ذخیرہ الفاظ کسی زرعی گروہ کی بجائے انہیں نیم خانہ بدوش چرواہا گروہ ثابت کرتے ہیں۔ دراوڑی کے یہاں نہ تو ''چاول'' کے لئے اپنا کوئی لفظ تھا اور نہ ہی سندھ تہذیب کی خاص خوراک ''گندم'' کے لئے ان پاس اپنا لفظ تھا۔(Witzel 1999:23)

جیسے کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انڈس تہذیب کے خالق دراوڑی تھے۔ نئے لسانی حقائق وشواہد کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ سندھ تہذیب کے خالق دراوڑی نہیں تھے۔ Southworth کے مطابق زرعی الفاظ کی ایک متعدد تعداد جنکی دراوڑی میں کوئی توجیہہ نہیں ملتی، اکیلے طور پر یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ انڈس کے لوگ دراوڑی نہیں تھے۔(Southworth quoted in: Witzel 1999:13)

Witzel اِس ضمن میں لکھتے ہیں۔ کہ 1200-1500 قبل مسیح کے رگ وید میں پنجاب اور اس کے ارد گرد کے علاقوں بالخصوص دریاؤں کے نام کابل سے لیکر جمنا بلکہ گنگا تک کے نام ملتے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ رگ وید کے پہلے یا ابتدائی عہد میں دراوڑی کے الفاظ سرے سے مفقود ہیں۔ جبکہ رگ وید کے دوسرے عہد (1350-1500 مسیح) اور تیسرے عہد (1200-1350 قبل مسیح) میں دراوڑی الفاظ دخیل نظر آتے ہیں۔(Witzel 1999:6)

جبکہ اِس قبل 1955 اور بعد میں 1991 میں کیوپر نے واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ رگ وید میں موجود بہت سی زرعی اصطلاحیں نہ تو دراوڑی ماخذ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور نہ ہی منڈا زبانوں سے اِن کا کوئی تعلق بنتا ہے۔(Kuiper 1991:1)

برنارڈ سرجنٹ بھی اِس خیال کے حامی ہیں کہ سندھ تہذیب کے خالق دراوڑی نہیں تھے۔ وہ اِس مفروضہ کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اِس ضمن میں کوئی ایسے حقائق اور شواہد دستیاب نہیں ہیں، وہ اِس لیے کہ سندھ کی ساحلی پٹی اور گجرات کے علاوہ سرسوتی کے علاقے کی تمام تر جغرافیائی اصطلاحیں

قطعی طور پر دراوڑی نہیں ہیں۔اِس کے علاوہ ہڑپا کلچر اور قدیم دراوڑی آبادی کے مادی کلچر میں بھی کوئی ربط وتسلسل نہیں ہے۔(Sergent 1997:138)

Masicaکا خیال ہے کہ یہاں ایک ایسی زبان مستعمل رہی ہے جو اب معدوم ہو چکی ہے لیکن اِس کے اثرات بہت سی زبانوں میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔Witzelاِسی حوالے سے لکھتے ہیں۔

He (Masica) has traced it in agricultural terms in Hindi that could not be indentified as 1A, Dravidian or Munda (or as late loan from Persian, S.E Asian, etc.) Surprisingly some 30% of the terms are of unknown, Language "X" orign, and only 9.5% of the terms are from Drav. (Dravidian), something that does not point to the indentity of the Indus people with a Dravidian speaking population. (Witzel 1999:40).

بہر حال رگ وید میں کوئی تین سو کے قریب ایسے الفاظ ملتے ہیں کہ جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ دراوڑی زبان سے متعلق نہیں ہیں بلکہ یہ ایسی نامعلوم زبان ہے۔ جسےMasicaنے "Language X" کا نام دیا ہے۔

Witzelان میں سے بہت سے الفاظ کو "پیرامنڈا" قرار دیتے ہیں۔(Witzel 1999:7) جبکہ اِس کے متعدد الفاظ واضح طور پر انڈو یورپی (Mayrhofer1986-1996) اور کچھ سمیری اور اکادی زبان سے متعلق ہے۔

IMDiakonaffنے سمیری اور منڈا زبان کی باہمی خصوصیات کے تقابلی جائزے میں ان چند مشترک خصوصیات کا ذکر بھی کیا ہے۔ (Diakonaff 1997:54-62) تاہم Witzel کی یہ بات اس حد تک تو درست ہے کہ بہت سارے ایسے الفاظ جو ابتدائی رگ وید میں مستعمل ہیں اور جنہیں عام طور پر دراوڑی خیال کیا جاتا رہا ہے لیکن یہ بنیادی طور پر دراوڑی سے تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن ان کا یہ کہنا کہ ان میں بہت سے الفاظ پیرامنڈا سے متعلق ہیں، شاید درست نہ ہو۔ کیونکہ رگ وید میں مستعمل بہت سے الفاظ واضح طور پر سمیری اور اکادی زبان سے متعلق ہیں۔

یا جس طرح سے منڈا اور سمیری زبان میں جس مشابہت کی بات کی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ رگ وید میں مستعمل یہ الفاظ سمیری اور منڈا کی مشترک خصوصیات کی نمائندگی کرتے ہوں۔ تاہم اس ضمن میں وثوق سے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

انڈس تہذیب کے علاوہ مکران اور کسی قدر عمان پر مشتمل ماگان (Magan) کا علاقہ اور ملوحہ کا بھی سمیری تہذیب سے تجارتی روابط نہ صرف مسلم تھے بلکہ بنیادی طور پر یہ علاقہ وہ سنگم یا مرکز تھا۔ جہاں سے سندھ، میسوپوٹیمیا اور عیلام وغیرہ کے درمیان تجارت اور ربط و تعلق قائم تھی۔

اِس ضمن میں Witzel لکھتے ہیں کہ کچھ ایسے اِشارے ملے ہیں کہ دراوڑیوں کی ہجرت سے بہت پہلے سندھ میں ایک اور زبان مروج تھی، سمیر اور بعد کے میسوپوٹیمیا اور سندھ کے درمیان ہونے والی تجارت کے نتیجے میں کچھ الفاظ ملتے ہیں، جو دراوڑی نہیں ہیں۔ اس لیے بہتر ہوگا کہ اس زبان کو "ملوحی زبان" کہا جائے۔ سمیریوں نے اِس ملک کو ملوحہ کہا ہے۔ یہ زبان سمیری اور عیلامی (Elamite) زبانوں سے بہت حد تک مختلف تھی۔ حقیقت میں مغربی ایرانی بلوچستان کا علاقہ بمپور کی براہ۔ شی (Barah-shi) یا براخ۔ شی (Barakh-shi) (جسے Ideographic) کی صورت میں مراہ۔ شی (Marahshi) لکھا جاتا تھا، کی زبان، تپہ یحیٰ کی جنوب مرکزی ایران سمشکی (Samashkian) سے مختلف تھی۔ جو کہ جزوی طور پر عیلامی زبان سے تعلق رکھتی تھی۔ Possehl کے مطابق ملوحہ کا علاقہ بلوچستان کے مرکزی پہاڑی علاقہ میں کہیں واقع تھا، جو ابتدائی انڈس تہذیب کے قریب تھا۔ ممکن ہے کہ مراہ۔ شی زبان ملوحہ کے علاقے کی زبان تھی۔ (Witzel 1999:24)

بہر حال اب 7 ہزار قبل مسیح کی مہر گڑھ کی تہذیب نے اس حقیقت پر مہر ثبت کر دی ہے کہ یہ سندھ کی تہذیب سے ہزاروں سال پہلے ایک منفرد اور جداگانہ تہذیب تھی۔ جو سب سے پہلے بلوچستان میں پھلی پھولی اور بعد کی ترقی یافتہ سندھ تہذیب اسکی ایک توسیع تھی۔ اسی طرح نیلوفر شیخ کے مطابق بلوچستان کی آمری (Amri) کلچر جس کا پھیلاؤ کیر تھر پہاڑی سلسلے سے لیکر سندھ کے کوہستانی علاقے پر محیط تھا، سندھ

کے کوٹ ڈیجی سے نہ صرف مختلف تھی بلکہ آمری کلچر، کوٹ ڈیجی کلچر کا حصہ ہونے کی بجائے مہر گڑھ کلچر کا ہی پھیلاؤ تھی۔

جبکہ کوٹ ڈیجی اور سوتھی کلچر علیٰحدہ کلچر کے حامل تھے۔اور بہت بعد میں ان کے باہمی میل وجول ہی سے انڈس کلچر وجود میں آیا تھا۔اور یہ اقتصادی فیکٹر کے باعث ہوا۔(Shaikh 1988:47 -8)

بہر حال اب یہ واضح ہو چکی ہے کہ سندھ تہذیب کے خالق دروڑی نہیں تھے اور نہ ہی سندھ کی تہذیب کی زبان دراوڑی تھی۔ یہاں ایک ایسی زبان مروج تھی جو اب معدوم ہو چکی ہے لیکن اس کے اثرات بہت سی زبانوں میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔

دراوڑی اور براہوئی زبان:

سب سے پہلے ہنری پوٹنگر نے 1816 میں براہوئی زبان کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد آر۔ لیچ نے 1938 اور ای۔ٹرمپ نے 1880 میں براہوئی زبان کے بارے میں اظہار خیال کیا۔ ٹرمپ سے قبل 1956 میں کالڈ ویل نے اپنی گراں قدر تحقیقی کام میں براہوئی اور دراوڑی زبانوں میں کسی نسلی تعلق کی بجائے چند مشترک خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔

The Brahui language considered as a whole seems to be drived from the same source as the Panjabi and Sindhi but it is evidently contains a Dravidian element. (Caldwell 1961:633)

1913 میں اپنی تحقیقی کام کی نظر ثانی کرنے اور اسے تیسری بار چھاپنے کے باوجود بھی کال ویل اپنی اسی موقف پر قائم رہے۔ اسکے بعد ڈینس برے نے براہوئی زبان پر مبسوط کام کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے 1909 میں براہوئی زبان اور اِس کے قواعد کے بارے میں اپنی کتاب The Brahui Language کی پہلی جلد شائع کی۔ اس کے بعد 25 سال کے ایک طویل عرصے کے بعد براہوئی لغت کے حوالے سے اس کی تیسری جلد 1934 میں شائع ہوئی۔

ڈینس برے نے اگرچہ براہوئی کے بارے میں بڑی محنت اور عرق ریزی سے کام کیا لیکن اس کے کام کی بنیادی کمزوری اور خامی یہ رہی ہے کہ اُس نے کسی غیر جانبدارانہ فکر و نظر کی بجائے شروع دن سے ہی

براہوئی کو دراوڑی کے تناظر سے دیکھنے اور پرکھنے کی کوشش کی۔ براہوئی اور دراوڑی الفاظ کی مشابہت اور مطابقت کے سلسلے میں اس کی شعوری کوشش اور بنیادی خواہش یہی رہی کہ براہوئی الفاظ کو بہر طور کسی نہ کسی طرح سے دراوڑی ثابت کیا جائے اور "The Brahui Language" کی تیسری جلد ان کے اِس شعوری خواہش کا بہترین ثبوت ہے۔ جہاں وہ ایک طرف براہوئی کے بہت سے الفاظ کو بغیر کسی دلیل وجواز کے بہر صورت دراوڑی سے منتھی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور اسکے علاوہ دوسری طرف براہوئی کے بے شمار الفاظ کو اپنی لغت میں شامل کرنے میں ناکام رہے۔

ڈینس برے کی براہوئی کو دراوڑی ثابت کرنے کی اس شعوری خواہش نے آگے جا کر ٹی۔ برو، ایم۔ بی۔ ایمنیو، راما سوامی، ایم۔ ایس۔ آندرونوف وغیرہ کو بھی براہوئی کو ایک قائم بالذات اور جداگانہ زبان کی صورت میں دِیکھنے اور پرکھنے کی بجائے اسے دراوڑی بنیادوں پر جانچنے اور پرکھنے کی طرف راغب کی اور اس کے بعد کسی کھلی آنکھ سے دیکھنے یا آزاد فکر رکھنے کی بجائے ''توڑ جوڑ'' کی بنیادوں پر مفروضوں کے انبار لگائے گئے۔ اس طرح مفروضوں پہ مفروضے تراشے گئے لیکن آج تک کوئی بھی مفروضہ کوئی صحیح بنیاد فراہم نہ کر سکا۔

اشتقاقی حوالوں سے ڈینس برے کی مرتب کردہ ذخیرہ الفاظ کو بنیاد بنا کر ایم۔ بی۔ ایمنیو اور ٹی۔ برو نے 1961 میں اپنی لغت DED یعنی Dravidian Etymological Dictionary میں ایک طرف ان کے کچھ دیئے ہوئے براہوئی الفاظ کو غیر دراوڑی قرار دیکر لغت میں شامل نہیں کیا جبکہ دوسری طرف کچھ دیگر براہوئی الفاظ کو دراوڑی سے منطبق کرنے کی کوشش کی گئی اور انھوں نے مجموعی طور پر 219 الفاظ کو دراوڑی سے جوڑنے کی کوشش کی۔ اس طرح ڈینس برے کی مرتب کردہ کم وبیش 275 الفاظ کی فہرست گھٹ کر DED میں 219 رہ گئی۔ اس کے بعد 1968 میں DEDS اور پھر 1984 میں ایمنیو اور ٹی۔ برو نے نظر ثانی کرتے ہوئے DEDR میں مزید چند ایک براہوئی الفاظ کا اضافہ کیا اور کچھ دوسری تبدیلیاں کی۔ لیکن اس اشتقاقی لغت میں صوتیاتی مطابقت کے ضمن میں براہوئی اور دراوڑی الفاظ کے لئے عام طور پر پورے سلیبل (Syllable) کی بجائے محض اس کے ابتدائی سلیبل کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔ جس سے

دراوڑی اور براہوئی کی مطابقت کی پوری صورتحال واضح نہیں ہوتی بلکہ بہت سے تقابلی صورتوں میں تو سرے سے کوئی وضاحت اور جواز نظر نہیں آتی۔

اس کے علاوہ McAlpin نے 1975 میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ دراوڑی (Dravidian) اور عیلامی (Elamite) زبانیں ایک ہی حسب و نسب سے تعلق رکھتی ہیں اور انہوں نے براہوئی زبان کو ان دونوں زبانوں کی درمیانی کڑی قرار دیا تھا۔ (McAlpin 1975:105-15) لیکن بیشتر ماہرین لسانیات نے McAlpin کے اس مفروضہ کو رد کرتے ہوئے دراوڑی اور عیلامی زبانوں کی جزوی مشابہت کو صرف ربط تعلق کا نتیجہ قرار دیا۔ Witzel اِس ضمن میں لکھتے ہیں۔

McAlpin's reconstruction an Elamo-Dravidian languages family has not been accepted by Dravididogist (Witzel 1999:22)

سب سے پہلے 1943 میں دراوڑی گروہ میں براہوئی کے مقام کا تعین کرنے کے لئے ٹی۔ برو نے ایک باقاعدہ سسٹم متعارف کرانے کی کوشش کی۔ اُن کے مطابق واول i/ī سے پہلے دراوڑی -k* کرخ، مالٹو اور براہوئی میں -K ہی رہتا ہے۔ جبکہ بقیہ واول میں پروٹو دراوڑی -k* براہوئی اور کرخ میں -X اور مالٹو میں -q سے بدلتا ہے۔ جبکہ اس طرح کے بقیہ مثالوں کو اُس نے انڈوآریائی سے مستعار سمجھ کر نظر انداز کر دیا Burrow 1943[1968:52] اسی طرح 1961,1960 اور اس کے بعد 1962 میں ایمنیو نے اپنی کتاب "Brahui and Dravidian Comparative Grammer" میں دراوڑی زبانوں کے سلسلے میں شمالی دراوڑی خاندان کا نظریہ پیش کیا۔ اور McAlpin کے مطابق "انہوں نے براہوئی زبان کو شمالی خاندان کی شاخ قرار دیکر دلائل کا ایک مکمل خاکہ پیش کیا۔ مثلاً

(1) واول i/ī سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -K* شمالی خاندان کرخ، مالٹو اور براہوئی میں -K ہی رہتا ہے۔ جبکہ بقیہ دوسرے واول میں کرخ اور براہوئی میں یہ -X جبکہ مالٹو میں -q سے بدلتا ہے۔

(2) پروٹو دراوڑی -v* کرخ، مالٹو اور براہوئی میں -b سے بدلتا ہے۔

(3) واول ē/e اور واول ū/u سے پہلے پروٹو دراوڑی -C* شمالی خاندان میں -K سے بدلتا ہے۔ اور اس سلسلے میں اُس نے مثالیں بھی پیش کی تھیں۔ اور اس نظریہ کو عموی طور پر تسلیم بھی کر لیا گیا۔ اِس کے علاوہ اُس نے تشکیلات (Morphology) کے حوالے سے ابتدائی اور بنیادی شہادتوں کے برعکس کچھ مشترک برقراریت (retention) کی مثالیں بھی پیش کی۔

(1) مثلاً ماضی نشانیہ -k- جسے سب سے پہلے ڈینس برے (Bray 1934:20) نے پیش کیا تھا۔

(2) مستقبل / امکانی (Future/Subjunctive) جسے راما سوامی (1929:117) نے پیش کیا تھا۔

(3) ماضی -c(c)- جو کہ تلیگو وغیرہ میں بھی ملتا ہے۔

تاہم 1980 میں ایمنیو نے تشکیلاتی (Morphology) حوالوں سے یہ بات واضح کی تھی کہ براہوئی اور کرخ۔ مالٹو میں زیادہ مطابقت نہیں ہے۔ اس قسم کی مواد سے ذیلی خاندان (sub family) کے تصور کی بخوبی طور پر واضح نہیں کیا جا سکتا۔ (Emeneau 1980:325)

1980 ہی میں ایمنیو نے اپنے پرانے مفروضہ کے ضمن میں مزید ردوبدل کرتے ہوئے اپنے نظر ثانی شدہ مضمون "The Position of Brahui in the Dravidian Family" میں i/ī کے علاوہ u/ū سے پہلے پروٹو دراوڑی -K* کو بھی شمالی خاندان میں -K* سے برقرار رہنے کی بات کی۔ (Emeneau1980:325)

اُن کے مطابق شمالی خاندان میں -K* کی مختلف پیشرفت اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ذیلی شاخ کے طور پر شمالی خاندان کا تصور بزور قائل کرنے کی بات نہیں ہے کیونکہ براہوئی اور کُرخ کی جزوی باہمی مطابقت کچھ وزن رکھتا ہے۔

تاہم 1988 میں ایمنیو باقاعدہ طور پر اپنے اس مفروضہ سے بھی دست بردار ہوئے کہ ē/e اور ū/u سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -C* شمالی خاندان میں -K سے بدلتا ہے کیونکہ کُرخ اور مالٹو میں اِس طرح کی متعدد مثالیں

دستیاب ہیں کہ e/ē اور u/ū سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -C* ان زبانوں میں -C رہتا ہے۔ یہاں یہ بات بھی یادرہے کہ ایمنیو واول e/ē اور u/ū کے علاوہ واول i/ī سے پہلے کے پروٹو دراوڑی -C* سے بدلنے کی مثالیں بھی دیتے رہے۔ مثلاًوہ براہوئی Kish "ناک کا مواد" کو DEDR1606 میں تامل Cī سے نتھی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور کبھی دُہرے مادہ (double root) -K اور -C دونوں کی بات بھی کرتے ہیں۔

McAlpin ایمنیو کے ان نظر ثانی شدہ مفروضوں کو اُلٹے قدم (Back Padalled) قرار دیکر لکھتے ہیں کہ اِس طرح شمالی خاندان کے متعلق ایمنیو کے قائم کردہ مفروضات گھٹ کر صرف -K* کو -X میں بدلنے تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اور یہ مفروضہ بھی شکوک وشبہات کا حامل ہے۔ (McAlpin2003:523-4)

آگے چل کر وہ مزید لکھتے ہیں کہ۔

"جن کوائف کی بنیاد پر شمالی خاندان کی بنیاد رکھی گئی ہے، اگرچہ بہت حد تک کافی ہیں لیکن یہ مشترک اختراعات (Innovations) کی شہادتیں بہر طور فراہم نہیں کرتیں۔ اس کے برعکس یہ پروٹو دراوڑی I اور پروٹو دراوڑی II کے درمیان تبدیلی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ (McAlpin) کے مکمل مفروضہ کا ذکر آگے آئے گا۔

جبکہ اوپری واول (High Vowels) مثلاً i/ī اور u/ū سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -K* ہی رہتا ہے۔ جبکہ براہوئی میں صرف i/ī سے پہلے پروٹو دراوڑی -K*، k ہی رہتا ہے۔ (McAlpin2003:523) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پروٹو دراوڑی -k*,X میں بدل جانے کا عمل براہوئی اور کُرخ میں آزادانہ عمل کا حامل ہے۔ کُرخ اور مالٹو تاریخی دور میں علیٰحدہ ہوئے جبکہ براہوئی ہزاروں سال پرانی ہے۔

K کو X میں تبدیل کرنے کا عمل براہوئی اور کُرخ میں مشترک اختراع (Innovation) ہے۔ جبکہ نسبتاً قریب کے زمانے میں مالٹو نے غیر مصیتی (Fricative) کو بغیر کسی دباؤ کے مسدود ے (Stop) میں بدل دیا جبکہ براہوئی اور کُرخ میں یہ تبدیلی نہیں آئی۔ ضروری ہے کہ K کو X میں بدلنے کے عمل کو دو علیٰحدہ

اور آزادانہ عمل کا شاخسانہ سمجھ کر اسے مسترد کیا جائے۔ اس طرح شمالی دراوڑی ذیلی خاندان میں ایک بھی مشترک اختراع (innovation) باقی نہیں رہتی (McAplin2003:525) جبکہ دوسری طرف کرخ اور مالٹو کے -n کو براہوئی میں -d سے بدلنے کے عمل کو مسترد کرتے ہوئے McAlpin لکھتے ہیں کہ کُرخ اور مالٹو میں یہ صورتحال منڈاز بان کی اثرات کی وجہ سے در آئے ہیں، جو کہ کسی مشترک اختراعات کی نمائندگی نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ وہ پروٹو دراوڑی -V* کو شمالی خاندان میں -b سے بدلنے کے مفروضہ کو بھی مسترد کرتے ہیں کیونکہ یہ کناڈا میں بھی -b سے بدلتا ہوا ملتا ہے۔ (McAlpin2003:543-4)

اگرچہ McAlpin اپنے مضمون میں بجا طور پر ایمنیو کے دراوڑی شمالی خاندان کے تصور کے حوالے سے ٹھوس قسم کے اعتراضات سامنے لاتے ہیں لیکن اِس کے باوجود وہ خود بھی جس نئے مفروضہ کی دلالت کرتے ہیں اس میں بھی بے شمار سقم موجود ہیں۔ یہاں ذیل میں McAlpin کے مفروضہ کے اہم خدوخال ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

McAlpin کا مفروضہ

McAlpin اپنے مفروضہ کے مطابق بشمول براہوئی تمام دراوڑی زبانوں کو تین گروہ میں تقسیم کرتے ہیں۔ وہ براہوئی کو پروٹو دراوڑی زیرو، کُرخ۔ مالٹو کو پروٹو دراوڑی I جبکہ وسطی دراوڑی، جنوب وسطی دراوڑی اور جنوبی دراوڑی کو پروٹو دراوڑی II قرار دیتے ہیں۔ ذیل میں ان کا چارٹ ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

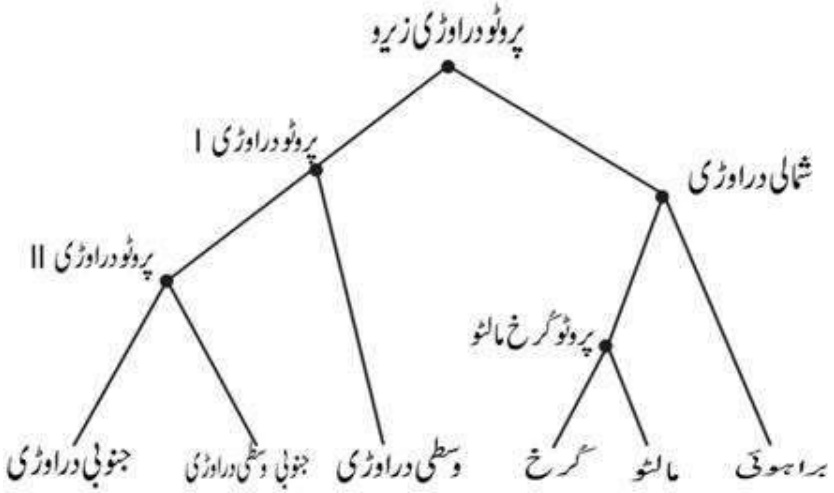

McAlpin کے مطابق براہوئی کے بارے میں جس طرح سے کہا جاتا ہے کہ یہ دراوڑی گروہ سے تعلق رکھتی ہے تاہم اسکا تعلق کسی مخصوص دراوڑی گروہ سے نہیں ہے اس لیے یہ پہلی تقسیم کا نتیجہ ہوگا، جس طرح اس ضمن میں Steever تجویز کرتے ہیں۔

اُن کے مطابق پروٹو کُرخ-مالٹو براہ راست پروٹو دراوڑی I شاخ سے تعلق رکھتے ہیں اور ایک نیا پروٹو دراوڑی زیرو شاخ براہوئی اور بقیہ دراوڑی زبانوں کے باہمی تعلق کو گرفت میں لانے کیلئے سامنے لایا گیا ہے۔

اُن کے مطابق پروٹو دراوڑی زیرو شاخ، دو شاخوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ پروٹو دراوڑی II اور پروٹو کُرخ۔مالٹو جو کہ دونوں اچھی طرح سے واضح کی جاچکی ہیں لیکن یہ صوتیات کے حوالے سے اختلاف رکھتے ہیں۔

McAlpin کے مطابق پروٹو دراوڑی II میں 6 متخالف بند شی پوزیشن، غشائی (Velar) ، لثوی تالوئی (alveo Platal) معکوسی (retroflex) لثوی (alveolar)، دندانی (dental) لبی (Labial) ملتے ہیں۔ جبکہ پروٹو کُرخ ۔ مالٹو میں بھی 6 پوزیشن مثلاً لہاتی (uvular) ، غشائی (Velar) لثوی تالوئی (platal alveo)، معکوسی (retroflex) دندانی (dental) اور لبی (Labial) ملتے ہیں۔

لیکن بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پروٹو کُرخ۔ مالٹو میں متخالف لہاتی (Uvular) کہاں سے درآئے ؟ اُن کے مطابق ''لہاتی (uvulars) کو صرف پروٹو کُرخ ۔ مالٹو کی شہادتوں کی بنیاد پر پروٹو دراوڑی I کے لئے نو تشکیل (reconstruact) دیا جاسکتا ہے۔ اس نکتہ کے بعد براہوئی صوتیات باقاعدہ (relevant) ہو جاتے ہیں۔

براہوئی پروٹو دراوڑی I کے غشائی (velars) اور لہاتی (uvulars) سے مطابقت رکھتا ہے۔ یعنی پروٹو دراوڑی I لہاتی -q* براہوئی میں -X سے بدلتا ہے، سوائے واول i/ī سے پہلے جہاں -K ملتا ہے۔ اور پروٹو دراوڑی I کا غشائی -K* براہوئی میں بھی -K ہی رہتا ہے۔ (تفصیل دیکھئے McAlpin2003:543)

McAlpin کے مطابق اب یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شمالی دراوڑی کے مفروضہ کے سلسلے میں ایمنیو نے جن بیشتر نکات کی نشاندہی کی تھی، کسی مشترک اختراعی صورت (innovations) کی نمائندگی نہیں کرتے۔ یہ پروٹو دراوڑی I اور پروٹو دراوڑی II میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کے بعد پروٹو کُرخ۔ مالٹو اور براہوئی کی مشترک برقراریت (retentions) ہیں۔ (McAlpin 2003:544)

وہ اِس ضمن میں مثالیں دیکر اپنے مفروضہ کی دلالت کرتے ہیں جبکہ اِن کے اس نئے مفروضہ میں سابقہ مفروضوں کی طرح کوئی وزن اور حقیقت نظر نہیں آتی۔ یہاں ذیل میں اُن کے مفروضہ کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ مثالیں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہیں جو ان کے مفروضہ کی نفی کرتے ہیں۔

پروٹو دراوڑی غشائی -K* کی باقاعدہ صورتیں

McAlpin کے مفروضہ کے مطابق صرف واوّل i/ī سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -K* براہوئی میں -K ہی رہتا ہے۔ جبکہ بقیہ تمام واول میں یہ -X سے بدلتا ہے۔ جبکہ پروٹو کُرخ۔ مالٹو میں جُملہ واول سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -K* ان میں -K ہی رہتا ہے۔ اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ لیکن یہاں ذیل میں McAlpin کے دیئے ہوئے مثالوں کے ساتھ وہ مثالیں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہیں جو اِن کے مفروضہ کی نفی کرتے ہیں۔ مثلاً

i/ī براہوئی میں صرف i/ī سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -K*, -K ہی رہتا ہے۔

(1) کرخ:Kissa "کانٹا نکالنا، کسی نوکدار لاٹھی سے جانوروں کو دھکیلنا"

مالٹو:Kiseکانٹا نکالنا

براہوئی:KiŠkingتوڑنا

پہلی بات تو یہ ہے کہ براہوئی کا پورا اشتقاقی سلیبل KiŠk ہے۔ KiŠ نہیں ہے۔ کہ جسے کُرخ اور مالٹو کے Kissaاور Kise سے نتھی کیا جائے۔ جبکہ دوسری بات یہ ہے کہ کُرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ معنوی طور پر براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے۔ تاہم اگر بہر صورت براہوئی کے اس لفظ کو کسی سے نتھی کر بھی لیا جائے تو دراوڑی سے کہیں زیادہ کرمانجی: KiŠ، سورانی لہجہ: KiŠan کندولہ گورانی لہجہ KiŠa(Cheung 242) براہوئی کے مذکورہ لفظ سے مطابقت کا حامل ہیں۔(تفصیل دیکھئے DED 1271)

(2) کُرخ:Kiyyaنیچے، تحت

براہوئی: Keragh Kī,Ke "نیچے کی طرف، نیچے"

تامل:Kīr̲ "نیچے، تہہ، مشرق، کمتری، تحت"

براہوئی کے مذکورہ الفاظ کو عام طور پر دراوڑی سے نتھی کیا جاتا ہے۔ تاہم یہ شنا کے تمام لہجوں مثلاً ً پنیال شنا، ھنزہ شنا، نگر شنا، بگروٹ شنا وغیرہ میں Khiriپلس شنا: Khere(Backstorm2002:349) مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ دوسری طرف براہوئی Keragh واضح طور پر بلوچی:Cer مشرقی بلوچی:Šer فارسی:jer,Zer سے مشابہت و مطابقت کا حامل ہے۔ جبکہ دوسری طرف براہوئیKi "نیچے: سمیری :Ki.....ta نیچے، زیر، تحت" یعنی(Ki: زمین، فرش +ta: مکانی لاحقہ) سے متعلق ہے۔

u/ū

(1) کرخ:Kuṛya چھوٹا چھپر، جھونپڑا

مالٹو:Kuṛya کھیت میں بنا ہوا چھپر، جھونپڑا

براہوئی: KuḍḍI جھونپڑا، چھوٹا مکان

McAlpin کے مفروضہ کے مطابق براہوئی میں اسے کڈی کی بجائے خڈی (Xuḍḍi) ہونا چاہیے تھا۔ تاہم ایمنیو، کرشنا مورتی اور McAlpin کے مطابق یہ دراوڑی سے انڈوآریائی اور انڈوآریائی سے براہوئی میں مستعمل ہے اس لیے یہ براہوئی میں ''کڈی'' کے طور پر مستعمل ہے۔

(2) مالٹو: Kuṭye ''کیل ٹھونکنا، میخ گاڑھنا''

براہوئی: Kuṭṭing مارنا، پیٹنا

McAlpin کے مفروضہ کے مطابق براہوئی میں اِسے کُٹنگ کی بجائے ''خُٹنگ'' ہونا چاہیے تھا تاہم ان کے مطابق یہ دراوڑی سے انڈوآریائی اور انڈوآریائی سے براہوئی میں مستعمل ہے۔ انڈوآریائی کے تمام زبانوں میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ یہ کردی میں کوتان: ''کوٹنا، مارنا'' (ابراہیم پور ا 528) مستعمل ہے۔ جسے بہر طور دراوڑی میراث نہیں کہا جا سکتا

(3) مالٹو: Kūrkūr ''کتے کو بُلانے کی آواز''

؟ براہوئی: Xurrukav ''خراٹا''

McAlpin نے سوالیہ قرار دیکر اِسے مذکورہ مالٹو ایٹم سے جوڑنے کی بات کی ہے یہ انتہائی مضحکہ خیز مثال ہے۔ بھلا براہوئی کے مذکورہ لفظ کا ''کتے کو بلانے کی آواز'' سے کیا تعلق بنتا ہے۔ بلوچی میں بھی مالٹو کی طرح کتے کو بلانے کے لئے کُور کُور (Kūrkūr) کا لفظ مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ اس سے قبل ٹی۔ بروا اور ایمنیو وغیرہ بھی مضحکہ خیز طور پر براہوئی ''خُرکاو'' کو DED1496 تامل: Kurai ''بھونکنا، چلانا'' ملیالم: Kara ناموافق آواز، کھانسی، بھونکنا، کناڈا: Kure ''نقل اُتارنے کی آواز'' تلیگو: Kukka ''کتا'' سے نتھی کر چکے ہیں۔

حالانکہ براہوئی ''خرکاو'' واضح طور پر فارسی: خرخرہ(Xurxura) ''خراٹا'' (نقوی401) کردی: Xurxur ''خراٹا'' (ابراہیم پور ا 259)سندھی:Xurxur ''خراٹوں کی آواز'' (بلوچ271)سے مطابقت کا حامل ہے۔

e/ē

McAlpin کے مطابق واول e|ē کی مذکورہ مثالیں مسائل کن ہیں۔ جہاں-K* کے علاوہ-c* کی مثالیں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں مثلاً

(1) کُرخ: Keba (Keppa)''سختی سے تنقید کرنا، لیکچر دینا''

Cf تامل: Ceppu ''کہنا، بولنا، اعلان کرنا''

اگرچہ McAlpin اس کی مطابقت میں براہوئی کا کوئی حوالہ پیش نہ کرسکا۔ تاہم براہوئی گپ (gap) ''بات، گفتگو'' کو اس کی مطابقت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ جو بہر حال McAlpin کے مفروضہ کی نفی کرتا ہے۔ قرین قیاس یہ ہے۔ کہ براہوئی سمیت مذکورہ دراوڑی الفاظ سمیری:qabu ''بات چیت، گفتگو'' سے مشتق ہیں۔

یا اس کے برعکس مالٹو qāwe ''بولنا، نہایت ہی آہستہ اور نرمی سے بولنا، پتوں اور درختوں کی سرسرانے کی آواز'' [DEDR1341] کو براہوئی کے gap سے مطابقت کے حامل قرار دیا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ دونوں صورتیں McAlpin کے مفروضہ کی نفی کرتے ہیں۔

(2) کُرخ: ker ''وہ چلی گئی'' (فعل kala کا ماضی)

؟ براہوئی: Kēb قریب، نزدیکی

Cf تامل: Cēr شامل ہونا، منسلک ہونا

McAlpin براہوئی کے Kēb کو سوالیہ قرار دیکر اِسے کُرخ کے Kera "وہ چلی گئی"۔ (جو کہ بنیادی پر Kala "جانا" کا ماضی ہے) سے نتھی کرتے ہیں جبکہ اِس سے قبل ایمنیو، کرشنا مورتی براہوئی ھننگ "جانا" کے بے قاعدہ فعل حال کا تنا-Ka کو کُرخ کے مذکورہ لفظ کے ساتھ نتھی کر چکے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ایمنیو اور کرشنا مورتی براہوئی Kēb کو تامل :Cēr شامل ہونا، منسلک ہونا" سے نتھی کرتے ہیں۔ اور McAlpin بھی اِس ضمن میں تامل Cēr کو یہاں مطابقت کے طور پر درج کرتے نظر آتے ہیں۔ تاہم بنیادی بات یہ ہے کہ براہوئی کا پورا سلیبل Kēb ہے۔ جہاں اس کے آخر میں b– مستعمل ہے۔ جبکہ تامل کا اختتامی سلیبل r– ہے سوال یہ ہے کہ براہوئی کے اختتامی سلیبل b– کو کس کلیہ، قاعدہ اور مفروضہ کے تحت تامل کے اختتامی r- کا متبادل قرار دیا جاسکتا ہے۔؟

یہ انتہائی مضحکہ خیز مثال ہے جسے براہوئی کے ساتھ نتھی کیا جاتا ہے۔

اِس ضمن میں ایک اور مثال بھی پیش کیا جاسکتا ہے کہ DED1663 تامل :Kēni "چھوٹا تالاب، کنواں، گڑھا" جو براہوئی میں Kāni "پانی کا چشمہ" کے طور پر مستعمل ہے۔ اصولی طور پر اسے ایمنیو وغیرہ کے مفروضہ کے مطابق خینی (Xēni) یا خانی (xāni) ہونا چاہیے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ جبکہ اس ضمن میں مالٹو یا کُرخ کا لفظ دستیاب نہیں ہے۔ اس لیے McAlpin کے مفروضہ کے بارے میں یہاں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔

o/ō

کُرخ: Kūl پیٹ، معدہ، رحم

مالٹو: Kōli abdomen

براہوئی: Xōl رحم، اولاد، آنت

قرین قیاس ہے کہ براہوئی "خول" فارسی "خول" (Xōl) "میان، نیام، بیچ، اوپر کا غلاف"۔

خول دار: ''وہ چیز جس میں بیچ کا، درمیان کا حصّہ خالی ہو'' (فیروز 601) نیز اس کی مطابقت میں فارسی ہی کا غُول (ghūl) ''گڑھا، غار'' (حسن 621) بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ نیز تفصیل کے لیے دیکھئے (DED1859)

a/ā

کرخ: Kaṭṭa پار کرنا، عبور کرنا، اُوپر سے گذرنا

مالٹو: Kaṭe عبور کرنا

براہوئی: Xarring چلنا، جانا

براہوئی Xarr واضح طور پر قدیم ایرانی Xar* سغدی: -Xr* ''جانا، گذرنا'' سغدی (بُدھ متن) 'X'yr ''چلنا'' کردی: her ''جانا'' (Cheung443-4) سے مطابقت کا حامل ہے۔ اِس ضمن میں ایمنیو، کرشنامورتی اور McAlpin کا تضاد بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ جہاں وہ براہوئی xarring ''گھاس اور سبزے کا خوب پھلنا، اُگنا'' کو کُرخ: xora سے جوڑتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف مکمل طور پر ایک ہی صوتیاتی مطابقت رکھنے والے مذکورہ xarring ''چلنا، جانا'' کو کُرخ Kaṭṭa اور مالٹو: Kaṭe سے جوڑتے ہیں . سوال یہ ہے۔ کہ ایک ہی صوتیاتی مشابہت رکھنے والے مذکورہ براہوئی الفاظ کے حوالے سے دُہرا معیار کیوں ہے؟ (تفصیل دیکھئے DED9292)

(2) کرخ: کڑا (Kaṛa) جوان بھینسا

براہوئی: خڑ (Xaṛ) ''مینڈھا'' خراس (Xaras) ''بیل''

براہوئی کا ''خڑ'' واضح طور پر پشتو: خڑنگ ''ایک قسم کا صحرائی سانڈ'' (خٹک 798) سے متعلق نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کردی میں بھی خر (xarr) ''تین سے چار برس کا مینڈھا'' (ابراہیم پور ا 252) کے طور پر مستعمل ہے۔ بنیادی طور پر ان سب کا ماخذ اکادی: Karru، Karu Kerru (1) ''مینڈھا'' سے ہے۔ جن کا کسی دراوڑی ماخذیا مفروضہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جبکہ دوسری طرف براہوئی ''خراس'' واضح طور پر سندھی: کراچ (Karāc) ''ایک قسم کا بیل'' (بلوچ634) سے متعلق ہے۔(تفصیل دیکھئے DED947)

(3) کرخ: Kaṭṭa دانتوں سے کاٹنا

براہوئی: gaṭ ''دانت کا کاٹ''

McAlpin کے مفروضہ کے مطابق اصولی طور پر براہوئی میں اِسے gaṭ کی بجائے xaṭ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن وہ اس ضمن میں بلوچی ''گٹ'' کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ براہوئی gaṭ واضح طور پر پروٹوانڈوایرانی gaz* ''کاٹنا'' کردی: gastin/gaz زازالہجہ: گاز (gaz)(cheung 117-8) سے متعلق ہے۔ نیز بلوچی میں یہ گسگ (gasag) ''دانتوں سے کاٹنا'' گٹ (gat) ''دانت کی کاٹ'' کے طور پر مستعمل ہے۔ نیز اِس ضمن میں اکادی کصاصو (Kasasu) ''دانتوں کا گھسٹنا، کاٹنا'' بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔

پروٹودراوڑی لہاتی-q* کی باقاعدہ صورتیں (Regular Uvulars)

McAlpin کے مطابق پروٹودراوڑی I لہاتی-q* براہوئی-x سے بدلتا ہے۔ لیکن سوائے واول i/ī کے جہاں براہوئی میں یہ -K ہی رہتا ہے جبکہ پروٹو دراوڑی I لہاتی -q* جو کہ مالٹو میں بھی q- ہے۔ اور کُرخ میں یہ براہوئی ہی کی طرح -x سے بدلتا ہے۔ جبکہ پروٹودراوڑی II میں یہ -k کی صورت میں ملتا ہے۔

لیکن براہوئی کے بارے میں جس طرح اُس نے پروٹودراوڑی لہاتی -q* کا -x میں بدلنے کا جو مفروضہ پیش کیا ہے وہ اس ضمن میں صرف چند ایک مثالیں ہی پیش کر سکا ہے۔ اگر وہ اس ضمن میں کرخ اور مالٹو سے مناسب مثالیں پیش کرتے تو صورتحال کو سمجھنے میں آسانی ہوتی تاہم اس کے باوجود حقیقت اس کے برعکس دکھائی دیتا ہے کیونکہ اس طرح کی مثالیں ملتی ہیں جہاں پروٹودراوڑی I لہاتی -q* براہوئی میں -x کی بجائے -K کی صورت میں ملتا ہے۔

یہاں اس ضمن میں McAlpin کے مفروضہ کی پیش کردہ مثالیں ملاحظہ کیجئے اور وہ مثالیں بھی ملاحظہ کیجئے جو ان کے مفروضہ کی نفی کرتے ہیں۔

پروٹو دراوڑی:-q* اوپری واول (Highwowel) :i/ī, u/ū:

یاد رہے کہ -q* کے بعد کا پروٹو کُرخ۔ مالٹو i>e اور u>o سے بدلتا ہے۔

(1) کرخ: xer^{e}ca ملنا، کسی چیز کو رگڑ کر صاف کرنا

مالٹو: grace کسی چیز یا اس کے سطح کو زیادہ زور سے ملنا، رگڑنا

qēre بالوں کا منڈانا

پارجی: -Kir کھرچنا

براہوئی: karghing کسی تیز دھار آلے سے بالوں کا مونڈنا

DED1305 میں براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ تاہم براہوئی کرغنگ واضح طور پر بلوچی karrag ''کھرچنا، تراشنا'' پہلوی: Karitan (Mengal64) کردی: karandan, Karanan (ابراہیم پورب 118) پشتو: خرینگ (Xarēng) ''تراشنا، مونڈنا''، خریل ''بال تراشنا، مونڈنا'' (خٹک 795) شنا: کروءِک ''خراشنا'' کراؤ: اون کاٹنے کی قینچی (ضیا 234:5) کر: ''تراشنا'' مثلاً ''شُدری جُگر کرّتھر میدن: ''بچے کے بال کٹوائے گئے''۔ (ضیا 86:1986) سے مطابقت کا حامل ہے۔

نیز مماثلت کے لئے دیکھئے سندھی: کوڑن ''تراشنا، کاٹنا، چھیلنا، کترنا، چھلکا کاٹ کر اُتارنا'' (بلوچ 645) کوڑن ''بال مونڈنا، تراشنا'' (بلوچ 655)

(2) کُرخ: -xōnd اکھٹا کرنا، جمع کرنا

Cf تامل: Kūṭu اکھٹے آنا، شامل ہونا، ملنا [DEDR1882]

اگرچہ اس کی مطابقت میں McAlpin نے مالٹو کا کوئی دستیاب لفظ کا حوالہ نہیں دیا اور نہ ہی براہوئی کے کسی لفظ کو حوالہ دیا۔ تاہم قرین قیاس یہی ہے کہ اسکی مطابقت میں براہوئی: گڈ ''ساتھ، اکھٹے'' کا حوالہ دیا جاسکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو براہوئی کے مذکورہ لفظ کو McAlpin کے مفروضہ کے مطابق ''گڈ'' کی بجائے ''خڈ'' ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہے۔

نیز مطابقت کے لئے دیکھئے۔ شنا: گٹی gaṭi (ضیا73:1986)، سندھی: گڈ، کردی: قاتی (qāti) ملانا، آمیز کرنا، آمیزش (ابراہیم پور ا 475) فارسی: قاتی: ''ملانا، آمیز کرنا''

(3) کرخ: xōra اگنا، نشوونما ہونا، بڑھنا، خوشحال ہونا، عزت میں اضافہ کرنا

مالٹو: qōre کافی ہونا، زیادہ ہونا، کثرت

Cf تلیگو: Kūru بہت زیادہ ہونا، کثرت میں ہونا[DEDR1899]

اگرچہ McAlpin اسکی مطابقت میں براہوئی کا حوالہ فراہم نہ کرسکا تاہم یقینی طور پر براہوئی کوڑ (Kōṛ) ''بہت زیادہ ہونا، کافی ہونا'' مذکورہ ایٹم سے مطابقت کا حامل ہے۔ تاہم اسے McAlpin کے مفروضہ کے مطابق ''کوڑ'' کی بجائے ''خوڑ'' ہونا چاہیے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ لفظ سندھی میں بھی اگرچہ ''کھوڑ'' ہے تاہم واضح طور پر یہ عربی میں بھی کور (Kor) کثرت، زیادتی، افزونی (حسن 713) کی صورت میں مستعمل ہے۔

نیچے یادرمیانہ واول(Low or Mid Vowel)

a/ā

(1) کرخ: Xann آنکھ

مالٹو: qanu آنکھ

براہوئی: Xan آنکھ

بلاشبہ یہ مثال براہوئی ، کُرخ اور مالٹو میں مطابقت کا حامل نظر آتا ہے۔ تاہم اس کی تفصیل کے لئے DED973a کا ایٹم ملاحظہ کیجئے

(2) کرخ: xadᵉa ''چوری کرنا'' xalb ''چوری''

مالٹو: qale ''چوری کرنا'' qalwe ''چور''

براہوئی: xalling ''اُٹھانا، لے جانا(مال مویشوں کا)

براہوئی Xalling جو کہ بنیادی طور پر ''مارنا، قتل کرنا'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ لیکن McAlpin اِسے کُرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ سے جس طرح جوڑتے ہیں۔ حیرت کی بات ہے۔ کیونکہ انہیں یہ علم نہیں ہے۔ کہ یہاں یہ لفظ استعاراتی اور محاوراتی انداز میں مستعمل ہوا ہے۔ اور یہ تصور بنیادی طور پر بلوچی میں بھی مستعمل ہے۔ مثلاً

مال ءِ جنگ ''مال واسباب اور مال مویشیوں کا چوری کرنا'' اِسی طرح براہوئی میں گپ خلنگ، یعنی ''گپ شپ کرنا'' بھی مستعمل ہے۔ اس کا بنیادی طور پر ''چوری کرنا یا چوری وغیرہ'' سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وہ کُرخ Xalb ''چوری'' کے ضمن میں براہوئی میں مستعمل Kalp ''دھوکہ باز'' کو اس کی مترادف اِس لیے نہیں سمجھتے کہ یہاں براہوئی -X کی بجائے -K مستعمل ہے۔ جو کہ اس کے مفروضہ کی نفی کرتا ہے۔ اس لیے وہ اِسے درخور اعتنانہ سمجھتے ہوئے Kalp کو بلوچی سے مستعار سمجھتے ہیں۔

نیز یہاں یہ یادرہے کہ اِس سے قبل ایمنیو وغیرہ براہوئی ''خلنگ'' کو سوالیہ قرار دیکر دراوڑی Kol ''قتل کرنا'' سے نتھی کر چکے ہیں۔ (تفصیل دیکھئے DED1772)

(3) کرخ: xadde "بچہ، نوعمر پودا یا جانور"، xada "نوعمر بچہ"

مالٹو: gadeبیٹا

براہوئی: -Xanجننا، جنم دینا [DEDR1443]

بنیادی بات تو یہ ہے کہ براہوئی "خننگ" اشتقاقی طور پر اور نہ ہی معنوی طور پر کُرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ سے کسی قسم کی مطابقت یا مماثلت رکھتا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی تعلق بنتا ہے۔

براہوئی -xanواضح طور پر ھوری: خن-ḫan جنم دینا سے متعلق ہے۔(تفصیل دیکھئے DED1187)

(4) کرخ: -xap حفاظت کرنا، چوکیداری کرنا، انتظار کرنا

مالٹو: qāpe انتظار کرنا، نگرانی کرنا

براہوئی: xwāhing "چرنا" xwāfingچرانا

براہوئی کا "خواہنگ" جو "مال مویشیوں کا چرنا، گھاس کھانا" کے معنوں میں مستعمل ہے۔اس کا سرے سے ہی مذکورہ دراوڑی الفاظ سے کوئی معنوی تعلق نہیں بنتا۔ جبکہ xwāfing میں مستعمل-f- فعل متعدی۔ سببی کا نشانیہ ہے جن کا دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اور اس کا مطلب ہے۔ "مال مویشیوں کو چروانا، گھاس پھوس کا کِھلوانا" جس کا دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے بھلا کیا تعلق بن سکتا ہے؟

اس طرح اِس سے قطع نظر یہاں ایک اور مثال ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ جو McAlpin کی اس مفروضہ کی واضح نفی کرتا ہے۔ مثلاً

DED909 تامل: Kakku قئے کرنا، باہر نکالنا

ملیالم: Kakkuka قئے کرنا

مالٹو: qagjre منہ سے نکالنا، خارج کرنا، تھوکنا

براہوئی: کواک(kawāk) (اثیر120:1995) قئے کرنا، ابکائی کرنا۔ McAlpin کے مفروضہ کے مطابق یہاں براہوئی کے مذکورہ لفظ کو (kawāk) کی بجائے (xawāk) ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہے۔ نیز بلوچی میں یہ کاکارگ (Kakarag) کے طور پر مستعمل ہے۔

e/ē

(1) کُرخ: Xĕso سُرخ،خون

مالٹو: qĕso سُرخ

براہوئی: Xīsun سُرخ،طلا

پارجی:Key ''سیاہی مائل سُرخ'' تامل:Cayyon ''سُرخ یا بھورے رنگ کا شخص''

یہ کردی میں بھی براہوئی کی طرح واول ī کے ساتھ گیسنانیہ (gisnaena) سُرخ ہونا۔

(ابراہیم پورب 246) مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ انڈس کوہستانی میں یہ کیسوں (Ki,sū) ''کالا(Hellberg1999:95)کالامی اور توروالی زبان میں یہ (Backstorm1992:136fn) KiŠan مستعمل ہیں۔ اگرچہ ان زبانوں کے مذکورہ الفاظ ''کالا، کالا رنگ'' کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ لیکن لفظ بنیادی طور پر ایک ہی ہے۔ کیونکہ پارجی میں یہ keyیعنی ''سیاہی مائل سُرخ، سُرخی مائل بھورا'' اور تامل میں یہ Cayyon ''سُرخ یا بھورے رنگ کا شخص'' کے طور پر مستعمل ہے۔

(تفصیل دیکھئے DED1607) کیونکہ ایمنیو اور کرشنا مورتی وغیرہ پارجی اور تامل کے مذکورہ الفاظ کو اِسی زمرے میں رکھتے ہیں۔ لیکن اشتقاقی حوالوں سے ان میں مطابقت نظر نہیں آتی۔

بہر حال قرین قیاس یہی ہے۔ کہ مذکورہ الفاظ سمیری خش (huŠ) ''سرخ'' سے متعلق ہیں۔ جس کا McAlpin کے مفروضہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(2) کرخ: xebᵉda کان

مالٹو: qeөwa کان

براہوئی: Xaf کان

براہوئی xafسورانی کردی:gwē ''کان'' روشنی: غوژ (γawō) سریقولی:γuw,γewl شغنی: γuy(Mack Enzie116)، پشتوγawg(Decker2004:172)
منجی:γoi(Decker2004:178)اور مشرقی بلوچی goi(Mayer59) سے مطابقت رکھتاہے۔ (تفصیل ملاحظہ کیجئے(DED1645(a))

o/ō

(1) کرخ: Xōra ''نئے پتوں کا نکلنا''

مالٹو: qōroco ''کونپلیں نکلنا''

براہوئی: xarring ''گھاس اور سبزے کا خوب پھلنا، اُگنا''

اسکی تفصیل DED1140 میں ملاحظہ کیجئے۔ تاہم اس ضمن میں دلچسپ بات یہ ہے کہ کرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ کے ساتھ جس طرح سے براہوئی کے ''خرنگ'' کو نتھی کیا جاتاہے، تواس سے کہیں زیادہ پشتو: خُرکیدل(-xur) ''گھاس اور سبزے کو خوب پھلنا، پھولنا'' خُرکیدلے: ''فصل اور سبزہ کا پھلا پھولا ہونا'' (خٹک 729) سے مطابقت کا حامل ہے۔

(2) کُرخ: xōr نئے پتے، نئی کونپل

مالٹو: qōro نوعمر

McAlpin نے اگرچہ مذکورہ الفاظ کی مطابقت میں براہوئی کا حوالہ نہیں دیا تاہم مذکورہ الفاظ کی مطابقت میں براہوئی: کُرّہ(Kurra) ''گھوڑی یا گدھی کا بچھڑا'' کا حوالہ بہر طور دیا جاسکتاہے۔McAlpin کے مفروضہ کے مطابق براہوئی کے اِس لفظ کو ''خُرہ'' ہوناچاہیے تھاتاہم ایسا نہیں ہے۔

McAlpin نے غیر تقابلی پروٹو دراوڑی صورت میں کچھ دوسری مثالیں بھی دی ہیں مثلاً DEDR2082 کُرخ: xandᵉxa ''گہرا، گڑھا'' مالٹو: qonḍe ''گہرا، نشیب'' جسکی مطابقت میں براہوئی کنڈ (Kanḍ) شگاف، درز، کھائی، خلیج، پہاڑی گذرگاہ جہاں درمیان میں خلیج یا شگاف ہوتی ہے۔'' پیش کیا جاسکتاہے۔ جہاں براہوئی میں ''خنڈ'' کی بجائے ''کنڈ'' مستعمل ہے۔ نیز یہ فارسی میں ''کندہ'' کی

صورت میں مستعمل ہے۔ اور یہی فارسی ''کندہ'' عربی میں معرب ہو کر ''خندق'' کی صورت میں مستعمل ہے۔ جو کُرخ کے مذکورہ لفظ سے مکمل طور پر مشابہت کا حامل ہے۔ بلوچی میں بھی کنڈ اور کنڈگ کی صورت میں مستعمل ہے۔ جبکہ ڈینس برے بضد ہیں کہ بلوچی نے اسے براہوئی سے مستعار لی ہے۔ (Bray1978:156)

اِس کے علاوہ McAlpin پروٹو دراوڑی -qq-* حوالے سے پروٹو کُرخ مالٹو -q-* جو کہ ان کے خیال میں کُرخ میں -x- اور مالٹو میں -q- کے طور پر مستعمل ہے۔ اِس ضمن میں وہ براہوئی Hilh ''مکھی'' خاخو (Xōxo) ''کوا'' پلٹنگ (Pilhing) ''نچوڑنا'' ماؤن (maun) ''کالا'' (جن کی تفصیل متعلقہ زمرے میں ملاحظہ کیجئے) کے علاوہ براہوئی melh ''بھیڑ'' کو کُرخ: میخا (mexa) ''بلانا، پکارنا، تعریف کرنا'' مالٹو: mēqe'' بلبلانا'' سے جوڑتے ہیں۔ (McAlpin2003:537) جو انتہائی مضحکہ خیز اور غیر موزوں مثال ہے۔ ان کی مطابقت میں براہوئی: بوک، بوکنگ ''بکرے کا چلانا، بلبلانا'' کو رکھا جاسکتا ہے۔ جو کہ کردی میں بوقہ ''گائے کے چلانے اور بلبلانے کی آواز'' (ابراہیم پور ا 99) اور بلوچی میں ''بوگ'' کے طور پر مستعمل ہے۔

بنیادی طور پر لفظ سمیری: baku ''رونا، چلانا'' سے متعلق ہے۔ جو کہ اکادی میں بخے (Bakhe) جدید مشرقی آشوری میں بوخے (bokhe) عربی میں بُکی (bukki) ''رونا، چلانا'' کے طور پر مستعمل ہے۔

اِسی طرح کُرخ: موخا (mūxa) مالٹو: mūqe'' مینڈک'' [DEDR5030] جنکی مطابقت میں اگرچہ McAlpin نے براہوئی کا حوالہ نہیں دیا۔

تاہم یہ کردی میں بہ ق (ابراہیم پور ا 117) (قور) باق، (قور) باقہ، (قور) باخہ (ابراہیم پور ا 488) اور فارسی میں (قور) باغہ ''مینڈک'' کے طور پر مستعمل ہے۔ اور یہ بلوچی میں پگل (Pug(al) اور براہوئی میں پُفٹ (Pugh(ut) کے طور پر مستعمل ہے۔

قرین قیاس یہی ہے کہ یہ تمام الفاظ سمیری: bi-za'' مینڈک'' سے متعلق ہیں۔ اور ہزاروں سالوں کے اس تاریخی عمل کے ساتھ مذکورہ زبانوں میں مختلف صوتیاتی پیشرفت کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جس طرح سے McAlpin پروٹو دراوڑی -q* اور -qq* کو مالٹو میں q براہوئی اور کُرخ میں x کا پیش رفت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ایمنیو اور کرشنا مورتی وغیرہ ابتدائی اور درمیانی صورتوں میں مستعمل براہوئی x کو پروٹو دراوڑی k* اور -k-* سے نتھی کرتے ہیں۔ مثلاً ' وہ براہوئی Xan "آنکھ" کو تامل kaṇ، کرخ xann اور مالٹو qanu سے جوڑتے ہیں۔ اِسی طرح درمیانی صورت میں مثلاً ' براہوئی xāxo "کوا" کو تامل Kākkal، کُرخ Xāxā مالٹو qāqe سے جوڑتے ہیں۔ لیکن اس ضمن میں DED3981 براہوئی: maun کو عام طور پر تامل: ما (ma) "کالا، سیاہ"، ماچو (mācu) "اندھیرا، تاریکی" ملیالم: مال (mal) "کالا"، مالا (mala) "رات، اندھیرا"، کناڈا: ماسو (māsu) "مدہم ہو جانا، کالا اور خاکی رنگ کا ہو جانا" کُرخ: ماخا (māxa) "رات"، مالٹو: maqu "رات" سے نتھی کرتے ہیں۔ حالانکہ دراوڑی کے یہ تمام الفاظ اکادی: مُشو (mušu) "رات" سے ماخذ اور متعلق معلوم ہوتے ہیں۔

جہاں تامل: -c- کناڈا: -s-، کُرخ: -x- اور مالٹو: -q- واضح طور پر اکادی: -š- کی نمائندگی کرتے نظر آتے ہیں تو ایمنیو کا پروٹو دراوڑی -K-* یا -K-* اور McAlpin کے پروٹو دراوڑی -q* اور -qq-* کے مفروضے کا کیا جواز بنتا ہے؟

بہر حال یہ صورتحال مکمل طور پر McAlpin کے مفروضہ کی نفی کرتا ہے، اور یہ نہ صرف ان کے مفروضہ کی نفی کرتا ہے بلکہ براہوئی الفاظ کو دراوڑی سے نتھی کرنے کے ضمن میں تمام تر اشتقاقی "توڑ جوڑ" کے مفروضے اپنے اندر کوئی صداقت اور وزن نہیں رکھتے۔ اگرچہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور اسکی وضاحت مذکورہ الفاظ کے ضمن میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ تاہم مفروضیاتی طور پر اگر براہوئی با "مُنہ" خن "آنکھ" ھور "انگلی"، مُخ "کمر"، پڈ "پیٹ" (سمیری: Peš "رحم")، دراوڑی ہیں۔ تو دوسری طرف بجا طور پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے۔ کہ براہوئی دو "ہاتھ" (سمیری: šuš)، نت "پاؤں"، کاٹم "سر"، لخ "گردن"، بڈ "کندھے اور پشت پر لادا ہوا بوجھ۔ سامان" (اکادی: budu کندھا) بچ "پیٹھ"، بر "عضو تناسل" (؟ اوستا: Fravaxš "تنا، آلہ تناسل" کردی: بر: "زہار")، ذیل "ناخن" (عربی Zilf جانوروں کا پنجہ، کھر) خریک "نتھنا، (سمیری: giri ناک، ناک کا نتھنا) بامُس "ناک" (سمیری: ippusma "مُنہ" appu "ناک")

بک، گردہ، پنڈی، ''انگوٹھا'' ، نیمپس ''طحال''، خد ''پستان''، دوی ''زبان'' جو کہ نہ صرف دراوڑی سے یکسر مختلف ہیں۔ بلکہ ان کا شمار براہوئی کے اہم اور ٹھیٹھ (core) الفاظ میں ہوتا ہے۔ کس زبان کی ہیں یا براہوئی نے کس زبان سے ان کو مستعار لی ہے۔ اور ان کی اشتقاقی حقیقت کیا ہے اور یہ دراوڑی سے کیوں مختلف ہیں۔؟ براہوئی کو دراوڑی قرار دینے والے اس کی وضاحت کرنے سے کیوں قاصر ہیں؟ اگر کیرغ ''نیچے'' دراوڑی ہے تو زِی، زیا ''اوپر'' (سمیری: zi, zig بُلند) اُونچا، کلاشا: دیہاک (dihāk) اُوپر کی طرف (KD80) شیف ''نیچے'' (اکادی: seplu، بلوچی، شیپ) کیوں دراوڑی نہیں ہیں۔؟

اِسی طرح براہوئی مار ''بیٹا'' (سمیری: maru، اکادی: مار mar) اگر دراوڑی ہے تو مسٹر ''بیٹی'' ، لُمہ ''ماں'' (سیمری Luma ''زرخیز عورت'') ، ایلم ''بھائی'' ، ایڑ ''بہن'' (ھوری: el بہن؟)، اِلّہ ''خالو، ماموں'' (عربی، خال)، خاسپّر ''داماد'' ، ملخُڑ ''ساس''، بلخُڑ ''بہو'' کیوں دراوڑی نہیں ہیں؟۔ اور براہوئی کے یہ منفرد الفاظ کس زبان کی میراث ہیں؟۔

اِسی طرح اگرھیّٹ ''بکری'' (سمیری: udu، سندھی: ایٹھ)، مرِو ''خرگوش'' ھل ''چوہا'' (اکادی: خلو ḫallu)، خڑ ''مینڈھا'' (کردی: خر) تیل ''بچھو'' (کُردی: سلولہ) خاخور ''کونج'' دراوڑی ہیں تو چک ''پرندہ'' (فارسی: چُکلک ''چڑیا'') خراس ''بیل'' (سندھی: کراچ) خرما، ''بھیڑیا'' (سمیری: اُرماخ urmāḫ) شیر، اکادی: Urmaḫḫu ''شیر'' عربی: ھرماس ''شیر''، درندہ'' بلوچی: ھرماگ)۔ خلیغا ''چیتا'' (عربی: خیعل بھیڑیا) دغر ''لیلا، پہاڑی بکری'' (عربی: دَعل ''پہاڑی بکری) مت ''پہاڑی بکری'' (سمیری: مشّ ''بکری کا بچہ''، عربی: ماعز ''بکرا'') گڈ ''پہاڑی دنبہ'' (اکادی: gadu ایک سال سے دو سال تک کی نوجوان بکری) چفلغت

---

(1) کرشنامورتی نے مضحکہ خیز حد تک براہوئی ''ایلم'' کو سوالیہ قرار دیکر DEDR513 تامل ila ''نوجوان'' سے جوڑنے کی مفروضہ کی بات ہے۔ سوال یہ ہے کہ ''نوجوان'' سے مراد ''بھائی'' کیسے ہو سکتا ہے؟ نوجوان سے مراد ''بیٹا'' کیوں نہیں ہو سکتا۔ نوجوان تو نوجوان ہوتا ہے۔ (دیکھئے Krishnamurti2003:393)

"چمگادڑ" سرکک "کچھوا" (عربی: سُرغوب "نیولا"؟) زرتول "کچھوے کاانڈا"، منڈ "کتیا"، بیش "گدھا" (عربی: بیدانہ "نرگدھا"؟) دوشہ "سانپ" اے بر "نوجوان دُنبہ "چتی "جوان بکری" (اکادی: mar'at šatti "ایک سال کا بھیڑ" یعنی mar'at "بھیڑ" +šatti "سال") براہوئی اور بلوچی نے اکادی: شتی یعنی "سال" کے تصور کے باعث اِسے "چتی" بنادیا۔ جبکہ کردی میں چتوو "ایک سال سے دوسال تک کی بکری" (ابراہیم پور ا 223) کے طور پر مستعمل ہے۔ اور کُردی نے بھی بعینہ اسی تصور کے باعث اِسے "چتوو" بنالیا ہے۔ خپڑز "ایک پرندہ" ،سید "ہرن" شاتل "فاختہ" (عربی صلصل) چرت، "جھینگر"، (عربی: جراد "ٹڈی") خزم ہرن (فارسی: غزم) مر "بھیڑ" (اکادی: immer) جیسے الفاظ کیوں دراوڑی سے مختلف ہیں؟ اوران کی توجیہ کیا ہے؟

اِسی طرح اگر خیسن "سرخ" ماؤن "کالا" (سندھی: مین "نیلا رنگ" سمیری: mi "تاریک ہونا، دُھند") اگر دراوڑی ہیں۔ تو پین "سفید" خُرن "سبز"، کُنگی "گلابی رنگ" کیوں دراوڑی نہیں ہیں؟ اوران کی اشتقاقی حقیقت کیا ہے؟۔

اگردے "دن" اینو "آج" درو "گذشتہ کل" دراوڑی ہیں، تو، نن "رات" (عربی: نون)، اِستو "گذشتہ شب" خدو "گذشتہ کل" کُولمذو "گذشتہ پرسوں، تائیسہ کیوں دراوڑی سے مختلف ہیں۔ اوران کی اشتقاقی توجیہ کیا ہے؟ اگر بِلا "کمان" دراوڑی ہے تو سُم، "تیر، گولی" (عربی: سھم "تیر") زغم "تلوار" (عربی: حسام، بلوچی: زھم) کیوں مختلف ہیں؟

اگر اَرغ "شوہر" دراوڑی ہے تو زائفہ "عورت، بیوی" اروت، "عورت" (اکادی: اردتو ardatu) "عورت") کاڑ "دوشیزہ" کیگد "محبوب، دوست" اُمل "محبوبہ، دوست" مے عُمت "غلام" (اکادی: amat عربی: امتہ "لونڈیاں") کیوں دراوڑی سے مختلف ہیں؟

اگر پال "دودھ" دراوڑی ہے تو خاثُن "لسی" خریش "گھی" (عربی: حرشا) خسی "مکھن" (عربی: قشدہ) سی: گھی (عربی: سمن) سا "جو" (سمیری: še، عربی: شعیر) کیوں دراوڑی سے مختلف ہیں؟

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اگر براہوئی زبان دراوڑی سے متعلق ہوتی تو یہ ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والی زبانوں کے درمیان اشتقاقی اور معنیاتی طور پر اتنا بڑا تضاد اور بعد دیکھنے کو ملتا جو براہوئی اور دراوڑی زبانوں کے درمیان دیکھنے میں آتی ہے، کہ براہوئی کے تقریباً ہر لفظ کو دراوڑی سے منطبق کرنے کے لئے مفروضے تراشے گئے۔ ''روٹی'' جیسے ،اہم اور بنیادی لفظ کو بھی دراوڑی سے منطبق کرنے کی خاطر دراوڑی irai اور ira ''درندوں کی خوراک'' جیسے مفروضے کا سہارا لینا پڑا۔ چہ جائیکہ دراوڑی میں درجن سے زائد الفاظ ''کیک، چاول کا کیک، میٹھا کیک'' کے طور پر مستعمل ہیں۔ عقل سلیم یہ بات تسلیم نہیں کرتی کہ براہوئی نے ان سب الفاظ کو چھوڑ کر ''درندوں کی خوراک'' کو ''روٹی'' کے طور پر اپنالیا۔

اگرچہ زبانوں میں اس طرح کی صورتیں ممکن تو ہیں لیکن براہوئی اَرغ، ''شوہر، خاوند'' کی مطابقت میں جس طرح سے دراوڑی کے ''بیل اور بھینسا'' کور کھا گیا۔ اِسے بہر طور مناسب اور موزوں مطابقت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر میں غلط نہیں ہوں تو اب اِسے DEDR سے نکال دیا گیا ہے۔

ایمنیو، ٹی۔ برو، کرشنا مورتی وغیرہ کی بنیادی کمزوری یہ رہی ہے کہ وہ دراوڑی الفاظ کی بنیادی ماخذ کا مطالعہ کیئے بغیر دراوڑی زبانوں کے اندر ہی مختلف مفروضے بناتے اور بدلتے رہے۔ براہوئی کے بارے میں اُن کے مفروضے کچھ زیادہ ہی سطحی اور دور از کار رویوں کے حامل رہے ہیں۔ کیونکہ براہوئی اور دراوڑی زبانوں کے درمیان چند ایک مشترک عناصر کی موجودگی نے انہیں براہوئی کو اسکی اپنی انفرادی اور آزاد حیثیت میں سمجھنے اور اِسے تسلیم کرنے کی بجائے اِسے مکمل طور پر دراوڑی حوالوں سے دیکھنے کی راہ پر گامزن کیا۔

اس میں اگرچہ کوئی شک نہیں کہ براہوئی اور دراوڑی زبانوں میں چند ایک چیزیں مشترک نظر آتی ہیں۔ لیکن بہت سے معاملوں میں اشتراک کسی دراوڑی ورثہ کی بجائے واضح طور پر سمیری اور اکادی سے متعلق ہیں جنکی لسانی تہہ بعض صورتوں میں یکساں طور پر براہوئی اور دراوڑی زبانوں کے علاوہ ویدک، کافر پراسون زبانوں سمیت بلوچی، کردی تک محیط نظر آتی ہیں۔

اس طرح کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جہاں دراوڑی میں مستعمل بہت سے الفاظ اکادی اور سمیری سے متعلق ہیں اور یہی سمیری اکادی عنصر بلوچی، براہوئی اور کردی میں بھی نمایاں ہے۔ ہم یہاں صرف چند

مثالوں پر اکتفا کریں گے کیونکہ ہمیں صرف یہاں یہ نشاندہی کرنا مقصود ہے کہ دراوڑی ذخیرہ الفاظ کا اشتقاقی مطالعہ کیے بغیر جن الفاظ کو عام طور پر دراوڑی کا ورثہ سمجھا جاتا ہے وہ اصل میں اس کا اپنا ورثہ نہیں ہے۔

مثلاً حیرت انگریز طور پر دراوڑی DEDR2356 تامل، ملیالم: چرٹو (Caratu) ''رسی، ڈوری، گلے کا ہار، کولامی: تڈ (tad) ''رسی'' جو کہ بلوچی اور براہوئی میں بھی چٹ ''رسی'' کے طور پر مستعمل ہے۔ جبکہ یہ لفظ بنیادی طور پر اکادی شریشرتو (šerešerrutu) ''منکے پہننے کی ڈوری، زنجیر'' سے متعلق ہیں جو کہ عربی میں شریطہ کردی میں شریت ''رسی، باریک رسی، ڈوری'' (ابراہیم پور ا 427) سیتہ ''ڈوری ،رسی'' (ابراہیم پور ا 419) کے طور مستعمل ہے۔ جبکہ پالی میں یہ sarasāryate مستعمل ہے۔ جو کہ واضح طور پر اکادی کے مذکورہ لفظ سے مطابقت رکھتا ہے۔

اِسی طرح DED2049 تامل: چارو (Cāru) ''کھلیان کو جھاڑو لگانا'' تلیگو: چارو (Cāru) ''جھاڑو سے کھلیان کو صاف کرنا'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جو کہ براہوئی میں ''جارو'' فارسی میں جاروب بلوچی میں شاید روپگ (جہاں اس نے ابتدائی سلیبل ''جا'' کو حذف کر کے اُسے ''روپگ'' کے طور پر اپنا لیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ الفاظ اکادی: سارو (2) Sāru ''جھاڑو'' سے متعلق ہیں۔

اسکے علاوہ کرشنا مورتی کے مطابق کالڈ ویل اور دوسرے محققین نے یونانی، لاطینی اور عبرانی میں بہت سے ایسے الفاظ کی نشاندہی کی ہے۔ جو دراوڑی سے متعلق ہیں۔ ان کے خیال میں اگرچہ ان زبانوں میں بہت سے مستعمل الفاظ متنازعہ ہیں۔ تاہم ان کے خیال میں دراوڑی کے دو ایسے الفاظ میں جن کی یونانی سے مطابقت بظاہر صحیح نظر آتی ہے۔

مثلاً یونانی orzua/oryza ''چاول'' جو کہ 4 سو قبل مسیح میں جنوبی ہندوستان سے سمندری راستے سے روم اور یونان میں مستعمل نظر آتا ہے۔ اُن کے خیال میں یہ پروٹو دراوڑی war-inci* جو کہ تامل اور ملیالم میں wari پارجی اور گدبا میں varcil اور گونڈی میں wanji [DEDR5265] کی صورت میں مستعمل ہے۔

لیکن یونانی کے مذکورہ الفاظ دراوڑی سے کچھ زیادہ مطابقت کے حامل نظر نہیں آتے۔ تاہم اکادی میں "چاول" کے لیے Kurangu مستعمل ہے۔ جو کہ وخی میں garanč (back storm2000:277) کھوار: grinj اشکومن کھوار لہجہ: grinč، مُنجی میں brinj (Decker2004:189) پشتو میں wrije، قدیم فارسی: virinza سنکرت -virhi بلوچی، جدید فارسی: brinj اور بروشسکی میں bras (Willson25) مستعمل ہے۔

جبکہ یونانی orzu عربی: aruz اور پھلورا اشریت: ruji (Decker2004:189) باہم مطابقت کے حامل ہیں۔ بہر حال اکادی Kurangu، وخی garenč اور کھوار: grinj "ک" اور گ کے تبدل کے ساتھ ہم مطابق ہیں۔ اِسی طرح دوسری طرف قدیم فارسی: virinza اور کھوار: grinj "و" اور "گ" کے تبدل کے ساتھ باہم مطابقت کے حامل ہیں۔ اور خود کرشنامورتی کا پروٹو دراوڑی مفروضہ war-inci* "و" اور "ک" کے فرق کے ساتھ اکادی Kurangu سے مطابقت کا حامل ہے۔

کرشنامورتی کے خیال میں قدیم فارسی virinza اور سنسکرت -vrīhi جن کا دوسرے انڈو یورپی زبانوں میں متبادل نہیں ہے۔ لیکن دراوڑی سے مستعار ہونے کے سلسلے میں ان کا تاریخ تعین کرنے میں مسئلہ درپیش ہے۔ (Krishnamurti2003:4,16)

ایمنیو، کرشنامورتی وغیرہ انڈو آریائی اور براہوئی کے ہر اُس لفظ کو دراوڑی سے منتھی کرتے ہیں جن کا متبادل انڈو یورپی زبانوں میں نہ ملتا ہو۔ حالانکہ ویدک، سنسکرت میں مستعمل ہر لفظ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ انڈو یورپی زبانوں سے سند لی جائے۔ کیونکہ قدیم فارسی، اوستا، انڈو آریائی, براہوئی اور بلوچی میں بہت سے ایسے الفاظ ملتے ہیں جو انڈو یورپی زبانوں کی بجائے سمیری اور اکادی سے متعلق ہیں۔

اِسی طرح دوسری طرف کرشنامورتی یونانی Ziggiberis/zingiberis "ادرک" کو جس طرح سے پروٹو دراوڑی Cinki-wēr* (یعنی Cinki "ادرک" اور wer "جڑ") ادرک کی جڑ کے مفروضہ سے جوڑتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ لفظ ایک سو قبل مسیح میں سمندری تجارت کے ذریعے یونانی زبان میں مستعمل نظر آتا ہے۔ (Krishnamurti2003:5) اصل میں یہ تامل اور ملیالم میں انچی (inci) کی

صورت میں مستعمل ہے۔ کرشنا مورتی کے مطابق پروٹو دراوڑی کے ابتدائی -C کو حذف کرنے اور k کو c میں بدلنے سے یہ لفظ تامل اور ملیالم میں inci کی صورت میں مستعمل ہے۔ جبکہ Cinki کی مکمل صورت اور ہیئت (Form) میں اِس طرح کا کوئی لفظ دراوڑی میں مستعمل نہیں ہے۔

بہر حال یہ لفظ واضح طور پر اکادی Zinzarui اور Šikaru "ادرک" سے متعلق نظر آتے ہیں۔ پروٹو دراوڑی Cinki-wēr* کی مفروضیاتی ہیئت تو واضح طور پر اکادی Šikaru سے متعلق نظر آتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف یونانی Zingiberis واضح طور پر اکادی Zinzarui سے مطابقت کا حامل ہے۔ اور عربی میں یہ زنجبیل Zanjbil کی صورت میں مستعمل ہے۔ عربی اور یونانی الفاظ مکمل طور پر ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اصل میں کرشنا مورتی نے سنسکرت Srngavera اور پالی Singivera کی ہیئت کو سامنے رکھتے ہوئے پروٹو دراوڑی Cinki-wēr* کا مفروضہ قائم کیا۔ اور وہ سنسکرت اور پالی کے الفاظ کو بھی دراوڑی سے ہی مستعار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سنسکرت اور پالی کے الفاظ اکادی Šikaru سے مطابقت کے حامل ہیں۔

اس کے علاوہ ایمنیو سنسکرت tamrika پراکرت۔ tambiya "تانبا" کو DEDR2775 تامل: Cempu "تانبا"، تلیگو: Cambu کوٹا: Keby "دھات کا بنا ہوا برتن" سے نتھی کرتے ہیں۔ اور اِسی طرح t- کے ساتھ تامل: tampika، کناڈا: tambige کو بھی ایک ہی صورت قرار دیتے ہیں اور سنسکرت کے مذکورہ الفاظ کو دراوڑی سے مستعار سمجھتے ہیں۔ (Emeneau1994:366) حالانکہ یہ الفاظ واضح طور پر سمیری Zaber "دھات، کانسی" سے متعلق ہیں۔ اور اکادی میں غالباً یہ Sippr(m) اور موجود عربی میں sufar کی صورت میں مستعمل ہے۔

اِسی طرح ڈینس برے مضحکہ خیز طور پر براہوئی مبارکی (Mubarki) "ٹائیفائیڈ بخار" کو "مبارک" سے جوڑتے ہوئے اس کو "خوش قسمت بخار" (Bray1978:209) قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بنیادی طور پر اکادی امر قانی humat(amuuriqāni) "صفراوی بخار، زرد بخار" سے متعلق ہے جو کہ

موجودہ عربی میں محرق، محرقہ "جلانے والا" اور فارسی میں "تپ محرقہ" کے طور پر مستعمل ہے۔اور یہی اکادی لفظ سلیمانی بلوچی میں "مورکا (morka)تپ" یعنی ٹائیفائیڈ بخار کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اِسی طرح DED1326تامل: چرو(Ciru) "چھوٹا ہونا، چھوٹا" Cirukkan "لڑکا" ملیالم:ceru "چھوٹا، نوجوان، بچہ" کے معنوں میں مستعمل ہے۔یہ براہوئی اور بلوچی میں چورو "لڑکا" مستعمل ہے۔ جبکہ بنیادی طور پر یہ الفاظ اکادی: صحرو(Sehru) "چھوٹا، جوان، بچہ" سے متعلق ہے۔

اِسی طرح DED1200تامل: کاچو(Kācu) "سونا، سونے کا سکہ، رقم، تانبے کا ایک چھوٹا سا سکہ، ملیالم: کاسو(Kasu) سونا، رقم، تانبے کا چھوٹا سا سکہ" کے طور پر مستعمل ہے۔جو کہ بلوچی میں گازgāz "ایک قسم کا قدیم سکہ" گوادری گاز: "گوادری سکہ" اور ہندی میں "کاس" کے طور پر مستعمل ہے۔بنیادی طور پر یہ الفاظ سمیری:Kaspam "کرنسی، سکہ" اکادی:Kaspu "چاندی، کرنسی، قیمت، رقم" سے متعلق ہیں۔

بہر حال براہوئی کو ایک طرف رکھتے ہوئے دراوڑی اور بلوچی کے 250 سے زائد الفاظ آپس میں مشترک ہیں جن میں 140 کے قریب الفاظ بغیر کسی اشتقاقی "توڑ جوڑ" کے دراوڑی سے مکمل مطابقت کے حامل ہیں۔اور ایمنیو اور کرشنا مورتی جیسے ماہرین لسانیات اگر چاہیں تو کھینچ کھانچ کر بلوچی اور دراوڑی میں متعدد قواعدی مماثلتیں بھی تلاش کر سکتے ہیں۔لیکن ان سب کے باوجود کیا بلوچی کو دراوڑی زبانوں سے منسلک کیا جاسکتا ہے؟

اگرچہ اس ضمن میں اور بھی بہت سی مشابہتی مثالوں کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔تاہم طوالت کے باعث ہم یہاں اس کے متحمل نہیں ہیں۔

تاہم اس سلسلے جو سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جب تک دراوڑی ذخیرہ الفاظ کا اشتقاقی ماخذ اور اس کی اصل النسل کا تعین نہیں کیا جاتا۔تب تک اِس طرح کے بے بنیاد مفروضے بنتے رہیں گے۔اور نئے لسانی شواہد کی روشنی میں مسترد ہوتے رہیں گے۔اِس ضمن میں ڈاکٹر Rossi بجا طور پر لکھتے ہیں۔

Since Emeneau and his followrs were only concerned with phonological and Marpho-syntical features- which generally led them

to take under consideration only grammars and similar reference work- and Since the DED does not list sources other than Dr.(Draridian) ones, it seems appropriate to outline all available lexical material for the area language. (Rossi 1979:P.Xiv)

اِسی طرح کیوپر کے مطابق ٹی بروا ور ایمینیو نے DED میں منڈا زبان کے حوالوں کو دِیدہ دانستہ طور پر نظر انداز کیا جس سے ناگزیر طور پر Pan-Indic، کے حوالے سے ایک نامکمل اور غلط تصور سامنے آتا ہے۔ (Kuiper 1991:531)

دراوڑی اور براہوئی مماثلت کے حوالے سے اِس مطالعہ کے نتیجے میں جو بات سامنے آتی ہے۔ اِس کی روشنی میں براہوئی الفاظ کو چھ بڑے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1- براہوئی کے وہ معدودے چند الفاظ جو دراوڑی سے مماثلت کے حامل ہیں۔ مثلاً آرٹ، مسٹ، نی، بِننگ، نُم، خن، خننگ، پال، بِلا، پٹی، ملی، پن، پُوت، پُوسکن، مُتکن، اٹ، دِتّ، مرّغ، مرّوِ

اگرچہ ایلفنبین کے مطابق براہوئی میں دراوڑی الفاظ کا تناسب دس فیصد، انڈوآریائی بیس فیصد، بلوچی بیس فیصد، فارسی ، عربی تیس فیصد جبکہ بیس فیصد کسی نامعلوم زبان سے تعلق رکھتی ہیں۔ (Elfenbein1997:810)

دوسری طرف ایمنیو نے DED میں دراوڑی زبانوں کے 4572 الفاظ میں صرف 201 ایسے الفاظ کی نشاندہی کی تھی۔ جن میں براہوئی اور دراوڑی زبانوں میں قدرے اشتراک پایا جاتا ہے۔

ان کے مطابق DED میں الفاظ کی شرح کچھ یوں ہے۔

(i) براہوئی (کُرخ اور مالٹو شامل نہیں ہیں) اور کچھ دوسری دراوڑی زبانیں 108

(ii) براہوئی اور شمالی زبانیں (کل: 5، کُرخ۔ براہوئی: 1، مالٹو براہوئی: 1) 7

(Emeneau1950:326)

جبکہ نظر ثانی شدہ لغت DEDR میں دراوڑی زبانوں کے 5558 زائد الفاظ میں سے 250 سے بھی کم ایسے الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن میں براہوئی اور دراوڑی زبانوں میں اشتراک کی بات کی جاتی ہے۔ جو مجموعی طور پر پانچ فیصد بھی نہیں بنتے۔ اور ان میں بھی زیادہ تر وہ الفاظ شامل ہیں جنہیں مفروضیاتی طور پر

کھینچ کھانچ کر اور 32 کے قریب الفاظ کو سوالیہ قرار دیکر دراوڑی زبانوں سے نتھی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اور کچھ الفاظ کو حالیہ مطالعہ کے نیچے میں انہوں نے خود مسترد کیا ہے۔

2- براہوئی کے وہ الفاظ جو سمیری اور اکادی زبان سے متعلق ہیں۔ وہ خالصتاً براہوئی کا وہ مستعار ورثہ ہیں جن کا دراوڑی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ مماثلت نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے کہ جس کی روشنی میں براہوئی کی قدیم لسانی جغرافیہ اور تاریخی اور زمانی تعلق کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

3- براہوئی نے بہت سے الفاظ کے معاملے میں اپنے ہم سایہ زبانوں سندھی، پشتو اور جٹکی سے یکساں طور پر استفادہ کیا ہے۔ جسکی کچھ تفصیل اس مطالعہ میں واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔ جن میں 40 کے قریب سندھی الفاظ اور دو درجن کے قریب پشتو الفاظ مماثلت کے حامل ہیں۔

4- براہوئی کے دو درجن سے زائد الفاظ کافر پراسون زبانیں، شنا اور وخی وغیرہ سے مماثلت کے حامل ہیں جنہیں بہر حال تاریخی اور لسانی بنیادوں پر سمجھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔

5- براہوئی کے وہ الفاظ جو بلوچی اور کردی سے مشابہت کا حامل ہیں وہ ان زبانوں کا مشترک ورثہ ہیں جنہیں الگ الگ خانوں میں شاید تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔

6- براہوئی میں عربی اور فارسی کے مستعار الفاظ جنہیں ایلفنبین تیس فیصد قرار دیتے ہیں، بھی نہایت اہمیت کا حامل ہیں۔ جنہیں صرف مستعار الفاظ قرار دیکر ان سے صرف نظر کرنے کی بجائے انہیں زمانی اور لسانی ربط و تعلق کے اعتبار سے پرکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ براہوئی نے کس عہد میں اور کہاں ان الفاظ سے استفادہ کیا ہے؟

تاہم الفنبین کا یہ کہنا کہ براہوئی میں اوستا یا قدیم فارسی کے الفاظ کا نہ ملنا اِس بات کی دلالت کرتا ہے۔ کہ براہوئی نہ تو بلوچستان کے قدیم باشندے تھے اور نہ ہی وہ ایران سے ہجرت کر کے یہاں بلوچستان میں آباد ہوئے تھے۔ بلکہ وہ دسویں صدی عیسوی میں وسطی ہندوستان سے ہجرت کر کے بلوچستان میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ اپنے اندر کوئی صداقت اور وزن نہیں رکھتا۔

اگرچہ یہ صحیح ہے کہ براہوئی میں اوستا اور قدیم فارسی الفاظ کی شرح کم ہے تاہم یہ بھی نہیں ہے کہ براہوئی میں اوستا کے الفاظ سرے سے مفقود ہیں۔ کیونکہ براہوئی میں اوستا کے الفاظ مثلاً ’خاہوت‘‘خاندان‘‘ (اوستا:xvaetu ‘‘خاندان‘‘) ودی: پیدائش ، جنم (اوستا:vaeda مہیا کرنے والا) وڈم: ‘‘جہیز‘‘ (اوستا:vaz ‘‘شادی کرنا‘‘ فارسی ورزُک: ‘‘جہیز ‘‘، پشتو :وادا: شادی‘‘) بر: ‘‘عضوتناسل‘‘ ؟اوستا:fravaxš ‘‘تنا، عضوتناسل‘‘ کُردی بر:‘‘زہار‘‘) باڑغ‘‘اُوپر‘‘ (پہلوی:bašn ‘‘اوپر، بلا‘‘ کردی:ب ژن‘‘اوپر، بالا‘‘) ھندن:اس طرح،ایسے(پہلوی:ایدن:اس طرح)برشونک:‘‘ایک قسم کا گھاس‘‘ (اوستا:barsom ‘‘ایک قسم کی متبرک گھاس‘‘) برینا‘‘رحم‘‘؟(اوستا:barethri ‘‘عورت جو رحم میں بچہ رکھتی ہے‘‘)

جیسے الفاظ مستعمل ہیں، تاہم دوسری طرف براہوئی میں حیران کن طور پر فارسی اور عربی کے ایسے ٹھیٹھ الفاظ مستعمل ہیں۔ جو کہ یہاں کے دوسری ایرانی زبانوں بلوچی اور پشتو میں بھی مفقود ہیں۔ اس کے علاوہ کردی زبان کے بے شمار اور اہم الفاظ براہوئی میں مستعمل ہیں۔ یہ لسانی شہادتیں بہر حال ایلفنبین اور ایمنیو وغیرہ کی اِس دعویٰ کی نفی کرتے ہیں۔ کہ براہوئی لوگ وسطی ہندوستان سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ نیز Elfenbein نے براہوئی میں موجود جن میں بیس فیصد الفاظ کی نامعلوم زبان سے متعلق ہونے کی بات کی ہے تو یہ ضروری ہے کہ ان کا کھوج لگایا جائے کہ وہ کس زبان سے متعلق ہیں؟ اصل میں یہی بیس فیصد الفاظ جو کہ براہوئی کے اپنے خاص اور ٹھیٹھ الفاظ ہیں۔ اور یہی الفاظ براہوئی زبان کے ماخذ کا تعین کرنے میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ماہرین لسانیات ان الفاظ کے بارے میں کیوں خاموشی اختیار کیئے ہوئے ہیں؟ تاہم اس مطالعہ میں واضح طور پر براہوئی کے بہت سے الفاظ کو نئے لسانی شواہد کی روشنی میں پہلی بار سمجھنے اور پرکھنے اور بہت سے نئے پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ وہی بنیادی نکتہ ہے کہ جس کی روشنی میں براہوئی کو دراوڑی خاندان سے متعلق کرنے کی بجائے اسے ایک علیٰحدہ اور جداگانہ زبان کے طور پر سمجھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔

آخر میں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ایک طرف براہوئی اور دراوڑی میں جو چند عناصر مشترک ہیں۔ تو دوسری طرف واضح طور پر بلوچی اور دراوڑی میں 140 کے قریب الفاظ مکمل مطابقت اور مشابہت کے حامل ہیں۔ تو تاریخی طور پر دراوڑی، بلوچ اور براہوئی کہاں اور کب ایک دوسرے کے ہمسائے رہے ہیں۔ یا ایک دوسرے کے ساتھ ربط و تعلق میں رہے ہیں؟

اگرچہ براہوئی کے بارے میں Bloch ایمنیو، کرشنامورتی، الفنبین کا خیال ہے۔ کہ یہ لوگ دسویں صویں عیسوی کے لگ بھگ دراوڑیوں سے جدا ہو کر وسطی ہندوستان سے ہجرت کر کے بلوچستان میں آکر آباد ہوئے ہیں اگرچہ حقیقتاً ایسا نہیں ہے تاہم تھوڑی دیر کے لیے اگر یہ فرض بھی کر لیں کہ براہوئی دسویں صدی میں ہجرت کر کے بلوچستان آئے ہیں تو سوال یہ ہے کہ بلوچی اور دراوڑی میں یکساں طور پر جو عنصر مشترک ہے۔ تو بلوچ اور درواڑی کہاں اور کب ایک دوسرے کے ساتھ ربط و تعلق میں رہے ہیں؟ اور یہی ربط و تعلق نہ صرف بلوچ اور دراوڑی مسئلے کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔ بلکہ براہوئی اور دراوڑی ربط تعلق کے سمجھنے میں بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ بدیہی طور پر اس ربط و تعلق کا واضح اور قطعی جواب تین بڑے امکانات کے گرد گھومتا ہے۔

1- دراوڑی اور بلوچوں کے درمیان ربط و تعلق 4 ہزار قبل مسیح کے لگ بھگ عراق میں قائم ہوئے ہوں گے۔ جہاں دراوڑی بحیرہ روم سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے۔ نیز بلوچ بھی اِس عہد میں عراق میں آباد تھے۔ یاد رہے کہ دراوڑیوں کے بارے میں ایک خیال یہ بھی ہے کہ بحیرہ روم سے یہ لوگ پہلے عراق میں آکر آباد ہوئے اور 3800 قبل مسیح میں وہاں پہلے سے موجود سمیریوں (Sumerian) کے ساتھ ان کا نسلی ادغام ہوا۔ اور 3500 قبل مسیح میں اکادیوں (Akkadian) کے دباؤ کے باعث یہ لوگ ایران سے ہوتے ہوئے بلوچستان کے راستے وادی سندھ میں داخل ہوئے (Rapson1987:38)

اگرچہ یہ نظریہ اپنے اندر وزن رکھتا ہے۔ کیونکہ دراوڑی میں بھی سمیری عنصر ملتا ہے۔ تاہم سمیری عنصر کے ساتھ ساتھ اِس میں اکادی عنصر بھی نمایاں ہے۔ تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اکادیوں کے دباؤ کے برعکس کسی نامعلوم وجوہ کی بنا پر وہاں سے ہجرت کر گئے۔

2- دراوڑی اور بلوچوں کے درمیان روابط 3500 قبل مسیح میں ایران میں اُس وقت قائم ہوئے تھے۔ جب وہ عراق سے نکل کہ یہاں ایران میں وارد ہوئے اور بلوچ پہلے سے یہاں موجود تھے۔

3- تین ہزار قبل مسیح میں جب دراوڑی بلوچستان کے راستے وادی سندھ میں داخل ہوئے تو بلوچستان میں بلوچ پہلے سے موجود تھے اور یہیں پہ بلوچوں کے ساتھ ان کے روابط قائم ہوئے۔

تاہم آخر الذکر امکان کے بارے میں مشکل یہ ہے کہ بعض نام نہاد مغربی محققین ایران سے بلوچستان میں بلوچوں کی آمد کا زمانہ چھٹی صدی عیسوی قرار دیتے ہیں۔ ان کے بقول آریاؤں نے 3ہزار قبل مسیح میں وسط ایشیا کو خیر باد کہا تھا اور مشرقی آریا 2ہزار قبل مسیح کے آغاز میں عراق اور سطح مرتفع ایران میں داخل ہوئے تھے اور بلوچ بھی آریاؤں کے اِس عمومی ہجرت میں شامل تھے۔ جبکہ دوسری طرف مغربی محققین شمالی ہندوستان کی طرف آریاؤں کی آمد کا زمانہ 1700 قبل مسیح قرار دیتے ہیں۔ ان کے بقول آریاؤں کے دباؤ کے باعث ہی دراوڑی لوگ جنوبی ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بلوچ چھٹی صدی میں موجود بلوچستان میں آکر آباد ہوئے تھے تو آریاؤں کی یلغار کے نتیجے میں دراوڑی لوگوں کو یہاں سے رخصت ہوئے کوئی دو ہزار تین سو سال بیت چکے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس نام نہاد تاریخی مفروضے کی روشنی میں یہ ربط و تعلق بلوچستان میں ممکن نہیں ہو سکتا۔

لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ بلوچی زبان میں سمیری اور اکادی زبان کے واضح اثرات نمایاں ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ بلوچ لوگ سمیریوں اور اکادیوں کے ساتھ بہر حال ربط و تعلق میں رہے ہیں۔ بعض محققین تو بلوچوں اور براہویوں کو سمیری نسل سے جوڑتے ہیں۔ اور ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ سمیری لوگ بلوچستان ہی سے ہجرت کر کے عراق آباد ہوئے تھے۔ بہر حال حقیقت یہی ہے کہ بلوچ نسلی طور پر آریا اور ایرانی نہیں ہیں اور نہ تو وہ آریاؤں کی عمومی ہجرت میں شامل رہے ہیں اور نہ ہی وہ چھٹی صدی میں بلوچستان میں وارد ہوئے ہیں۔

اگرچہ اس میں کوئی شک شبہ نہیں کہ بلوچی زبان شمال مغربی ایران کی میڈین (Median) شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور میدیوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ نسلی طور پر ایرانیوں سے تعلق نہیں رکھتے

۔ بلکہ تاریخی طور پر 2338 قبل مسیح میں عراق میں میدیوں کی حکومت بھی ثابت ہے۔ سوال یہ ہے کہ 2338 قبل مسیح میں عراق پر حکومت کرنے والے کیونکر آریا ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آریا تو دو ہزار قبل مسیح کے آغاز میں عراق اور سطح مرتفع ایران میں داخل ہوئے تھے۔ بلوچی زبان کے ساتھ کُردی بھی میڈین شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور کرد لوگ خود کو میدی نسل کے لوگ قرار دیتے ہیں۔

اِس لیے قرین قیاس یہی ہے کہ ایران میں بڑے پیمانے پر آریاؤں کی آمد کے باعث مرورِ ایام کے ساتھ بلوچوں کو اپنی قدیم زبان جو امکانی طور پر سیمری یا ایران کی کوئی دوسری معدوم زبان ہو سکتی ہے، سے دستبردار ہونا پڑا اور اس کی جگہ انہیں موجودہ بلوچی زبان کو اپنانا پڑا۔ کیونکہ بلوچی زبان میں واضح طور پر ایک ایسا قدیم عنصر نمایاں ہے جسے بلاشبہ ماقبل ایرانی (Pre-Iranian) یا غیر ایرانی (Non-Iranian) کہا جاسکتا ہے۔

ان تین بڑے امکانات اور لسانی شواہد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ بلوچ از منہ قدیم سے ماگان (جواب مکران کے نام سے موسوم ہے) اور ملوحہ (سندھ سے متصل مشرقی بلوچستان) کے درمیان میں آباد تھے۔

Hansman ایرانی بلوچستان میں جنوبی کرمان کے مشرقی علاقہ کو ماگان اور مشرقی مکران کو ملوحہ قرار دیتے ہیں۔ (Hansman1973:557-8) ملوحہ کے بارے میں witzel لکھتے ہیں کہ کچھ ایسے اِشارے ملے ہیں کہ دراوڑیوں کی ہجرت سے پہلے سندھ میں ایک اور زبان مروج تھی۔ سمیری اور بعد کے میسوپوٹیمیا اور سندھ تہذیب کے درمیان ہونے والی تجارت کے نتیجے میں کچھ ایسے الفاظ ملتے ہیں جو دراوڑی نہیں ہیں۔ اِس لیے بہتر ہوگا کہ اِس زبان کو ''ملوحی زبان'' کہا جائے، جسے سمیریوں نے اس ملک کو ''ملوحہ'' لکھا ہے۔ یہ زبان سمیری یا عیلامی (Elamite) سے بہت حد تک مختلف تھی۔ حقیقت میں مغربی ایرانی بلوچستان کا علاقہ ''بمپور''، کی براہ۔ شی (Barah-shi) زبان جسے Ideographic کی صورت میں (Marahshi) لکھا جاتا تھا۔ تپہ یحیٰ کی جنوب مرکزی ایرانی زبان سمشکی (Simishkian) سے مختلف تھی، جو کہ جزوی طور پر عیلامی سے تعلق رکھتی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب میں کہیں موجودہ

ایران اور پاکستان کی سرحدی علاقہ اور کسی قدر جنوب کی طرف ایران اور افغانستان کے سرحد کے ساتھ ساتھ لسانی سرحد تھی (Witzel1999:24)

اِس ضمن میں Possehl نے واضح کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ملوحہ کا علاقہ بلوچستان کے مرکزی پہاڑی علاقہ میں کہیں واقع تھا جو ابتدائی انڈس تہذیب کے قریب تھا۔ ممکن ہے کہ براہ۔ شی (Barah-shi) زبان ملوحہ کے علاقے کی زبان تھی۔(Possehl1996:133-208)

جبکہ دوسری طرف دراوڑیوں کے بارے میں Fairservice لکھتے ہیں کہ 4000/3500 قبل مسیح میں دراوڑی لوگ مشرقی ایران کے پہاڑی علاقوں سے وادی سندھ میں ہوئے اور وہ بنیادی طور پر چرواہا معشیت سے تعلق رکھتے تھے۔(Fairservice1997:61-8)

اِسی طرح Witzel کے مطابق دراوڑی ایرانی سطح مرتفع سے جنوبی ایشیا میں داخل ہوئے۔ ان کے قدیم ترین ذخیرہ الفاظ زرعی گروہ کی بجائے انہیں نیم خانہ بدوش چرواہا ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ دراوڑی کے یہاں نہ تو "چاول" کے لیے اپنا کوئی لفظ تھا، اور نہ ہی سندھ تہذیب کا خاص خوراک "گندم" کے لیے ان کے پاس اپنا کوئی لفظ تھا۔(Witzel1999:23)

ایک طرف جہاں نئے لسانی شواہد کی روشنی میں یہ ثابت ہو چکی ہے کہ دراوڑی سندھ تہذیب کے خالق نہیں تھے اور دوسری طرف یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ دراوڑی مشرقی ایران کے پہاڑی علاقوں سے وادی سندھ میں داخل ہوئے۔ اور یہ وہ جگہ ہے جہاں براہوئی اور بلوچوں کے ساتھ دراوڑی لوگوں کے روابط رہے ہیں۔ اور اغلب خیال یہی ہے کہ بمپور کے براہ۔ شی (Barah-shi) جسے بعض تحریروں میں براخ۔ شی (Barakh-shi) بھی لکھا گیا ہے۔ (Potts1999) اور غالباً یہی براخ۔ شی (Barakh-shi) لوگ موجودہ براہوئی ہیں، جو کہ پہلے براہ خی (Barahkhi) پھر براہ خوئی (Barah Khoi) اور اب براہوئی کے نام سے موسوم ہیں۔

تاہم ڈاکٹر نصیر دشتی کے مطابق کرمان کے باریز (Barez) پہاڑوں میں ہجرت کرنے والے جو تاریخ میں Barezui کے نام سے موسوم ہوئے۔ براہوئی اِسی Barezui سے متعلق ہیں جو بعد میں براہوئی کے نام

سے مشہور ہوئے۔ اُن کے مطابق امکان یہ ہے کہ کرمان کے باریز پہاڑی سلسلے میں رہنے والے لوگ عرب مورخین کی تحریروں میں کوفج، کوچ، کوچ کے نام سے مشہور ہوئے جو کہ سائرس اعظم کے دباؤ کے تحت وسطی فارس سے کرمان کے پہاڑوں میں پناہ گزین ہوئے۔ عرب مورخین نے کرمان میں کوچ کے ساتھ بلوچ لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ مینورسکی کے مطابق کوچ، براہوئی تھے۔ اور یقیناً براہوئی اُس وقت کرمان میں بلوچ قبائلی کنفیڈریسی کا حصّہ تھے۔

ڈاکٹر دشتی کے نزدیک یہ ایک اہم نکتہ ہے کہ ڈاکٹر Greshevitch نے بشکردی لہجے کے ماخذ کو ہخامنشی عہد میں وسطی فارس میں رہنے والے برداژوئی (Bardazhui) قبائل سے ماخوذ کی۔ ان کے مطابق بشکردی زبان میں عربی اور براہوئی الفاظ کی موجودگی کے باوجود یہ ایک خالص ایرانی زبان ہے۔ اس بات سے یہ تقویت ملتی ہے کہ براہوئی برداژوئی قبائل سے متعلق ہیں۔ اور یہ امر بھی انتہائی اہم ہے کہ ساتویں عیسوی کے عرب مورخین نے بھی بشکرد کے علاقے کو بلوچ آبادیوں میں گھرا ہوا علاقہ بتایا ہے۔
(Dashti2012:118-9)

بہرحال قدیم سمیری عہد میں کرمان میں رہنے والے براہ۔شی (Barah-shi) یا براہ۔خی (Barah-Khi) اور 2500 قبل مسیح میں اداب (Adab) کے حکمران لوگال۔انی۔مندو (Lugal-anne-Mmandu) کے تحریروں کے Barazum یعنی "بارا لوگوں کا وطن" (جدید فارسی: Zem "شہر") جو کہ عیلام (Elam) اور انزان (Anzan) کے مشرق میں کرمان کے آس پاس کہیں واقع تھا۔ اور سارگون اوّل (2371-2316 قبل مسیح) کے کتبوں کے Barazai (Derkhshani2001:18) ، یاگنگوفسکی کے شمال مغربی بلوچستان کے Parata یا Parada جنہیں وہ براہوئی لوگوں کو جدا مجد قرار دیتے ہیں۔ (گنگوفسکی 225:2000)، پٹولمی کے گدروشیا کے Parsidae یا Parditae، یا میدوں کا ایک قبیلہ Partitae (Dashti2012:16) مورخ پلنی کے Paradas جنہیں Paruetae بھی لکھا گیا ہے۔ (Rapson1987:77-8) یا Greshevitch کے Bardazhui اور ڈاکٹر دشتی کے Barezui (Dashti2012:118-9)

(عرب مورخین کے یہاں بھی بہت سے باریزی بلوچوں کا ذکر ملتا ہے) کے لوگوں کے درمیان بظاہر جو مماثلت ملتی ہے۔ اگر مزید تحقیق کے نتیجے میں ممکنہ تعلق کی کوئی حتمی اور مستند کڑی سامنے آجائے تو اس سے تاریخی کڑیوں کو جوڑنے میں ایک اہم پیش رفت سامنے آسکتی ہے۔ تاہم قدیم سمیری عہد میں کرمان میں رہنے والے براہ۔ شی یا براہ۔ خی اور لوگال۔ انی۔ مندو کے تحریروں کے Barazum کے لوگ، سارگون اول کے کتبوں کے Barazai، ڈاکٹر گریشوچ کے Barazhui اور ڈاکٹر دشتی کے Barezui کے لوگوں کے درمیان مماثلت یقینی اور حتمی نظر آتی ہے۔ اور اسی طرح دوسری طرف بلوچ لوگ بھی حتمی طور پر آریائی گرہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ کیونکہ بلوچی زبان میں بڑے پیمانے پر غیر انڈو ایرانی عنصر کے علاوہ ان کے سینکڑوں قدیم بلوچی نام ایرانی اور آریائی نہیں ہیں۔ براہوئی ہی کی طرح بلوچی زبان میں قدیم سمیری اور اکادی عنصر کی موجودگی کے باعث یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ بلوچ اور براہوئی ہر دونوں نہ صرف اس خطے کے قدیم لوگ ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دونوں ازمنہ قدیم سے میسوپوٹیمیا کی سرحدوں سے لیکر ملوحہ کی سرزمین تک آباد تھے اور بمپور کا علاقہ ان کا مرکز تھا۔ جبکہ تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف وجوہات کی بناپر ان کی اندرونی ہجرتیں وقوع پذیر ہوتی رہیں۔

اور دوسری طرف جبکہ یہ مطالعہ اپنی اشاعت کے آخری مراحل میں تھا تو محترمہ Elena Bashir نے McAlpin کا حالیہ ماقبل مطبوعہ مضمون "Brahui and the Zagrosian Hypothesis" کی ایک کاپی عنایت کی، جس میں McAlpin براہوئی، دراوڑی اور عیلامی لسانی تعلق پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا نظریہ جسے وہ "ذاگروسی مفروضہ" کا نام دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

"میں اب پروٹو۔ عیلامی۔ دراوڑی گروپ کو پروٹوزاگروسی کے نئے نام سے موسوم کرتا ہوں اور یہ پروٹو ذاگروسی زبان بعد میں عیلامی اور دراوڑی ذیلی گروہوں میں تقسیم ہوئی اور یہ کہ براہوئی زبان براہ راست عیلامی ذیلی گروہ سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ اس ضمن میں اپنے سابقہ مضمون (McAlpin2003:543) (جس کا ذکر اور تجزیہ ہم پچھلے صفحات میں تفصیل سے کر چکے ہیں۔) کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اِس لسانی شجرہ کی رو سے میں اب پروٹو دراوڑی زیرو کو پروٹو ذاگروسی (Pz)،

پروٹوداوڑی I کو پروٹو دراوڑی (PDr)اور پروٹو دراوڑی II کو پروٹو ۔ پیننسولر۔ دراوڑی (Proto-peninsular-Darvidian)یعنی (PPD)کانام دیتاہوں۔یعنی پروٹوذاگروسی سے پروٹو عیلامی (PEL)زبان نکلی، جوکہ بعد میں یہ زبان عیلامی اور براہوئی شاخوں کی صورت میں سامنے آئی۔ میرا مفروضہ یہ ہے کہ براہوئی دراوڑی گروہ کی بجائے عیلامی گروہ سے متعلق ہے اور تاہم دراوڑی سے مشابہت بھی رکھتی ہے۔" لیکن بیشتر محققین دراوڑی اور عیلامی کی جزوی مشابہت کو محض ربط و تعلق کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ جسکاذکر پچھلے صفات میں آچکا ہے۔

McAlpin نے اپنے اِس نئے مضمون میں اپنے مفروضہ کی استناد کے لئے نہایت ہی تفصیل سے جائزہ پیش کی ہے۔تاہم بعض جگہوں پران کی مطابقت کو تسلی بخش قرار نہیں دیاجاسکتا۔ بہرحال مجموعی طورپران کا یہ مفروضہ براہوئی زبان کے ماخذاوراس کے لسانی تعلق کے بارے میں ایک اہم پیش رفت ہے اوریقیناً ایک ایساوقت بھی آئے گا جہاں براہوئی زبان کو یک طرفہ مفروضوں کے بجائے اِس کے لسانی حقائق کی روشنی میں دیکھنے اور سمجھنے کی کوششیں زیادہ معتبر اور مستنداندازمیں بروئے کارلائی جائیں گی۔اوراُس وقت یہ ممکن ہوسکے گاجب براہوئی کے وہ20 فیصدالفاظ جوکہ کسی نامعلوم زبان سے تعلق رکھتی ہیں،اِن کاکھوج لگایاجائے۔ کیونکہ ان کاکھوج لگائے بغیرہم یک طرفہ مفروضات کے انبارلگاکرنہ توبراہوئی زبان کی مکمل لسانی صورت حال کو سمجھنے کے قابل ہوسکیں گے اورنہ ہی کسی دیانت دارانہ،منصفانہ اور غیر جانبدارانہ حتمی نتیجے پر پہنچ سکیں گا۔

*صوتیاتی جائزہ

*اس صوتیاتی جائزہ میں نظر ثانی شدہ دراوڑی اشتقاقی لُغت DEDR کی عدم دستیابی کے باعث براہوئی اور دراوڑی کے تمام تر الفاظ DED سے لی گئی ہیں۔ تاہم کرشنامورتی، ایمنیو اور McAlpin کی تازہ تحقیقی کام اور آن لائن ڈیجیٹل دراوڑی اشتقاقی لُغت DEDR سے بھی کچھ الفاظ اِس مطالعہ میں شامل کیے گئے ہیں۔ اور ان الفاظ کے نمبر کے ساتھ باقاعدہ طور پر DEDR درج کیا گیا ہے۔ تاکہ DED اور DEDR کے ایٹم نمبر کے فرق کو ملحوظِ خاطر رکھا جا سکے کیونکہ DED اور DEDR میں ایٹم نمبر کی ترتیب یکسر مختلف ہے۔

73: براہوئی: اڈ(aḍ)پناہ گاؤ، بچاؤآڑ(āṛ) ''پناہ'' اڑ(aṛ) ''رکاوٹ، الجھاؤ، مشکل''

آڈ(aḍ)کننگ: ''ٹھہرنا، رکنا، انتظار کرنا''

تامل: aṭai ''بند کرنا، روک، باندھنا، چھپانا، قید، روکنا، بندش''

ملیالم: aṭe ''قفل، تالا''

کوٹا: aṛe بند کرنا، بند ہو جانا، رکاوٹ، راستہ بند کرنا، قید کرنا

کُرخ: adna ''ڈھول پر چمڑا چڑھانا، پرندوں کا گھونسلہ اور شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنانا''

āṛē, akri, aḍḍe ''ترچھا، پار''

مالٹو: aṛare ''حائل ہونا''

DED کے اِس مذکورہ گروپ میں جہاں ایک طرف دراوڑی زبانوں کے مذکورہ الفاظ کی واضح اشتقاقی معنیاتی حد بندی نہیں کی گئی۔ وہیں پہ دوسری طرف براہوئی کے مختلف الفاظ مثلاً آڑ ''پناہ'' (جسے DED میں سوالیہ قرار دیکر اسے انڈوآریائی سے مستعار لینے کی امکان کی نشاندہی کی گئی ہے)

آڑ: ''رکاوٹ، الجھاؤ، مشکل''، اڈ: ''پناہ گاہ، بچاؤ'' اور اڈکننگ: ''رکنا، ٹھہرنا، انتظار کرنا'' کے مابین واضح اشتقاقی اور معنیاتی لکیر کھینچنے کے بغیر سب کو ایک ہی زمرے میں درج کیا گیا ہے۔ جبکہ قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی آڑ ''پناہ'' بظاہر انڈوآریائی سے مماثل نظر آتا ہے۔ اسی طرح اڈ: ''پناہ گاہ، بچاؤ'' سنسکرت addana- ''سپر، ڈھال''۔

آڑ: ''رکاوٹ الجھاؤ، مشکل'' اڑکننگ: ''گھوڑے کا اڑ جانا'' کے الفاظ انڈوآریائی زبانوں سمیت پشتو اور بلوچی میں بھی مستعمل ہیں۔ ممکن ہے قدیم فارسی arik ''سرکش، باغی'' اِس ماخذ سے تعلق رکھتا ہو، یا سیمری، Uru6 ''طاقت، طاقتور، طاقت کھانا، بہادری دکھانا'' سے متعلق ہو۔ تاہم اڈکننگ: ''ٹھہرنا، رکنا، انتظار کرنا'' کے بارے میں یہ طے ہے کہ یہ ایک علیٰحدہ لفظ ہے جس کا آڑ، اڑ اور اڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ قرینِ قیاس یہی ہے کہ یہ کردی: ھداون(-hada) ''آرام کرنا، قرار پکڑنا، سکوت کرنا'' زازالہجہ (hadar) ''آرام، سکون، ٹھہراؤ، خاموشی (ابراہیم پور ا 754): آرام کرنا'' (لغات عربی

389)پشتو:اٹالونہ:''رکنا،ٹھہرنا،ملتوی ہونا'' ،اٹالیدل:''رک جانا،ٹھہر جانا'' اٹاؤ کیدل:رکنا،ٹھہرنا'' (خٹک 50)آڑیدل:''ٹھہرنے اور رکنے کا عمل'' آڑیدہ:ٹھہراؤ، ٹھہرنے اور رکنے کا عمل'' (خٹک 22)سے متعلق ہے۔

اِسی طرح آڈ:پناہ گاہ،بچاؤ کے بارے میں سنسکرت کے-aḍḍana کے ساتھ ساتھ سیمری a-dah ''مدد، ساتھی'' بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔اسکے علاوہ عربی:اُدی (udi) ''پناہ اور ٹھکانہ پکڑنا،(حسن76)کسی حد تک مماثلت کا حامل ہے۔ نیز آر،اڑ اور اڈ کی مماثلت کے سلسلے میں دوسری زبانوں کی مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مثلاً پشتو:اڑ''رکاوٹ،روک،بندش،مشکل،پابندی،تاک،گھات(خٹک 21)آڑ:'' حاجت مند،محتاج،پرواہ دار،پھنسا ہوا،مخالفت،ضد،دشمنی'' (خٹک84)

اڑہ:''رکاوٹ'' ،اڑی:''حاجت،ضرورت،خلل،رکاوٹ'' (خٹک 91)،سندھی:آدھ''بچاؤ،پناہ'' (بلوچ17)،اڑ:''رکاوٹ،آڑ،مزاحمت،مخالفت،سہارا،ٹیک،پناہ،ضد،ھٹ،معاملہ'' (بلوچ74)، اڑی:''رخنہ،مزاحمت،رکاوٹ،ضد،ہٹ:مشکل،تکلیف'' (بلوچ75)سرائیکی:اڑ''رکاوٹ،رخنہ'' (Rossi297)

ہندی:اڑتل''اوٹ،اوجھل'' ،اڑتلا:''سایہ،پناہ،آڑ''،اڑنگا:''مانع،حائل،مزاحم'' (اصغر53)بلوچی: اڑ،اڑجل''رکاوٹ،مشکل''

آرمینی:argel،لاطینی arceo ''روک،رکاوٹ'' اِس کے علاوہ اس ضمن میں اکادی:aritu$_2$ ''ڈھال، سپر'' نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔

351(b) براہوئی:اینو(ainoآج)

تامل:irrai, inru

ملیالم:innu

کناڈا:indu

کُرخ: inna

مالٹو: ine

براہوئی ''اینو'' مذکورہ دراوڑی الفاظ سے مکمل طور پر اشتقاقی مماثلت کا حامل نہیں ہے۔ براہوئی اینو دراوڑی کے الفاظ سے کہیں زیادہ کھوار (اُشو): hAnun، کھوار (اشکومن وادی): hanunt ''آج'' (Decker2004:197) ہندی: آہن (ahn) (اصغر 101) سے مطابقت کا حامل ہے۔

نیز اکادی زبان میں ''آج'' کے لیے ūmu anniu مستعمل ہے۔ یہاں ūmu ''یوم'' anniu یقینی طور پر ''آج'' کے تصور میں مستعمل ہوتا نظر آتا ہے۔ کیونکہ اِسی طرح ''آج رات'' کے لیے اکادی میں mušu anniu کا لفظ مستعمل ہے۔ جس میں mušu کا لفظ ''رات'' کے لیے مستعمل ہوا ہے۔ جبکہ anniu کا لفظ آج، لمحہ موجود یا حاضر وقت کے تصور کا حامل نظر آتا ہے۔

قرین قیاس یہی ہے کہ براہوئی aino اور کھوار hAnun اکادی کے anniu ہی سے مطابقت کا حامل ہیں۔

نیز پشتو nan ''آج'' عیلامی: nan ''دن'' بھی مماثلت کے حامل ہیں۔

4228: براہوئی: اخہ (axa) کتنا

براہوئی کے ''اخہ'' کے بارے میں DED میں کوئی وضاحت اور توجیہہ نہیں ملتی کہ یہ لفظ براہ راست دراوڑی کے کس لفظ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس کا ماخذ اور توجیہہ کیا ہے؟ DED کی فہرست میں براہوئی کے مختلف استفہامیہ ضمائر کو شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اس کے مقابلے میں مختلف دراوڑی زبانوں کے مختلف استفہامیہ ضمائر بھی دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان کی کوئی درجہ بندی، اشتقاقی اور معنوی تجزیہ اور وضاحت نہیں ملتی کہ جس سے یہ تعین کیا جاسکے کہ براہوئی کا فلاں کلمہ استفہام فلاں دراوڑی ماخذ سے تعلق رکھتا ہے۔ سوائے اس کے کہ عام طور پر -ya-, -ā-, -ē- اور e کو دراوڑی استفہامیہ ضمائر کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ صورتحال صرف دراوڑی زبانوں میں نہیں بلکہ سمیری، اکادی، عربی، ھوری اور کردی زبانوں میں بخوبی طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ مثلاً

سمیری: anna ''کیا'' am: ''کون، کونسا، کیا''

اکادی:ayya "کیا، کونسا" ata, "کیوں"، undu(2) "کب"، ali "کہاں" ھوری:ai "کب" inna "کب" unnu,innu "کون"(1)

عربی:آء (á) کیا(لغات عربی2)اَوَ(ava) "کیا" (لغات عربی37)اَیَانَ(ayyana) "کب، کب ہے، کلمہ استفہام" (لغات عربی39)اَیّ، اَیّہ (ayah,ayyaa)"کون، کونسا، کونسی جگہ" (لغات عربی39) ام(am) "کیا، بھلا" (لغات عربی29)

کردی:ئا(á) "کیا" (ابراہیم پورب260)یہ (yai)"کیوں" (ابراہیم پور ا 795) یہ را(ara) "کیوں" (ابراہیم پور ا 64)

براہوئی اخہ بنیادی طور پر دو مرکب لفظوں "ا+ خس" پر مشتمل ہے اور براہوئی aیقنی طور پر اکادی ayya، عربیā اور کردیā "کیا" ہے، سے متعلق ہے۔اور براہوئی "خس" بنیادی طور پر فارسی: قاس "اندازہ" (حسن 649) اور کردی کے چقاس: "چند، کتنا" (ابراہیم پور ا 241) یعنی "چہ + قاس" سے متعلق ہے۔اور یہی "قاس" بلوچی چنکس میں "چے + کس" کی صورت میں ملتا ہے۔ اور دراصل یہ "قاس" بھی عربی اور فارسی کے "قیاس" یعنی اندازہ، گمان کی مخفف صورت ہے۔

البتہ براہوئی اخہ (ا + خہ) یا خس (ا + خس)واضح طور پر بلوچی چنکہ (چے + کہ)چنکس (چے + کس)اور کردی "چقاس" سے مطابقت کا حامل ہے۔یہ بھی ممکن ہے۔کہ براہوئی اخہ یا خس کا پورا لفظ "اٹ خس" ہو جو مختصر ہو کر اخس اور اخہ بنا ہو۔اِس کے علاوہ ڈینس برے غلط طور پر براہوئی کے ھنداخہ کو "ھم + داخہ" سے جوڑتے ہیں۔(Bray1978:130) جبکہ براہوئی ھنداخہ یا ھنداخس واضح طور پر کردی کے شمالی لہجہ میں ھندہ قیاس (ھنداقیاس)"اس قدر، اتنا" (ابراہیم پورب57)سے متعلق ہے۔جبکہ دوسری طرف اخدر اور اخر (axar) کے بارے میں ان کی یہ رائے صحیح ہے کہ یہ عربی کے "قدر" سے مشتق ہے۔

(1) http://en.wikipedia.org/wiki/Iturriah_language 11/16/2009

198 براہوئی -all ''ماضی کے نفی کا تنا'' -alava ''یقینی طور پر نہیں''

تامل:-alاس طرح نہ ہونا

ملیالم:alla '' یہ نہیں ہے۔'' ایسا نہیں ہے۔

جبکہ کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی -allبنیادی طور پر ماضی کے نفی کے پیراڈائیم میں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ اسکے مقابلے میںaffirmativeماضی یا ماضی مثبت کے لیے-as مستعمل ہے۔اِسی طرح دوسری طرف Emphatic فعل حال کے لیے براہوئی میں -uیاارے (aré) استعمال ہوتا ہے۔ براہوئی -alواضح طور پر سمیری la , ul ''نہیں'' اور اکادی ula ''نہیں'' سے مستعار یا متعلق نظر آتا ہے۔اِسی طرح دوسری طرف براہوئیareواضح طور پر اکادی aru(5) ''حاضر، موجود'' سے متعلق نظر آتا ہے۔ جو فارسی میں آرے (حسن11) اور کُردی میں ئه ری (are) ''ہاں'' یعنی اثبات کا مفہوم دیتا ہے۔(ابراہیم پور ا 66) کے طور پر مستعمل ہے۔اس کے علاوہ براہوئیalava ''یقینی طور پر نہیں'' دراوڑی کی بجائے براہ راست اکادی allu(1) ''وہ نہیں'' سے متعلق ہے۔ براہوئی اور دراوڑی کی یہ صورتحال کسی دراوڑی میراث ہونے کی بجائے براہ راست اکادی اثرات کا نتیجہ ہے۔

4282 براہوئی: امہ (ama) امر (amar) کیسے

تامل:antu کیسے، کیا

کوٹا:ennm کیسے، کس طرح

کناڈا:entu کیسے

گڈبا:اٹین (etén) کیسے

کونڈا:eme ''کیوں، کس لیے'' endes ''کیسے، کس طریقے سے''

مالٹو:ikni کیسے

براہوئی کے amaاور amarکی مطابقت میں دراوڑی زبانوں میں کوئی خاص لفظ دستیاب نہیں۔ سوائے کونڈا کے eme کے جو ''کیوں اور کس لیے'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔

براہوئیamaواضح طور پر سمیریam ''کون، کونسا، کیا'' ammeni ''کیوں'' سے متعلق نظر آتا ہے۔ جو عربی میں بھیam ''کیا، بھلا'' (لُغات عربی29) مستعمل ہے۔ نیز ہندیum ''کلمہ استفہام'' (اصغر70) نوٹ کرنے کے قابل ہے۔

154 براہوئی: اماَ (ammá) ماں، دادی، نانی

تامل: ammál, amma ''ماں، مادر'' ammi ''ماں، بہت سے دیویوں کا نام دادی، نانی''

ملیالم: amma ''ماں''، ''دیوی، کالی دیوی''

کناڈا: ama,amma ''ماں، محترمہ، دادی، نانی''

تلیگو: amma ''ماں''

دراوڑی کے بیشتر زبانوں میں یہ لفظ مستعمل ہے۔ لیکن حیرت انگیز طور پر دراوڑی کے شمالی خاندانوں کے زبانوں کے کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

بنیادی طور پر یہ لفظ سمیری: ummum ''ماں'' سے متعلق ہے۔ جو کہ اکادی میں umme عربی: um کردی: امہ (amma) نام (ám) (ابراہیم پور ب370) بلوچی میں ''اماں'' مستعمل ہے۔

نیز سمیری میں لُما (luma) ''زرخیز عورت'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جو حیرت انگیز طور پر براہوئی میں Luma ''ماں'' کی صورت میں مستعمل ہے۔

3004: براہوئی: آنّا (anna) اب تک

تولو: nanala, nana ''اب تک، ایک دفعہ اور''

کُرخ: nanna دوسرا

مالٹو: nan ''دیگر'' nane ''دوسرا'' nandu, ''ایک بار پھر''

تلیگو: inka (Bray1978:53) ''اب تک''

DED میں مذکورہ الفاظ کی مماثلت کے ضمن میں سندھی: aña بھی دیا گیا ہے۔

بلوچی میں یہ آنگا(anga)انگتہ (angta) ''اب تک'' کے طور پر مستعمل ہے۔ معنوی اعتبار سے سوائے تولو nanaاور مالٹو nanduکے (لیکن یہ صوتیاتی اعتبار سے مطابقت کا حامل نہیں ہے) دراوڑی زبان کا کوئی لفظ بھی براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتا۔ جبکہ تلیگوDED,inkaمیں شامل نہیں ہے۔ لیکن ڈینس برے نے اِسے نوٹ کیا تھا۔

بہر حال براہوئیanna, سندھیaña، تلیگوinkaاور بلوچیangaسیمری:an-ĝa ''اوراب تک''، in-ga ''پھر'' سے مطابقت کے حامل ہیں۔

599: براہوئی: اننگ(anning)ہونا

DEDبیک وقت براہوئیanningکو جہاں ایک طرف مذکورہ انٹریDED599تامل، ملیالم:ul ''ہونا'' سے جوڑا جاتا ہے۔ وہیں یہ دوسری طرف اِسےDED282تاملáku , á ''وجود میں آنا، واقع ہونا، وغیرہ'' ملیالم :ákuka کناڈا: águ تلیگو: agu، کولامی-an نیںگی: انڈ-and ''ہونا'' -akk''بنانا ، تخلیق کرنا'' سے نتھی کیا جاتا ہے۔

ایمنیو اس بارے میں لکھتے ہیں کہ براہوئی-annاور دراوڑی فعل-á*کے ساتھ جوڑا گیا تھا۔ کیونکہ-án* کے فعل کا یہ تناتامل، کوٹا، ٹوڈا، کناڈا، کڈاگو اور مختصر واول کے ساتھ کولامی میں-an*(امر:a.n) کی صورت میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ لیکن -ān*اور -an*کے مابین واول کے فرق کی نوعیت کی تشریح اب تک نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ مختصر واولaکناڈا، تلیگو وغیرہ کےaguمیں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ نیںگی-andاور -akkاور کئی-agاوراِسی طرح کولامی فعل-er ''ہو جانا، واقع ہونا'' a-, allomorph کی صورت میں بھی ملتا ہے۔

براہوئی-arکو DED282میں-annکے بطور allomorph دیا گیا ہے۔ لیکن وہاں اس گروپ میں rکے موجود ہونے کے بارے میں کوئی وضاحت بھی نہیں ملتی (Emeneau1994:59-61) اگرچہ ایمنیو براہوئیaréکو-annکاallomorphخیال کرتے ہیں۔ لیکن یہ بنیادی طور پر ایک ایساenclitic

ہے جو بلوچی، فارسی کے است، ھست اور پشتو: شتا، ستا سے مطابقت رکھتا ہے اور ڈینس برے نے بھی اس طرف اشارہ کیا تھا۔

براہوئی اِننگ ''ہونا'' کا کوئی فعلی گردان نہیں ملتا اور نہ ہی اس کی کوئی امر یہ صورت ملتا ہے۔ جبکہ مشرقی بلوچی میں اَن (an) ''ہے، موجود'' کا لفظ مستعمل ہے۔ تاہم اس کا کوئی مصدری صورت نہیں ملتا۔ لیکن حال اور ماضی کے حوالے سے مکمل فعلی گردان ملتا ہے۔

مثلاً ''من اَن آں''میں ہوں'' ماآن ایں''ھم ہیں'' من ان اث آں''میں تھا'' ماآن اَث ایں ''ھم تھے'' یا گوں من اَن اِنت''میرے پاس ہے'' گوں من اَث۔''میرے پاس تھا''

براہوئی اننگ کے بارے میں اگرچہ وثوق سے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ تاہم یہ سندھی : آتھ(ăh) ''ھستی، وجود'' (بلوچ33) کردی زازالہجہ: ھہ بین''ہونا'' (ابراہیم پور ا 783)شنا: ہنو ءِک-han) (''ہونا'' (ضیا454)دراس(بروکپالہجہ): ہان(-hán) ''ہونا'' (LSI194) کردی(کندولہ لہجہ) :hin/han-، قدیم اوستا: -ahi اوستا: -ah(Cheung152) فارسی: ھِن(hin)''ہے'' (حسن973) سے مطابقت رکھتا ہے۔

4228(b) براہوئی: انت(ant) ''کیا'' انت ءِ (antai) ''کیوں''

DED کے مذکورہ گروپ کے تحت کسی واضح اشتقاقی اور معنیاتی حد بندی کیے بغیر تمام دراوڑی زبانوں کے استفہامیہ ضمائر درج کیے گئے ہیں۔ اس طرح دوسری طرف اس کے مقابلے میں براہوئی زبان کے الفاظ درج کیے گئے ہیں لیکن چند ایک کے سوا ان کے درمیان کوئی صوتیاتی درجہ بندی اور اشتقاقی تجزیہ اور وضاحت نہیں ملتی کہ جس سے یہ تعین کرنے میں مدد مل سکے کہ براہوئی کا فلاں استفہامیہ ضمائر فلاں دراوڑی ماخذ سے براہ راست تعلق رکھتا ہے۔

تاہم اپنے طور پر یہاں یہ کوشش کی گئی ہے کہ صوتیاتی اور معنیاتی ہر دو اعتبار سے براہوئی قریب تر مماثلت رکھنے والے تمام اہم دراوڑی الفاظ کو تقابل کے طور پر سامنے رکھا جائے تاکہ ان کا تجزیہ کرنے میں مدد مل سکے۔

تامل:en na،انّے(annai) "کیا" en "کیوں"

antu "کیسے کیا" enai "کیا، کیوں"

ملیالم:entu, ēva, ēn, ētu, yātu, yā "کیا، کیوں"

کناڈا: (yā) یا وا(yāva) آ(á) آوا(āva) اِے (ē) "کیا ، کونسا" āvuda "کیا، کونسا" enna,enta کس قسم کا,entu "کیسے"

کوڈا:enni "کیا"

کووی، گڈبا:ena "کیا، کونسا"

کُرخ:endr "کیا"

اگرچہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ براہوئی ant سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں یہاں سمیری، اکادی، عربی اور کردی زبانوں کے استفہامیہ ضمائر اس بات کی دلالت کرتی ہیں کہ ان تمام کا بنیادی ماخذ سمیری اور اکادی زبانوں سے متعلق ہے۔ مثلاً

سمیری: anna "کیا"

اکادی:ayya "کیا، کونسا" ata "کیوں"

عربی:آ (á) "کیا" (لُغات عربی2)اوا:(ava) "کیا" (لُغات عربی37)

اَینُ (aina) "کہاں" (لُغات عربی41)

اَیّ" (ayyu) "اَیّہ"(ayya) "کون، کونسا، کس جگہ" (لغات عربی39)

اَیّانُ (ayyana)، کب، کب ہے، کلمہ استفہام (لُغات عربی39)

کردی: ئا(á) "کیا" (ابراہیم پور ب260)

یہ ی(yai) ''کیوں'' (ابراہیم پور ا 795)

؟132: براہوئی: appa ''بچوں کا خوراک''

تامل: appamچاول کے آٹے سے گھی میں تلا ہوا پتلا میٹھا کیک، روٹی

ملیالم: appam

کناڈا:appa ''چاول کا بنا ہوا کیک''

تولو:appa ''فرائی کیا ہوا ایک قسم کا کیک''

تلیگو:appam ''ایک قسم کا میٹھا کیک''

براہوئیappa کو سوالیہ قرار دیکر اِسے دراوڑی سے منطبق کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جبکہ کُرخ اور مالٹو میں اِس قسم کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔

یہ وسیں ویری (ورون) میں abuk ''خوراک'' awu(LSI66) ''خوراک'' (LSI78) کلاشا:au ''روٹی، کھانا'' (KD18) سنسکرت: اُپوپا(apúpa) کیک۔(CDIAL491) مستعمل ہے۔ جبکہ شنا میں یہ Pاورm کے فرق کے ساتھ (amخوراک، غذا) (بچوں کی بولی میں) (ضیا35) مستعمل ہے۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ مذکورہ الفاظ اکادی: epu ''روٹی پکانا'' اپیرو(eperu) ''خوراک، کھانا، کھانا کھلانا'' سے متعلق ہیں۔

4228(b) براہوئی: ارا(arā) کونسا

کناڈا: یا(yā) یارا(yāra) آرا (ārā)"کیا، کونسا" یار(yār)، آر(ār)"کونسا" endu

"کب" elli "کہاں، کونسی جگہ"

کوڈاگو: اَ-ری(a-ri)"کون"

تولو: اِرے رو (ēru)"کیا، کونسا"

پارجی: آرو(āro)"کونسا"، آرے(āre)"کہاں"

مالٹو: ekeno,ik"کہاں"

کناڈا، کوڈاگو، تولو، پارجی کے الفاظ بظاہر بہت حد تک براہوئی کے ''ارا'' سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لیکن دراوڑی الفاظ کی اشتقاقی اور تشکیلاتی حیثیت کے بارے میں DED میں کوئی وضاحت نہیں ملتی۔ جبکہ تامل، ملیالم، تلیگو سمیت دراوڑی کے شمالی خاندان کرخ اور مالٹو میں اس طرح کا کوئی لفظ دیکھنے میں نہیں ملتا۔ تاہم کناڈا:āra,yara,ya ''کیا، کونسا'' endu ''کب'' elli ''کہاں، کونسی جگہ'' واضح طور پر اکادی:ayya ''کیا، کونسا''، (2)Undu: ''کب'' ali ''کہاں'' سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اِسی طرح کردی: ئا(ā) ''کیا، کلمہ استفہام'' (ابراہیم پور ب160) یہ ی(yai) ''کیوں'' (ابراہیم پور ا 795) بالخصوص ئہ را (ara) ''کیوں'' (ابراہیم پور ا 64) واضح طور پر ایک طرف براہوئی ara،

پارجی āro تولو ēru سے مماثلت کا حامل ہے تو دوسری طرف اکادی ali "کہاں" اور کناڈا: elli سے بھی مطابقت کا حامل ہے۔

282 براہوئی: ارے arē "ہے، موجود، حاضر"
ایمنیو جہاں ایک طرف براہوئی arē کو (جبکہ ایمنیو اِسے دراوڑی سے منطبق کرنے کے لئے ہمیشہ نامکمل طور پر -ar لکھتے ہیں۔ حالانکہ اس کا مکمل روٹ سلیبل arē ہی ہے) —an کا ایک allomorph خیال کرتے ہیں۔ تاہم یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ "براہوئی -ar جو کہ DED282 میں -ann کے بطور allomorph دیا گیا۔ لیکن وہاں اس گروپ میں r کے موجود ہونے کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں ملتی (Emenean 1994:60)
جبکہ دوسری طرف وہ کبھی براہوئی are کو DED712 کو لامی —er "ہو جانا" سے جوڑتے ہیں تو کبھی اِسے DED407 تامل: iru "موجود ہونا کسی جگہ پہ ہونا" سے ملاتے ہیں۔ لیکن بالاخر وہ براہوئی arē کو -er* "ہو جانا" سے جوڑتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں پروٹو دراوڑی i* کی نمائندگی براہوئی میں a سے نہیں ہو سکتا۔ (Eneneau 1994:60) تاہم قرین قیاس یہی ہے کہ براہوئی are اکادی are(5) "حاضر، موجود" سے متعلق ہے جو کہ براہوئی میں ایک enclitic کے طور پر مستعمل ہے اور جس کا نفی aff ہے اور اس کا ماضی مثبت —ass اور ماضی نفی —al ہے جہاں تک براہوئی ماضی —ass کا تعلق ہے جسے ایمنیو پارجی کے ماضی —en سے مماثل قرار دیتے ہیں۔ اور اِسے براہوئی کا اصل ورثہ قرار دیتے ہیں (Emenean 1994:65) جبکہ یہ کشمیری میں بھی اوس "تھا" (میر 51) شا: (Lsi asu (168) کوہستانی گاروی: (جمع) ashu "تھے" (Lsi 512) کلاشا: ais "تھا" بلوچی: ات|اث (at|as) قدیم فارسی میں āhat کے طور پر مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ

اثبات اور ہاں کے مفہوم میں فارسی: ارے(حسن11)کردی ئه ری(ابراہیم پور ا 66)بھی براہوئیarēسے مطابقت کا حامل ہیں۔

نیز لتھونی زبان جو کہ ایک انڈ ویورپی زبان ہے۔اِس میں بھیyra''ہے،موجود'' کے لئے مستعمل ہے۔جو کہ ممکن ہے کسی قدیم ورثہ کا مظہر ہو(1)

؟777براہوئی: arē ''مرد،شوہر'' اَرغ(arigh)

تامل: ēru بیل،نر جانور بالخصوص(سئور،ہرن،شیر،چیتا،بھینسا)

ملیالم: ēru بیل

کوٹا: e – r بھینسا

ٹوڈا: e-r ''بیل،بھینسا''

دراوڑی کی اِس فہرست میں محض ''نر جانور'' کے مفہوم کو بنیاد بنا کر سوالیہ نشان زد کر کے براہوئی کےarēکو شامل کیا گیا ہے۔جو کہ انتہائی اچنبھے کی بات ہے۔

قرین قیاس یہی ہے۔کہ براہوئی کا مذکورہ لفظ اکادیḫairu''شوہر'' سے متعلق ہے۔جہاں براہوئی نے اکادی کے ابتدائیḫ کو حذف کرنے کے بعد اِسےarēکی صورت میں اپنا لیا ہے۔جبکہ دوسری طرف سیمری میں''مرد'' کے لئےerin, eren, erimکے الفاظ مستعمل ہیں۔ممکن ہے کہ اکادی نے یہ لفظ سمیری ہی سے مستعار لی ہو کیونکہ اکادی میں شوہر کے لئےharmuکا لفظ بھی مستعمل ہے۔

(1) The origin of the Lithuanian language

Source: http://www.lituanus.org/1982_1_/82_1_01.htm

نیز براہوئی ''اَرغ'' ترکی :erk ''شوہر، خاوند''

گواربتی: hereo شوہر، خاوند (Decker 1992:196) سے مماثلت کا حامل ہے۔

834(a) براہوئی: asi ''صفت،'' asit ''ایک''

تامل: ōr , oru ''ایک''

ملیالم: or , oru ''ایک''

کناڈا: ōr , or ''ایک''

تولو: oru , or ''ایک، واحد''

کئی: ru ''ایک''

کرخ: oṙt ''ایک مرد یا عورت''

مالٹو: ort ''ایک''

براہوئی asi کو دراوڑی کے مذکورہ الفاظ کے مماثل سمجھا جاتا ہے۔ ایمنیو وغیرہ کا مفروضہ یہ ہے کہ دراوڑی or|oru کا o براہوئی میں a اور r براہوئی میں s سے بدل کر or سے asi کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ یہ انتہائی دوراز کار مفروضہ ہے۔ کہ جس کی مثال دیکھنے میں نہیں ملتی۔ ایمنیو خود لکھتے ہیں کہ اگرچہ یہ مشکل سے ہی کچھ ہو سکتا ہے۔ تاہم یہ یقینی ہے۔ (Emeneau 1994:43)

براہوئی کا asi غالباً سمیری aš سے مماثلت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی کاکیشائی گروہ کے سوان (svan) لہجے میں ''ایک'' کے لئے ešxu اور esxu کے الفاظ مستعمل ہیں ممکن ہے کہ سمیری زبان کا aš کا مذکورہ زبان کے الفاظ سے کوئی تعلق بنتا ہو۔ یاد رہے کہ بعض ماہرین لسانیات کے مطابق

سمیری زبان میں کاکیشائی اثرات ملتے ہیں۔اِسی طرح سمیری زبان میں ''اکٹھے'' کے لئے ur—bi کالفظ مستعمل ہے۔ جبکہ دوسری طرف سواں (svan) لہجے میں ''دو'' کے لئے jori کے ساتھ jerbi کالفظ بھی مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ سیمری ur-bi اور سواں کے Jerbi ایک ہی ماخذ سے تعلق رکھتے ہوں۔اس کے علاوہ اس بات میں شاید کوئی شبہ نہیں کہ سواں کا یہ jori انڈوآریائی زبانوں میں جوڑی (joṛi) یعنی ''دو، جوڑا'' کی صورت میں مستعمل ہے۔

جبکہ دوسری طرف جارجین میں ''ایک'' کے لئے erti، منگرلین (Mingerlian) میں arti، جبکہ لز (Laz) لہجے ہیں ar کے الفاظ مستعمل ہیں۔ اگر بہرصورت براہوئی کے asi کو دراوڑی or یا oru سے جوڑنے کی بات ہے تو پھر دراوڑی کے مفروضہ سے کہیں زیادہ براہوئی کا asi مذکورہ جنوبی کاکیشائی زبانوں سے مطابقت کا حامل ہوگا۔

4228 براہوئی: اٹ (aṭ) ''کتنا'' اَٹ ءُ مٹ: کب تک

تامل: اتّنے (ettani) کتنا زیادہ

کوٹا: entai، enta کتنا بڑا

توڈا: etk کتنا، et'' کس طرف''

کناڈا: enitu، اِے ٹو (eṭu) اِے سو (ēsu) کتنا

تولو: اِے تو (ētu) کتنا

کرخ: eŏnda کتنا

مالٹو: ikon کتنا

کردی: هند ''چند، کتنا، کتنے'' (ابراہیم پور ا 779)

کردی (شمالی): هندک ''کتنا'' (ابراہیم پور ب158)

فارسی: اند (and) کتنا، چند، کئی (حسن 69)

نیز براہوئی اٹ ءُ مٹ: ''کب تک'' بلوچی: چُنت ءُ منت ''کب تک'' میں **براہوئی:** مٹ واضح طور پر بلوچی ''منت'' سے مستعار نظر آتا ہے۔

225 براہوئی: اولینگنگ (avalēnging) تردد کا شکار ہونا، بہتر محسوس نہ کرنا

تامل: avalam کسی مشکل میں مبتلا ہونا، درد، بے چینی، غربت، ضرورت، قصور، بیماری

ملیالم: avalāti شکایت، خفگی، ناراضگی کی صورت میں بڑ بڑانا

تامل اور ملیالم کے علاوہ دوسری دراوڑی زبانوں میں اس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔

کردی: هه ول (haval) ''تردد، خوف، جلدی، کوشش'' هول بون: ''خوف آنا، خوف زدہ ہونا'' (ابراہیم پور ا 782) بلوچی: اَوَلا (avala) ''ناموافق، ناموزوں، غیر سہل، ناموزوں صورتحال'' اولائیں هند: ''ناموافق جگہ جہاں انسان خود کو مطمئن محسوس نہ کرے۔

333 براہوئی: آوانگ (āvāning) جمائی لینا۔

تامل: آوی (āvi) ''جمائی لینا، بلند آواز میں بات کرنے کے لئے مُنہ کا کھولنا''

ملیالم: āvi it جمائی لینا۔

توڈا: o.puly- جمائی لینا

کوٹا: a.vaj جمائی

کناڈا: ākalisu جمائی لینا

تولو: آولو āvalu جمائی

تلیگو: آولنچو (āvalincu) جمائی لینا

کرخ: اولا، آنا avla' ānā جمائی لینا

مالٹو: awal جمائی لینا۔

سوائے تامل اور ملیالم کے الفاظ کی جزوی مماثلت کے علاوہ دیگر دراوڑی زبانوں کے الفاظ براہوئی سے واضح مماثلت نہیں رکھتے۔ اس حوالے سے پشتو: اَباسئ (abāsi) ''جمائی، انگڑائی، جسم میں ذرا تناو آکر منہ کا کھل جانا'' (خٹک 43)

سرائیکی: اباسئ اور سندھی: اوباسی، اوباکی، اوباہی: جمائی (بلوچ 103)

فارسی: باسک (bāsuk) جمائی، منہ (حسن 89) بھی مماثلت کا حامل ہیں۔

قرینِ قیاس یہ ہے۔ کہ براہوئی آوانگ بلوچی: ھُبینگ، اُبینگ (ubenag) ''غنودگی، نیند کا معمولی غلبہ'' سے متعلق ہے کیونکہ اشتقاقی اور معنوی ہر دو اعتبار سے ان میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

4317 براہوئی: بلن (balun) بڑا، لمبا،

تامل: ول (val) مضبوط، سخت، طاقت ور، ماہر

ملیالم: ول (val) مضبوط، طاقت ور، عظیم

کناڈا: بل bal) مضبوطی سے نشو ونما پانا۔

تولو: بلا (bala) طاقت

کُرخ: بلے (balē) کی مدد سے

مالٹو: (balehne) لمبا

DED میں سنکرت: ''بلا (-bala) ''مضبوط'' کے ساتھ ساتھ تقابل کے طور پر 4340 تامل: ول (val) ''زرخیزی، کثرت، بڑائی، طاقت، بڑھوتری'' کو بھی اِس زمرے میں درج کیا گیا ہے۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ مذکورہ تامل لفظ فارسی: بالیدن (-bāl) ''بڑھنا، بڑا ہونا، نشوونما پانا'' بالودن (-bāl) ''بڑا ہونا، نشوونما پانا، تن آور ہونا'' (حسن 93) سے متعلق ہے جو سرائیکی، پنجابی اور سندھی وغیرہ میں ''پال'' کے طور پر مستعمل ہے۔

جہاں تک براہوئی ''بُلن'' کا تعلق ہے۔ تو یہ سنکرت کے بلا (-bala) کے علاوہ دمیلی: balo ''بڑا'' (Decker 1992:201) مشرقی کتی وری: baluk ''بہت زیادہ'' (Decker 1992:239)

پشتو: بلھا (bala): بہت زیادہ، کثرت سے (خٹک 284) سندھی: بھلا، بھلان، بھلی: ''اوج، بلندی، عالی مرتبہ، عروج'' (بلوچ 223)

ھندی: بلن (balin) ''بڑا طاقتور، زورآور'' بلیہ: ''طاقت ور، قوی'' (اصغر 2-120) شنا: تُن بلو: ''بڑی ناف والا'' (تُن، ''ناف'' + بلو، ''بڑا'') (ضیا 143) کلاشا: bala: ''بڑا، لمبا'' balunta: ''تعداد میں بہت زیادہ'' (KD26) فارسی: بالا ''اوپر، قد و قامت، لمبائی، اونچائی، بلندی، درازی (حسن 91) کردی: بلّن (balan) ''بلند، دراز، عالی، اونچا'' بلن بوونہ وہ: ''بلند ہونا، قد نکالنا'' (ابراہیم پور ا 95-94)

براہوئی، بلوچی: بلُک (baluk) ''دادی، نانی، بوڑھی عورت'' کردی: پلک: ''خالہ، ممانی'' (ابراہیم پور ا 145) لاطینی: val-eo طاقت ور ہونا (Caldwell 1961:604)

قدیم خوتانی:balysga ''اونچا'' bulysa ''لمبا'' (Cheung 13)

4311 براہوئی: بننگ (banning)آنا

تامل: varuآنا، واقع ہونا، وجود میں آنا، واضح ہونا، مکمل ہونا، قابل ہونا۔

ملیالم: varika, varuka آنا، پہنچنا، واقع ہونا، حاصل ہونا۔

تلیگو: -vaccuraآنا، پہنچنا، واقع ہونا، ممکن ہونا۔

کرخ: barnāآنا، پہنچنا، نزدیک کرنا

مالٹو: bareآنا

براہوئی بننگ کے بارے میں ایمنیو کا مفروضہ یہ ہے کہ یہ دراوڑی varuکے طرز پر فعل -va* اور اس کے ساتھ -r-* کے اضافہ سے متعلق ہے وہ اس سلسلے میں براہوئی امر: baاور barسے استدلال لیتے ہیں۔

ایمنیو کا مفروضہ اپنی جگہ لیکن براہوئی banningدراوڑی varuسے کہیں زیادہ شنا: ویوءِک (wayoik) ''آنا'' (ضیا463)وا (wa) ''آو'' وتو(wato) '' وہ آیا'' (LSI 162) وتنو (watanu) ''وہ آیا ہے'' (LSI 152)سے مطابقت رکھتا ہے۔ مثلاً شنا: wa(براہوئی: ba) ''آو'' شنا: wato(براہوئی: bass) ''وہ آیا'' اور شنا ماضی مطلق : watanu(براہوئی: bassun-ē) ''وہ آیا ہے۔'' جہاں شنا میں بھی ماضی مطلق کا فعلی اختتامیہ n-ہے براہوئی میں بھی n-ہے۔

اس کے علاوہ کلاشا: واˆ نیک(wǎnik) (KD333) ''پہنچنا، داخل ہونا'' براہوئی banningسے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔

کشمیری:watun''پہنچنا'' (LSI 285)سوی افغانستان - val ''آنا'' (Decker 1992:210)پگلی(داردک گرہ): وتنو(watnu) ''پہنچنا'' وات(wāt) ''وہ آیا'' (LSI 419) بھی واضح طور پر مماثلت کے حامل ہیں۔ جبکہ دوسری طرف تامل، ملیالم کے

varu کے برعکس تلیگو vaccu "آنا، پہنچنا" بھی واضح طور پر کشمیری، پگلی الفاظ سے مطابقت کا حامل ہے۔

نیز مماثلت کے لئے دیکھئے۔

پہلوی:awarمانوی پہلوی:wr (MackenZei 13) "آؤ"

کردی: وہ رہ (vara) "آو" زووہ رہ (زُو ورا) جلدی آو (بالدار 10:1988) لاطینی: venīre "آنا" (cheung 101) فرانسیسیvenirاطالوی:venire "آنا" جبکہ عبرانی میں پو (pō) "آنا، اندر آنا" بابلی: ba "آنا" (Caldwell 1961: 609) جبکہ عربی میں باعبرانی: با(bā) مستعمل ہے (1)

4548: براہوئی: بٹنگنگ (batinging) بُلانا، دُعا کرنا۔

تامل: وینڑٹو (vēntu) مانگنا، چاہنا، درخواست کرنا، بھیک مانگنا، خواہش کرنا۔

ٹوڈا: پو۔ڈ (po-ḍ-) مانگنا، بھیک مانگنا۔

کناڈا: (bēḍike) سوال کرنا۔(bēḍu) خواہش کرنا، مانگنا۔

تولو: بیڈنی (bēḍuni) مانگنا۔

تلیگو: ویڈو (vēḍu) مانگنا، چاہنا، خواہش کرنا۔

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ براہوئی کے "بٹنگنگ" کو سوالیہ نشان قرار دے کر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

لیکن ایمنیو، ٹی۔ برو کر شنا مورتی اور دوسرے دراوڑی زبان دانوں کا بنیادی المیہ یہ رہا ہے۔ کہ وہ محض سرسری مشابہت یا مختلف قسم کے مفروضے بنا کر براہوئی الفاظ کو دراوڑی کے ساتھ منطبق کرتے

(1) http://en.wiktionary.org/wiki/Appendix:swadish_list_for_Afro_aisatic_languages

رہے ہیں۔

حالانکہ مذکورہ، دراوڈی الفاظ واضح طور پر بلوچی: پنڈگ (pinḍag)، سرائیکی، سندھی، پنجابی: پنڈ اور خود براہوئی میں بھی یہ لفظ پنڈگ (pinḍing) کے طور پر مستعمل ہے۔ اور ڈینس برے نے اِسے سنکرت -Pindara "بھکاری" سے مترادف قرار دیا ہے (Bray 1978:237) لیکن ایمنیو اور ٹی۔ برو نے دراوڈی کے مذکورہ الفاظ کو محض سرسری مشابہت کی بنیاد پر اور غلط طور پر براہوئی کے "بٹنگنگ" کے ساتھ نتھی کرنے کی کوشش کی ہے۔

4385: براہوئی: با (bā) مُنہ، چاقو کا کنارہ۔

تامل: وائے (vāy) مُنہ، چونچ، کنارہ، ہونٹ۔ لفظ۔ بات، سوراخ وغیرہ

ملیالم: وائے (vāy) وا (vā)

ٹوڈا: پو۔ئے (po-y)

کناڈا: bayi

تلیگو: vayi

کُرخ اور مالٹو میں سرے سے یہ لفظ مستعمل ہی نہیں ہے۔

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بظاہر براہوئی (bā) دراوڑی الفاظ سے مشابہت رکھتا ہے۔ لیکن اگر دوسری طرف دیکھا جائے

کلاشا:بیو: کسی برتن کامُنہ،مُنہ" بیودیک(biw dyek)ڈھکناڈالنا(KD 47)چلیس(داردک گروپ):پی(Pi) (LSI 533) مستعمل ہے۔

بنیادی طور پر شاید مذکورہ تمام الفاظ اکادی:پُو (pu) عبرانی: پے(pe) شامی:پُوما (pūma) (1)سے متعلق ہیں جو کہ جدید عربی میں: فوہ اور فاہ"مُنہ،دہن" (لغات عربی 200) مستعمل ہے۔ نیز یہ آرمینی میں واو یا (Baoya) مستعمل ہے۔

قرین قیاس یہی ہے۔کہ ان تمام الفاظ کا ماخذ سمیری:Ipusma ''مُنہ '' جہاں اکادی نے اِسے Pu،عبرانی نے Peاور شامی نے Pumaاور عربی نے اِسےFohاور fāhاور براہوئی میں یہ bā کی صورت میں اپنالیا گیاہے۔

4355: براہوئی: بارنگ (bārring) خشک ہونا، پک جانا، سوکھ جانا۔ بارن(bārun) خشک ہونا، پکنا، زمین کا غیر زرخیز ہونا، بانجھ پن،

تامل: ورا(vara)خشک ہونا، سکڑ جانا۔

کناڈا: (bare)سوکھ جانا،غائب ہونا۔

تلیگو: ورپو(varpu) قحط

کورخ: بتّنا(battna)''مائع کا بھاپ بن کر کم ہونا۔اُبلنا''

مالٹو: (bate)سکھانا

(1) http://en.wiktionary.org/wiki/Appendix:Swadish_list_for_Afro_Asiatic_lagu ages

براہوئی: کامذکورہ لفظ واضح طور پر سیمری: $bar\text{-}im_4$ اور Parim ''خشک زمین سوکھی زمین'' سے متعلق ہے۔ جو کردی میں بھی پیّرین (Perrēn)، پیرای (Parri)، پرینہ وہ (ابراہیم پور ب 176) ''خشک ہونا، گھاس اور پودوں کا خشک ہونا، سوکھ جانا'' کے طور پر مستعمل ہے۔

واضح طور پر سمیری barim اور Parim کا آخری سیلبل im– اور براہوئی un– کی صورت میں مطابقت کا حامل ہے۔

4540: براہوئی: باسنگ (bāsing) گرم ہو جانا، بسنگ (Bising) پکانا، پکنا۔

تامل: وے (vē) جلنا، موسم کا گرم ہونا، ویٹی (vētai)'' گرمی، سخت خشک سالی، گرم موسم ''ویٹو (vētu)

گرمی، حرارت۔

ملیالم: ویکا (vēke) گرم ہونا، دل کا جلن

تولو: پوے (-pöy) جلنا، گرم ہونا،

کرخ: بی آنا (bi'in) پکا ہونا، بتاآنا (bitānā) پکانا۔

مالٹو: (bise) پکا ہونا، گرم ہونا،

براہوئی کا باسنگ ''گرم ہونا'' تو واضح طور پر سنسکرت -bhasá (CDIAL 9480) سے تعلق رکھتا ہے۔ کلاشا میں یہ بھاس (bhas) '' تپش ''(KD 390)،

سندھی: بھاس ''روشنی، چمک'' بھاسن: ''چمکنا، روش ہونا، ظاہر ہونا'' (بلوچ 206) انڈس کوہستانی: بھاس کل (bhās'kāl) ''بھاپ'' (Hallberg 1999:91) مستعمل ہے کہ جس کا دراوڑی vē، vēka سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جبکہ براہوئی ''بسنگ'' کو غلط طور پر ''باسنگ'' کے زمرے میں رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس کا ''باسنگ'' سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور یہ ایک الگ اشتقاق کا حامل ہے۔

کلاشا: ویشیک (wiṣik)"اُبلنا" (KD 336)پیچک (pečék) گرم کرنا(KD235)
سنسکرت: visrapa (CDIAL 11946)

پروٹوایرانی: Pac "پکانا"

جدیداوستا: -Pac پارتھی:-Pc "پکانا"

سنگسیری: be-piže,لاسگردی:bal-Pizoe "پکاہوا"

شغنی: -Pis "پکانا،اُبالاہواہونا"

اورمڑی: biž پکانا(cheung 286-7)کردی:پیتن (-Pīt) "پکانا"(ابراہیم پور ا 160) مماثلت کے لئے دیکھئے اکادی:bašālu "پکانا،روسٹ کرنا"

4503: براہوئی: باٹغ (bāṭagh)چوٹی

تامل: وِٹم (viṭam)وٹری (viṭari)ونٹرئو (viṉto)پہاڑی

کوٹا: وٹم (viṭam)بیٹ (bet)پہاڑی

تولو: پوٹ (põṭ)

کناڈا: بٹا (beṭṭa) بٹو (beṭṭu) بڑاپہاڑ،

کُرخ اورمالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔DED میں غلط طور پر براہوئی "باٹغ" کوبُٹ اور بَٹ "ٹیلہ،اونچی جگہ" کی اشتقاقی صورت قرار دیا گیاہے۔

جبکہ براہوئی "باٹغ" پہلوی:bāšn"چوٹی" (MackenZie 17) سے متعلق ہے۔

دراوڑیvitam وغیرہ کی تفصیل "بُٹ" کے ضمن میں ملاحظہ کیجئے۔

4179 براہوئی: bei "گھاس"

تامل: mēy "چَرانا،مال مویشیوں کوچرانا"

کرخ: menne "گھاس چرنا،چرانا" **مالٹو:** mine"گھاس،چرنا"

دراوڑی کے مذکورہ الفاظ معنوی اعتبار سے براہوئی سے مطابقت ہی نہیں رکھتے۔ جبکہ دوسری طرف کرخ اور مالٹو کے الفاظ تو سرے سے ہی اشتقاقی طور پر بھی براہوئی سے کسی قسم کی مماثلت نہیں رکھتے ۔ براہوئی ''بئے'' پشتو: بَھ ''گھاس پُوس'' (خٹک 307)نہالی:bōy "گھاس، چارہ" سوال یہ ہے کہ کیا پشتو اور نہالی نے بھی تامل mēy کے m کو b میں بدل کر اِسے اپنے طور پر دراوڑی سے مستعار لیا ہے؟ سے مطابقت کا حامل ہے۔

3627 براہوئی: بے (bē) نمک

کرخ: بیک (bēk) **مالٹو:** بیکو (béku)

کرخ اور مالٹو کے علاوہ کسی بھی دراوڈی زبان میں اس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔ سب سے پہلے ڈینس برے نے براہوئی کے ''بے'' کو کرخ (bék) اور مالٹو کے (béku) کے مماثل قرار دیا۔ نیز انھوں نے اس کی مطابقت میں سوالیہ نشان قرار دیکر تامل ، ملیالم، کناڈا، اور تولو کے appu کو بھی اِس زمرے میں شامل کیا۔ جسے ایمنیو اور ٹی۔ برو نے رد کر کے صرف کرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ کو DED میں شامل کیا۔

قرین قیاس یہ ہے کہ براہوئی bē فارسی کے خوی Wē (X) کے X کو زیرو کے کے Wē– کو bē کی صورت میں اپنالیا۔ جو کردی کے ھورامی لہجے میں ویش (Wēš) (ابراہیم پور ا 739) اور مڑی: mek (Hallgerg 1992:106) کی صورت میں مستعمل ہے۔ جبکہ یہ شنا کے مختلف لہجوں میں Pa'ju (Backstrom 1992:329) اور ڈوکی زبان میں (Backstrom Pa'yu (1992:294 مستعمل ہے۔

کرخ اور مالٹو bēk اور béku کے ممکنہ مماثلت براہوئی سے کہیں زیادہ b اور m کے تبدیلی کے ساتھ واضح طور پر اور مڑی: mek سے مطابقت کا حامل ہے۔ جبکہ ھورامی: wésh بھی مطابقت کا حامل ہو سکتا ہے ۔ جہاں کُرخ اور مالٹو کا K- ھورامی کے š– کے بہترین متبدل نظر آتا ہے۔ اور اِسی طرح شنا کا آخری j– بھی ان سے مماثلت کا حامل ہے۔ نیز بروشسکی میں یہ ba'ya

(Backstrom 2002:250) مستعمل ہے۔ اگر براہوئی bē کو دراوڑی کے ساتھ نتھی کیا جاسکتا ہے؟ تو بروشسکی ba'ya کو دراوڑی سے نتھی کرنے میں بھلا کیا مشکل ہو سکتی ہے۔

DEDR 5078 براہوئی: بیغنگ (bēghing)

ایمنیو پروٹو دراوڑی واول e* کے سلسلے میں براہوئی واول ē کو اِس کی نمائندہ قرار دیتے ہوئے براہوئی bēghing کی مثال کو ایک اور اضافہ قرار دیتے ہیں۔ اور اِسے تامل melku "نرم ہو جانا (تر ہونے کی وجہ سے)" سے جوڑتے ہیں۔ اُن کے خیال میں براہوئی نے پروٹو دراوڑی -mel-k* کے m کو پہلے b اور پھر k سے پہلے کے l کو حذف کر کے اِسے -bēgh بنا دیا۔

اُن کے نزدیک k سے پہلے کو l کے حذف ہونے کے باعث پروٹو دراوڑی واول e براہوئی میں طویل واول ē کی شکل میں سامنے آیا (Krishnamurti 2003:118) حالانکہ براہوئی بیغنگ واضح طور پر فارسی: بیاغاریدن (-biāghā) بیاغاشتن "تر کرنا، بھگونا، گوندھنا" (حسن 141) سے متعلق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا فارسی نے بھی پروٹو دراوڑی -melk* کے k سے پہلے کے l کو حذف کر کے اِسے بیاغاریدن بنالیا؟

4552,4565: براہوئی: بینگ (bēning) پہننا، اوڑھنا

بیرفنگ (bērifing) کپڑے پہنوانا

تامل: ویائے (vēy) ڈھاپنا (عمارت کا)، چھت ڈالنا، زیور کا پہننا، درخت کی لکڑیوں اور گھاس پوس سے ڈھانپنا۔ میائے (mēy) اچھی طرح سے ڈھانپنا، چھت ڈالنا۔

تلیگو: (vēyu) چھت ڈالنا، درخت وغیرہ کی لکڑیوں پتوں وغیرہ سے چھت ڈالنا۔

کرخ: بئینا (bainā) ٹائلوں کے ذریعے ڈھانپنا۔

مالٹو: (bese) لکڑیوں اور گھاس پوس سے ڈھانپنا۔

DED میں براہوئی کے بئے (bei) ''گھاس'' کو بھی اس کے مماثل قرار دیا گیا۔ نیز اس کے ساتھ DED 4179 تامل: mēy ''چرانا'' یا اِسے DED4569 تامل: vai ''چاول کے فصل کے تنکے'' سے بھی امکانی طور پر تقابل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جبکہ براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر شنا: بنو ءِ ک (-ban) ''پہننا'' بنین (banen) ''وہ پہنتا ہے۔'' بَنزوءِک ''پہنانا'' (ضیا83)

سندھی: پائڻ: ''پہننا'' (بلوچ336) پہرڻ: پہننا، اوڑھنا (بلوچ373)

ہندی: پَہرنا (Pahrna) کپڑا پہننا، اوڑھنا (اصغر 192) کے طور پر مستعمل ہے۔

قدیم اوستا: vāuraiia، جدید اوستا: وانّر (vă r) اوڑھنا، ڈھانکنا چُھپانا (Cheung206) سے متعلق ہے۔

4449: براہوئی: بل (bil) کمان

تامل: وِل (vil) ولو (villu)

کناڈا: بل (bil) بلو (billu)

تلیگو: ولو (vilu) ولو (villu)

کووی: وئیلُو (vellū) کمان

کووی جنوبی لہجہ: وئیلو (vellu) تیر

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

سنسکرت: billas، bhillas (Caldwell 19961:578)

پشتو: بلہ ''برچھی'' (خٹک 284) سندھی: بھالو ''بھالا، نیزہ، برچھی'' (بلوچ 207) بلوچی: بل ''نیزہ'' فارسی: بیغال ''نیزہ'' (حسن146)

4472: براہوئی: بنگ (bining) سُننا

تامل: viṉā پوچھنا، تفتیش کرنا، توجہ دینا، سُننا۔

ملیالم: vinavuka

تلیگو: vinu

کرخ: menna سُننا، سوال کرنا۔ **مالٹو:** mene سُننا، پوچھنا۔

اگرچہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ براہوئی کا مذکورہ لفظ دراوڑی سے مشابہت کا حامل ہے۔ تاہم کرشنا مورتی کے مطابق پروٹو دراوڑی winیا wen 'پوچھنا، سُننا' بنیادی طور پر تلیگو winu ''کان'' سے متعلق ہے۔ (Krishnamurti Introduction in: Emeneau 1994:Pxv) یعنی اُن کے خیال میں دراوڑی میں ''سُننے'' کا فعل winu ''کان'' ہی سے مشتق ہے۔ جہاں اسم سے فعل بنانے کا کام لیا گیا ہے۔ دوسری طرف دلچسپ بات یہ بھی ہے۔ کہ آسٹریلیائی زبان میں بھی ''سُننے'' کے لئے bina-l کا لفظ مستعمل ہے۔ جو کہ بنیادی طور پر bina ''کان'' ہی سے مشتق ہے۔ تاہم Dixon کے مطابق یہ پیش رفت قدیم عہد کی بجائے جدید عہد کی پیداوار ہے۔ (Dixon 1980:408) یہاں آسٹریلیائی زبان کا حوالہ صرف اِس بنا پر دیا گیا ہے۔ کہ دراوڑی اور آسٹریلیائی زبان میں یہ مماثلت اگرچہ انتہائی حیران کن ہے۔ تاہم ان دونوں زبانوں میں یہ پیش رفت کسی مشترک اختراع کی مرہون منت نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان دونوں زبانوں کا آپس میں کوئی نسلی تعلق ہے۔ Dixon دراوڑی اور آسٹریلیائی لسانی تعلق کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

The typological parallels between Australian and Dravidian are striking, but the matter ends there. A thorough research yields no Systematic correspondences of form and meaning which could even hint at a genentic conection. (Dixon 1980:237)

اِسی طرح دوسری طرف دلچسپ امر یہ بھی ہے۔ کہ براہوئی banning"آنا" کو عام طور پر دراوڑی varuسے نتھی کیا جاتا ہے۔ لیکن آسٹریلیائی زبان میں دراوڑی کے برعکس براہوئی ہی کی طرح bani"آؤ" مستعمل ہے۔(Dixon 1980:323)

اِسی طرح Mbaabaramلہجے کا gudaga"کتا" (Dixon 1980:202,380) حیران کن طور پر بلوچی، براہوئی، کردی کُچک (kučak) سے مکمل مطابقت کا حامل ہے۔اِسی طرح براہوئی hining"جانا، چلنا" آسٹریلیائی yinwunلہجے میں۔ yana-"جانا" (Dixon 1980:201) کچھ حد تک آپس میں مماثلت کا حامل ہیں۔ لیکن یہ مماثلت انڈوآریائی زبان سنہالی میں yanawa"جاؤ" اور دوسری طرف اسیکو جیسی زبان میں yanawaa"جاؤ" (Masica 2005:69) کی صورت میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔

اِسی طرح براہوئی کاٹم (Kāṭum) "سر" آسٹریلیائی زبان میں Kata,gada براہوئی balun"بڑا" آسٹریلیائی bulga "بڑا" bulgan (Dixon 1980:220) "بڑا" (Dixon 1980:326) براہوئی : پانگ (Pāning) wulpiriلہجے میں wangka "بولنا" (Dixon 1980:98) سے مماثلت کا حامل ہے۔اِسی طرح DED 4498 گونڈی:wankāna "بولنا، بتانا" بھی ان سے مطابقت کا حامل ہے۔

اِسی طرح براہوئی مخنگ (maxing) "ہنسنا" یدنی (yidiny) لہجے کا mangaہنسی (Dixon 1980:298) براہوئی:arigh , are "آدمی، شوہر" آسٹریلیائی Dyirbalلہجے کا yara "شخص" ، warrgamayلہجے کا wiruu "شوہر" مماثلت کا حامل ہیں۔ جبکہ دوسری طرف سنتھالی منڈا زبان میں "شخص" کے لئے horجبکہ بروشسکی میں hir "شخص آدمی" اور ترکی erk "شوہر" کے لئے مستعمل ہے۔

اِسی طرح yidiny لہجے کا bala ''کھول ''(Dixon 1980:278) براہوئی: maling ''کھولنا'' کردی: وہ لا (wala) ''کھول'' پشتو: baling ''ظاہر، آشکارا'' فارسی: ملا''ظاہر، آشکارا'' (حسن 851) مماثلت کا حامل ہیں۔

اگرچہ مذکورہ ایٹم کے حوالے سے براہوئی اور دراوڑی میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ تاہم اِس طرح کی مماثلتیں مختلف زبانوں میں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔

ممکن ہے براہوئی کی bining ''سُننا'' کردی: بیستن (bistan) ''سُننا'' (ابراہیم پور ا 126) کی کوئی اختصاری صورت ہو؟؟

DEDS 4536 براہوئی: برّ (birr) وحشی، غیر سدھایا ہوا۔ سرکش، برہم' ہٹ دھرم

تامل: ویری (veṟi) نشے میں ہونا، پاگل ہونا، بہت زیادہ غصّہ ہونا۔

ملیالم: veṟi نشہ، غصّہ

کناڈا: veṟi پاگل پن، نشہ، غصّہ، خوف

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ DED میں براہوئی کا یہ لفظ شامل نہیں تھا۔ جبکہ اِسے بعد میں DEDS میں شامل کیا گیا ہے۔ ایمینو کے مفروضہ کے مطابق براہوئی bir پروٹو دراوڑی -ver* کی نمائندگی کرتا ہے۔

یہ سندھی میں برّ (birr) ''بیزار، خفا، تنگ، غصّیلہ، بگڑا ہوا'' بِر تھئین : بیزار ہو جانا، خفا ہونا، بگڑ جانا، غصّے ہونا (بلوچ 129) جبکہ پشتو میں ویرہ (verah): ''خوف، بیم، ہراس'' ویرہ کول (verah Kawal) ہراس کرنا، خوف زدہ ہونا (مہند 341) شنا: بِل بو ءِک (bil bawik) بضد ہونا (ضیا 79) کھیترانی: بِر ''وحشی، جو سدھایا ہوا نہ ہو'' (کھیتران 136:1997) بلوچی میں بِر (birr) ''وحشی، سرکش، ضدی، غیر سیدھا یا ہوا۔

بِر بونگ: سرکشی کرنا، قابو میں نہ آنا، ضد کرنا، ہٹ دھرمی کرنا، برہم ہونا کے طور پر مستعمل ہے۔

براہوئی birr دراوڑی کے viṟ* کے برعکس واضح طور پر بلوچی اور سندھی birr شنا: bil سے

مطابقت رکھتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف پشتو verah واضح طور پر دراوڑی ver* سے مطابقت رکھتا ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ براہوئی جسے دراوڑی زبان سے نتھی کیا جاتا ہے۔ اُس نے پروٹو دراوڑی کی پیروی نہیں کی جبکہ دوسری طرف غیر دراوڑی پشتو نے اس سلسلے میں مکمل طور پر دراوڑی کی پیروی کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس تضاد کی کیا جواز اور توجیہ ہو سکتی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ براہوئی birr کا براراست دراوڑی زبان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

4564: براہوئی: بِرّنگ (birring) علیحدہ کرنا، چُننا، امتیازی

تامل: ویرو (vēṟu) مختلف، علیحدہ، طبقہ، قسم، دشمنی، متضاد

ملیالم: ویرو (vēṟu) ''علیحدگی، مختلف، فرق''۔ جبکہ کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

قرینِ قیاس یہی ہے۔ کہ مذکورہ دراوڑی الفاظ کا براہوئی کے ''بِرنگ '' کی بجائے۔ سنسکرت ''vairu دشمنی، مخالفت ، ضد'' اوستا: Parithana سے تعلق ہے۔ جو سندھی میں vēr، بلوچی میں bēr پشتو میں ورانہ: مخالفت، دشمنی (خٹک 1259) جبکہ براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر سمیری bir6,7 ''توڑنا، چیرنا، علیحدہ کرنا، تقسیم کرنا، جُدا کرنا'' سے متعلق ہے۔

اس کے علاوہ ایمنیو براہوئی بروے (birvē) ''غربال، چھانی'' اور birvinging ''چھاننا'' کو بھی اسی لفظ سے جوڑتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ براہوئی زبان میں rr سے پہلے حرف صحیح (consonant) کی کوئی مثال دیکھنے میں نہیں ملتی۔ اب یہ واضح ہے کہ پروٹو دراوڑی -rr* v براہوئی میں rv کی صورت میں ملتا ہے۔ اور براہوئی rr پروٹو دراوڑی ṟ* کی ایک مثال ہے۔

حالانکہ براہوئی ''بروے'' واضح طور پر جدید فارسی: پرویز (Parvēz) پشتو: بروز: چھلنی (خٹک 257) پرویزے (Parvize) ''چھلنی، غربال'' (خٹک 7-296) سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں براہوئی نے فارسی پرویز Parvē(z) کے آخری z کو حذف کر کے ''بِروے'' کی صورت میں اسے اپنا لیا ہے۔

کروشمی میں یہ P'rwyey جدید فارسی میں Parwēz کردی کے زازالہجہ میں یہ پِروزن (Pirozin) (Cheung 408) مستعمل ہے۔ اور سرائیکی میں پرون (Parūn) مستعمل ہے۔

4503: براہوئی: بِٹ (biṭ) بُٹ (buṭ) ٹیلہ

تامل: وِٹم (vitam)، وٹری (viṭari)، ونٹرٹو (viṇṭu) پہاڑ۔

کوٹا: وٹم (veṭm) بٹ (beṭ) پہاڑ

تولو: بوٹو (boṭṭo) اونچا، بلند، خشک زمین۔

کناڈا: بیٹا (beṭṭa) بلند، پہاڑی، پہاڑ

4141 cf: تامل: میٹو (Meṭṭu)

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ جہاں تک کہ براہوئی کے بُٹ (buṭ) کا تعلق ہے تو یہ واضح طور پر سندھی کے بُھٹ "ریت کا ٹیلہ، اونچی زمین" (بلوچ 213) سے متعلق ہے۔

پشتو: پوٹے (Poṭē)، پوٹکے: اونچی جگہ، ٹیلا (خٹک 439) ممکن ہے کہ ان کا اصل ماخذ اکادی: be(r)ūtu سے ہو۔ جہاں دراوڑی اور انڈوآریائی زبانوں نے اِس کے درمیانی r کو حذف کر کے اسے اپنے انداز میں اپنا لیا ہو۔

4419,4457: براہوئی: بٹنگ (biṭing) نیچے پھینکنا، بوجھ کا اتارنا، نیچے گرنا، چھوڑ دینا۔

تامل: وٹو (viṭu) چھوڑنا، جانے دینا، ترک کر دینا۔

ملیالم: وِٹکا (viṭuka) "جدا کرنا، ڈھیلا پڑنا، جانے دینا، کھولنا، ترک کرنا، بھول جانا۔" جبکہ کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ سرے سے مستعمل ہی نہیں ہے۔

DED میں اس کے علاوہ 4457 تامل: ورو (viṟu) "گرانا، نیچے گرنا، اترنا، بیمار پڑنا، تباہ ہونا، مرنا" کو بھی امکانی طور پر براہوئی کے "بٹنگ" سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جو بلوچی: -Pir پرینگ (Pirenag) "گرانا، پھینکنا" سے مماثلت کا حامل ہے۔

جبکہ براہوئی بٹنگ واضح طورپرفارسی: بِتائیدن (-bit) ''چھوڑدینا'' بِتا (bita) ''چھوڑ، چھوڑدے'' (حسن95)سے متعلق ہے۔

سرائیکی،سندھی،پنجابی: ویٹن (—vīṭ) ''گرانا، بہانا، پھینکنا'' بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتا ہے۔

3440(b) براہوئی: بیڑنگ (bīṛing) دُہنا

کیُرَ: vṛīsa نچوڑنا، دُہنا

کووی: viskinai نچوڑنا

کرخ: bīnnā دُہنا،انتڑیاں نچوڑکرصاف کرنا۔

جنوبی دراوڑی، زبانوں تامل،ملیالم وغیرہ کے علاوہ مالٹومیں بھی یہ لفظ نہیں ہے۔ جبکہ کرخ اور کووی کے الفاظ سرے سے ''بیڑنگ'' کے ساتھ کسی قسم کی اشتقاقی مماثلت نہیں رکھتے۔ صرف کیُرَ کا ''وڑیسا'' کسی حدتک مماثلت کاحامل ہے۔تاہم براہوئی کالفظ ''بیڑ'' ہے،''وڑسا'' نہیں ہے۔

براہوئی''بیڑنگ'' سندھی: بیڑن (-bīr) ''دبوچنا، بھینچنا، سکڑنا،(بلوچ200)سے مطابقت کاحامل ہے۔ نیزکُردی: ورازین (virazen)''دُہنا،سینا'' (ابراہیم پور ا 725) بھی بلاشبہ مطابقت کاحامل ہے۔اسی طرح دوسری طرف کردی: بیرگ (bīrag)''گائے، بکریوں وغیرہ کے دُہنے کی جگہ'' بیرہ: ''گائے، بکریوں وغیرہ کے دودھ دُہنے کاوقت'' (ابراہیم پور ا 6-125) مرہ بیرہ''گائے، بکریوں وغیرہ کے دودھ دہنے کاوقت ہونا'' (ابراہیم پور ا 674) بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔

1962:چیلگنگ،چلنگ (calēnging, caling) ''بخیہ کااُدھڑنا''

تولو: selé شگاف،درز،پتھرمیں درز

تلیگو: Selagu ''کاٹنا''Sela ''سوراخ''

کرخ: Calxnā کھولنا

مالٹو: Calge توڑنا، کھولنا

مشرقی بلوچی میں یہ چلغ (Calagh) ''بخیہ کا اُدھڑنا'' چل (cal) ''اُدھڑا ہوا بخیہ'' کے طور پر مستعمل ہے۔ چ اور ت کے تبدل کے ساتھ مغربی بلوچی میں یہ تل (دنیگ): ''پھاڑنا، درز ڈالنا'' کے علاوہ چل: ''چاک، درز، شگاف'' کردی میں تلیشنان ''پھٹنا، درز اور شگاف پڑنا'' (ابراہیم پور ا 177) کے طور پر مستعمل ہے۔

DEDR2334: براہوئی: چپ چپ کننگ (cap-cap kaning) کھانے کے دوران زبان کا منہ کے اوپری حصّہ سے لگنے کی آواز۔

تامل: Cappu

مالٹو: cap-capter ''ہونٹوں کو ملا کر بند کرنے اور پھر یکدم ان کے کھولنے سے پیدا ہونے والی آواز، زور سے چُبانا''

اگرچہ یہ ایک عام مستعمل لفظ ہے جو انڈو آریائی کی تمام زبانوں مثلاً سندھی، سرائیکی، پنجابی وغیرہ میں ''چبن'' اور شنا میں چپوءِک ''چبانا'' (ضیا 182) مستعمل ہے۔

ٹرنر کے مطابق یہ انڈوآریائی Cappyati* اور پالی میں Cappati ''وہ چُباتا ہے'' (CDIAL 4675) مستعمل ہے۔ نیز فارسی میں یہ جویدن (Javi-(dan) ''چبانا، کترنا'' جویدہ (Javide) ''چبایا ہوا'' (نقوی 337) کردی: جوین (Javi-(n) (ابراہیم پور ب 148) کُردی کے زازا لہجے میں چوتن (Cavu-(tan) (ابراہیم پور ا 230) مستعمل ہے۔

تاہم قرین قیاس یہی ہے کہ براہوئی کا مذکورہ لفظ بلوچی: چاپینگ (Cāpenag) بزاں دپ ءِ چاپینگ: ''کھانے کے دوران مُنہ سے آواز کا نکلنا'' (رگام 114) سے مستعار ہے۔

2815: چائنگ (Cāing)

تامل: تیری (Teri) نظر آنا، ظاہر ہونا، واضح، صاف، تفتیش، تصدیق

ملیالم: تیری یُکا (teriyuka) سمجھا، جاننا، جانچنا، منتخب کرنا۔

کئی: تری (tiri) ظاہر واضح، چمک۔

جبکہ کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ سرے سے مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی کے Cāing کو نوشکی لہجہ کے -tā کے تناظر میں رکھتے ہوئے اِسے مفروضیاتی طور پر دراوڑی کے -tir* سے ماخوذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ایمینو کے مطابق Ca-ing یقینی طور پر n|r فعلی گروپ سے تعلق نہیں رکھتا۔ ممکن ہے کہ براہوئی چائنگ اصل میں Can-ing ہو۔ (Emeneau 1994:68)

قرین قیاس بھی یہی ہے۔ کہ یہ لفظ اصل میں Can-ing ہی ہے۔ جو کہ اوستا میں -zan اور آرمینی میں براہوئی کے ''چ'' ہی کی طرح -Canea|-Cani مستعمل ہے۔ (Cheung 468)

بلوچی: Zan-ag، کشمیری: ژنین (Zhen-un) سمجھنا''۔ زینہ (Zhena)'' سمجھو'' (میر 57) حطی: -Sak جاننا، کلاشا: جھونیک (jaonik)'' جاننا'' (KD 140) مستعمل ہے۔ اور براہوئی لفظ -č کے تبدل کے ساتھ مکمل طور پر ان سے مطابقت رکھتا ہے۔

جبکہ تامل: teri، کئی: tiri بلوچی: درا (dra)'' ظاہر، عیاں، واضح'' درابوئیگ: ''ظاہر ہونا، واضح ہونا، عیاں ہونا'' سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔

؟ 2655 براہوئی: چرینگنگ (Cirrenging)

تامل: tiri گھومنا، چکر لگانا، پھرنا، واپس ہونا، تبدیل کرنا، بل دینا۔

ملیالم: tiri'' چکر، بل'' tirkia'' گھمانا، واپس ہونا، چکر دینا''

تلیگو: tiri''بل، چکر'' tirugu''گھومنا، پھرنا، واپس ہونا، حرکت کرنا''

کرخ: tīrna غلہ کے ڈھیر پہ ایڑیوں کے بل پہ گھوم کر دیکھنا کہ آیا یہ خشک ہو گئے ہیں۔

اس فہرست میں براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر شامل کیا گیا ہے۔

ایمنیو (378:1994) لکھتے ہیں کہ تمام دراوڑی زبانوں میں یہ -t ہے جبکہ براہوئی میں اس کے برعکس -C ہے جو کہ بے قاعدگی کی مثال ہے۔

قرین قیاس یہی ہے۔ کہ براہوئی کا مذکورہ لفظ سندھی چھر (Chir) سے متعلق ہے۔ جبکہ دوسری طرف بلوچی چرگ (Carrag) جو بظاہر سندھی چھر اور براہوئی چیرینگنگ سے مماثلت کا حامل ہے لیکن دراصل "چرگ" اوستا کے Carana "چکر، پاؤں" سے متعلق ہے اکادی میں یہ zaru "موڑنا، بل دینا، گھمانا" مستعمل ہے۔ جبکہ دوسری طرف بلوچی tarrag "گھومنا، پھرنا، چکر لگانا، واپس ہونا"

فعل متعدی: tarēnag "گھمانا، لوٹانا، واپس کرانا، چکر لگوانا، موڑنا" دراوڑی tiri سے مماثلت کا حامل ہے۔ لیکن اس کا ماخذ ممکن ہے۔ اکادی taru "واپس ہونا، واپس دینا، واپس کرنا" یا اکادی zāru موڑنا، بل دینا، گھمانا" سے متعلق ہو۔

2056: چیرنگ (Cīring) چیرنا

ملیالم: Cīntuka پھاڑنا (کاغذ اور پتوں کا) Cittu ٹکڑا

تلیگو: Cīru پھاڑنا، قاش بنانا

کئی: Siri پھاڑنا

کرخ: Cīrna چیر اور پھاڑ کر علیحدہ کرنا۔

DED میں کئی کے Siri اور کرخ کے Cīrna اور براہوئی کے "چیرنگ" کو انڈو آریائی سے امکانی طور پر مستعار ظاہر کیا گیا ہے۔

سنسکرت -Cīra کی توسط سے یہ لفظ سندھی، سرائیکی، پنجابی، ھندی میں یکساں طور پر مستعمل ہے۔ جبکہ پشتو میں یہ "سیرل" مستعمل ہے۔ جبکہ دوسری طرف کردی کا چرتین "پھاڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا" (ابراہیم پور ا 223) بھی ان سے مماثلت کا حامل ہے۔

2242 براہوئی: چوشنگ (Cōšing) "گیلا کرنا، رگڑ کر دھونا"

گونڈی: Sūsū ''تھوڑا سا گیلا ہونا''

کئی: Joga''کپڑے دھونا''

کووی: زُونئی (Zūnai) گیلا کرنا۔

کرخ اور مالٹو سمیت یہ لفظ کسی بھی اہم دراوڑی زبان مثلاً تامل، ملیالم، کناڈا اور تلیگو وغیرہ میں مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی- Cōš چ اور ش کے تبدل کے ساتھ بلوچی: -šōd ،''دھونا'' šodag ''دھونا'' سے مماثلت کا حامل ہے۔ کیونکہ اسی طرح براہوئی چوہ (cuh)''بھوک'' پہلوی: šuy (MackenZie 81) بلوچی:šud سے مماثلت کا حامل ہے۔ جبکہ گونڈی: Sūsū اور کئی:joga انڈو آریائی: دھو فارسی: شو، شُستن -šu-:''دھو، دھونا'' سے مماثلت رکھتے ہیں۔ جبکہ کئی: Zūnai''گیلا کرنا'' ممکن ہے کہ سرائیکی، پنجابی:Sina''گیلا'' سے متعلق ہو۔ اِس امکان کو بھی بہر طور رد نہیں کیا جاسکتا ہے کہ براہوئی -Cōš سمیت مذکورہ الفاظ سمیری $Suš_{2,3}$''ملنا، تیل لگا کر ملنا'' سے متعلق ہیں۔

DEDR 2838 براہوئی: چوٹ (Cōṭ) ٹیڑھا، چوٹی (Coṭi) ''ٹیڑھا پن''

اگرچہ DED 2327(a) میں براہوئی کے مذکورہ لفظ کو شامل نہیں کیا گیا تھا تاہم بعد میں ایمنیو نے اپنے مضمون "Proto-Dravidian *C-and its Developments" میں براہوئی چوٹ کو DEDR 2838 سے منطبق کی JAos,108,239-68(1988) مثلاً تامل:Coṭṭai''ٹیڑھا پن، تلوار کے میان کی طرح مڑا ہونا، ٹیڑھی لاٹھی، کُھدائی، سوراخ، ہل کی لکیر''

کناڈا: Soṭṭu,Coṭṭu,Coṭṭi,Coṭṭa ٹیڑھا پن ''خمیدہ''

جبکہ کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ دراوڑی الفاظ براہوئی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ زیادہ قرین قیاس یہی ہے۔ کہ براہوئی اور بلوچی نے فارسی : کفش (Kafsh)> بلوچی: کوش

(Kosh)اور عربی: کوث کے طرز پر فارسی: جُفتہ، چُفتہ: ''چُفتہ ،ٹیڑھا، خمیدہ ،کج'' (حسن265) کے ''ف'' کو حذف کرکے ''چوٹ'' سے بدل دیا۔ جبکہ یہ کردی میں چہ فت (caft)''اُلٹا'' چہ فتی (Chafti) کجی، ٹیڑھا، خمیدہ (ابراہیم پور ا 234) چہ وتی (Cavti)(ابراہیم پور ا 237)''کجی، ٹیڑھا،خمیدہ'' کلاشا: چوپوٹ (cuputh)''غیر متوازن'' مستعمل ہے۔

اِسی طرح DED1978تامل: چَول ˆ (Caval) ''موڑنا'' ،چَوَٹّو(Cavaṭṭ)''موڑنا،بل دینا'' ملیالم: Cavaluka''لچکدار ہونا'' بعینہ کردی میں چہ ویل(cavel)''خم، ٹیڑھا،ناراست'' (ابراہیم پور ا 237) کے طور پر مستعمل ہے۔

جبکہ تامل: Cavattu''موڑنا، بل دینا'' واضح طور پر کردی چہ وتی (Cavati)اور فارسی : جفت (Jaft) (حسن265) ''خم، ٹیڑھا، کجی'' سے مماثلت کاحامل ہے۔قرینِ قیاس یہی ہے۔کہ DED 1978تامل: Cavaṭṭu بھی''چوٹ'' ہی کی ایک صورت ہے۔

اس طرح کی ایک اور مثال فارسی جفتjaft کی ہے۔ جواُردو سرئیکی، پنجابی میں''چھت'' یعنی مکان کا چھت کے طور پر مستعمل ہے۔ جہاں انہوں نے''ف'' کو حذف کرکے اسے اپنالیا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور مثال فارسی کوفتن''کُوٹنا'' کی ہے جہاں بلوچی، براہوئی اور کردی نے بالترتیب فارسی کے''ف'' کو حذف کرتے ہوئے کٹگ، کٹنگ اور کوتان (ابراہیم پور ا 528) کے طور پر اپنا لیا ہے۔

مشہور ماہر لسانیات روسی ایسی مثالوں کو جہاں دراوڑی اور ایرانی زبانوں میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ انہیں پروٹو دراوڑی اور پروٹوایرانی ربط و تعلق کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

2221 براہوئی: چُغ (cugh)

DED میں مذکورہ براہوئی ایٹم شامل نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم بعد میں ایمنیو نے 1961 میں اپنے مضمون North Dravidan velar Stops میں اِسے 2221 DEDتامل:

Cural گردن کا پچھلا حصّہ ،پشت اور Cekil ''کندھوں کے اوپر والا حصّہ '' کناڈا: tegal ''کندھا'' کئی: Sukoli,Sukori سے جوڑنے کی کوشش کی تھی۔ تاہم اُن کے خیال میں تامل Cual,واول u* اور o* کے درمیان ابتدائی سلیبل میں کسی فیصلے کی رہنمائی نہیں کرتا جبکہ اس کے دوسرے سلیبل میں a آتا ہو۔ اِس لئے تامل Cekil میں موجود e ممکن ہے کہ اصلی o* کا ثبوت ہو۔(Emeneau 1994:10)

ایمنیو اصل میں یہاں یہ منطق سامنے لانا چاہتے ہیں کہ شمالی دراوڑی زبانوں میں واول u اور ū سے پہلے کا -C اُن کے مفروضہ کی روشنی میں -K سے بدلتا ہے۔ اِس لئے وہ براہوئی Cugh کو Cuval کی بجائے Cekil سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ اِس سلسلے میں اُن کا منطق یہ ہے کہ Cekil میں واول e ممکن ہے پروٹو دراوڑی o* کی نمائندگی کرتا ہو۔ تاہم اس ضمن میں دیکھئے بلوچی: چُگ ''گردن، پُشت'' چُگ ءِ گپ جنگ: گردن موڑکر یا پُشت کرکے کسی سے بات کرنا(رگام 94:2012) کشمیری: چک (Cak) ''گردن'' (LSI 11) فارسی: چک (وچانہ): ٹھوڑی کی ہڈی اور چانہ (حسن292) پشتو: چُغانے (Cugh(āne ''ٹھوڑی، گلے کی لکیر'' (خٹک 669) چُغاول Cugh(awal): گردن بند، گلوبند (مہمند231) سرائیکی: cugh ، سندھی: چُگھ (Chugh) خم ، جھکاؤ، ٹیڑھاپن، سوراخ، کجی (بلوچ426) انڈس کوہستانی: شک (ṣak) ''گردن'' (Hallberg 1999:100) جنوبی وزیرستانی لہجہ: jaj

ایمنیو کا مفروضہ اپنی جگہ پر لیکن یہاں یہ سوال بجا طور پر کیا جاسکتا ہے۔ کہ کیا کشمیری، فارسی جنوبی وزیرستانی لہجہ، انڈس کوہستانی واول a براہ راست پروٹو دراوڑی o* کی نمائندگی کرتے ہیں یا Cekil کے واول e کی نمائندگی کرتے ہیں؟

اِسی طرح دوسری طرف کیا پشتو، سرائیکی، سندھی میں موجود واول u بھی براہوئی کی طرح براہ راست پروٹو دراوڑی o* کی نمائندگی کرتے ہیں؟ یا پھر براہ راست براہوئی اثرات کے حامل ہیں؟

دوسری اہم بات یہ ہے۔ کہ کیاان تمام زبانوں نے Cekil کے آخری سلیبل il– کو حذف کرنے کے سلسلے میں براہوئی زبان کی پیروی کی ہے؟ یااُن کا یہ طرز عمل اپنے طور پر آزانہ اثرات کا نتیجہ رہاہے؟

دوسری طرف اہم بات یہ ہے کہ کئی زبان کا سکوڑی (Sukṛi) ''شانہ کی ہڈی'' کندھے کی ہڈی'' واضح طور پر کردی: سکور (Sakor) ''گردن'' (ابراہیم پور ا 389) سے مطابقت کا حامل ہے۔

2135: براہوئی: چُنا (Cunā) بچہ، چُنک (Cunak) چھوٹا؛

تامل: چِنّا (Ciṉṉa) چھوٹا، کمتر، نیچے، جوان۔

کناڈا: چنڑی (Ciṇi) چھوٹائی، کوتاہ قامتی۔

ملیالم: چنا (Cinna) چھوٹا تلیگو: Cinna چھوٹا، کم، جوان، کمتر، ادنی جبکہ کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

کھوار: چُنو (Cunō) ''چھوٹا'' (LSI 154) شنا (گریزی لہجہ): چُن (cun) ''چھوٹا'' (LSI 179) شنا (گلگتی لہجہ) چنو (cunō) ''چھوٹا'' (LSI 156) شنا: چُنو (cuno) ''چھوٹا، طفل'' ،چُنی (cuni) ''چھوٹی، کم سن'' چُنُے بَوءِک: ''چھوٹاہونا، لباس چھوٹاہونا'' (ضیا196)

کھوار اور شنا کے الفاظ واضح طور پر براہوئی سے مطابقت رکھتے ہیں تو کیااس کا ھم یہ مطلب لے سکتے ہیں؟ کہ دراوڑی واول i کو واول u میں بدلنے کے لئے کھوار اور شنا نے مکمل طور پر براہوئی کی پیروی کی ہے۔ یاکھوار اور شنا نے براہ راست اِسے براہوئی سے مستعار لی ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ یہ عیلامی میں بھی cinna ''بچہ'' مستعمل ہے۔ (McAlpin 1974:97)

2353 براہوئی: چُرنگ (Curring) '' بہنا، ٹپکنا''

تامل: (Cōr) آنسو، خون، دودھ وغیرہ کا ٹپکنا، قطرہ

ملیالم: چُورکا(Cōruka) بہنا، ٹپکنا

کناڈا: سور(Sōr) قطرہ ٹپکنا، ٹپکنا، پانی کا قطرہ

تلیگو: توراگو(tōrāgu) بہنا، نکلنا، گرنا۔

کرخ: چُرخنا(Currana) انڈیلنا، بہانا، لیک کرنا

مالٹو: Curge پانی وغیرہ کا پھوٹ کر نکلنا، قطروں کی صورت میں گرنا۔

ڈینس برے کے مطابق بلوچی میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے جو اس نے براہوئی سے مستعار لی ہے۔ براہوئی کی curring کے واول u کو پروٹو دراوڑی ō *کی نمائندگی قرار دیکر دراوڑی Cōr سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے

جبکہ پشتو: چوڑ(Cōṛ) پانی گرنے کی آواز، چوڑیدل: ''پانی کا بہنا، گرنا'' چورلہ، چورن: ''پانی کی نالی'' (خٹک 685) کلاشا:Curuik ''ٹپکنا'' (KD65) شنا: چُرتھوءِک: ''کسی مائع کا مسلسل گرانا، پیشاب کرانا'' (ضیا186) کُردی: چور(Cōr) ''قطرہ'' چوریان: ''ٹپکنا، بہنا'' (ابراہیم پور ا 228) واضح طور پر ایک ماخذ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو براہوئی چُرنگ سے کہیں زیادہ کُردی اور پشتو واول ō دراوڑی سے مطابقت رکھتا ہے۔ تو یہاں یہ سوال بجا طور پر اُٹھ سکتا ہے کہ براہوئی جسے دراوڑی زبان سے منتھی کیا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اس نے پروٹو دراوڑی کی پیروی نہیں کی؟ جبکہ اس کے برعکس دراوڑی زبان نہ ہوتے ہوئے بھی پشتو اور کُردی نے مکمل طور پر پروٹو دراوڑی کی پیروی کی؟ اور اس کے علاوہ کیا کلاشا اور شنا زبان نے بھی پروٹو دراوڑی ō کو u میں بھی بدلنے میں براہوئی کی پیروی کی؟

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ براہوئی، بلوچی، پشتو، کلاشا، شنا کے مذکورہ الفاظ کے علاوہ بلوچی، سرائیکی، کھیترانی سندھی: Cur ''ندی'' جیسے تمام الفاظ واضح طور پر سمیری : Sur8،Zur4 ''بہنا، انڈیلنا'' šur ''بہنا، ٹپکانا، بارش ہونا'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف دراوڑی الفاظ بھی سمیری سے مستعار نظر آتے ہیں۔ تو اس ضمن میں پروٹو دراوڑی کا مفروضہ کیا معنی رکھتا ہے؟

یہی سمیری: شُر (Šur) فارسی میں شُریدن "ٹپکنا" (حسن 533) شاریدن: "پانی ڈالنا، پانی گرانا، مینہ برسنا" (حسن 523) اور مڑی: شُر "گیلا" (Hallberg 1992:122) جبکہ براہوئی: "شولنگ" بھی اِس کی ایک اور مطابقت کی مثال ہے۔ اس کے علاوہ سمیری: شُرن (Šurun) "جانوروں کا پیشاب، گوبر" براہوئی میں Curro "پیشاب" کی صورت میں مستعمل ہے۔ اور یہی صورت شنا: چُر تھروءِک "پیشاب کرانا" (ضیا 186) میں نظر آتا ہے۔ مشہور ماہر لسانیات روسی اِسے ابتدائی داوڑی، ایرانی اور آریائی ربط و تعلق کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ (Rossi 61) لیکن بنیادی بات یہ ہے۔ کہ مذکورہ لفظ جب دراوڑی اصل النسل ہی نہیں ہے۔ تو اِسے دراوڑی نقطہ نگاہ کی بجائے سمیری ربط و تعلق کے حوالے سے دیکھنا اور پرکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح کے بے شمار الفاظ ہیں جنہیں عام طور پر دراوڑی تصور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ بنیادی طور پر دراوڑی کی بجائے سمیری اور اکادی ورثہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف ایمینو براہوئی tramp کو سوالیہ قرار دیکر curring کے ساتھ نتھی کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں tramp کا لفظ Curring ہی سے مشتق ہے۔ لیکن وہ اس کی مطابقت میں دراوڑی کا کوئی متبادل لفظ پیش کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ لیکن اس تضاد کے باوجود بھی انہوں نے اسی لفظ کو DED کے علاوہ 2491 DEDR میں بھی شامل کی ہے۔ جس کی کوئی مناسب جواز اور توجیہ نظر نہیں آتی۔ tramp بلوچی زبان میں بھی مستعمل ہے۔ لیکن ڈینس برے اِسے براہوئی سے مستعار قرار دیتے ہیں۔ بلوچی کے علاوہ یہ لفظ کلاشا میں تھیاپ thyap اور thyop "قطرہ" (KD 306) کی صورت میں مستعمل ہے۔

2324: براہوئی: چُٹ (cuṭ) "قطرہ" چُٹنگ (cuṭṭing) ٹپکنا۔

تامل: چوٹّو (coṭṭu) قطرے کی صورت گرنا۔

کناڈا: توٹو (toṭṭu) قطرے کی صورت گرنا۔

تلیگو: Coṭa Coṭa ٹپکنا اور کسی مائع کی قطرے کی صورت میں ٹپکنے کی آواز جبکہ شمالی دراوڑی خاندان کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ سرے سے مستعمل ہی نہیں ہے۔

مذکورہ لفظ کو 2353 تامل: چور (cōr) کی مطابقت قرار دیا گیا ہے سندھی میں چُھٹن: نکلنا، چُھوٹنا، ظاہر ہونا (بلوچ 450) پشتو: چوڑیدنگ (Coṛidwang) پانی تھوڑا تھوڑا بہانا (خٹک 685) ھندی: چُوت (Cōt) "بہنا" (اصغر 236) سندھی: چُڈھو "سوراخ، بل، چھید، پانی کا گڑھا" (بلوچ 420) بروشسکی: چھُٹ (Chhuṭ) "کسی مائع چیز کا بہنا، ٹپکنا" چُھٹو (Chuṭoo) "قطرہ، بوند" (بروشسکی۔اُردو لغت 413) براہوئی کے مذکورہ الفاظ سے مطابقت کا حامل ہیں۔

2154(b): براہوئی: چوپنگ (Cūping) چُوسنا

تامل: چُوپو (Cūppo) چُوسنا، گھونٹ لینا۔

تولو: جمبنی (jumbuni)

کئی: جُومبا (Jūmba)

مالٹو: (Cumqe) چُومنا

جبکہ کُرخ میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ ڈینس برے اِسے سندھی، جٹکی "چُوپ" سے مستعار سمجھتے ہیں۔ DED میں سنکرت کے -Cumb کو بھی اس سے مماثل قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ مالٹو Cumqe "چومنا" معنیاتی اعتبار سے اس گروپ سے تعلق نہیں رکھتا۔ مذکورہ لفظ انڈوآریائی زبانوں سمیت بلوچی اور پشتو میں بھی مستعمل ہے۔ بنیادی طور پر یہ لفظ سمیری: Sub "چُوسنا" $Šub_6$ "چاٹنا" سے متعلق ہے۔

2241: براہوئی: چوہ (Chuh) "کتے کو بُلانا"

تامل: چُو (Cū)

کناڈا: چُو (Cū)

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ DED میں ھندی اور مراٹھی کے "چُو" کو بھی اس کی مطابقت میں درج کیا گیا ہے۔

پشتو:تو(tu)"کتے کو بلانے کی آواز" (خٹک 543)،شنا:دِو(dio) کتے کو بلانے کی آواز(ضیا236)
چھو:(Chao)گائے اور بیل کو ہانکنے کی آواز(ضیا 200)کلاشا:دو(do)"کتے کو بلانے کی آواز" (KD 81)
بلوچی:توہ(tuh)کتے کو بلانے کی آواز

351(a)براہوئی : دا(da)یہ، داھن (dahun)،دون(dun)"اِس طرح ،ایسے" داسہ (dasa)اب،اب تک ابتدامیں EdwinTutle BSOS,4,777[1928] کے اِس تجزیہ کے باوجود کہ "براہوئی daپشتو سے مستعار ہے" ڈینس برے(91:1934)اِسے دراوڑی اور ایمینواِسے بالخصوص مالٹوna کے ساتھ نتھی کرتا رہا(Emeneau 1994:21)تاہم بعد میں ایمنیو کو اپنے اِس مفروضہ سے دستبردار ہونا پڑا۔ایمنیو اپنی لاعلمی کے باعث اِس بات پہ مصر رہے ہیں کہ "براہوئی بولنے والے جس قدر بلوچی اور سندھی بولنے والوں سے ربط و تعلق میں رہے ہیں، لیکن لسانی اور تاریخی طور پر یہ بات سامنے نہ آسکی کہ وہ پشتو بولنے والوں سے ربط و تعلق میں رہے ہوں۔ (Emeneau 1994:21)

حالانکہ تاریخی اور لسانی ہر دو حوالوں سے یہ واضح ہے کہ براہوئی ازمنہ قدیم سے یکساں طور پر بلوچی، سندھی اور پشتو بولنے والوں کے ساتھ ربط تعلق میں رہے ہیں۔

براہوئی داھن"دا+ھن" کا مرکب ہے۔ او راِسی طرح براہوئی ھندن(handun)"ایسے" فارسی:اندون(andun)"اُسی طرح" (حسن70)ایدون(edun)"اِسی طرح،ایسا" (حسن 78)سے مطابقت رکھتا ہے۔

جبکہ براہوئی داسہ "اب" واضح طور پر کردی:تائیسہ "ہنوز،اب تک"(ابراہیم پور ا 166)سے متعلق ہے۔اور دوسری طرف پشتو:اوس یقینی طور پر کردی:"ئیسہ" سے مطابقت کا حامل ہے۔

3109: براہوئی: درو (darō) گذشتہ کل

تامل: نیرونل (nerunal)

ملیالم: اِنلے (innalē)

کوٹا: ne-r

کناڈا: ninne

جبکہ کرخ اورمالٹو میں اِس طرح کالفظ مستعمل نہیں ہے۔ ابتدا میں براہوئی dēr,ditar,dīr,daro اور dē کو بغیر کسی مفروضہ کے بالترتیب دراوڑی neyttōr,nīr,nerunal کرخ nē، مالٹو nére سے منتھی کیا گیا۔ تاہم بعد میں 1969 میں کرشنامورتی نے اپنے مضمون "Dravidian Nasals in Brahui" میں یہ مفروضہ پیش کیا کہ اگلے واول (Front vowels) سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -n* براہوئی میں -d سے بدلتا ہے۔ جبکہ دوسرے واول میں پروٹو دراوڑی -n* براہوئی میں بھی -n رہتا ہے۔ (Krishnamurti 1969:65-74) لیکن اسی طرح کی بہت سی مثالیں ہیں کہ اگلے واول کے باوجود پروٹو دراوڑی -n* براہوئی میں بھی اُسی طرح -n ہی رہتا ہے۔

مثلاً 3051 تامل:nī براہوئی:nī "تُو" تامل نُورو (nūṟu) براہوئی:nusing "پینا" کی مثالیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ جو اس مفروضہ کو مشکوک بناتے ہیں۔

گو کہ اِس طرح کی مثالوں میں بہت سی مثالیں دراوڑی ورثہ سے متعلق نہیں ہیں۔ جنہیں غلط طور پر دراوڑی سے منتھی کیا گیا ہے۔ جن کی تفصیل الفاظ کے ضمن میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

3127 براہوئی: دننگ (danning)

DED میں براہوئی danning شامل نہیں کیا گیا تھا۔ تاہم ایمنیو اپنے مضمون New Brahui Etymalogies میں پروٹو دراوڑی -n* اور براہوئی -d کے مفروضہ کے حوالہ سے براہوئی danning کے فعل حال تنا -dē یا پھر ماضی کی تنا -dar کو بنیاد بنا کر اِسے

3127 DEDتامل : nēr"کاٹ ڈالنا" سے ملاتے ہیں۔ (Emeneau 1994:211)ایمینو کے خیال میں ڈینس برے نےdanningکے معنی ومفہوم کی ترتیب میں اُلٹ پھیر کرتے ہوئے"کاٹنے" کے مفہوم کو بعد میں رکھااور"لے جانے" کو پہلے رکھا۔اُن کے مطابق ڈینس برے نے اس ضمن میں جو مثالیں دی ہیں اُن کا اصل مفہوم کاٹنا کے ہیں۔ (Emeneau 1994:24)ایمینو کواِس ضمن میں سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔کیونکہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔کہ danningکالغوی اور اصل مفہوم"لے جانا" کے ہیں اور"کاٹنا" کا مفہوم صرف استعاراتی اور محاوراتی انداز میں مستعمل ہوا ہے۔براہوئی کی طرح بلوچی میں بھی اس طرح کی مثال دستیاب ہے۔مثلاً زھم ءَ آئی دست کشت"تلوار نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا" حالانکہ کشگ کا اصل مفہوم"کھینچنا، نکالنا" ہے جس کا"کاٹنے" سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اگرچہ اصولی طور پر اس ضمن میں مزید بات کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔تاہم دوسری بات یہ ہے کہ فعل حال کی پیراڈائیم -dēاور ماضی کی تنا-darکی استدلال پر danningکے allomorphکو بالترتیب dēringیاdaringہونا ہے۔تو پھر dēringکے فعل حال تنا کو-dēہونے کی بجائے—dērēاور daringکے فعل حال تنا کو -deکی بجائے -darēہونا چاہیے تھا۔مگر ایسا نہیں ہے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اصولی طور پر danningکے فعل حال پیراڈائیم کوxaningفعل حال تنا: —Xanēاور Kunningفعل حال تنا۔Kunēکے طور پر— danēہونا چاہیے تھا۔لیکن شاید صوتی تسہیل کی بنا پر nکے حذف ہونے باعث یہ-dēکی صورت میں سامنے آیا ہے۔ممکن ہے کہ براہوئی"دننگ" حطی۔da"اُٹھانا"(اور تمام افعال میں ana–کا لاحقہ جو مصدر کی تشکیل کرتا ہے)dana"اُٹھانا" کی کوئی صورت ہو۔

426,439؟ :براہوئی:دڑنگنگ (daṛinging)

426تامل: iṟi "اُترنا، سواری سے اُترنا، نیچے گرانا، گھٹیا ہونا"

ملیالم: iṟika "اُترنا"

تلیگو: ڈگو(ḍigu)اُترنا، گھٹنا۔

کولامی: -ḍig اُترنا،بلندی سے نیچے آنا۔

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی کے مذکورہ الفاظ کو سوالیہ قرار دے کر اِس زمرے میں شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ 439 DED تامل : iraṅku"اُترنا" گرنا(بارش کا)، رُکنا" ملیالم:iṛaṅnuka "اُترنا، نیچے جانا، نکلنا" کوڈاگو-ërang(غذا، خوراک) گلے سے نیچے اُترتا ہے۔ërak "گلے میں آہستہ سلپ یا اُترنے دینا" کو بھی براہوئی "ڈرنگنگ" کی مطابقت میں شامل کیا گیا ہے۔

حالانکہ مذکورہ دراوڑی الفاظ بلوچی کے ēr(Kapag)"یعنی اُترنا، سواری سے اترنا، نیچے آنا" اور ēr(barag)"نگلنا، غذا یا خوراک کا گلے سے نیچے اُترنا" سے مکمل مطابقت رکھتے ہیں۔ بہر حال اب ایمنیو اِس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مذکورہ دراوڑی 426 اور 439 گروپ کے الفاظ کا براہوئی "ڈرنگنگ" سے مطابقت غیر واضح اور غیر تسلی بخش ہے۔اب بہتر یہ ہے کہ 2597 DED تامل tāṛ کو براہوئی ڈرنگ (daṛing) کی مطابقت میں قبول کیا جائے۔ اگر اِسے تسلیم کیا جاتا ہے تو یہ اشتقاقی طور پر موزوں مطابقت رکھتا ہے۔ (Emeneau 1994:213)

مفروضہ کے طور پر اِس کو قبول کرنے کا مقصد یہ ہوگا کہ براہوئی نے سب سے پہلے دراوڑی کے ابتدائی t کو d میں پھر طویل واول کو مختصر کر کے a میں پھر دراوڑی ṛ کو r میں بدل دیا۔ اور بعد میں آخری سلیبل میں ing– کا اضافہ کر دیا کیونکہ براہوئی کا پورا لفظ "ڈرنگنگ" ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لفظ شنا میں بھی درنگ (-daring)دوءِک:"سواری سے اُترنا" (ضیا227)کے طور پر مستعمل ہے۔

یادرہے کہ ایمینو 2597 تامل: tāṛ کے اِسی ایٹم کو پہلے براہوئی taming کے ساتھ بھی منسلک کر چکے ہیں۔

?2371: براہوئی: دے (dē)"دن، سورج"

DED میں براہوئی dē کو تامل، nāyiru، ملیالم ṉāṛu ٹوڈا: n ō- ṛ

کناڈا: nēsar u"سورج" کے ساتھ سوالیہ قرار دیکر نتھی کرنے کی کوشش گئی۔ جبکہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ عربی کے نہار (nēhār)"دن، روز" اور نُور (nūr)"روشنی" سے مماثلت کے حامل نظر آتے ہیں۔ اِس کے علاوہ اُس ضمن میں پشتو: نور (nwAr)"سورج" (Decker 2004:172) کی مطابقت بھی قابل غور ہے۔

لیکن اب کرشنا مورتی کی تجویز پر براہوئی کے "دے" کو 2371 کے مذکورہ فہرست سے نکال کر اِسے DED 3128 کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ مثلاً

تامل: نے رم (nēram) وقت، موسم، موقع

ملیالم: نے رم (nēram)"سورج، دن، روشنی، موسم، وقت، گھنٹہ"

کوڈاگو: nėṛa"سورج، وقت"

البتہ ایمینیو (46:1994) حاشیہ 16a میں لکھتے ہیں" کہ اگرچہ براہوئی dē کو 2371 کی فہرست سے نکال کر 3128 میں شامل کرنے کی تجویز صوتیاتی تبدیلیوں کے ضمن میں زیادہ موزوں ہے۔ تاہم P.S.Subrahmanyam اِسے 2371 ہی کے ساتھ رکھنے پر زور دیتے ہیں۔ مگر یہ نوٹ کرنے کے قابل ہے ممکن ہے کہ ہر دو انٹری ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں تاہم ṛ* اور r* کی تبدیلی بہر حال وضاحت طلب ہے۔"

ایمنیو کے بقول اگرچہ 1968 میں کرشنا مورتی نے براہوئی dē کے لئے ایک اچھا اشتقاق دراوڑی nēr تجویز کیا تھا۔ لیکن براہوئی میں r* کا نہ ہونا وضاحت طلب ہے۔ (Emeneau 1994:219) ڈینس برے، ایمنیو اور کرشنا مورتی وغیرہ کے مفروضے اپنی جگہ لیکن قرین قیاس یہی

ہے کہ براہوئی "دے" کا تعلق بہر حال ہندی: ادے (adē) "امروز، آج، یوم" (اصغر 48) آدتیہ: "سورج، آفتاب دیوتا" (اصغر 4) دِوْ (div) ،دِوا (diva) "دن، روز" (اصغر 254) دیو (de'yo) دن، روز (اصغر 268)، کلاشا: ادوا (adva) "دن" (KD5) پھلورا : des سوی افغانستان: dhis گواربتی: des، دمیلی: dio "دن" (Decker 2004:196) سندھی: ڈیہنن، سرائیکی: ڈینہہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ قرین قیاس یہی ہے کہ مذکورہ تمام الفاظ سمیری: ud "سورج، دن، روشنی، موسم، وقت" اکادی: utu "سورج کی طاقت" سے متعلق ہیں۔

اِسی طرح ہم جب دوسری طرف دیکھتے ہیں کہ چاند کے لئے سندھی، سرائیکی، پنجابی الفاظ چن، کالام کوہستانی: yasun (Baart 1999b:161) شنا: یون (ضیا 468)

کشمیری: زون (Zūn) (Lsi252) پھلورا : yun سوی افغانستان: yun (Decker 2004:184) وغیرہ سمیری: Suena,Suen اور اکادی: Sinu,Sin "چاند" سے مکمل مطابقت رکھتے ہیں۔ اور اِن زبانوں پر سمیری اثرات کا واضح چھاپ نظر آتا ہے۔

4228: براہوئی: دے، دیر (dē,dēr) کون

کرخ: نے (ne)

مالٹو: nére

کرخ اور مالٹو کے علاوہ یہ لفظ کسی دوسری دراوڑی زبان میں مستعمل نہیں ہے ایمینیو اِسے شمالی دراوڑی مفروضہ -n براہوئی -d کے تحت مذکورہ براہوئی لفظ کو کرخ اور مالٹو سے منتھی کرتے ہیں۔ جبکہ کُرخ اور مالٹو میں یہ اثرات منڈا زبانوں کی اثرات کی وجہ سے در آیا ہے۔

ممکن ہے کہ براہوئی dē "کون" سمیری: sa "کون، کونسا، کیا" سے تعلق رکھتا ہو۔ کیونکہ براہوئی دُو (dū) واضح طور پر سمیری: شو (š ū) "ہاتھ" سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ سمیری sa "کون، کونسا،

کیا" اکادی میں ša "کون، کونسا" کے طور پر مستعمل ہے۔اِسی طرح سمیری:še"جو" براہوئی میں سا (sā) جبکہ جدید عربی میں r کے ساتھ شعیر (ša,ir)(حسن6) مستعمل ہے۔

3106: براہوئی: دتر (ditar) خون

تامل: neyttor

کوٹا: netr

کناڈا: nettaru

تلیگو: netru,netturu

پروٹو دراوڑی مفروضہ -n* براہوئی -d کے تحت براہوئی ditar کو مذکورہ دراوڑی الفاظ سے نتھی کیا جاتا ہے۔ جبکہ اغلب خیال یہ کہ براہوئی ditar اکادی (1)damtum"خون، نسل" سے متعلق ہے۔ جبکہ اس کے برعکس دراوڑی کے الفاظ اکادی کے nītu "خون آلودہ پیشاپ" سے مماثلت رکھتے ہیں۔

3057: براہوئی: (dīr) پانی، سیلاب کا پانی۔

تامل: نیر (nīr)" پانی، سمندر، جُوس، شراب، پیشاب، نمی، فطرت، حالت"

ملیالم: نیر (nīr)" پانی، جوس، نمی"

تلیگو: نیرو (nīru) پانی، پیشاب

جبکہ کرخ اور مالٹو یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

DED میں اس کی مطابقت میں سنکرت -nīra" پانی، جوس، شراب" کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی" دیر" سمیری:$duru_5$, dur_5:"تر، گیلا، پانی دیا ہوا"dé:" پانی دینا" سے متعلق ہے۔ جو جدید فارسی اور بلوچی میں "تر" مستعمل ہے۔

? 2866: براہوئی: دُرنگ (during)

تامل: توٹو (toṭu) شروع کرنا، واقع ہونا، وقوع پذیر ہونا۔

مالٹو: توڑگے (toṛge) کسی کام کے لئے تیار رہنا۔

جبکہ کُرخ میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔اور براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ ایمینو فٹ نوٹ (Emeneau 1994:64) میں مذکورہ لفظ کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ گوکہ براہوئی ابتدائی dاس سلسلے میں مشکل پیدا کرتا ہے وگرنہ اس کی اشتقاقی وضاحت اور معنی قابل توجہ ہے۔ اس کے ساتھ وہ براہوئی daṛing کی مطابقت میں تامل 2597tar کے مفروضہ کو ایک اور مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ دوسری مثال ہے جہاں براہوئی t*کو dمیں بدلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تاہم وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس انٹری کے ساتھ سوالیہ نشان کو برقرار رہنا چاہیے۔ براہوئی ڈرنگ اور دراوڑی tar کی مطابقت کے بارے میں پچھلے صفحات میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

جبکہ براہوئی دُرنگ'' واضح طور پر سندھی: ڈرون: ڈھونڈنا، تلاش کرنا، جستجو کرتا، شروع کرنا، (کام) نبھانا ، گذارنا، کھینچنا، تاننا (بلوچ 505) سے مستعار نظر آتا ہے۔ نیز یہاں ایک واضح تضاد کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے کہ اب جہاں ایک طرف براہوئی دُرنگ کو دراوڑی ''توٹو'' سے منسلک کیا گیا ہے۔ وہیں پہ دوسری طرف براہوئی: تونگ اور تورنگ کو بھی 2865 دراوڑی توٹو (toṭu) سے جوڑا گیا ہے۔ ایمنیو خود بھی اس تضاد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔(Emeneau 1994:222)

? 2009: براہوئی دوئی (dūi) دُووی (dūvi) ''زبان''

تامل، ملیالم: nāvu، nākku، nā ''زبان''

کناڈا: nālega

تلیگو: nalūka, nalika

براہوئی کے ''دوئی'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا۔ جب کہ کُرخ اور مالٹو میں اس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔

ایمنیو اپنے مضمون "New Brahui Etymologies" میں دراوڑی الفاظ سے براہوئی "دوئی" کی مماثلت کو پیچیدہ اور مسائل کن قرار دیتے ہیں (Emeneau 1994:32,fn.7) براہوئی dūvī فارسی: زُفُو (Zūfū) (حسن 642) سے متعلق ہے۔ جہاں براہوئی نے فارسی کے ابتدائی z کو d سے بدل کر پھر فارسی f کو v میں بدل کر اِسے اپنالیا۔ فارسی z کو d سے بدلنے کی مثالیں شیخانی اور مشرقی کتی وری (Kativiri) زبانوں میں بھی ditsē "زبان" (Decker 179) کی صورت میں ملتی ہیں۔ غالباً فارسی zafar "زبان" بلوچی میں daf,daf اور کردی میں dav (ابراہیم پور ا 316) "مُنہ" کی صورت میں مستعمل نظر آتی ہے۔

? 651 براہوئی اِے (ē) اِید (ēd) "وہ" ایہن (ēhun) " اُس طرح، ویسے "DED میں براہوئی -ē اشارہ بعید تر کو سوالیہ قراد دیکر کئی: -e "وہ جو نزدیک ہو" سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایمینو 1980 کے تحریر کردہ اپنے مضمون Indian Pronominal Demostrative Bases: A Revision میں اگرچہ براہوئی da اور ō کے بارے میں اعتراف کرتے ہیں کہ یہ بالترتیب پشتو اور فارسی یا انڈو آریائی سندھی یا لہندا سے مستعار ہیں۔ جبکہ براہوئی ē کے بارے میں اُن کا خیال ہے کہ اِسے مرکزی دراوڑی گروہ کے کئی، پینگو اور گونڈی کے e* سے ملایا جائے (Emeneau 1994:313)

جبکہ مختلف لسانی مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ براہوئی ē ، ēd "وہ" اور براہوئی dād,dā بالترتیب کردی: ئاد (ād) "وہ" (ابراہیم پور ا 73) سے نہ صرف مطابقت کا حامل ہے بلکہ براہوئی ēd اور dād کا d کردی d سے مطابقت رکھتا ہے۔

اِسی طرح دوسری طرف براہوئی ē کردی کی طرح بلوچی ā سے یکساں مطابقت کا حامل ہے۔ مثلاً بلوچی: āsar "یعنی اُس طرف، نتیجہ، انجام" براہوئی میں ēsar "انجام، نتیجہ" کے طور پر مستعمل ہے۔ اِسی طرح کردی: ئاگہ āga (ابراہیم پور ا 50) بلوچی: آنگو (āngo) براہوئی میں اِینگ

(ēng) کے طور پر مستعمل ہے۔ اِسی طرح کردی: ئوگہ (ابراہیم پورب 37) ''وہاں، اُس طرف'' براہوئی میں اونگ (ōng) ''اُس طرف، اِس طرف'' مستعمل ہے۔

جبکہ اشارہ نزدیک کے لئے براہوئی میں daاور dangجو کہ ''دا+نگ'' کا مرکب ہے۔ اور براہوئی کا ''نگ'' واضح طور پر کردی ئیگہ یعنی (ئی +گہ) (ابراہیم پور ا 57) اور بلوچی اِنگ یعنی (اِے +نگ) سے مطابقت اور مماثلت کا حامل ہے۔

اِسی طرح براہوئی داڑے ''یہاں'' اوڑے ''وہاں'' واضح طور پر بالترتیب پشتو: دورے ''یہاں'' (مہمند336) اُورے (خٹک81) ھورے ''وہاں'' (مہمند358) اور سے مطابقت کا حامل ہے۔

چونکہ براہوئی داڑے ''دا+ڑے'' کا مرکب ہے اور کردی میں یہ، ئیرہ ''یہاں'' (ابراہیم پورب 57) مستعمل ہے۔ جو کہ اصل ''ئی+رہ'' کا مرکب ہے۔ کردی کا لاحقہ: ''رہ'' براہوئی: ڑے اور پشتو: رے تینوں یکساں مماثلت اور مطابقت کے حامل ہیں۔ اِسی طرح اگرچہ براہوئی: ایڑے ''وہاں'' کردی: ئہ ورہ ''وہاں'' (ابراہیم پور ا 72) سے مماثلت رکھتا ہے۔

لیکن براہوئی اِیڑے ''وہاں'' پشتو: اِیرے (ēre) ''وہاں، اُدھر'' (خٹک199) واضح طور پر ایک دوسرے سے مطابقت اور مماثلت رکھتے ہیں۔

اِس لیے براہوئی ضمائر شخصی کی تفہیم کے لیے پشتو کے ضمائر شخصی کا تفصیلی اور تقابلی مطالعہ و جائزہ نہایت ہی اہم کردار کا حامل ہے۔

جبکہ دوسری طرف براہوئی: ایمن واضح طور پر سندھی اِھیئن ''ویسے ہی، خوامخواہ، بلاوجہ'' (بلوچ 116) اور براہوئی (ōhun) ایسے، ویسے سندھی: اُئین ''ویسے'' (بلوچ116) سے متعلق ہیں۔

945: براہوئی: گٹ (gaṭ)

تامل: کٹی (Kaṯi) کاٹنا، دانتوں سے کاٹنا اور کھانا، چُبانا، زخمی کرنا۔

ملیالم: Kaṭikka کاٹنا، چُبانا، دور ہونا، دھوکہ دینا۔

کناڈا: Kaḍi کاٹنا، ڈنگ مارنا، درد ہونا، خارش ہونا۔

کرخ: Kaṭṭna ''دانتوں سے کاٹنا''

پروٹوانڈوایرانی: gaz* ''کاٹنا، ڈنگ مارنا''

درمیانہ فارسی: -gaz|gc

جدید فارسی: gazidan ''کاٹنا'' -gaz کاٹنا۔

کردی: -gaz|gastin

زازا: گازgāz (Cheung 117-8)

بلوچی: گسگ ''دانتوں سے کاٹنا'' گٹ: ''دانتوں کی کاٹ''

یہ الفاظ واضح طور پر اکادی: Kas(āsu) ''پیسنا، دانتوں سے کاٹنا'' سے متعلق ہیں۔

DEDR1656: براہوئی: گُڈنگ (guḍḍing) ''کاٹنا''

کولامی: guḍipeng ''گھاس اور فصلات کا کاٹنا''

کولامی کے علاوہ اس طرح کا کوئی دوسرا لفظ دراوڑی زبانوں میں مستعمل نہیں ہے۔ اور کولامی کا مذکورہ لفظ مکمل مطابقت کا حامل نہیں ہے۔

مذکورہ انٹری کی مطابقت کے ضمن میں انڈوآریائی -kuṭi CDIAL3232 کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ جبکہ بلوچی میں یہ بھی گڈگ (guḍḍag) کے طور پر مستعمل ہے۔

بنیادی طور پر مذکورہ لفظ کا ماخذ سمیری: kud ''کاٹنا، علیٰحدہ'' سے متعلق ہے۔ جبکہ دوسری طرف انڈوآریائی: -kuṭi بھی سمیری سے مطابقت کا حامل ہے۔

1390 براہوئی: گڈو (guḍḍu) ''چھوٹا'' غڈو (ghuḍḍu)

تامل: Kuṭṭam کوتاہ قامتی، بندر کا چھوٹا بچہ

ملیالم: Kuṭṭan لڑکا، بچھڑا۔

تولو: Kuṭ چھوٹا۔

کناڈا : guḍḍu کوتاہ قامتی، چھوٹائی۔

تلیگو: giḍḍa چھوٹا، کوتاہ قامت

کُرخ: guṛṛu، guḍḍrū چھوٹے قد کا جانور یا آدمی

مراٹھی میں بھی یہ gīḍḍa مستعمل ہے۔ براہوئی لفظ واضح طور پر بلوچی: گنڈ، گوئنڈ "چھوٹا، مختصر" گوئنڈو: چھوٹا بچہ۔ پشتو: غونڈے: "پست قد" غونڈل، غونڈکے، غوندرے: "پست قد" (خٹک 1134) سے مطابقت رکھتا ہے۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ اس لفظ کا ماخذ سمیری: گُد (gud_8) "چھوٹا" سے متعلق ہے۔

1538: براہوئی: غُرنگ (ghurring) غُرانا

تامل: کُروکُروپّو (Kuṟukuṟuppu) خراٹے لینا

کناڈا: گرو (guru)

تلیگو: گرکا (guraka) خراٹے لینا۔

کُرخ: گرانا (gurānā) چنگھاڑنا، غُرانا۔

جبکہ مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ DED میں انڈوآریائی "گھرنو، گھرگھر" کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ فارسی میں غُریدن: "غُرانا، چلانا" (حسن 614) کردی: خُورین (Xurrin) (ابراہیم پورب 304) بلوچی: گرگ (gurrag) پشتو: غُریدل (ghurridal) "گرجنا، غُرغُرکرنا" (خٹک 1124) سندھی: گرن (gurraṇ) "غُرانا" (بلوچ 691) مستعمل ہے۔ اغلب گمان یہ ہے۔ کہ ان کا ماخذ سمیری: gu-ra-aḫ , gu---ra(-ra) چنگھاڑنا" سے متعلق ہے۔

710 براہوئی: ہل (hal) چُوہا

تامل: ملیالم: eli چوہا

تلیگو: elika, eluka

گونڈی: alli

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ ایمنیو کے مفروضہ کے مطابق پروٹو دراوڑی واول e* براہوئی میں a اور i کی صورت میں نظر آتی ہے۔ (Emeneau 1994:441-3) اِس سلسلے میں چند ایک اور مثالوں کے علاوہ وہ براہوئی کے hal کو پروٹو دراوڑی el-i* سے جوڑ کر اس کی مثال دیتے ہیں۔ جبکہ اکادی میں یہ ḫulu "چُوہا" اور موجودہ عربی میں خلد (xald) (حسن 352) کی صورت میں

مستعمل ہے۔ جہاں براہوئی نے واضح طور پر اکادی ḫ یعنی "خ" کو h سے بدل کر اپنا لیا ہے۔ اِس حقیقت کے باوجود کیا اس ضمن میں اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ براہوئی نے پروٹو دراوڑی واول e* کو a اور اکادی نے پروٹو دراوڑی e* کو u میں بدل کر اسے اپنا لیا ہے؟ اور کیا اکادی زبان بھی دراوڑی زبان کی ایک شاخ ہے؟ نیز کھوار میں یہ خڑاؤ (Xaṛāo)" چوہا" (فیضی 7:2004) اور بعض جگہوں پر خلاؤ (Xalāo) کی صورت میں بھی مستعمل ہے۔

253: براہوئی: ھلنگ (halling) پکڑنا، خریدنا، لینا۔

ڈینس برے نے اِسے دراوڑی Kol سے جوڑنے کی بات کی تھی (Bray 1978:128) جسے مسترد کیا گیا۔ اس لیے DED میں براہوئی کے مذکورہ ایٹم کو شامل نہیں کیا گیا۔ تاہم بعد میں ایمینو نے اپنے مضمون New Brahui Etymolgies میں براہوئی ھلنگ کو DED 253 کے مطابق قرار دیا۔ (Emeneau 1994:26)

تامل: aḷa مدغم ہو جانا، ایک دوسرے سے گفتگو کرنا، گپ شپ لگانا، متحد ہونا،

کناڈا: aḷa شمولیت، ربط و تعلق، قربت

تولو: aḷavuni مکس کرنا

تلیگو: alamu پکڑنا، لینا، کسی کے ساتھ ہونا، مکس ہونا

سوائے تلیگو کے دراوڑی کے مذکورہ الفاظ براہوئی سے معنوی مطابقت نہیں رکھتے۔

کلاشا میں یہ ھالیک (halik) لینا (KD135) جاھالیک "عورت لینا یعنی شادی کرنا" (KD 139) halai "تھام لو، پکڑو" (LsI 77) **کھوار:** halaweh "پکڑو، تھام لو" (LSI 104)

پشتو: آخلل "خریدنا، لینا" (مہمند 2)

جرمن: halten سوئیڈش میں hall مستعمل ہے۔

نیز اکادی (ḫalālu) ''گرفتار کرنا، قید کرنا، پابند کرنا'' بھی مماثلت کا حامل ہے۔ جبکہ دوسری طرف دراوڑی Kol (جسے ڈینس برے نے براہوئی ''ھلنگ'' کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کی۔) واضح طور پر اکادی: Kalu ''پکڑنا'' سے مماثلت کا حامل ہے۔ اور شاید کردی: کولک (Kolak): ''گرفتار، دوچار، مبتلا'' (ابراہیم پور ا 538) بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتا ہے۔

278: براہوئی: ھمپنگ (hamping) ''سامان لادنا، سامان لانا اور جانا'' DED میں براہوئی کا مذکورہ ایٹم شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ایمنیو نے بعد میں اپنے مضمون New Brahui Etymologies میں اِسے DED278 سے جوڑنے کی بات کی (Emeneau1994:26)

تامل: anuppu ''بھیجنا''

ملیالم: anupuka بھیجنا

تلیگو: ampu,anupu,anucu ''بھیجنا''

کرخ: ambnā جانے دینا، آزاد کرنا، بھیجنا، چھوڑ دینا، معاف کرنا، جگہ چھوڑنا

مالٹو: ambe روکنا، اختتام پذیر ہونا۔

سوائے کرخ کے ''جانے دینا، چھوڑ دینا، جگہ چھوڑنا'' کے علاوہ بقیہ تمام مذکورہ زبانوں میں یہ لفظ ''بھیجنا'' کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔

براہوئی ''ھمپنگ'' پہلوی: hambaridan ''جمع کرنا، اکٹھا کرنا، بھرنا'' (MackenZie 40) سے بھی مطابقت کا حامل ہے۔ جو کہ جدید فارسی میں anbdu-dan (حسن 67) مستعمل ہے کیونکہ براہوئی میں بھی بنیادی طور پر یہ ''سامان اور چیزوں کو اکٹھا کرنا اور لادنا'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ ''جانا یا چلے جانا'' کا تصور محض اِس لیے، اس سے وابستہ ہے کہ جس طرح ھندی یا اُردو کا لفظ ''لدنا'' ہے، جو بنیادی طور پر ''بوجھ رکھا جانا، بھر جانا، پُر ہونا'' کے معنوں کے ساتھ ساتھ ''چلا جانا، گزر جانا، مر جانا'' کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ (فیروز 1152) نیز بلوچی ''لڈگ'' بھی ''بوجھ

لادنا، سامان لادنا" کے علاوہ "جانا، ہجرت کرنا" کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔اس ضمن میں خود براہوئی لفظ ھمپوک یعنی "جمع شدہ، جمع ہوا" اس بات کی واضح دلیل ہے۔

ممکن ہے کہ ان سب کا ماخذ اکادی:abaku "چیزیں اُٹھانا، چیزیں اکٹھی کرنا، رہنمائی کرنا" سے متعلق ہوں؟

451(a): براہوئی: ھنین (hanēn) میٹھا، خوشگوار

تامل: -In "میٹھا، خوشگوار، موافق"

Inpam "خوشی، شاندار، مسرت، مٹھاس"

ملیالم: inpam "خوشگوار" iniya: "میٹھا"

کناڈا: impu,ini,in مٹھاس، خوشگواریت

تلیگو: Incu موافق ہونا

براہوئی ھنین واضح طور پر عربی، فارسی: ہن (han) "گوارا ہونا" ہنی (hani) خوشگوار، بامزہ، پسندیدہ (حسن 74-973) فنیقی: hin "خوش گوار" hanun "خوش گواریت" سے متعلق ہے۔

جبکہ دوسری طرف پہلوی: hu-boy "خوشبو" (MackenZie44)

بلوچی: hanboēn، hamboēn "خوش بُو، پُر مٹھاس" واضح مطابقت رکھتے ہیں اور شاید تامل ،ملیالم: inpam کناڈا: impu بھی ظاہری طور پر پہلوی -hu-boy اور بلوچی "ھمبوئیں" سے مطابقت کا حامل ہیں۔ لیکن یہ یقینی مطابقت نہیں ہے۔

723(a): براہوئی: ہر فنگ (harfing) "اُٹھانا، اوپر اُٹھانا" ہیفنگ (hēfing)

تامل: eṟu "اپنی نشست یا بستر سے اُٹھنا، اپنی طاقت سے اُٹھنا، تخلیق کرنا، خوش ہونا، کھڑا، زیادتی، کثرت، سوجن، نشوونما، جاگنا"

ملیالم: eṟuka اُٹھنا، بلند ہونا۔

کناڈا: ēr,er کھڑا ہونا، اُٹھنا، جاگنا۔

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔اس کے علاوہ DED میں سوالیہ قرار دیکر اسے 776 **تامل:** ēṟu "اُٹھنا، چڑھنا" وغیرہ سے بھی امکانی طور پر ملانے کی بات بھی کی گئی ہے۔ایمنیو کے مطابق Pirre Meile براہوئی harfing اور hēfing کو تامل: ēru کے ساتھ منسلک کرتے ہیں۔ جبکہ DED میں ان کو 776 تامل ēru اور متبادل کے طور پر 723 تامل :eṟu کے ساتھ نتھی کیا گیا ہے۔ لیکن ان ہردو امکانات کے بارے میں سردست کوئی کسوٹی اور پیمانہ دستیاب نہیں ہے۔ (Emeneau 1994:32 fn10) یہ پروٹو ایرانی میں Har_2 حرکت دینا اوستا:-ar اُٹھنا، (Cheung 165) پہلوی: ahrāftan "اُٹھانا، بلند کرنا" (MackenZie 1986:7) شنا: ہرو ءِک "لے جانا، شادی کرنا" ہررو ءِک: "اُٹھوانا، شادی کروانا" ہر: (واحد مخاطب) "لے جا" (ضیا446) ہندی: ہر "لے لینے والا، لوٹنے والا" ہرَن (haran) "لے بھاگنا، لوٹنا، چھین لینا" (اصغر 481) کردی: هوٚ ردان (-hor) "اُٹھانا، اوپر اُٹھانا (ابراہیم پور ا 749) کلاشا: هاریک (hárik) "لے جانا" (KD118) انڈس کوہستانی: هراؤں (harăo) "اُٹھانا" (Hallberg 1999:94) مماثلت کے لئے سمیری er "اُٹھانا" بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی hēfing حطی -ēp "اُٹھانا" سے مماثلت کا حامل ہے۔

265 براہوئی: هرفنگ (harrfining) معلوم کرنا، پوچھنا۔

تامل: aṟi جانا، سمجھنا۔

ملیالم: ariuka جاننا، سمجھنا، معلوم کرنا۔

تلیگو: erūgu جاننا

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

دراوڑی کے مذکورہ الفاظ ''جاننا اور سمجھنا'' کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ لیکن اغلب خیال یہ ہے کہ براہوئی کا مذکورہ لفظ اکادی ērāšu ''پوچھنا، معلوم کرنا'' سے تعلق رکھتا ہے۔ اور معنوی اعتبار سے دراوڑی کے برعکس اکادی سے مطابقت کا حامل ہے۔

266: براہوئی: ھرنگ (harring) پھاڑنا۔

تامل: ارو (aṟu) ٹوٹنا (جیسے رسی کا)، ختم ہونا، توڑنا، کاٹنا،

ملیالم: اُرکا (aṟuka) کاٹ دینا، توڑنا،

تلیگو: ارو (aṟu) تباہ کرنا، کم ہونا۔

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ DED میں اِسے امکانی طور پر DED 175 تامل: اری (ari) نیگی: ارک (ark) ''کاٹنا'' مالٹو: asye سے بھی تقابل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سوالیہ قرار دیکر اسے DED تامل: نرُکو (naṟukku) سے مماثل دینے کی بات کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ اِسے DED 4236 تامل: ارم پم (Irampam) ''آری'' سے بھی مشابہت کی بات کی گئی ہے۔ حالانکہ واضح طور پر براہوئی کا مذکورہ لفظ پروٹو انڈویورپی H_1reik*'' کاٹنا، پھاڑنا، علیحدہ کرنا'' سے مطابقت کا حامل ہے۔ پروٹوایرانی میں یہ Hrais*'' پھاڑنا، کاٹنا'' ہے۔ خوتانی (Cheung 189) *fra-harät-(harṣ) اس کے علاوہ بلوچی: ہرّگ (harrag) **فارسی:** ارّہ (arrah) لکڑی چیرنے کا آلہ (حسن 34) **کردی:** ھرہ (Harrah) ''آری'' **ہرہ کرن:** چیرنا، تراشنا، (ابراہیم پورب 45)

عربی: خرق: ''پھاڑنا، کاٹنا، تراشنا'' (لغات عربی 112) **مصری عربی:** ھرکنہ: ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھاڑنا (لغات عربی 347) **عراقی عربی:** Xalag پھاڑا ہوا، ٹکڑے کیا ہوا (Al-toma 1966:156) نیز ایمنیو براہوئی ھرنگ اور تامل: aru (DED266) کی مطابقت کو درست نہیں سمجھتے۔ (Emeneau: 32fn10)

379: براہوئی: ہڑسنگ (haṛsing)

DED میں براہوئی ''ہڑسنگ'' شامل نہیں کیا گیا۔ تاہم ایمنیو نے 1971 کے تحریر کردہ اپنے ایک مضمون *r* Koḍagu and Development of Proto-Dravidain Brahui میں براہوئی ''ڑ'' کو پروٹو دراوڑی ''ٹ'' کا نمائندہ قرار دیتے ہوئے ھڑسنگ کو دراوڑی *eṭ- 379 کے ساتھ سوالیہ قرار دیکر نتھی کرنے کی کوشش کی (Emeneau 1994:214) مثلاً تامل: iṭai جگہ بنانا، پسپا ہونا، پیچھے گرنا۔

ملیالم: Iṭayikka علیحدہ ہونا، غیر متفق ہونا۔

تلیگو: eḍayu علیحدہ ہو جانا۔

مالٹو: eṛare دور ہو جانا۔

اشتقاقی اور معنوی ہر دو اعتبار سے مذکورہ دراوڑی الفاظ براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے۔ براہوئی ہڑسنگ واضح طور پر پشتو آڑونک ''پھرنا، لوٹنا'' (خٹک 90) آڑول: (مصدر متعدی) اُلٹنا، پلٹنا، منقلب کرنا، اوندھا، ورق اُلٹنا، بازر کھنا، روکنا (خٹک 21) آوڑیدل: اُلٹ جانا، پہلو بدلنا، کروٹ بدلنا، کسی بات سے منکر ہونا (خٹک 40) اور کلاشا: اُرتیک (Urtik) ''واپس آنا، لوٹ آنا'' (KD 325) جبکہ عربی، فارسی: حور (haur) ''لوٹنا، واپس ہونا، کم ہونا'' (حسن 323) بھی ان سے مماثلت کا حامل ہے۔

2526: براہوئی: ھترنگ (hataring) ''لانا''

تامل: ترو (taru) متکلم اور حاضر شخص کو ''دینا''

تروِی (taruvi) ''لے جانا''

تلیگو: teccu ''لانا، لینا، سبب بننا، مہیا کرنا، پیدا کرنا''

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی ھتنگ اور ھترنگ ''لانا'' ایک ہی حیثیت کے حامل ہیں۔ بہر حال براہوئی: hating ''لانا'' hatōk ''لانے والا'' ھتیوا|ایتوا: ''میں لاؤں گا'' ھتیسہ|اتیسہ ''تم لاؤ گے'' واضح طور پر شنا: اَٹو ءِک: ''لانا'' امر: اٹے (aṭe) ''لاؤ'' اٹیک: ''لانے والا'' اٹم (atam) ''میں لاؤں گا'' اٹات (atāt) تم لاؤ گے (ضیا 9) سے مکمل مطابقت اور

مماثلت کے حامل ہیں نیز مماثلت کے طورپر پہلوی: adēn"لانا" مانوئی پہلوئی : dyn"لانا" (MackenZie 1986:6) جس کے متعلق کچھ شک کااظہار کیاجاتاہے کہ شاید یہ کسی قدیم ماخذ کی نشاندہی کرتاہو۔

اس کے علاوہ حطی:-uda-,uwate"لانا" Uetar|uter "وہ لائے" (Hittite 13)جو براہوئی hatingاور ایسر (ēsur) سے مطابقت کاحامل ہیں۔ ہر حال اِس ضمن میں کالڈ ویل کاتجزیہ بھی اہمیت کاحامل ہے۔اُن کے خیال میں دراوڑی tarممکن ہے اُسی ماخذ سے تعلق رکھتاہو جس کی صورت گری یونانیdāronاور عبرانیtanکی صورت میں ملتاہے۔ (Caldwell 1961:217)

DEDR 766: براہوئی ھیل (hēl) بچھانا

DEDمیں براہوئی کامذکورہ لفظ شامل نہیں کیاگیا تھا۔تاہم اِسے بعد میں DEDSاور DEDRمیں شامل کیاگیا۔اور مندرجہ ذیل الفاظ کواس کی مطابقت قرار دیاگیا۔

تامل: ēl"واضح ہونا، مناسب ہونا"

کناڈا: ēṛ ٹھیک ہونا، مناسب ہونا،

تلیگو: elayu"مہیاکرنا، پیداکرنا" ēṛcu "ترتیب دینا"

براہوئی "ھیل" کامذکورہ دراوڑی الفاظ سے کوئی مناسب اور قریبی معنوی تعلق نہیں ہے۔

اگراس طرح کی دور دراز معنوی تعلق اور سرسری لفظی مشابہت کو بنیاد بنایاجائے تو پھر بہت سے مسائل پیداہوسکتے ہیں۔ براہوئی ھیل واضح طورپر بلوچی :ایر (ēr) دئیگ :"بچھانا، پھیلانا" (دشتی 83) مشرقی بلوچی (ēṛ) اور پشتو: ایڑ(ēṛ) "پھیلاہوا، بچھاہوا" ایڑول :"بچھانا، پھیلانا" ایڑونہ :"بچھانا، پھیلانا" (خٹک 199) سے متعلق ہے۔ جبکہ دوسری طرف سندھی: ھاڑن "زمین پر پھیلانا" نیچے گرانا (پانی) ،

بکھیرنا،انڈیلنا" (بلوچ844) بھی واول ē اور ā کے فرق کے ساتھ واضح طور پر ایک ہی ماخذ سے تعلق رکھتے ہیں۔

769: براہوئی: ھیل (hēl) تربیت، سکھائی، عبادت

پارجی: اِلچ (-ēlc) خیال

کٹی: اِیلو (ēlu) "سوچ، سبب، خیال، سمجھ، یاد، دانائی،" **کووی:** eḍu فہم وذہانت۔

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ مذکورہ دراوڑی الفاظ براہوئی "ھیل" سے مطابقت نہیں رکھتے۔ جبکہ براہوئی ھیل بلوچی میں بھی "ھیل" کے طور پر مستعمل ہے۔اس کے علاوہ یہ سندھی میں ھیر (hēr) "عادت، لت، دستور" ھِڑن: "پالتو بنانا، عادت ڈالنا، سکھانا، سُدھارنا" (بلوچ862) پشتو: **ایل** (ēl) تابع، مطیع، رام، سُدھایاہوا" **ایلیدل:** "مطیع بنانا، رام ہونا، مسخر ہونا" **ایل کول:** "تابع کرنا، مطیع بنانا، سُدھانا (خٹک 203) گوار بتی: hila "سکھا" (LSI 83) کُردی: ئەھەلی "رام، مطیع "(ابراہیم پور ا 72) کالام کوہستانی: ھل (hil) "عادی، عادت" (Baart 1999b:99) کے طور پر مستعمل ہے۔

4229: براہوئی: ھیٹ (hēṭ) بکری

تامل: یاٹو (yaṭu) آٹو (āte) بکری، بھیڑ۔

کناڈا: aḍu بکری، بھیڑ

تلیگو: eṭa، ēḍuka مینڈھا۔

گونڈی: ēṭi بکری

کرخ: ایڑا (ēṛā) بکری

مالٹو: ایڑے (eṛe) بکری۔

DED میں سنسکرت کے eḍi، eḍa "بھیڑ" کو بھی اس کے مماثل قرار دیکر شامل کیا گیا ہے۔

براہوئی ھیٹ دراوڑی کی بجائے سندھی :اِیٹھ (ēth)"ایک سال سے کم عمر کی بکری، وہ بکری جو ابھی تک گابھن ہونے کے قابل نہ ہو"(بلوچ 117) سے مستعار ہے۔

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ دراوڑی، سنسکرت، سندھی اور براہوئی کے الفاظ یکساں مماثلت کے حامل ہیں۔ لیکن اس لفظ کا ماخذ سمیری :utu,udu"بھیڑ، بکری" ہے جہاں سے یہ لفظ ویدک سمیت دوسری زبانوں میں مستعمل ہوا ہے۔ اور یہ کسی دراوڑی ورثہ نہیں ہے۔

358: براہوئی: ھنگ (hiking) ہچکی

کرخ: iukhana کھانسنا

مالٹو: inqe کھانسنا۔

کرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ کے علاوہ دراوڑی کے کسی دوسری زبان میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ کرخ اور مالٹو کے الفاظ بھی براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے۔ DED میں ٹرنر (Turner) کے حوالے سے انڈوآریائی -hikk کو بھی اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ اور یہ لفظ بلاشبہ انڈوآریائی ہے کیونکہ سندھی، سرائیکی، اور بلوچی میں بھی hik مستعمل ہے۔

کلاشا: ھنگیک "ہچکی لینا" (CDIAL 1407) hikkati, (KD 123)" کھانسی، ہچکی لیتا ہے"

نیز مماثلت کے لئے دیکھئے عربی: ھکّتہ "ہچکی" (لغات عربی 348)

فارسی: ہگچہ "ہچکی" ہگہ ،ہکمک :"ہچکی" (حسن 968) روسی کے مطابق دراوڑی سے اِس کی مستعاریت غیر یقینی ہے۔ (Rossi309)

1195: براہوئی: ھنگ (hinig) "جانا"

کرخ: Kānā "جانا، جاری رکھنا، چلتے رہنا، وقت کا گذارنا، ختم ہونا، پیچش ہونا، قابل ہونا"

مالٹو: Kale جانا، آنا۔ کرخ اور مالٹو کے علاوہ دیگر کسی بھی دراوڑی زبان میں یہ مستعمل نہیں ہے۔

DED میں براہوئی ھننگ ''جانا'' کے فعل حال پیراڈائیم Kāsa, Kāna, Kavāوغیرہ کو بنیاد بنا کر اِسے کرخ کے Kānā سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کے علاوہ کرخ میں Kānā کے معنی ''پیچش ہونا'' کے بھی ہیں۔ ایمنیو نے براہوئی کے ''پڈتا کائیک'' کے استعاراتی جملے کو بنیاد بنا کر ''ھننگ'' کے مفہوم میں ''پیچش ہونا، دست لگنا'' کا بھی اضافہ کر لیا۔ جبکہ یہ بلوچی میں بھی لاپ روگ ''دست آنا'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ حالانکہ اس کے لغوی معنی ہیں ''پیٹ کا جانا''۔اور براہوئی میں بھی یہ اِسی استعاراتی معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔

جبکہ قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی فعل حال پیراڈائیم پروٹو انڈوایرانی gah1* ''جانا، حرکت کرنا'' قدیم اوستا:-ga ''جانا، حرکت کرنا،'' خوتانی:-jsa ''جانا'' سنسکرت:ga بڑے قدم اُٹھا کر چلنا، لمبے ڈگ بھر کر چلنا، داخل ہونا'' (Cheung 94) کلاشا: کلاسیک (kásik) جانا، چلنا، بہنا، (KD 151) کھوار: کوسیک ''چلنا، جانا'' سندھی: کاھنڑ ''آگے بڑھنا، ھانکنا (مویشی)، چلانا (ہل، گاڑی)، چڑھائی کرنا، حملہ کرنا، چلنا'' (بلوچ 625) سے متعلق ہے۔

اِس کے علاوہ اِس ضمن میں سیمری: ĝa ''آنا'' gen، ĝin ''آنا جانا'' (اکادی: gana ''آؤ'') سمیری: ge$_{26}$-nu ''آؤ'' بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

اِس کے علاوہ ایمنیو ھننگ کو ایک نئے مفروضہ کے تحت پروٹو دراوڑی (ey * > براہوئی: i, ē) سے جوڑتے ہوئے DED 693 تامل: eytu ''پہنچنا، قریب آنا، حاصل کرنا، مناسب ہونا'' ملیالم: eytuka حاصل کرنا، قریب آنا، لینا، پہنچنا'' کناڈا: eydu قریب آنا، پہنچنا، شامل ہونا، حاصل کرنا، مناسب'' اور کولامی:-end ''پہنچنا'' سے منطبق کرنے کی بات کرتے ہیں۔ (Emeneau 1994:26) جبکہ اس دوراز کار مفروضہ کے برعکس مذکورہ براہوئی لفظ سنسکرت: اَیَن: ''جانا، چلنا'' (انصار اللہ 31) پشتو: یون (yon) ''رفتار، کوچ، روانگی، رحلت'' یونل: ''چلنا، رفتار کرنا، رحلت کرنا'' (خٹک 1284) شنا: یی نی: ''چال، رفتار، خرام'' یَیو ءِ ک: چلنا (ضیا 469) بشگلی:-yen

um"میں جاتاہوں" yunji"تم جاتے ہو" yene"وہ جاتاہے" enĕr"آپ جاتے ہیں" ende,yenda"وہ جاتے ہیں۔"(LSI 40)

فارسی:ہین"دوڑ"(حسن978)کلاشا:ھیں(hĕ)"چلو،جاؤ"(KD 112)

ہندی: یان(yān)"روانگی" یائی:"جانے والا" (اصغر486)

کردی:ھنارتن بھیجنا،ارسال کرنا(ابراہیم پور ا 748)

ڈومکی: hun"چلو" براہوئی-hinسے مکمل مطابقت کے حامل ہیں۔اِس سلسلے میں ایمینو یہ اعتراف بھی کرتے ہیں۔" کہ چند معلوم اشتقاق کی بدولت پروٹو دراوڑی کی روٹ سلیبل ey*کی مطابقت میں براہوئی پیش رفت ابھی تک غیر یقینی ہے۔میں تجویز کروں گا کہ براہوئی میں یہ دوصورتوں یعنیiاورēکی نمائندگی کرتاہے۔ لیکن iاور ēکی فرق کو اس مرحلے پر بیان نہیں کیا جاسکتا" (Emeneau 1994:27)

تاہم اس مفروضہ کی ایک خامی یہ بھی ہے کہ تامل کاآخری سلیبل tu–ملیالم:tuka-کناڈا du–اور کولامیd–کا براہوئی سمیت مذکورہ تمام زبانوں میں نہ ہونا کیااِس بات کی دلالت کرتاہے۔کہ سنسکرت سے لے لیکر پشتو،شناتک سب نے اس سلسلے میں براہوئی کی پیروی کی ہے؟

اوراس طرح دوسری طرف صوتیاتی حوالوں سے براہوئیhiningāکا-n–سوائے کولامی میں کہیں اور دیکھنے میں نہیں ملتا۔اِس سلسلے جو سب سے اہم بات ہے کہ معنوی اعتبار سے دراوڑی کے مذکورہ الفاظ براہوئی سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے ۔ اور ایمینو اِس بات کا خود بھی اعتراف کرتے ہیں۔ کہ" DED 693 گروپ کے الفاظ معنوی اعتبار سے براہوئی سے کوئی خاص مطابقت نہیں رکھتے۔سوائے DED 1195کرخ فعل-Kaکے جو براہوئی کے فعل حال پیراڈائیم -Kaسے مطابقت رکھتاہے۔ (Emeneau 1994:26)جبکہ-Kaکے بارے میں تفصیل پچھلے صفحات میں آچکی ہے۔

51:براہوئی: ھیجنگ(hījing)خوف زدہ ہونا،دہشت زدہ ہونا۔

تامل: añcuخوف زدہ ہونا،خوف،دہشت

کوٹا: -anjخوف زدہ ہونا،

کناڈا: aṅju

تلیگو: anju

کئی: aja

جبکہ کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

مذکورہ براہوئی لفظ بلوچی: ھجم(hijm)ہژم(hižm)''خوف، دہشت'' اوستا: aešemaدرمیانہ فارسی:yšm,xyšm,hšm,xēšm ، جدید فارسی: خشم xišm (Mackanzie 94) سے متعلق ہے۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ مذکورہ الفاظ بنیادی طور پر سمیری ezzeu''خفگی، ناراضگی'' سے متعلق ہیں: نیز سمیری کا یہ لفظ اکادی میں(1) ezzēzu,uzzuاور ezzum ،''غصّہ''غصّہ، قہر، خفگی، جوش''کی صورت میں مستعمل ہیں۔

453: براہوئی: ھیل(hīlh)''مکھی''

تامل: اِی(ī) مکھی، شہد کی مکھی

ملیالم: اِیچّا(īcca) مکھی

تلیگو: اِیگا(īga)

کرخ: تینی tīnīیعنی(tīn + ī)اِے خا(exa)گھوڑے کی مکھی **مالٹو:** téni

مذکورہ دراوڑی الفاظ میں سوائے ابتدائی ī کے اور کچھ بھی براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتا۔ براہوئی hīlhکا آخری سلیبل lhکا مذکورہ دراوڑی الفاظ کے آخری سلیبل سے، ہئیتی مطابقت دیکھنے میں نہیں ملتا۔

ایمینو 1980 کے تحریر کردہ اپنے نظر ثانی مضمون Brahvi Lateral Form Proto-Dravidian * r̤ میں اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ براہوئی hīlh کو DED453 435 کے زمرے میں رکھا گیا ہے کہ جن کی بنیادی ہیئیت واضح طور پر ā ہے جبکہ اس فہرست میں پہلوئی (lateral) ہیئیت نہیں ملتا۔ سو DED 457 کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے جس کے معنی ہیں۔ ''چیونٹی نماڑنے والا کیڑا جو لکڑی میں سوراخ بناتا ہے'' مثلاً ٔ تامل: īcal, ملیالم:īyal کناڈا:īcal تلیگو:isuḷḷu īyal 453 اور 457 میں ī *مشترکہ صورت میں ملتا ہے۔ اِس لیے یہ امکان ہے کہ ایٹم 457، ایٹم 453 کی سادہ بنیادوں کی ایک ایسی اشتقاق ہے جو ایک خاص مفہوم کا حامل ہے۔ جنوبی دراوڑی ایٹم 457 DED īcal کی -c جو کہ تامل، ملیالم میں y ہے۔ (اور یہ یقیناً اس کی ثانوی صورت ہے) لیکن یہ بھی نوٹ کرنا چاہیے کہ 543 ملیالم īcca میں -cc- پہلے سے ہی ایک اضافی صورت رکھتا ہے۔ کیا ہم یہ دلیل دے سکتے ہیں۔ کہ براہوئی hilh، c اور y کے بغیر یا اس کے ساتھ ī * + al- کی نمائندگی کرتا ہے؟ لیکن یہ مطابقت اور متوازیت کا حامل نہیں ہے تاہم ناممکن بھی نہیں ہے۔ اگر یہ تجویز تسلیم نہیں کیا جاتا تو پھر اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ براہوئی hilh جو کہ i اور پہلوئی لاحقہ lh پر مشتمل ہے۔ تو DED 453 میں ایسا مطابقتی صورت دیکھنے میں نہیں ملتا۔ (Emeneau 1994:305)

بہر حال براہوئی hilh ہندی: اَلِ ''شہد کی مکھی، بچھو'' (اصغر 68)

شنا: ھَیرے (جمع): ''کیڑے'' ھَیر: ''کیڑا، گیہوں کو کھانے والا کیڑا'' (ضیا459)

کلاشا: ھولولو (کاریک): (-hoḷulo) ''خشک اشیائے خوردنی میں کیڑے پڑنا'' (KD124) کردی: ھاریہ ''سبزیوں اور فصلوں پر حملہ آور کیڑا'' (ابراہیم پور ا 743) سے مطابقت کا حامل ہے۔

473: براہوئی: ھیننگ (hīning) مال مویشیوں کا بچہ جننا،

تامل: īn ''جننا، سامنے لانا، مہیا کرنا، پیدا کرنا''

تلیگو: īnu ''جننا، سامنے لانا، مہیا کرنا''

تامل اور تلیگو کے علاوہ یہ لفظ کسی دوسری دراوڑی زبان میں مستعمل نہیں ہے۔ کال ویل انگریزی ean,yean اور اینگلو سیکسن: eanian ''جننا'' کو اس کا مماثل قرار دیتے ہیں (Caldwell 1961:589) نیز مماثلت کے لئے دیکھئے۔ عربی: اِنتاج (intaj) ''اونٹنی، یا گھوڑے کے جننے کا وقت آپہنچنا، بچہ جننا'' (حسن 67)

DEDR 740: براہوئی: ھِیت (hit) بات

کناڈا: ese آواز کرنا۔

؟کئی: ēsa ''پڑھنا، گانا، گانا گانا، تبانا، کہنا''

براہوئی میں ''ھیت'' کے معنی ہیں۔ بات، اور ''ھیت کننگ'' کے معنی ہیں ''بات کرنا، گفتگو کرنا'' جس کا کناڈا ese ''آواز کرنا'' اور کئی ēsa جسے سوالیہ قرار دیکر اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے، سے کوئی اتنا قریبی تعلق نہیں بنتا۔ اگر اس طرح کی مماثلتوں کو جواز بنایا جائے تو پھر کردی: ھیتہ (ھیتہ) ''چیخ، پکار، فریاد (ابراہیم پور ا 783) کو براہوئی ''ھیت'' کے ساتھ مماثل کرنے میں کیا قباحت ہو سکتی ہے؟ جبکہ براہوئی اور کردی الفاظ اشتقاقی طور پر بھی بہت ہی مطابقت رکھتے ہیں۔ بہر حال قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی ''ھیت'' اور کردی: ھیتہ اکادی: atwu awātu, ''لفظ، تقریر'' سے متعلق نظر آتی ہیں۔ ممکن ہے کہ ھرری: uttar ''لفظ، تقریر'' اور پشتو: اترے جو عام طور پر ''خبرے اترے'' کی صورت میں مستعمل نظر آتا ہے اِسی سے متعلق ہوں؟

DEDR 996: براہوئی: ھوغنگ (hōghing) ''رونا''

کُرخ: olesa ''افسوس کا اظہار کرنا، غم کرنا''

مالٹو: olGe ''چلانا، رونا''

اگرچہ براہوئی کا یہ ایٹم DED میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ تاہم DEDR میں جس طرح سے براہوئی کے ھوغنگ کو کُرخ اور مالٹو کے ساتھ نتھی کیا گیا۔ اس میں کسی قسم کی اشتقاقی مماثلت نظر نہیں آتی۔ کیونکہ

کرخ اور مالٹو میں واضح طور پر ɾ انتہائی نمایاں اورواضح ہے۔ اور یہ الفاظ ''اولخا'' اور ''اولگا'' براہوئی ''ھوغنگ'' کی بجائے تُرکی -agla ''رونا'' (ذوالفقار، اُزون 66:1990) سے واضح مماثلت اور مطابقت کا حامل ہیں۔ جہاں ترکی اور دراوڑی میں صرف ɾ کی تقلیب (Metethesis) ملتاہے۔

479: براہوئی: ھور (hōr) اُنگلی

تامل: ukir ناخن، پاؤں کے ناخن، پنجہ

کناڈا: ugur ناخن، پنجہ

تولو: uguru ناخن، پنجہ

تلیگو: gōru ناخن، پنجہ

کُرخ: Uṛokh ناخن پنجہ

مالٹو: orgụ ناخن، پنجہ

براہوئی میں ''ھور'' انگلی کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جبکہ ''ناخن اور پنجے'' کے لئے براہوئی میں زیل کا لفظ مستعمل ہے جو براہ راست عربی ظِلف (f)Zil'' مویشیوں کا کھر، پنجہ'' (حسن 580) سے متعلق ہے۔ جبکہ دراوڑی زبانوں کے مذکورہ ،الفاظ واضح طور پر **سندھی:** angur (بلوچ 28) کلاشا: angu، پھلورا: anguṛi **سوی افغانستان:** anguṛi (Decker 180) دریل شنا، تنگر شنا: ha'guri (Backstrom 1992:307)

وخی: yangal (Backstrom 1992:273) سے مطابقت رکھتے ہیں۔ براہوئی کا ھور ممکن ہے

فارسی: اور ''مکا'' (حسن 74) سے متعلق ہو۔ یا کردی کے بادینانی لہجہ: ھویرک Haver(k) ''پاؤں ٹخنہ'' (ابراہیم پور ا 753) سے متعلق ہو۔ نیز اس ضمن میں دیکھیئے بلوچی: مور (دانگ) ''انگلی''

DEDR 633: براہوئی: ھُف (huf) ''پھونک، وہ ہوا جو زور سے منہ سے نکالی جائے'' ھف کننگ ''زور سے منہ سے ہوا نکالنا، پھونک مارنا''

توڈا: اُوِفین (ūfīn) ہوا کا چلنا، ہوا کا لے اُڑانا (جیسے راکھ کا)،

کناڈا: uphi, uph گندگی کو صاف کرنے کے لئے مُنہ کو زور سے ہلانے کی وجہ سے نکلنے والی آواز براہوئی ''ھُف'' واضح طور پر بلوچی ھُپ (hup) ھُپ کنگ (hupkanag) ''پھونکنا، پھونک مارنا، انگاروں کو پھونک مار کر آگ کا روشن کرنا، پھونک مار کر غبارے وغیرہ میں ہوا بھرنا، اڑانا، ختم کرنا، دم کرنے کے لیے پڑھ کر پھونک مارنا'' سے مستعمل نظر آتا ہے۔

اگرچہ سب سے پہلے ڈینس بِرے نے اِسے دراوڑی سے نتھی کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ایمنیو وغیرہ نے اِسے شروع میں DED میں شامل نہیں کیا تھا تاہم بعد میں اِسے DEDS 545 کے تحت شامل کیا گیا۔ اور پھر اِسے DEDR 633 کے زمرے میں شامل کیا گیا۔

اگرچہ ٹوڈا اور کناڈا کے الفاظ کسی حد تک براہوئی سے مماثلت رکھتے ہیں۔ تاہم یہ الفاظ انڈوآرایائی پُھو (phū) ہندی: پُھو'' پھونکنے کی آواز، زور سے مُنہ سے ہوا نکالنے کی آواز'' سے بھی یکساں طور پر مطابقت اور مماثلت کا حامل ہیں۔

لیکن قرینِ قیاس یہی ہے۔ کہ براہوئی اور بلوچی الفاظ عربی: اُفّ (uff) ''پھونک'' (لغات عربی 408) سے واضح مطابقت اور مشابہت کا حامل ہیں۔

DED 625,610: براہوئی: ھُننگ (hunning)

DED میں اگرچہ ایک طرف دُہرے حوالے کے ذریعے براہوئی ھُننگ کو DED 625 تامل: unnu ''سوچنا، خیال کرنا'' کناڈا: uṅkisu ''غور کرنا'' جبکہ huring کو DED 610 تامل: uṟu ''سوچنا، ذہن میں آنا'' کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ تاہم دوسری طرف ایمنیو huring کو hunning کا allomorph سمجھتے ہیں۔ جبکہ اغلب خیال یہ ہے کہ یہ دونوں فعل

جُداگانہ حیثیت کے حامل ہیں کیونکہ اس سلسلے میں سندھی، پشتو، ھندی، کشمیری زبانوں کی مطابقت کی مثالیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

سندھی: اون ''انتظار، اندیشہ، فکر، خیال، یاد'' (بلوچ112) **ھور:** ''اندیشہ، کھٹکا، خطرہ، فکر، خیال، وہم، گمان، انتظار، پریشانی'' (بلوچ860)

ھرنْ: کسی بات کا دل میں کھٹکنا، یاد آنا، ذہین میں آنا، کسی واقعے کا احساس ہونا، کسی بات کا دل میں چبھنا (بلوچ 843-4) **پشتو:** انگارنہ، انگیرنہ، انگیرل: '' فرض کرنا، خیال کرنا، سمجھ لینا، تصور کرنا''، (خٹک 60-158) **ہندی:** ہیَرنا: '' کھوجنا، ڈھونڈنا، دیکھنا، راہ تکنا''، (اصغر 484) **کشمیری: ہَن:** ''سُوجھنا، خیال کرنا'' (میر66)

فارسی: آنگار، انگاردن'' سمجھنا، خیال کرنا، گمان کرنا، معلوم کرنا'' (حسن 72) براہوئی ھُننگ سندھی ''اون'' اور ھرِنگ سندھی ''ھرنْ'' سے نہ صرف مطابقت کا حامل ہیں۔ بلکہ براہ راست سندھی سے مستعار نظر آتے ہیں۔

نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔ **سمیری:** (m-)Ûru ''نگرانی کرنا، چوکیداری کرنا''

565: براہوئی: ھُشنگ (hushing) جلنا۔

تامل: uru جلنا، غصہ ہونا۔

کناڈا: uri جلنا، شعلہ وغیرہ

جبکہ کرخ اور مالٹو میں اس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی: ''ھُشنگ'' واضح طور پر اوسیٹی usong ''جلنا'' آرمینی aušana ''آتش دان'' سنسکرت اُش (oṣ) لاطینی ustus ''جلنا'' (cheung 170) کلاشا: اوش (osh) ''گرم'' اوش گریبک: ''جلنا'' اوشیک ''گرم کرنا'' (KD 224-5) سے متعلق ہے۔

دراوڑی uru یا uri کا اگر کوئی تعلق بنتا بھی ہے۔ تو پشتو: اور "آگ" کردی: ئہ یر "آگ" ئہ یر گا "آتش گاہ" (ابراہیم پور ا 73) سے بنتا ہے۔

647: براہوئی: ھولنگ (hūling) "کتے یا گیدڑ وغیرہ کا چلانا، بھونکنا"

تامل: ūḷai کتے یا گیدڑ کا چلانا

ملیالم: ūḷi

کناڈا: ūḷ

تلیگو: ūla لومڑی کا چلانا

اگرچہ ایمنیو وغیرہ نے براہوئی کے اِس ایٹم کو دراوڑی کے ساتھ نتھی نہیں کیا اور نہ ہی اِسے DED اور DERD میں شامل کیا گیا۔ تاہم بعض مضامین میں براہوئی کے ھولنگ کو دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے نتھی کرنے کی بات کی جاتی ہے۔

تاہم یہ بلوچی میں ھولگ (hūlag) کردی: ھولاندن "گھوڑا، گائے، اور خچر وغیرہ کا چلانا" (ابراہیم پور ا 751) مستعمل ہے۔ ترکی:-havla "بھونکنا" (ذوالفقار، ازون 60:1990)

انگریزی: howl

DEDR 753: براہوئی: ھوری (Hūri) گارے اور مٹی کا بنا ہوا کنٹرینر یا چھوٹا سا گودام جہاں چارہ وغیرہ کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

براہوئی کا مذکورہ لفظ DED میں شامل نہیں تھا اِسے بعد میں DEDR میں شامل کیا گیا۔ صرف کرخ میں اوری (ūri) کا لفظ "غلہ کے ڈنٹھلوں کی گٹھڑی" کے لئے مستعمل ہے۔ جبکہ براہوئی ھوری کا لفظ بنیادی طور پر مٹی اور گارے کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا بغلی کمرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے جس میں برسات

وغیرہ کے موسم میں ضروری اشیائے خوراک مثلاً راشن اور چارہ وغیرہ ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ (1) یعنی براہوئی Hūri گھر کے بڑے مکان سے منسلک مٹی سے بنا ہوا ایک چھوٹے سے بغلی کمرہ کا مفہوم دیتا ہے جہاں سامان کو ذخیرہ کیا جاتا ہے جسے کُرخ کے ūri ''غلہ کے ڈنٹھلوں کی گٹھڑی'' سے جوڑنے کا جواز سرے سے بے معنی اور لغو ہے۔

573(a): براہوئی: ھوریننگ (hūringing) سوجن، ورم، پھوڑے پھنسیوں کا نکلنا۔

کناڈا: ukku, urku ''اُٹھنا، اُبھرنا (جیسے سمندر کا) بہت زیادہ اُبلنا، جھاگ نکالنا، غصّے سے بھڑکنا''

اسم: سوجن، اُٹھنا (سیلاب کے موجوں کا)

تولو: urkuni ''اُٹھنا'' ukkuni ''اُبلنا، بُلبلے بننا، سوجنا''

تلیگو: ūru موٹا ہونا۔

---

(1) براہوئی Hūri کے معنی اور مفہوم کو سمجھنے کے لئے جناب انور مینگل کا مشکور ہوں، جنہوں نے اس بارے میں مجھے معلومات فراہم کیں۔

کووی: ūrhali ''اُبلنا''

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ سوائے کناڈا urku اور تولو Ukkuni کے جو ''ورم اور سوجن'' کے معنوں میں بھی مستعمل ہیں۔ باقی مذکورہ زبانوں میں یہ اُبلنا، بہت زیادہ گرم ہونا اور موٹا ہونا وغیرہ کے معنوں میں مستعمل ہے۔

جبکہ براہوئی ھورینگنگ واضح طور پر کردی: ھورنا مای (-Hur) ''سوجن، ورم، نکلنا، برآمد ہونا'' (ابراہیم پورا 749) سے مطابقت کا حامل ہے۔

نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔ **کشمیری:** ھرِن (hur-un) ''بڑھنا''

ھرہ (hura) بڑھ (میر 59)

پشتو: خُرکیدل (-xur) بھوڑے پھنسی میں پیٹ پڑنا، گھاس اور سبزے کا خوب پھلنا، پھولنا، مضبوط اور موٹا ہونا (جوان لڑکا، لڑکی کا) (خٹک 792)

DED 401: براہوئی: ارٹ (iraṭ) ''دو'' ira ''صفت''

تامل: reṇṭu,irṇṭu

ملیالم: raṇṭu

کناڈا: eraṛ,erḍu,eraḍu

کوڈگو: daṇḍi

تولو: raḍḍu ''دوچیزیں''

تلیگو: reṇḍu ''دوچیزیں''

پارجی: irḍu ''دوچیزیں''

کرخ: اینٹر (ēṇ) اینٹرڈ (ēṇḍ) ''دوچیزیں''

مالٹو: iwr ''دوآدمی''

اگرچہ براہوئی کا iraṭ، ira مذکورہ دراوڑی زبانوں سے مطابقت کا حامل ہیں تاہم جس طرح کہ ہم براہوئی asi کے ضمن میں سمیری اور کاکیشائی مماثلت کا تذکرہ کرچکے ہیں۔ اِسی طرح جنوبی کاکیشائی کے جارجین زبان میں ''دو'' کے لیے ari منگرلین (Mingerlian) میں žiri اور لز (Laz)

لہجے میں ar جبکہ سواں (svan) لہجے میں jeri|jori کے الفاظ مستعمل ہیں۔اور سواں لہجے کا یہ jori تو واضح طور پر انڈو آریائی زبانوں میں جوڑی (joṛi) کی صورت میں مستعمل ہے۔

ایمنیو اور کرشنا مورتی دراوڑی or اور -ir میں جس طرح سے مادہ (root) "r" کا تذکرہ کرتے ہیں اور اِسے براہوئی سے جوڑتے ہیں تو یہی "r" کا کیشائی زبانوں میں بھی بخوبی دیکھا جاسکتا ہے۔اور اس کے علاوہ مشرقی آرمینی زبان میں بھی "دو" کے لئے yerkn کا لفظ مستعمل ہے۔جبکہ دوسری طرف حیران کن طور پر شنا زبان میں رٹ (raṭ) "جوڑا" رٹ تھروءِک: دو حصّوں میں توڑنا" کے معنوں میں مستعمل ہے۔(ضیا251)

اس کے علاہ مماثلت کے طور پر "دوسرا، دیگر" کے معنوں میں عبرانی میں aherim شامی میں ahrena جیسے الفاظ مستعمل ہے جو کہ جدید عربی میں آخر (axar) اور uxra کے طور پر مستعمل ہے۔ ممکن ہے اُردو کا "اور" اور پنجابی کا "ہور" اِسی ماخذ سے تعلق رکھتے ہیں۔

415: براہوئی: اِرغ (iragh) "روٹی، غذا"

تامل: irai پرندوں، جانوروں کا خوراک، شکار

ملیالم: ira پرندوں، سانپ وغیرہ کا خوراک

کوٹا: erپرندوں کا اپنے بچوں کے لئے لایا ہوا خوراک، درندوں کا شکار

کناڈا: eraخوراک

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

era,ere,ira,iraiکی بجائے براہوئی کا مکمل لفظ iraghہے جو معنوی اعتبار سے بھی دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے واضح مطابقت نہیں رکھتا۔

براہوئی ''اِرغ'' واضح طور پر عربی: رَغیف(if)ragh ''روٹی'' (لغات عربی477) کے آخری ''یف'' کے حذف ہونے اور ''رُغ'' سے پہلے واول iکے اضافہ سے اِرغ(iragh) بنا ہے۔

یا عربی ارغفہ (fa)argh ''روٹیاں'' (لغات عربی111) کے آخری فہ (fa) کے حذف ہونے کے باعث arghسے iraghکی صورت میں سامنے آیا ہے۔

419: براہوئی: ارس(iris) کنگھی

کُرخ: ircnaکھرچُنا۔

مالٹو: Irce کھرچُنا۔

کرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ DED 427 سے مطابقت رکھتے ہیں اور اِس سلسلے میں تفصیل وہاں ملاحظہ کیجئے۔ اس کے علاہ ''ارس'' کی مطابقت میں DED 593 کے ایٹم کو بھی مماثل قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً 593 تامل: uṛu بالوں کو اُنگلیوں کے ذریعے ٹھیک کرنا۔

پارجی: -uṛ کنگھی کرنا۔

کئی: ṛūsa ملنا، سٹروک لگانا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

کوڈی: rūssali ''کسی دوسرے کے بالوں کو سنوارنا''

روچا(rūca) کنگھی

گونڈی: اڑس(-Iṛs) کنگھی کرنا۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی ''ارس'' پروٹوایرانی ṷrais''موڑنا'،بُننا'' جدیداوستا: uruuaās ''بل دینا،تاب دینا،موڑنا'' (Cheung 437)

بلوچی: -rēs-''بُننا،تاب دینا،بٹنا'' سے مشتق ہے۔جس طرح بلوچی میں کنگھی کے لیے سر رندیعنی (سر+رند)''سر کے بالوں کو سنوارنے والا'' مستعمل ہے۔اِسی طرح براہوئی''ارس'' بھی اِسی مفہوم کا حامل ہے۔

4234: براہوئی: اِی(ī)''میں'' کنا(Kana)''میرا،میری''

تامل: nāṉ,yān

ملیالم: ñān

کوٹا: nān, ān

تلیگو: nenu, ēnu

کرخ: ēn

مالٹو: én

مذکورہ دراوڑی الفاظ کے مطابقت میں براہوئی ī کو جوڑنے کا مفروضہ یہ ہے کہ ممکن ہے براہوئی نے(پروٹو دراوڑی مفروضہ *yā|ēn) کرخ اور مالٹو ēn کے n کو حذف کیا اور واول ē کو ī سے بدل کر اِسے اِی(ī) کی صورت میں اپنالیا۔

لیکن ایمنیو اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ باقاعدہ مطابقت کے سلسلے میں یہ تشریح اور وضاحت نہیں کر سکتے کہ دراوڑی ēn میں براہوئی n کیسے متروک ہوا اور واول ē براہوئی میں کیونکر ī ہوا۔ (Emeneau 1994:4)

اگر ān,yān اور ēn کی بنیاد پر مثلاً تامل yān تلیگو ēnu کئی: ānu کوٹا وغیرہ ān اور کرخ مالٹو ēn کی بنیاد پر براہوئی ī کو ان سے منسلک کیا جاتا ہے تو عربی ana شامی ena عبرانی ani اکادی anakū سے مماثلت کیوں تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ اور اسی طرح براہوئی محرف حالت -kan کو اکادی anakū سے مشابہت کیوں تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ براہوئی nan "ہم" بھی دوسری طرف عربی nahnu شامی hnan عبرانی anahnu اکادی nīnu آرامی ānan کے مشابہت رکھتا ہے۔ دراوڑی ni جو کہ براہوئی میں بھی nī ہے۔ اس کے علاوہ یہ عیلامی زبان میں بھی ni اور nu مستعمل ہے۔ اِسی طرح براہوئی num جسے تامل nim توڑا، کوٹا، کرخ اور مالٹو nīm سے جوڑا جاتا ہے جو کہ عیلامی میں بھی num ہے۔ تاہم اس ضمن میں اکادی attunu عربی: antum عبرانی: attem شامی atton "تم" قدرے مختلف صورت کے حامل نظر آتے ہیں۔

1879: براہوئی: جخنگ (jakhkhing) چُبھنا (کانٹا یا سوئی وغیرہ کا)

کرخ : چکّھنا (cakkhna) کسی نوکدار چیز سے چبھونا، چبھوانا، پنکچر ہو جانا۔

مالٹو: (caqe) "ڈنگ مارنا، چُبھنا، گھونپنا"

کرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ کے علاوہ اِسی طرح کا کوئی لفظ دراوڑی کے دوسری زبان میں مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر پشتو: جغول (Jagh-wal)، جغیدل: (Jaghi-dal) زور سے کوئی چیز اندر گھسیڑنا، ٹھونسنا (خٹک 608) چخل (cax(al)، چخیدنگ: گھسیڑ، زور سے داخل کرنا، چبھونا" (خٹک 662) جاخہ: درخت یا جھاڑی کی شاخیں جو اس میں الجھی ہوئی ہوں۔ جاخہ کول: جھاڑی یا درخت کے شاخ ایک دوسرے میں اُلجھانا (خٹک 597) سے مستعار نظر آتا ہے۔ بلوچی کے مشرقی لہجے میں یہ جکھغ (Jakhagh) "گھسیڑ، ٹھونسنا" جکھینغ: "زور سے داخل کروانا، زور سے ٹھونسوانا" کے طور پر مستعمل ہے۔ اغلب خیال یہ ہے کہ بلوچی کے مشرقی لہجے نے بھی اِسے پشتو سے مستعار لیا ہے۔

براہوئی: کہنگ(Kahing) مرنا **2002:**

تامل: ca مرنا، خراب ہونا(فصلات)Cāvu"موت، گھوسٹ"

ملیالم: Cake"مرنا" Cākku موت، فنا،

کناڈا: sāy"مرنا" ۔sāvu موت، فنا۔

تلیگو: Caccu مرنا، کمزور ہونا، سوکھنا، غائب ہونا۔

کئی: Sāve مرنا، بیمار ہونا، مشکل میں مبتلا ہونا۔

کرخ: Khe'ana مرنا

مالٹو: Keye مرنا۔

کرشنا مورتی تامل ca، کناڈا Sāy وغیرہ کے استدلال پر انہیں پروٹو دراوڑی مفروضہ -CaH* جبکہ براہوئی، کرخ اور مالٹو کو پروٹو شمالی دراوڑی مفروضہ -KeH* سے ملاتے ہیں۔ McAlpin نے بھی دراوڑی اور عیلامی زبانوں کے باہمی ماخذ کے نظریہ کے سلسلے میں -Cah*"مرنا" کو پروٹو عیلامی دراوڑی (PED) کا ورثہ قرار دیا تھا۔(Krishnamurti 2003:45)

کیونکہ درمیانہ عیلامی زبان میں مرنے کے لئے -Sa اور "موت" کے لئے Sahri کا لفظ مستعمل ہے۔ مختلف مفروضوں اور نظریات سے قطع نظر ممکن ہے کہ براہوئی Kahing براہ راست پشتو: Kahidal"آہستہ آہستہ کمزور ہوتے جانا، آہستہ آہستہ گھلنا" کیاحہ (تلفظ: کیازہ، کیاجہ) "مرجھایا ہوا، پژمردہ" (خٹک 1173) سے متعلق ہو۔ نیز فارسی: کاہیدن (Kahidan)"گھٹنا، گھٹانا، دبلا ہونا" کاہیدن شدن"دبلا ہونا، غم ہونا" (حسن 684) کاستن:"گھٹنا" کاست:"گھٹا، کم ہو گیا" (حسن 679) بھی نہ صرف واضح طور پر مطابقت کے حامل ہیں بلکہ فارسی ماضی: Kās-t اور براہوئی ماضی: Kas-k بھی ایک ہی پیراڈیئم کے حامل ہیں۔

لیکن اس ضمن میں براہوئی Kahing سے کلاشا: کھاوگانی (Khawgani)"وفات" (KD 161) کی مماثلت بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

اس کے علاوہ اہم بات یہ ہے کہ براہوئی میں اس کا ماضی -Kask ہے۔ جبکہ تامل میں اس کا ماضی -Cett ملیالم میں -Ca-tt ہے۔ شمالی خاندان کُرخ اور مالٹو میں اس کا ماضی -Ke-cc ہے۔ جو براہوئی کے ماضی -Kask کے -k سے یکسر مختلف ہے۔ عام طور پر براہوئی کی ماضی کی علامت -s- اور -ss- کو پروٹو دراوڑی -cc- کے مماثل قرار دیا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف کرشنا مورتی براہوئی Kasifing "مارنا، قتل کرنا، ذبح کرنا" کو بے قاعدہ قرار دیکر اِسے براہوئی کے ماضی Kask سے مشتق خیال کرتے ہیں۔

(Krishnamurti 2003:127) لیکن شاید یہ اس طرح نہیں ہے کیونکہ براہوئی Kasifing واضح طور پر سمیری gaz(2) "مارنا، ذبح کرنا، کچلنا" **بروشسکی:** کھش (khash) ذبح کرنا، خیرات کے لئے جانور کا ذبح کرنا، حلال کرنا" (Willson 80) سے مماثلت کا حامل ہے جبکہ McAlpin اس فعل کو تمام دراوڑی زبانوں میں بے قاعدہ قرار دیتے ہیں۔ (McAlpin 2003:538)

اس ضمن میں سب سے اہم بات تو ہے کہ اُن کے مفروضہ کے مطابق صرف ū|u اور ē|e سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -C* شمالی خاندان میں -k سے بدلتا ہے۔ باقی واول میں پروٹو دراوڑی -C* شمالی خاندان میں -C ہی رہتا ہے۔ تاہم اگرچہ 1988 میں ایمنیو اپنے اِس مفروضہ سے بھی دستبردار ہوگئے تھے کیونکہ کرخ اور مالٹو میں اِسی طرح کی متعدد مثالیں دستیاب ہیں کہ ū|u اور ē|e سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -C* ان زبانوں میں -C ہی رہتا ہے خود براہوئی میں بھی اِس طرح کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ جنہیں یا تو وہ جان بوجھ کر نظر انداز کرتے ہیں۔ جن کا ذکر آگے آئے گا یا انہیں انڈو آریائی سے مستعار سمجھ کر مسترد کرتے ہیں۔ لیکن وہ اِس مفروضہ کے دستبردار ہونے کے باوجود براہوئی Kubēn کو دراوڑی -Cuma براہوئی Kūring کو دراوڑی -Cūr براہوئی Kēb کو دراوڑی -Cer سے منتھی کرنے کے سلسلے میں بضد نظر آتے ہیں اور انہیں DEDR میں اُسی طرح برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

اگرچہ اُن کا ū|u اور e|ē سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -C* کا شمالی خاندان میں -K سے بدلنے کا مفروضہ ہی ناکام ہو گیا ہے تو پھر دوسری طرف a|ā سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -C* کا شمالی خاندان میں -K سے بدلنے کا ایک اور نیا مفروضہ یا جواز کیا معنی رکھتا ہے؟

خیر وہ جس طرح سے پروٹو دراوڑی Cā|ca* کو شمالی دراوڑی خاندان میں Kā|Ka سے بدلنے کی بات کرتے ہیں۔ تو اِس ضمن میں متعدد ایسی مثالیں دستیاب ہیں کہ براہوئی میں پروٹو دراوڑی Cā|ca* مذکورہ مفروضہ کے تحت Kā|Ka میں بدلنے کی بجائے Cā|Ca ہی رہتا ہے۔

مثلاً DEDR 2356 تامل، ملیالم: cardaṭu "ڈوری، رسی، گلے کا ہار" کوٹا: Carḍ "گلوبند" تلیگو: trāḍu "رسی، ڈوری" کولامی: ta'ḍ "رسی" جبکہ یہ براہوئی اور بلوچی ہر دو زبانوں میں چٹ (Ciṭṭ) کی صورت میں مستعمل ہے۔ جبکہ یہ کُردی میں شریت (šaret) (ابراہیم پور ۱ 427) اور سیتہ (sīta) (ابراہیم پور ۱ 419) کی صورت میں مستعمل ہے۔ بنیادی طور پر یہ اکادی Šerešerrutu "ڈوری" مکے پہننے کی ڈوری" سے متعلق ہے جو کہ موجودہ عربی میں "شریطہ" کے طور پر مستعمل ہے جہاں دراوڑی زبانوں سمیت، براہوئی، بلوچی، کردی اور عربی نے براہ راست اِسے اپنا لیا ہے۔

جبکہ دوسری طرف کولامی: ta'ḍ کی پیش رفت تو بلوچی: ساد (sād) "رسی" سے مماثلت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اختصاری پیش رفت بہر حال براہ راست اکادی کے مذکورہ لفظ سے ماخوذ ہیں۔ جہاں یہ کُردی میں "شریت" کے ساتھ ساتھ "سیتہ" کی صورت میں بھی نمایاں ہے۔

اِسی طرح دراوڑی DED 2322 "تباہ، تباہی، اجاڑنا، برباد کرنا، خاتمہ" کے معنوں میں یہ تامل میں Caṭṭu، taṭṭi تولو میں Caṭṭu مستعمل ہے۔ جو براہوئی میں چٹ (Caṭ) "تباہ، ختم، سُست" کے طور پر مستعمل ہے۔ اگرچہ براہوئی کا یہ لفظ DEDR میں شامل نہیں کیا گیا حالانکہ اُس وقت ڈینس برے اِسے تامل، ملیالم Kuṭu، کناڈا Kedu، تولو Caṭṭu، تلیگو eḍu

(Bary1977:85)Ceḍu سے جوڑنے کی بات کی تھی نہ جانے ایمنیو وغیرہ نے اسے کیوں درخور اعتنا نہیں سمجھا؟ تاہم یا تو اِسے cat ہی رہنے دیا جائے یا پھر اِسے ایمنیو وغیرہ کے خواہش پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ چاہیں تو اِسے Kaṭ میں تبدیل کریں یا اِس طرح رہنے دیں۔

اگر اس طرح نہیں تو پھر ایک ہی مفروضہ ہونا چاہیے کوئی ایک ہی کسوٹی ہونی چاہیے کیونکہ جس طرح سے براہوئی Kal "پانی کا گڑھا، پانی کا تالاب" کو 2367 Calame "چھوٹا گڑھا" سے جوڑتے نظر آتے ہیں اصولی طور پر انہیں ایک ہی بات کرنا چاہیے لیکن وہ کبھی براہوئی -C کو دراوڑی -K سے بدلنے کی بات کرتے ہیں۔ اور کبھی اِس کے برعکس براہوئی -K کو دراوڑی -C سے بدلنے کی بات کرتے ہیں۔

اِسی طرح ایمنیو پروٹو دراوڑی Cū|Cu* کو براہوئی Kū|Ku سے بدلنے کی بات کرتے ہیں۔ حالانکہ دراوڑی DER 2666 تلیگو:Culli, Culla کرخ:Cuṇḍo "آلہ تناسل" جو کہ براہوئی میں بھی چل (Call) اور "بچے کا آلہ تناسل" کے طور پر مستعمل ہے۔ اور بلوچی میں بھی یہ "چل" ہے جبکہ فارسی میں یہ چُل (Cul) ہے جو کہ دراوڑی سے زیادہ قریب ہے۔ اصولی طور پر اسے ایمنیو کے مفروضہ کے مطابق براہوئی میں کل (Kul) ہونا چاہیے تھا۔ اِسی طرح DEDR 2193 تامل: Coṇṭu,Cuṇṭu "چونچ، نچلا ہونٹ" ملیالم:Cuṇṭu "چھوٹا چونچ، ہونٹ، تھوتھنی" کناڈا: Cuṇḍu "پرندے کی چونچ" **پارجی:** cond "مُنہ، چونچ" جیسے الفاظ کا تعلق ہے۔ براہوئی اور بلوچی میں یہ سُنٹ (sunṭ) کے طور پر مستعمل ہے جبکہ فارسی میں یہ شُند "منقار، چونچ" (حسن 541) کے طور پر مستعمل ہے۔ اصولی طور پر ایمنیو کے مفروضہ کے مطابق اِسے براہوئی میں Kunṭu یا Kunṭ ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ اس سے قبل براہوئی Kūring کو دراوڑی -Cūr، براہوئی Kubēn کو دراوڑی -Cuma اور براہوئی Kēb کو دراوڑی Cēr "شامل ہونا، منسلک ہونا، قریب ہونا" سے نتھی کر چکے ہیں۔ اگرچہ اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں تاہم طوالت کے باعث ھم اس کے تفصیل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

اصل میں یہ محض "توڑ جوڑ" کی بنیاد پر وہ بے بنیاد مفروضے ہیں جن میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ تاہم وہ اپنی آسانی اور پسند کی نتائج حاصل کرنے کے لئے اِسے بے قاعدہ وقوع پزیری (Sporadic Development) قرار دیکر اسی پر بضد نظر آتے ہیں۔

تاہم اس کے علاوہ انڈوآریائی "مرنا" کے لئے -śava مستعمل ہے۔اور Turner کے مطابق یہ تامل:-C ā "مرنا" سے مستعار نہیں ہے۔(CDIAL 12356) تو پھر اس طرح کی مطابقتوں کو کس طرح اور کیونکر دراوڑی سے منتھی کیا جاسکتا ہے۔؟

براہوئی: کل (Kal) "پانی کا گڑھا، پانی کا تالاب" DED 1956,DERD 2367

براہوئی "کل" کو DED 1965 میں شامل نہیں کیا گیا تھا جبکہ بعد میں سوالیہ قرار دیکر اِسے DEDR 2367 کناڈا: calime, calame تلیگو: Celama "چھوٹا گڑھا" کے ساتھ شامل کیا گیا۔

ایمنیو نے 1974 کے تحریر کردہ اپنے مضمون North Dravidian velar Stop میں براہوئی kal کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھا تھا۔ اگر براہوئی Kal کو DED 1239 تامل: کال (Kāl) "آبپاشی کا چینل" سے جوڑا جائے، جس میں طویل واول ā مستعمل ہے تو پھر اِسے براہوئی میں "خال" ہونا چاہیے۔

ایک اور تجویز یہ بھی ہوسکتی ہے کہ براہوئی kal کو سنسکرت Khalla "پانی کا چینل" یراکرت -Khalla "چھوٹا ندی" ، ممکن ہے کہ ان کا ماخذ DED 1239 تامل: kāl ہو، سے جوڑا جائے تاہم براہوئی کے لئے کسی جدید انڈوآریائی ماخذ تجویز کیا جاسکتا تھا لیکن اس طرح کی کوئی مثال جدید شمالی مغربی زبانوں سندھی وغیرہ میں نہیں ملتا۔ ممکن ہے کہ براہوئی kal ہندی: Khāl سے متعلق ہوتا اگر براہوئی میں طویل واول ā ہوتا۔ اگر یہ تجویز کیا جائے کہ براہوئی نے اسے بہت ہی ابتدائی عہد میں کسی انڈوآریائی سے مستعار لیا ہوگا جیسے پراکرت میں یہ -Khalla مستعمل ہے لیکن شمال مغربی زبانوں میں اس طرح کی مثال نہیں ملتی تاہم براہوئی Kal ایک ایسی غیر یقینی ماخذ سے تعلق رکھتا ہے۔ بہتر ہے کہ اِسے مزید بحث کے لئے ترک کردیا جائے (Emeneau 1994:5-4)

اس کے علاوہ ایمنیو اپنے مضمون Proto- *C-And Its Developments Dravidian میں براہوئی Kal کے بارے میں لکھتے ہیں کہ Calame DEDR

2367 وغیرہ سے براہوئی کی مطابقت مشکوک ہے۔ انڈوآریائی Kal اسکا ماخذ ہو سکتا ہے اس لئے اِسے DEDR 2367 کی فہرست سے حذف کیا جائے (Emeneau 1994:369)

براہوئی kal کا ماخذ کیا ہے یا کیا نہیں ہے۔ اِس بحث سے قطع نظر بنیادی طور پر یہ الفاظ اکادی Kālu "ڈیم" آپاشی کا چینل "Kalakku" "گڑھا، کھدائی" سے متعلق ہیں جہاں یہ DED 1239 میں kāl کے طور پر مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ جدید فارسی میں یہ چال "چھوٹا کنواں، چھوٹا گڑھا" (حسن 283) کردی: چال "سوراخ: گڑھا" (ابراہیم پور ا 220)

فارسی: چل "ندی نالہ کا بند" (حسن 292) بلوچی میں واول a کے ساتھ چل: "پانی کا چھوٹا گڑھا" مستعمل ہے۔ اصل میں ایمنیو وغیرہ کا مشکل یہ ہے کہ وہ براہوئی Kal کو تامل Kāl سے اِس لئے منطبق نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے مفروضہ کے مطابق ā اور ā سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -K* براہوئی میں -X بنتا ہے۔ اسلئے انہوں نے براہوئی kal کو سنسکرت -Khalla سے ملانے کی بجائے کیونکہ ان کے خیال میں یہ بھی دراوڑی سے مستعار ہے۔ Calame DEDR 2367 وغیرہ سے جوڑنے کی کوشش کی۔ لیکن واضح مطابقت نہ ہونے کے باعث بالا خر انہیں اس مفروضے سے بھی دستبردار ہونا پڑا۔

1098؟: براہوئی: کلنڈ (Kalanḍ) ٹوٹا ہوا مٹی کا برتن، پرانا برتن

تامل: کلم (Kalam) برتن، پلیٹ، مٹی کا برتن، بحری جہاز

ملیالم: کلم (Kalam) برتن، بحری جہاز

کناڈا: کلا (kala) برتن

تلیگو: کلمو(Kalamu) بحری جہاز

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے جبکہ براہوئی کے ''کلنڈ'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ براہوئی کے ''کلنڈ'' کا دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے کسی قسم سے اشتقاقی اور معنیاتی رشتہ اور تعلق نہیں ہے۔ نیز DED میں سنسکرت کے kala ''کشتی'' اور Kalaśa- ''برتن'' کو مذکورہ دراوڑی الفاظ کے مطابقت میں شامل کیا گیا ہے۔اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ اشتقاقی اور معنیاتی طور پر سنسکرت سے واضح تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کردی میں کہ لہ س (Kalas) کشتی(ابراہیم پور ا 559)فارسی:Kalak بڑا برتن، بیڑا(نقوی508)ہر دو معنوں میں مستعمل ہے۔

زیادہ اغلب خیال یہ ہے کہ براہوئی اور بلوچی ''کلنڈ'' کردی: کہ لہ کہ (کلکہ)''ٹوٹا ہوا مٹی کا برتن''(ابراہیم پور ا 559)سے متعلق ہے۔

1628: براہوئی: کننگ(Kanning) کرنا۔

تامل: Cey''کرنا، بنانا، تخلیق کرنا''

ملیالم: Ceyka کرنا، عمل کرنا۔

کناڈا: keyپرفارم کرنا۔ **تلیگو:** Cēyu کرنا، بنانا، تخلیق کرنا۔

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

ایمنیو براہوئی کننگ کے -Kann کو بلوچی اور kar کو سندھی یا لہندا جبکہ -Kē کو دراوڑی خیال کرتے ہیں۔(Emeneau 1994:57)ایمنیو براہوئی کننگ کے فعل حال تنا-Kē کو بنیاد بنا کر کننگ کو پروٹو دراوڑی مفروضہ Key* سے جوڑ کر مذکورہ بالا دراوڑی الفاظ سے نتھی کرتے ہیں۔اور -Kē کو Kanningکا ایک allomorphقرار دیتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہ براہوئی dannigکے ماضی کے تنا -dāre کو بنیاد بناکر -dar* کو dannigکا allomorphقرار دیتے ہیں۔اور اسے دراوڑی nēr''کاٹنا'' سے نتھی

کرتے ہیں۔ (گو کہ براہوئی دننگ کا لغوی مفہوم "کاٹنا" نہیں ہے۔ جس کی وضاحت اور تفصیل دننگ کے زمرے میں ملاحظہ کیجئے۔) بہر حال یہ ایک تضاد ہے کہ جہاں ایک طرف کننگ کے ماضی کے تنا-Karē کی بجائے اِسے فعل حال تنا-Kē سے جوڑ کر براہوئی Kanning کو مفروضیاتی key* کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ اصولی طور پر انہیں ایک ہی طریقہ کار اور معیار اپنانا چاہیے لیکن دونوں جگہ اُن کا تضاد نمایاں ہے۔

گو کہ وہ کبھی فعل حال تنا-de کو بھی danning کا allomroph قرار دیتے ہیں لیکن -dē میں r- کے نہ ہونے کے باعث وہ ماضی کے تنا-dar ہی کو دراوڑی nēr کے ساتھ ملاتے ہیں۔

بہر حال یہاں یہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ فارسی: کردن کا فعل حال تنا: کن (-Kun) اور امر بھی kun ہے۔ کیا "کردن" کے لئے فعل حال تنا -kun کو بنیاد بنا کر اس کے لئے -Kun کا allomorph قرار دیا جا سکتا ہے؟

اصل میں پہلوی میں یہ Kardn اور -kun دونوں طرح مستعمل ہے۔ جس کا فعل حال -kar ہے۔ اور یہ مانوئی پہلوی (manichaen) میں بھی kyrdn اور -Kwn "کرنا، اپنانا، عمل کرنا" (Cheung 50) کے طور پر مستعمل ہے۔

؟**1305: براہوئی:** کرغنگ (Karghing) کسی تیز دھار آلے سے بالوں کا مونڈنا۔

تامل: Cirai مونڈنا، درانتی سے کاٹنا۔

ملیالم: Cira مونڈنا۔

کوٹا: -Kekarvi کسی کو جگانے کے لئے آہستہ سے ہاتھ مس کرنا، جانوروں کا لڑنے سے پہلے زمین پر پاؤں مارنا،

کناڈا: -Kir مونڈنا، کھرچنا، گھسیٹنا۔

پارجی: -Kir کھرچنا

کرخ: Xercna ملنا، کسی چیز سے رگڑ کر دھونا، صاف کرنا۔

مالٹو: qarce کسی چیز یا سطح کو زیادہ زور سے ملنا، رگڑنا۔

سوالیہ قرار دیکر براہوئی کے مذکورہ لفظ کو اس فہرست میں شامل کیا گیا۔ براہوئی کرعنگ واضح طور پر بلوچی Karrag "کاٹنا، تراشنا، کھرچنا،" **پہلوی:** Karitan (Mengal64) کُردی: کرانن، کراندن (ابراہیم پورب118)

پشتو: خرینگ (Xarēng) "تراشنا، مونڈنا" خریل: "بال تراشنا، مونڈنا" (خٹک795) سے متعلق ہے۔ نیز مماثلت کے لئے دیکھئے۔

سندھی: کوڑن (Koraṇ) تراشنا، کاٹنا، چھیلنا، کترنا، چھلکا کاٹ کُرانا رنا (بلوچ654) کوڑن: بال مونڈنا، تراشنا (بلوچ 655)، **فارسی:** غراشیدن (ghar(āshidan "نوچنا، کھرچنا (نقوی 705)،

شنا: کروءِ ک: "خراشنا" کراؤ: اون کاٹنے کی قینچی (ضیا 5-324)

شنا: کرّ (kar) "تراشنا" مثلاً شُدری جُکُر کرّ تھریدین "بچے کے بال کٹوائے گئے" (ضیا 86:1986)

جبکہ دوسری طرف سمیری: kir "کھرچنا" تو واضح طور پر کناڑا اور پارجی-Kir سے مکمل مطابقت کا حامل ہے۔

1087؟ براہوئی: کرّک (karrak)

تامل: کرئی (karai) ساحل، دریا کا کنارہ، کپڑے کا کنارہ

ملیالم: کرا (Kara) ساحل، ندی کا کنارہ، کپڑے کا رنگین کنارہ۔

کوٹا: تولو: کر (kar) کپڑے کے کنارے میں لگی ہوئی رنگین پٹی۔

کناڑا: کرے (Kare) دریا کا کنارہ، ساحل، سرحد، کپڑے کا کنارہ

تلیگو: کرا (Kara) ساحل، دریا کا کنارہ۔

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل ہی نہیں ہے۔ جبکہ براہوئی کے ''کرّک'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

یہ فارسی میں کرہ: ''کنارا، اِنتہا، نہایت'' (حسن689) پہلوی:Karān ''کنارا، پہلو، انتہا، نہایت''(Cheung 49) سندھی: کر(Kar): کنارہ، ساحل، سطح سیدھ (بلوچ634)شنا: کھاری: ساحل ،دریا کا کنارہ(ضیا 317) مستعمل ہے۔ بنیادی طور پر یہ لفظ اکادی کارو(kāru)''ساحل، جیٹی، بندرگاہ'' سے متعلق ہے۔

960: براہوئی: کٹ (Kaṭ) چارپائی

تامل، ملیالم: کٹل (Kattil) کھاٹ، چارپائی

تلیگو: کٹلی (Kaṭili)

کئی: کٹے (Kaṭe)

کُرخ: کھٹی (Khati) چارپائی

مالٹو: کٹے (Kate) چارپائی۔

DED میں اس لفظ کو سنسکرت کٹھوا(khaṭva)، کھٹی (Khaṭṭi)''کھاٹ'' سے مستعار لینے کی نشاندہی کرنے کے باوجود براہوئی کے ''کٹ'' کو اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے اور یہ لفظ واضح طور پر انڈوآریائی لفظ ہے جو براہوئی کے علاوہ سندھی، بلوچی، سرائیکی، پنجابی، پشتو سمیت تمام ہندآریائی زبانوں میں مستعمل ہے۔ دوسری طرف اہم بات یہ ہے کہ اِسے ایمنیو کے مفروضہ کے مطابق اگلے واول سے پہلے کے دراوڑی کا پروٹو K* براہوئی میں x سے بدلتا ہے تو اِس اعتبار سے براہوئی میں اِسے خٹ (Xaṭ) ہونا چاہیے تھا۔ نیز یہ کردی میں بھی ''کت'' (ابراہیم پور ا 548) مستعمل ہے۔

1348: براہوئی: کے (kē) کی (Kī) نیچے کیرغ (Keragh) نیچے، تہہ

تامل: Kīṛ نیچے، تہہ، مشرق، کمتری، تحت

ملیالم: کیر (Kīṛ) کیرو (Kīru) نیچے، سابقہ، تحت۔

تلیگو: کری(-Krī) نیچے۔

کُرخ: Kiyyā نیچے۔

جبکہ مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

ایمنیو براہوئی کے کیرغ(Kēragh) کو ki "نیچے" کی مطابقت کی وجہ سے اسے دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے جوڑتے ہیں ورنہ اگلے واول ē کی وجہ سے براہوئی کے لفظ کو ایمنیو کے مفروضہ کے مطابق کیرغ کی بجائے خیرغ(Xeragh) ہونا چاہیے تھا۔اِس تضاد کے باوجود کھوار میں یہ Kirih "نیچے" (LSI 183)شنا: کھرِی(Khiri) نیچے (ضیا327) چلاس شنا: خری(Xari) (Backstrom: 389) مستعمل ہے۔

جبکہ بلوچی میں یہ چیر (Cēr)،شیر(šēr) فارسی: زیر (Zēr)اور جیر(jer)(حسن278) "نیچے" کردی: چیر(cēr) (ابراہیم پور ا 238) ژیرگ (žērag) مستعمل ہے۔ جس طرح ایمنیو براہوئی: خیر کو DED 1680تامل: چیرو(Cēṛu)"کیچڑ" ملیالم: چیرو(Cēṛu)"دلدل" (Emeneau 1994:39) سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔(جو اگرچہ معنوی اعتبار سے براہوئی کے "خیر" سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے)بعینہ اس طرح براہوئی "کیرغ" شنا اور کھوار کے مذکورہ الفاظ سے مطابقت رکھنے کے ساتھ کردی سمیت بلوچی: چیر، شیر فارسی: زیر، جیر سے مکمل مطابقت رکھتا ہے جہاں بلوچی میں براہوئی K کے بجائے Š,C اور جارسی میں J,Z ہے۔بنیادی طور پر ان تمام الفاظ کا ماخذ ایک ہی ہے۔ جسے براہِ راست دراوڑی کے Kīṛ سے جوڑنے کا مفروضہ کسی جواز کا حامل نہیں ہے۔

2312؟ براہوئی: کیب(Kēb)

تامل: Cēr متحد ہو جانا، اکھٹے ہو جانا، ضم ہو جانا، تعلق رکھنا، قریبی دوستی ہونا، ٹھیک ہونا، مناسب ہونا، رابطے میں رہنا، شامل ہونا،

ملیالم: Cēruka قریب آنا، شامل ہونا، تعلق ہونا۔

کناڈا: Sēr قریب ہونا، نزدیک ہونا، پہنچنا، آنا، تعلق رکھنا، شامل ہونا، منسلک ہونا،

تلیگو: Cēru شامل ہونا، نزدیک ہونا، متحد ہونا، پہنچنا۔

سوالیہ قرار دیکر کُرخ کے -Ker(ماضی:Kana)"جانا" کو بھی اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ DED 1195 میں کُرخ کے اِسی لفظ کو براہوئی کے ھننگ "جانا" کے (فعل حال تنا:Kā) کی مطابقت میں شامل کیا گیا ہے۔ اور یہاں دوسری طرف اسے پھر براہوئی کے Kēb سے ملانے کی بات کی گئی ہے جبکہ مالٹو میں اس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔ ایمنیو کے مفروضہ کے مطابق واول ē سے پہلے کاپروٹو دراوڑی -C*شمالی دراوڑی زبانوں میں X سے بدلتا ہے۔ اِس لیے DED 2030 تامل: Cār "پہنچنا، منحصر ہونا، پناہ لینا، منسلک ہونا، وابستگی کے لئے نزدیک ہونا" کو بھی DED 2312 **تامل:** Cēr سے ملاتے ہیں اور براہوئی Kēb کو براہ راست -Cēr سے نتھی کرنے کی بجائے ایمنیو اِسے Cār سے ملاتے ہیں۔ کیونکہ براہ راست Cēr سے نتھی کرنے کے سلسلے میں براہوئی کے لفظ کو ان کے مفروضہ کے مطابق Kēb نہیں بلکہ خیب (Xēb) ہونا ہوگا۔

اِس لئے وہ واول کے فرق کو نظر انداز کر کے Cār اور Cēr کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی Xēr "پہاڑ کے دامن میں سنگریزے والی کھلی جگہ" کو اگر دراوڑی سے ملانے کی بات ہو تو وہ پھر اِسے DED 1680 تامل Cēru "کیچڑ، دلدل" سے نتھی کرتے ہیں۔ بہر حال یہ تضاد نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن یہاں سب سے زیادہ اہم سوال یہ ہے کہ براہوئی Kēb میں دراوڑی کا مذکورہ Cēr کا r کیسے حذف ہوا؟ اور پھر براہوئی کے ابتدائی سیلبل -Kē میں b کا اضافہ کس قاعدہ اور کُلیہ کے تحت ہوا زیادہ قرینِ قیاس یہ ہے۔ کہ براہوئی Kēb اکادی qerbu(1) "نزدیک" سے متعلق ہے۔

جہاں اِس نے صوتی تسہیل کا خاطر r کو حذف کر کے اِسے Kēb کے طور پر اپنا لیا۔

1329: براہوئی: کرینگ (Kirēng) گالی، دشنام

تامل: Ciṟukku "کسی کے ساتھ ناراض ہونا" Ceṟu نفرت کرنا، ناپسند کرنا، ناراض ہونا۔

تلیگو: Ciṟṟa غصہ، ناراضگی۔

توڈا: Kiṟk تشدد، غصہ، پاگل پن۔

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ DED میں یہ لفظ شامل نہیں ہے۔ ایمنیو نے بعد میں Koḍagu and Brahvi Developments of Prot-Daravidian *r̤ میں براہوئی کرینگ کو توڈا: Kiṟk سے مماثل کرنے کی بات کی۔ (Emeneau 1994:212) لیکن توڈا اور براہوئی کرینگ کے معنی اور مفہوم میں واضح فرق نمایاں ہے جبکہ دوسری طرف تامل، تلیگو کے الفاظ واضح طور پر سرائیکی، سندھی: چِڑ "غصہ، ناراضگی، نفرت" سے متعلق ہیں جن کا براہوئی "کرینگ" سے کوئی اشتقاقی اور معنیاتی تعلق نہیں بنتا۔

براہوئی کرینگ معنوی اعتبار سے مکمل طور پر فارسی: کرہ "گالی، دشنام" (حسن 692) سے مطابقت کا حامل ہے۔ حالانکہ اسکے علاوہ عربی: کرّہ "رنج، نارضامندی، سختی" (حسن 692) کو بھی کھینچ تان کر براہوئی کرینگ سے ملایا تو جا سکتا ہے تاہم معنوی اعتبار سے بہر طور یہ براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اِسی طرح توڈا: کرک (Kirk) کو براہوئی (Kirēng) سے مماثل قرار دینا سطحی سی بات ہے۔

1271: براہوئی: کشکنگ (Kishking) "توڑنا، کھینچ کر توڑ لینا"

تلیگو: giccu کھرچنا، نچوڑنا،

پارجی: -Kice کھینچنا

گڈبا: -Kisk "نچوڑنا" -Kice "کھینچنا"

کُرخ: Kiccnā چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا(روٹی یا کسی نرم چیز کا)

؟مالٹو: Kise"جسم سے کانٹے کا نکالنا"

سب سے پہلی تو یہ ہے کہ سوائے گڈبا-Kisk"نچوڑنا" کے دراوڑی کا کوئی بھی لفظ اشتقاقی طور پر براہوئی Kishk سے مطابقت و تعلق نہیں رکھتا۔ کیونکہ براہوئی کے لفظ کا مادہ (root) کِشک (-Kishk) ہے۔ کش (Kish) نہیں ہے، کہ جسے تلیگو: گچو (giccu) پارجی: کچ-(Kicc (یا کُرخ کے کچنا (Kiccna) وغیرہ سے جوڑا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ معنوی اعتبار سے سوائے پارجی کے -Kicc جس کے معنی "کھینچنا" کے ہیں۔ جو کہ مکمل طور پر اُردو کے "کھینچ، کھینچنا" پنجابی، سرائیکی کے "کھینچ، کھینچڑ" سے مطابقت کا حامل ہے۔ کوئی بھی مذکورہ دراوڑی لفظ براہوئی سے کسی قسم کا معنوی مطابقت نہیں رکھتا تاہم اگر خواہ مخواہ دراوڑی کے اِس لفظ کو کسی سے نتھی کر بھی لیا جائے تو یہ واضح طور پر کردی کرمانجی: کش (Kišn|Kiš) **سورانی:** -Kišan ابجاز لہجہ: Keša|Keš کندولہ گورانی لہجہ: کشا (Kiša) محلات لہجہ: -Kiša "کھینچنا، نکالنا" (Cheung 242) براہوئی Kišking سے مطابقت کا حامل ہیں۔ تاہم براہوئی کا لفظ پہلوی کے Wišk(idan) "علیحدہ کرنا،جدا کرنا تقسیم کرنا" (Mackenzie 92) سے متعلق ہے۔

1337: براہوئی: کیش (Kīsh) ناک کا مواد

تامل چی (Cī) "پیپ ناک کا مواد" چیر (cīr) "پیپ"

ٹوڈا: کٹل (Kitil) گھٹ جانا، زوال، جانوروں اور پودوں کی بیماری جس میں ان کے ٹشو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تباہ، خراب،

کُرخ: Kittnaپیپ، بلغم

مالٹو: Kiteپیپ، بلغم

ایمنیو Proto Dravidian*C-and its developments میں براہوئی Kīshاور دوسرے دراوڑی امکانات پر بحث کرتے ہوئے آخر کار لکھتے ہیں کہ Brahvi Kīsh

remain puzzles in one detail or another. (Emeneau 1994:369) جبکہ براہوئی کیش واضح طور پر فارسی، کیخ (Kīx) "آنکھوں کا چپیڑ یا میل،" (حسن 718) اور پشتو: کیسر (ar)kīs "حیوانات کا زکام، ایک بیماری" (خٹک 1174) سے متعلق ہے۔ ممکن ہے کہ براہوئی نے پشتو کے Kīsar کے آخری سلیبل ar– کو حذف کر کے پشتو کے ابتدائی سلیبل Kīs کو Kīsh بنا دیا ہو۔ یا فارسی کے "کیخ" کو "کیش" بنا دیا ہو۔

اس کے علاوہ انڈس کوہستانی: کی، زیل (Ki'zel) "پیپ، ٹشو کے ٹوٹ پھوٹ کا عمل" (Hallberg 1999:95) تو واضح طور پر دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے مطابقت کا حامل ہے۔ اور عربی: قیح (qih) "پیپ، ریم" (حسن 674) بھی نوٹ کرنے کے قابل ہیں۔

1809(a) براہوئی: کونڈو (Kōnḍo) "خمیدہ، دونوں ہاتھوں اور پاؤں پر جھکا ہونے کی حالت"
تامل: Koṭu "ختم، ٹیڑھا، مڑا ہوا" Koṭukki دروازے کو بند کرنے کی کنڈی، کسی زیور کی کنڈی یا ہُک (hook) Koṭu "جھکا ہونا، ٹیڑھا ہونا، خم ہونا، گمراہ ہونا، تعصب پسند ہونا" Kōt-Vāy "کسی پہاڑی کا خمیدہ اور جھکا ہوا کنارہ"
ملیالم: Kōtuka "ٹیڑھا ہونا، ختم ہونا، لکڑی کا مڑا ہوا حصّہ"
کناڈا: Kuḍa,Kuḍu ٹیڑھا ہونے کی حالت، جھکا ہونا کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ DED میں اس کی مطابقت میں سنسکرت -Kutila کو بھی درج کیا گیا ہے۔ سنسکرت کے مذکورہ کے علاوہ دراوڑی کے الفاظ فارسی : کوز (Kōz)، کوژ (Kōž) (حسن 713) کردی: قووز (ابراہیم پور ب 344) "خم، ٹیڑھا، کج" سے مطابقت کے حامل ہیں۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی کونڈو بلوچی: کونڈ "گھٹنا" کونڈو "خمیدہ، جھکا ہونا کی حالت" پشتو: غانڈو "وہ شخص جو گھٹنوں کے بل چلتا ہے" (خٹک 1120) کردی کوودک (Kūd(aḳ "گھٹنا" (ابراہیم پور ا 544) سے متعلق ہے نیز کوہستانی: کوٹھ (kuṭh) "گھٹنا" (Hall breg 1999:93) بھی مماثلت کے حامل ہے۔

نیز بلوچی: کونڈو"،"مکوڑہ" مکوڑہ کو بلوچی میں اس کے گھٹنوں کے بل پر چلنے کی وجہ سے "کونڈو" کہا جاتا ہے۔

ایمنیو کہ مفروضہ کے مطابق اِسے براہوئی میں Kōnḍo کی بجائے خونڈو (Xōnḍo) ہونا چاہیے۔ کیونکہ ان کے مطابق صرف واول i|ī سے پہلے کا پروٹو دراوڑی میں -K* براہوئی -K ہی رہتا ہے جبکہ بقیہ واول میں براہوئی اِسے -X سے بدلتا ہے۔

1783,2204؟ براہوئی: کبین (Kubēn) "بھاری، مہنگا"

DED میں براہوئی "کبین" کی مطابقت میں سوالیہ قرار دیکر 1784 تامل: Koṛu چربی، نشوونما **ملیالم:** Koṛu "چربی، موٹا، سخت" کناڈا: Korbu, Korvu "گھنا یا موٹا ہو جانا، بڑھنا، نشوونما" درج کیا گیا ہے جو اشتقاقی اور معنوی ہر دو اعتبار سے براہوئی "کبین" سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے۔ اور اس کو ایمنیو نے بعد میں خود بھی مسترد کیا تھا۔

اسکے علاوہ براہوئی کے مذکورہ لفظ کی مطابقت میں DED 2404 تامل:-Cuma وغیرہ کو اس مفروضہ کے تحت کہ براہوئی واول u سے پہلے کے پروٹو دراوڑی -C* کو -K اور m کو b میں تبدیل کر کے اِسے "کبین" بنا دیا۔

اتنے مفروضیاتی صوتی تبدیلیوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو مذکورہ دراوڑی الفاظ معنوی اعتبار سے براہوئی "کبین" سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے۔ مثلاً **تامل:** چُما (Cuma) سود یا قرضے کا بوجھ بڑھ جانا، بوجھ بننا، اُٹھانا، مدد کرنا کسی قسم کا بوجھ اُٹھانا، رحم میں اُٹھانا، چُمٹو (Cumaṭu) "بوجھ، وزن سر پر بوجھ اُٹھانے کا پیڈ یا کُشن"

ملیالم: چُما (Cuma) بوجھ، وزن، Cumakka بوجھ اُٹھانا

کناڈا: سمبی (Simbi) سمبے (Simbe) سر پر کسی برتن وغیرہ کا اُٹھانے کے لئے گھیرا نما کپڑے جس پر برتن رکھا جاتا ہے۔ زمین پر برتن کے نیچے رکھا جانے والا گھیرا یعنی (coil)، سانپ کی کنڈلی۔

تلیگو: چُما (Cumma) بوجھ اُٹھانے کا کُشن یا پیڈ۔

کُرخ: Kum'na سر پر کسی چیز کا اٹھانا۔

مالٹو: Kume اپنے سر لینا۔ شرائط مان لینا۔

دور ازکار مفروضوں کے برعکس قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی کا کبین براہ راست اکادی Kab(du):"بھاری، اہم، محترم، گران" Kabātu:"بھاری ہونا، وزنی ہونا، مشکل ہونا" سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔

1379: براہوئی: کڈی (Kuḍḍi) چھوٹا مکان، جھونپڑا۔

تامل: Kuṭi مکان، گھر، خاندان، قصبہ

ملیالم: Kuṭi مکان، خاندان، بیوی، قبیلہ

کرخ: Kuṛya چھوٹا چھپر

مالٹو: Kuṛya "کھیت میں بنا ہوا جھونپڑا" یہ ایک وسیع الاستعمال لفظ ہے۔ انڈوآریائی زبانوں کے علاوہ یہ بلوچی اور پشتو میں بھی مستعمل ہے۔

اسکے علاوہ یہ فنش زبان میں Kota موردون: Kudo اوسٹیاک: Chot اور ٹیوٹیائی میں Cot مستعمل ہے (Caldwell 1961:563)

DEDR 1780؟ براہوئی: کُراڑا (Kurāṛa) گلے میں سوجن

تامل، ملیالم: Kuru "پھوڑا، پھنسی، چیچک"

کوٹا: Kurpum پھوڑا، پھنسی، **کونڈا:** Kūru پھوڑا۔

براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دے کر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ براہوئی کا لفظ فارسی: کورک (Kurak) پھنسی، پھوڑا (نقوی 818) سے متعلق ہے۔

2213: براہوئی: Kurring سکڑنا۔ (DEDR2687)

تامل: Curuṅku سُکڑنا، سلوٹ یا شکن پڑنا، کم ہونا، گھٹنا، Cukku سوکھ جانا۔

ملیالم: Curuṅnuka سکڑنا، سکڑ کر لپٹ جانا، سلوٹ یا شکن پڑنا، گھٹنا

Cukkuka سوکھ جانا، Cukku ''سوکھا''

کناڈا: سُرکو (Surku)، سُکّو (Sukku) سُکڑنا، کمزور پڑنا۔

تلیگو: Surūgu غائب ہونا، بھاگنا، سکڑنا، کمزور پڑنا

کولامی: سُک (-Suk) کمزور پڑنا، سُوکھنا۔

DED میں مذکورہ براہوئی لفظ کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ جبکہ بعد میں اِسے DEDR 2687 میں شامل کیا گیا۔ DED 2213 اور DED 2211 گروپ کے الفاظ میں کسی قسم کا صوتیاتی فرق نظر نہیں آتا۔ سوائے اس کے 2213 میں لاحقہ ṅk-یا kk- کا اضافہ نظر آتا ہے۔ عام طور پر انہیں ایک ہی سمجھا جاتا ہے یا انہیں قریب تر خیال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ان میں کچھ معنوی فرق بھی نظر آتا ہے تاہم تامل ، ملیالم۔ Cukkuka-Cukku کناڈا: Sukku اور کولامی -Suk بہر حال واضح طور پر اِس بات کی ولالت کرتے ہیں کہ یہ لفظ انڈو آریائی (CDIAL 12508) -Suksa شنا: شکو (Shuku) (ضیا297) کلاشا: Cuchu (KD 70) ہندی: شُشک (Shushk) ''سوکھنا'' (اصغر339) مطابقت رکھتے ہیں۔ اگر نہ بھی ہوں تب بھی براہوئی -Kurr واضح طور پر سمیری: Kur ''لپیٹنا، موڑنا، پلٹنا'' سے مطابقت رکھتا ہے۔ جس میں ایسے کسی بھی مفروضہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ

1- واول ū , u سے پہلے پروٹو دراوڑی -c* شمالی دراوڑی خاندان یعنی کرخ، مالٹو اور براہوئی میں -K بن جاتا ہے۔

2- واول ē , e سے پہلے کا پروٹو دراوڑی -c* بھی شمالی دراوڑی خاندان سے -K بن جاتا ہے۔ سمیری کے علاوہ یہ عربی میں کُرہ (Kura) ''گول، گیند، گھیرا'' (لغات عربی231)

پشتو: کوڑیدل (-Kor) ''جُھکنا، خم ہونا'' کوڑیت: ''سکڑا ہوا، لپٹا ہوا، گول''

کوریت کول: ''لپیٹنا، گول کرنا'' (خٹک 1169) سندھی: کُرو مرو کرن (-Kuru muru)

''چُر مرِ کر دینا'' (بلوچ 637) جس میں ''کُر و'' کے ساتھ ''مرِ و'' تابع مہمل ہے۔ شنا: کرو ءِ ک ''گول کر کے لپیٹنا'' (ضیا325) کلاشا: Karǒik ''بل، تاب، مروڑ'' (KD 150) بلوچی: کُر (Kur)، کُرکنگ: ''سمیٹنا'' کُورگ (Kūrag) ''لپیٹنا، سکیڑنا'' (دشتی963) مستعمل ہے۔ یہاں اہم سوال یہ ہے کہ پشتو سے لے کر شنا، کلاشا اور سندھی تک کیا سب نے پروٹو دراوڑی *c-کو -k بنانے کے سلسلے میں شمالی دراوڑی خاندان کی پیروی کی ہے؟ ممکن ہے کہ اکادی Kurū ''چھوٹا ہونا، سُکڑنا'' بھی سمیری Kur4 سے متعلق ہو؟ تاہم دوسری طرف مذکورہ دراوڑی الفاظ واضح طور پر کردی: چروک (Carūk) ''شکن، بل، سلوٹ'' چروکیان: ''بل پڑنا، شکن پڑنا، سلوٹ آنا'' (ابراہیم پور ا 224)

فارسی: چروک ''شکن، بل، سلوٹ'' (حسن288) سے مطابقت کا حامل ہیں۔

2211: براہوئی: کُورنگ (Kūring) لپیٹنا

تامل: چُری (curi) گھونگے کی طرح خمیدہ یا مڑا ہوا ہونا، تیزی سے گھومنا Curl: تیزی سے گھومنا، گردش، دائرے کی صورت میں ہونا۔ اِسم: گردش، چکر، خم ٹیڑھا

Curiyal خمیدہ، خمیدہ گیسو، بالوں کا گچھا، عورتوں کے بال

ملیالم: Curiyal ایک خاص درخت کے نرم و نازک شاخوں سے بنی ہوئی گول ٹوکری

Curḷ ''خمیدہ، لپیٹا ہوا''

کوٹا: چرن (Curṇ) کنڈلی کی طرح پڑا ہونا (جیسے سانپ یا رسی وغیرہ)

کناڈا: سُرُلی (Suruḷi) مڑا ہوا، لپٹا ہوا۔

تلیگو: دورلو (doralu) لپیٹنا۔

کُرخ: کُورنا (Kūrnā) ساڑھی کو کمر میں لپیٹنا۔

مالٹو: کُڑگے (Kuṛge) لپیٹنا۔

DED 2211اور DED 2213میں صوتیاتی اعتبار سے کچھ فرق نہیں ہے تاہم معنوی اعتبار سے کچھ فرق نظر آتا ہے۔ جس کی تفصیل DED 2213میں آچکی ہے۔ البتہ دوسری طرف براہوئی-Kūrاور-kurrمیں صوتی اور معنوی ہر دو اعتبار کوئی تفریق نظر نہیں آتا۔

1391: براہوئی: کُٹنگ (Kuṭṭing) مارنا، پیٹنا۔

تامل: کٹو (Kuṭṭu) تھپڑ مارنا، سر پر مکا مارنا، **ملیالم:** کُٹکا (Kuṭṭuka) تھپڑ مارنا، مکا مارنا۔

کناڈا: کٹو (Kuṭṭo) مارنا،

مالٹو (Kuṭye)''کیل ٹھونکنا، میخ گاڑھنا۔'' کرخ میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔DED میں اِسے واضح طور پر انڈو آریائی لفظ قرار دینے کے باوجود بھی براہوئی کے ''کٹنگ'' کو اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔

نیز DED1717 تامل: کوٹو (Koṭṭo) کو بھی انڈو آریائی لفظ مان کر اسکے مماثل قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سنسکرت کے Kuṭṭayati سے مستعار لی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کردی میں کوتان ''کُوٹنا''، مارنا (ابراہیم پور ا 528) فارسی: کوفتن ''کُوٹنا'' کوفتہ: کُوٹا ہوا، کٹا ہوا۔ مضروب (حسن 714) مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ بلوچی، براہوئی اور کردی نے فارسی کے ''ف'' کو حذف کرتے ہوئے اِسے بلوچی میں کٹگ، براہوئی میں کٹنگ اور کردی میں کوتان کی صورت میں اپنا لیا ہے۔

جس طرح فارسی کے چُفتہ ''ٹیڑھا'' کے ''ف'' کو حذف کر کے کردی نے اِسے چوت بلوچی اور براہوئی نے اِسے ''چوٹ'' سے بدل لیا۔

جبکہ Turner براہوئی کے Kuṭṭing کو انڈو آریائی سے مستعار قرار دیتے ہیں (CDIAL 227) نیز سندھی میں بھی یہ-Kuṭ سرائیکی-Kuṭṭ، پشتو:-Kuṭṭ مستعمل ہے۔

ٹرنر (Turner) کے مطابق براہوئی نے اِسے دراوڑی کی بجائے انڈوآریائی سے مستعار لی ہے (Rossi 316)

1645(a): براہوئی: خف (Xaf) کان

تامل: Cevi کان

ملیالم: Ceppi,Cevi کان

کوٹا: Kev,Keў

کونڈا: gibi

ٹوڈا: Kify

کناڈا: Kivi

گونڈی: Kevi,Kawi

تولو: Kebi

تلیگو: Cevi

منڈا: giy

کُرخ: Xēbda، **مالٹو:** qethwu

کرشنا مورتی دراوڑی Kivi,Cevi ''کان'' کو Ceppu:DEDR 1955 ''کہنا، بتانا'' سے مشتق تصور کرتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ دلیل دیتے ہیں کہ جس طرح Wen,Win ''سننا، پوچھنا'' Winu ''کان'' سے مشتق ہیں۔ اِسی طرح Kivi,Cevi وغیرہ بھی Ceppu ''بولنا، کہنا'' سے مشتق ہے۔ (Krishnamarti cited in Emeneau 1994:xv) غالب امکان یہ ہے کہ دراوڑی Ceppu سمیری اور اکادی qabu ''بولنا، کہنا'' سے مماثلت رکھتا ہے۔ جہاں بلوچی، کردی اور فارسی میں یہ gap کی صورت میں مستعمل ہے۔

تاہم براہوئی Xafکو جس طرح سے مذکورہ دراوڑی الفاظ سے نتھی کیا جاتا ہے۔ تودوسری طرف براہوئی Xaf کا سورانی کردی:gwē ''کان'' روشنی : غَوْج (γawōj) سریقولی : γaw,γewl شغنی(MeckenZie116)

γawg پشتو(γuγ) منجی (Decker2004:172)

γoi (Decker 2004:178)اور مشرقی بلوچی: گوئی (Mayer 1975:59) سے مماثلت حیران کن ہے۔

براہوئی Xafواضح طور پر کردیgwēکا ابتدائی سیلبل -gwروشنیγawōjکا ابتدائی سلیبل -γawسریقولی سلیبل -γEWاور پشتو سلیبل -γawسے مکمل مماثلت اور مطابقت کا حامل ہے۔

جہاں براہوئی ان مذکورہ زبانوں کے ابتدائی مصمتہ γ,gکوخ (x)اورwکوfمیں بدلتے نظر آتے ہیں۔ اگر براہوئی خف کو دراوڑی سے نتھی کیا جاتا ہے تو کردی، روشنی، سریقولی، پشتواور بلوچی کے مذکورہ الفاظ کو بھی دراوڑی سے کیونکر نتھی نہیں کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ گونڈی Kevi,Kawi کوٹا: kev، کناڈا:Kivi کے الفاظ تو واضح طور پر سورانی کردی gweسریقولیuwγسے مطابقت کے حامل ہیں۔

1091: براہوئی: خل(Xal)''پتھر''

تامل Kal (kaṟ,Kaṉ) پتھر، بجری، قیمتی پتھر، سنگ میل

ملیالم: Kallu,kal پتھر، چٹان، قیمتی پتھر

کناڈا: kalu, Kal پتھر، سخت، ذہنی طور پر سخت، کرخت

تلیگو: Kallu پتھر

کرخ اور مالٹو میں یہ مستعمل نہیں ہے۔ سمیری میں خر (ḫar) اور (ar):''چکی کا بڑا گول پتھر، چکی''، کے معنوں میں مستعمل ہے اس کے علاوہ سمیری میں Pur Kullu: ''پتھر کاٹنے کا اوزار''

جس میں Pur "کانٹا" اور Kullu پتھر کے معنوں میں مستعمل ہے۔اِسی طرح سمیری میں Kal "پتھر" جو کہ دو مرکب لفظوں مثلاً Sag Kal (یعنی Sag سر، سامنے + Kal پتھر) وہ "پتھر جو کہ سامنے ہے" کی صورت میں مستعمل ہے۔

اکادی: Karaš ایک قسم کا پتھر فارسی: خار، خارا "سخت پتھر" خاراتراش: "پتھر کاٹنے والا" خاراشکن: پتھر توڑنے والا

ویدک: Kara پتھر

کالام کوہستانی: کُول (Kūl) (Baart 1999 b:116) پشتو (وانالہجہ) gola "پتھر" (Hallberg 1992 b:95)

یدغہ: غر (γar) "پتھر" (Decker 1992:186)

کردی: کلو (Kalu) "مٹی کا ڈھیلا" (ابراہیم پور ا 253) خر (Xar) پتھر کا ڈھیلا (ابراہیم پور ا 252) نیز کردی میں بھی سمیری ḫar "چکی کا پتھر" بطور ھارہ: "چکی کا پتھر" (ابراہیم پور ا 742) مستعمل ہے۔

نیز مماثلت کے لئے دیکھئے

لاطینی: Caluclus "کنکر" لیپش (Lappish): Kalle "پتھر"

gul:Lesghian آرمینی: K'ar "پتھر" (Caldwell 1961:616)

1772؟ براہوئی: خلنگ (Xalling) مارنا، قتل کرنا

تامل: Kol قتل کرنا، قتل، تباہ کرنا، پکنا (غلے کے خوشوں کا)، تنگ کرنا، گرنا

ملیالم: Kolluka قتل کرنا، قتل

کوٹا: Kol قتل کرنے کا عمل یا فعل

کناڈا: Kolu,Kol قتل کرنا، قتل

تلیگو: Kollu قتل کرنا۔

کرخ اور مالٹو میں یہ مستعمل نہیں ہے جبکہ براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اِس زمرے شامل کیا گیا ہے اور ایمنیو اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ مذکورہ دراوڑی الفاظ مکمل طور پر براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے (Emeneau 1994:43) براہوئی کا مذکورہ لفظ افغانستان کے مشرقی کتی وری (Kativiri) میں کلی (Kali) ''لڑائی، جنگ'' (Decker 1992:239)

انڈس کوہستانی: کلی (kali) ''لڑائی ، جنگ'' (Hallberg 1999:95) کُردی (زازا): خلان ''توڑنا، ہاتھ پاؤں کاٹوٹنا'' (ابراہیم پور ا 271) کردی شمالی لہجہ: خلان ''توڑنا، کُوٹنا، ٹکڑے کرنا''

(ابراہیم پور ا 270)

فارسی: غل (-ghell) دادن: ''پیٹنا، مارنا'' (حسن 617) شنا: gal ''زخم'' (ضیا 84:1986) نیز

حطی میں gul ''مارنا، پیٹنا'' مثلاً ´ gul-un ''میں نے مارا، پیٹا'' (Hittite 10)

DED 973(a): براہوئی: خن (xan) آنکھ

تامل: کنڑ (Kaṇ) آنکھ

ملیالم: کنڑ (Kaṇ) آنکھ، چھوٹا سوراخ

تلیگو: Kanu آنکھ، چھوٹا سوراخ،

کرخ: Xann آنکھ

مالٹو: qanu آنکھ

اگرچہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ براہوئی ''خن'' دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے مطابقت رکھتا ہے تاہم اکادی میں آنکھ کے لئے īnu اور ēnu کا لفظ مستعمل ہے۔ آنکھ کے علاوہ اکادی میں یہ الفاظ ''پانی کا چشمہ'' کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اور یہی صورتحال عربی کے ''عین'' (جو کہ اکادی کے Īnu اور ēnu ہی سے متعلق ہے) میں بھی نظر آتا ہے جہاں یہ بیک وقت آنکھ اور پانی کا چشمہ کے لئے مستعمل ہے۔

Shendge اکادی کے Īnu یا ēnu کو ḫenu لکھتے ہیں۔ (Shendge 1997:259,291) قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی Xan بنیادی طور پر اکادی Īnu، ēnu یا خینو (ḫenu) سے خن (xan) کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ اگر Shendge کے ḫenu کو مستند نہ بھی سمجھا جائے تب بھی یہ ممکن ہے کہ اکادی Īnu اور ēnu کو براہوئی نے براہ راست Xan کی صورت میں اپنا لیا ہے اور دراوڑی زبانوں نے اِسے اپنے طور پر اپنا لیا ہے کیونکہ اِس بات کی تقویت ہمیں کُردی کے ھورامی لہجے سے بھی ملتی ہے۔ کہ جس میں ''دید، بصارت اور بینائی'' کے لئے ''ھانا'' (ابراہیم پور ب 208) کا لفظ مستعمل ہے۔

اس کے علاوہ براہوئی میں اِس طرح کی مثالیں ملتی ہیں جہاں وہ کبھی کبھار سمیری اور اکادی کے واول (Vowel) U کو X میں بدلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مثلاً سمیری: Ur—maḫ ''درندہ'' اکادی: Urmaḫḫu کو براہوئی Xarma ''بھیڑیا'' کے طور پر اپناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اِسی طرح سمیری $uzug_{2,3}$ ''عورت کی ماہواری'' یعنی ایک طرح کی ناپاکیزگی براہوئی میں Xāzg ''میلا، ناصاف'' کی صورت میں مستعمل ہے۔ اِسی طرح فارسی بھی سمیری واول u,e کو

xمیں بدلتے نظر آتے ہیں۔ مثلاً سمیری eššu ''خوشہ'' فارسی میں بھی ''خوشہ'' جبکہ بلوچی میں یہ ''ہوشگ'' کے طور پر مستعمل ہے۔اِسی طرح سمیری uzunm ''کان'' اکادی: uznu ''کان، فہم، توجہ'' قدیم فارسی میں -Xšn ''سُننا، توجہ دینا'' جبکہ بلوچی میں Kanag+uš ''سننا'' کی صورت میں مستعمل ہے۔ جہاں قدیم فارسی نے سمیری اور اکادی واول u کو x جبکہ بلوچی نے اُسی طرح u کی صورت میں برقرار رکھا ہے۔تاہم کچھ لہجوں میں Kanag+Iš بھی مستعمل ہے۔

اس کے علاوہ قرینِ قیاس یہ بھی ہے کہ سمیری gišbar یا Ušbar ''ساس، سُسر'' کو براہوئی نے Xāspar ''داماد'' کے طور پر اپنا لیا ہے جبکہ دوسری طرف اِس طرح کی مثالیں بھی ملتی ہیں، جہاں براہوئی نے سمیری u کو برقرار بھی رکھا ہے۔ مثلاً سمیری: Uru ''شہر، قصبہ، گاؤں'' براہوئی Ura گھر کے طور مستعمل ہے نیز سمیری: uru ''گرج، طوفان'' براہوئی، بلوچی میں حلقی مسدودہ کی صورت میں Hūrra اور کُردی میں بھی ھورہ (hurra) (ابراہیم پور ا 750) مستعمل ہے۔

نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔آرمینی aKn: ''آنکھ''

اگرچہ آرمینی aKn براہوئی میں باآسانی Xan کی صورت میں مماثلت کا حامل ہے۔

تاہم اس سلسلے میں مزید تحقیق و تفتیش کی ضرورت ہے۔

1209: خننگ Xaning دیکھنا، نظر آنا۔

تامل: کانٹر (Kāṇ) دیکھنا، غور کرنا، تفتیش کرنا، ظاہر ہونا۔

ملیالم: کانٹر کا (Kaṇuka) دیکھنا، مشاہدہ کرنا، غور کرنا، محسوس ہونا۔

ٹوڈا: کونٹر (-Koṇ) دیکھنا۔

تلیگو: Kanu دیکھنا۔

کرخ: Xannā "آنکھوں کے لئے خوشگوار ہونا، اچھا اثر ہونا، جچنا" مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

کالڈویل دراوڑی "کانٹر" کی مطابقت میں گوتھک: Kunn-an "جاننا"
یونانی: gnō-nai منعکس ہونے کے ناطے جاننا، قطعی طور پر جاننا انگریزی: ken "نظارہ" to Ken "نظر سے جاننا" کو ان کا مماثل قرار دیتے ہیں۔ (Caldwell 1961:591)
نیز اس ضمن میں بروشسکی : غناس (ghanaas) "ظاہر ہونا، واضح ہونا، نظر آنا" (Willson 59) بھی مماثلت کا حامل ہے۔

1187: براہوئی: خننگ (Xaning) جنم دینا۔
تامل: کانرو (Kaṉṟu) بچھڑا، بہت سے جانوروں کے جوان بچے، جوان درخت
ملیالم: کنّو (Kannu) مویشیوں کے جوان بچے (خصوصاً بھینس کا بچھڑا)
توڈا: کور (Koṛ) ایک سال سے کم عمر کا مادہ بچھڑا
کناڈا: کرو (Kaṟu) "بچھڑا" کندا (Kanda) جوان بچہ
نیز سوالیہ قرار دیکر 1074 کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے۔ مثلاً
مثلاً 1074 تامل: Kandu,Kanti,Karu "وہ گائے جس نے بچھڑا جنا ہو"
تلیگو: Kandu "کم سن" Kannduvu "بچہ"، Kanu "جننا"
کُرخ: خدو (Xado) "بچہ، جانوروں کے بچے" **مالٹو:** قدے (qade) بیٹا
DED 1187 اور DED 1047 ہر دو انٹری میں مختلف اشتقاقی صورتوں کو گڈمڈ کر کے شامل کیا گیا ہے۔
مثلاً 1187 میں بالترتیب تامل اور ملیالم الفاظ Kanru اور Kannu کو ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں جبکہ دوسری طرف ٹوڈا: Kor اور کناڈا: کرو (جو ایک دوسرے سے مکمل طور پر

مطابقت رکھتے ہیں) لیکن ممکن ہے کہ وہ تامل اور ملیالم سے اشتقاقی طور پر تعلق نہ رکھتے ہوں۔اس کے علاوہ ٹوڈااور کناڈا کے الفاظ واضح طور پر کردی، فارسی : کرہ بلوچی : کُرگ ''بچھڑا'' سے معنوی اور اشتقاقی ہر دواعتبار سے مطابقت رکھتے ہیں غالباً ان کا ماخذ اکادی:kuru ''چھوٹا، بونا، کوتاہ قامت '' سے ہے۔اسکے علاوہ تامل:Kanru'' بچھڑا''ملیالم:Kannu '' بھینس کا بچھڑا'' واضح طور پر کردی: کہ نو (کنو)''گائے کا بچھڑا'' (ابراہیم پور ا 563) سے ناقابل تردید مطابقت کے حامل ہیں۔

جبکہ دوسری طرف 1187 کناڈا: کندا(kanda)واضح طور پر 1074 DED تلیگو: Kandu

کرخ: Xado اور مالٹوqade سے تعلق رکھتا ہے اِس لئے کناڈا کے مذکورہ، لفظ کو 1187 میں رکھنے کی بجائے 1074 کے ایٹم کے ساتھ رکھنا چاہیئے تھا۔

جبکہ براہوئی Xaning کی مطابقت میں 1187 DED میں اس طرح کا کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے۔ سوائے DED1074 تلیگو کے Kanu کے، لیکن اغلب گمان یہی ہے کہ تلیگو Kanu بھی بنیادی طور پر تامل : Kaṉru اور ملیالم:Kannu ہی سے متعلق ہے جبکہ براہوئی Xaning واضح طور پر ھوری: خن(-h̲an)''جنم دینا'' ہے۔ (1)اور سمیری:kan "جنم دینا،پیدا کرنا" سے متعلق ہے۔

1175: براہوئی: خر(Xar)غُصّہ

تامل کرو(Kaṟu) سیاہی مائل ہو جانا، سیاہی مائل، میلا ہو جانا، ناخالص ہونا، غصہ ہو جانا، پختگی ہونا۔

ملیالم: کرا(Kaṟa)کالا، داغ، دھبہ۔زنگ، کرو(kaṟu) سیاہ کالا

تلیگو: کرا(Kaṟa) سیاہی، داغ

کری(Kaṟi)کالا

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔مذکورہ تمام دراوڑی الفاظ''کالا، سیاہ، داغ، دھبہ'' کے

(1) Wegner,Ilse 1999: Introduction to the Hurrian languages, Berlin.

معنوں میں مستعمل ہیں۔ اس سے زیادہ مضحکہ خیز صورت حال اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ براہوئی کے ''خر'' عضّہ کو مذکورہ دراوڑی الفاظ کی مماثلت میں اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ سوائے تامل کے جہاں اس کے معنی کو پانچویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔ اور یہاں بھی غالباً محاوراتی معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔

براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر پشتو: خِیر: ''غصہ، قہر آلود، شرمندہ''، خِیر کول: ''کسی کو غُصہ دلانا، شرمندہ کرنا''، خِیر کیدل: ''غصہ ہونا، شرمندہ ہونا'' (خٹک 845) یا خَرہ کیدل (Xara Kedal) ضد کرنا، کسی بات پر اڑ جانا، کسی کام سے بالکل انکار کرنا (خٹک 794) سے مستعار نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کشمیری میں خُرن (Khar-un) ''ناپسند کرنا'' (LSI 285)، کرُودی (Krūdi) ''غُصّہ'' (LSI 326) مستعمل ہے یہ قدیم اوستا میں یہ Xraod- اور سنسکرت میں Krodh- غُصّہ ہونا، غُصہ دلانا مستعمل ہے۔ (Cheung 448) نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔

عربی: کرّہ (Karra) ''رنج، سختی، ناراضمندی'' (حسن 692)

952,1227 براہوئی: خرین (Xarēn) ''تلخ، کڑوا''

ایمنیو بیک وقت ایک طرف براہوئی خرین کو دراوڑی Kaṭu ''کڑوا، تلخ، کھٹا'' سے جوڑتے ہیں۔ جو سنسکرت میں بھی -Kaṭu مستعمل ہے۔ اور جدید آریائی زبانوں سندھی، پنجابی، سرائیکی میں بھی ''کھٹو، کھٹا'' مستعمل ہے۔ جبکہ دوسری طرف وہ براہوئی خرین کو 1227 DED تامل: کار (Kār) ''سونگھنے اور چکھنے میں بہت زیادہ تیز اور تیزابی خاصیت کا حامل ہونا'' تولو: Kāra ''سونگھنے اور چکھنے میں بہت زیادہ تیز'' سے بھی منسلک کرتے ہیں۔ (Emeneau 1994:211) DED میں اس امکان کو بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ممکن

ہے مذکورہ دراوڑی الفاظ Kār وغیرہ سنسکرت کے -Kaṣara سے متاثر اور اثر زدہ ہوں۔ جبکہ براہوئی ''خرین'' واضح طور پر **سندھی:** کڑان: ''کڑواہٹ، تلخی'' (بلوچ 639) سے مطابقت کا حامل ہے۔

نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔

ہندی: کروا'' تلخ، کڑوا'' (اصغر 357)

لتھونی: Kartus'' تلخ، ترش'' (EWA 290) **انڈوآریائی:** Khaṭṭa,Kaṭu(Ka)

929: براہوئی: خرنگ (Xarring) چلنا

تامل: کٹا (Kaṭa) ''گذرنا، پار کرنا، جینا، غالب آنا، جانا، وقت گزارنا''

کرخ: کٹنّا (Kaṭṭnā) ''پار کرنا، عبور کرنا، آگے نکل جانا''

مالٹو: کٹے (Kaṭe) ''بڑھنا، گذرنا، پار کرنا''

براہوئی Xarring کے rr کو دراوڑی ṭ کی مطابقت قرار دیکر ایمنیو اسے دراوڑی کٹا (Kaṭa) کے مماثل قرار دیتے ہیں۔ اِس ضمن میں ایمنیو نے دوسری مثال durring کی دی ہے۔ اور اِس کی مطابقت میں DED 2866 توٹو (toṭu) پیش کی ہے جہاں ان کے خیال میں براہوئی rr دراوڑی ṭ کی نمائندگی کرتا ہے۔ لیکن اِس ضمن میں ایمنیو کوئی واضح توجیہ اور جواز پیش کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں اور اس کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔

کیونکہ دوسری طرف وہ Curring, harring, marring وغیرہ میں ایمنیو براہوئی rr کو دراوڑی r, ṛ کی نمائندگی قرار دیتے ہیں۔ اِسی تضاد کی باعث ایمنیو کا خیال ہے کہ خرنگ کی مطابقت میں DED929-Kaṭa کی بجائے -DED1142 Kaṛ رکھا جائے۔ کیونکہ صوتیاتی اعتبار سے یہ زیادہ موزوں اور بہتر ہے اور ممکن ہے کہ معنوی اعتبار سے بھی۔ تاہم یعنی Kaṭa اور -Kaṛ ان دونوں کو ''خرنگ'' کی مطابقت میں رکھنا چاہیئے (Emeneau 1994:213) ہم دیکھتے

ہیں کہ یہاں اِس واضح مفروضیاتی تضاد کے نتیجے میں ایمنیو گو مگو کا شکار ہیں اور ان دونوں الفاظ کو ساتھ رکھنے پر مصر ہیں کیونکہ -Kaṛ معنوی طور پر براہوئی کے ''خرنگ'' سے مطابقت نہیں رکھتا۔ مثلاً تامل: کری (Kaṛi) گُذرنا (وقت اور موسم کا) چلا جانا (خوشحالی اور بدحالی کا)، گذر جانا، تباہ ہونا، ختم ہونا، مرنا، فارغ ہونا (پاخانہ سے) جبکہ دوسری طرف کٹا (kaṭa) صوتیاتی اعتبار سے براہوئی سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔

براہوئی ''خر'' واضح طور پر قدیم ایرانی Xar*سغدی:-Xr''جانا، گزرنا''سغدی (بُدھ متن) X'yr''چلنا'' کردی: her''جانا'' (Cheung 443-4) سے مطابقت کا حامل ہے۔

1140: براہوئی: خرنگ (Xarring)

DED میں براہوئی ''خرنگ'' کوتامل: Kayal''درخت کی جڑ سے ٹہنیوں اور شاخوں کا اُگنا'' ٹوڈا: Koyl''نرسل کی ٹہنیوں یا شاخوں کا اُگنا'' پارجی: Karri''نرسل کی ٹہنیوں یا شاخوں کا اُگنا''

کُرخ: خرا (Xarra)''نرسل کے پودوں کا اُگنا'' سے نتھی کیا گیا ہے۔ اور DED میں تقابل کے طور پر سنسکرت -Karira''نرسل کی شاخ'' کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اور مذکورہ دراوڑی الفاظ واضح طور پر سنسکرت سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جن کا براہوئی سے کسی قسم کا معنوی تعلق دیکھنے میں نہیں ملتا۔ اس لئے ایمنیو اب براہوئی ''خرنگ'' کو مذکورہ گروپ کی بجائے -Koṛ*1787 DED کے ساتھ رکھنے کی تجویز دیتے ہیں۔ (Emeneau 1994:216)

مثلاً تامل: Koṛuntu''نوُرستہ شاخ یا ٹہنی، کونپل، نوُرستہ پتا، کوئی نوجوان''

Kuṛa:''جوان'' Kuṛavi''بچہ، کسی جانور کا نوجوان بچھیرا، نوُرستہ سبزی، بادشاہی''

Kuṛai''پودوں کا اُگ آنا یا شاخوں کا نکلنا''

تولو: Koré ''کمزور، چھوٹا''

تلیگو: Krotta ''نیا، تازہ'' کونڑکا (Koṇḍika) ''بچہ''

کرخ: خور (Xōr) ''نئے پتے، سبزیوں کے تازہ اور نورستہ پتے''

خورنا (Xōrnā) ''نئے پتوں کا نکلنا''

مالٹو: qore ''بچہ''

جبکہ اس کی مطابقت میں سنسکرت -Koraka اور -Kora ''نورُستہ پودا''

کنڑکا (Kuṇaka) ''نیا پیدا ہونے والا جانور'' بھی دیا گیا ہے۔

مذکورہ دراوڑی الفاظ جہاں ایک طرف صوتیاتی اور معنیاتی ہر دو اعتبار سے سنسکرت سے مماثلت رکھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف دراوڑی Kuṛa ''جوان'' Kuṛavi ''بچہ، کسی جانور کا نوجوان بچھیرا'' Koré ''کمزور، چھوٹا'' کے معنوں میں مستعمل نظر آتے ہیں۔ تو یہ لفظ علیحدہ طور پر براہوئی میں Kura عربی، فارسی: کُرّہ (Kurra) گدھا، گھوڑا یا اونٹ کا بچہ (حسن 692) کردی: کورگ (ابراہیم پور ا 533) میں بھی مستعمل ہے۔

اغلب خیال یہ ہے کہ بنیادی طور پر یہ لفظ اکادی: Kuru ''چھوٹا، بونا، کوتاہ قامت'' سے متعلق ہے۔ جبکہ تولو Koṇḍika ''بچہ'' فارسی: کُودک (Kudak) ''نوجوان لڑکا'' بلوچی: کودک (Kodak) یا بلوچی: گوئنڈو ''بچہ، چھوٹا''، پشتو: غونڈے (خٹک 1134) سے مماثلت کا حامل ہے۔

اور اسی طرح تامل: Kuṛavi ''بچہ، بچھیرا، نورُستہ سبزی'' کردی: کورپا (Kurpa) ''نوزائیدہ یا نیا تولد شدہ، تازہ سبز شدہ، جوان درخت'' (ابراہیم پور ا 531) سے مکمل مطابقت اور مماثلت کا حامل ہے۔

اغلب خیال یہ ہے کہ براہوئی کا ''خرنگ'' اکادی کے erēšu ''پودوں وغیرہ کا اُگا ہونا، درخت لگانا، بونا'' سے متعلق ہے جو جدید عربی میں حرث ''بونا'' حارث بونے والا، کسان (حسن 306) کی

صورت میں مستعمل ہے نیز کردی: ھراش ''نباتات کا پھلنا پھولنا'' (ابراہیم پور ا 754) بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ براہوئی نے براہ راست اکادی کی بجائے فارسی کی وساطت سے عربی: حرث کو ''خر، خرنگ'' کی صورت میں اختیار کر لیا ہو۔ کیونکہ اس کی مطابقت میں عربی: حرثا'' ملائی'' براہوئی میں ''خریش'' اور عربی: تشنده ''مکھن'' براہوئی میں ''خسی'' کی صورت میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ نیز اس امکان کو بھی رد نہیں کیا جاسکتا کہ فارسی کی توسط سے عربی: غرس ''درخت کا اگانا، لگانا'' غرس کردن: ''پودوں کا اور درختوں کا اُگانا'' (حسن 613) غ کو خ میں بدلنے کے نتیجے میں

یہ براہوئی میں ''خرنگ اور خریسی'' کی صورت میں سامنے آیا ہو۔ بہر حال صورتحال جو بھی ہو تاہم براہوئی خریسی کا '' س'' (s) واضح طور پر حرث اور غرس کے ''ث'' اور ''س'' سے مطابقت کا حامل ہے۔

اس ضمن میں دلچسپ بات یہ ہے کہ کُرخ کے جس-Xor سے براہوئی کے خرنگ کو منسلک کرنے کی بات کی گئی ہے۔ تو اس سے کہیں زیادہ پشتو: خُر کیدل (-Xur) گھاس اور سبزے کا خوب پھلنا، پھولنا، پُھنسی میں پیپ پڑنا، لڑکا اور لڑکی کا جوانی میں مضبوط ہونا'' خر کیدلے: ''فصل اور سبزہ کا پھلا پھولا ہونا، فربہ شدہ (جوان لڑکا، لڑکی) پھنسی میں پیپ جمع شدہ (خٹک 729) مطابقت کا حامل ہے۔

نیز ھ اور خ کے تبدل کے ساتھ مطابقت میں دیکھیئے۔

سندھی: ھریو ''ھرا، سبز، سرسبز، شاداب'' (بلوچ 854)

ہندی: ھرشنا ''پُھولنا، کھلنا'' (اصغر 481)

کردی: ھراش ''نباتات کا پھلنا، پھولنا'' (ابراہیم پور ا 754)

لیکن اِس ضمن میں اہم تضاد یہ ہے کہ DED 929 براہوئی: خرنگ ''چلنا'' مفروضیاتی طور پر دراوڑی Kaṭa یا-Kar کے واول a سے مطابقت رکھتا ہے۔ لیکن دوسری طرف DED 1140 براہوئی خرنگ ''کونپل وغیرہ نکلنا'' جو صوتیاتی اعتبار سے DED 929: خرنگ ''چلنا''

سے ذرا بھر مختلف نہیں ہے۔ یہاں براہوئی، کُرخ Xōrاور تامل کے Koruntu میں مستعمل واول o کو کیونکر a سے بدلتا ہے؟

947: براہوئی: خڑ (Xaṛ) مینڈھا

تامل: کٹّو (Kaṭavu)، Kaṭa" بکرا، مینڈھا، بھینسا" Kiṭa" بھینس، بیل، مینڈھا"

ملیالم: Kiṭa, Kaṭa نر مویشی، جوان اور طاقت ور، نوجوان آدمی

کناڈا: Kaḍasu وہ جوان گائے یا بھینس جس نے بچہ نہ جنا ہو۔

تلیگو: Krēpu بچھیرا، **کُرخ:** کڑا (Karṛā)" جوان بھینسا" کڑی (Kaṛi)" جوان بھینس" DED میں اس کی مطابقت میں سنسکرت کٹھا (-Kaṭāha)" جوان بھینس" بھی دیا گیا ہے اور تمام انڈو آریائی زبانوں مثلاً سندھی، پنجابی، سرائیکی میں یہ لفظ مستعمل ہے۔

جبکہ براہوئی خڑ واضح طور پر پشتو خڑنگ "ایک قسم کا صحرائی سانڈ" (خٹک 798) سے مستعار نظر آتا ہے۔ ایمنیو کا یہ نظریہ کہ براہوئی "ڑ" پروٹو دراوڑی "ٹ" کی نمائندگی کرتا ہے۔ تو یہ پیش رفت پشتو کے مذکورہ لفظ "خڑنگ" میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کردی میں خر (Xarr) تین یا چار برس کا مینڈھا" (ابراہیم پور ا 252)

شنا: کریلو (Karēlo) (LSI 253) شنا (گریزی لہجہ): کرائیلو (Karāilu) (LSI 176) مستعمل ہے۔

بنیادی طور پر ان سب کا ماخذ اکادی: (1) Kāru, Karru, Karru" مینڈھا" سے ہے۔ جن کا کسی دراوڑی ماخذ یا مفروضہ سے کوئی تعلق نہیں ہے نیز ایمنیو (213:1994) براہوئی خراس (Xarās) "بیل" کو بھی پروٹو دراوڑی مفروضہ Kaṭ-ac*" تمام نر گھریلو جانور" سے متعلق گردانتے ہیں جبکہ براہوئی "خراس" واضح طور پر سندھی: کراچ (Karāc)" ایک قسم کا بیل" (بلوچ 634) سے متعلق ہے۔

اِسی طرح وہ براہوئی خرما(Xarma)''بھیڑیا'' کو DED 935 دراوڑی: Kaṭama ''ہرن'' سے نتھی کرتے ہیں۔ ایمنیو اس ضمن میں لکھتا ہے کہ صوتیاتی طور پر براہوئی ''خرما'' دراوڑی kaṭama سے مطابقت رکھتا ہے لیکن معنیاتی ہم آہنگی غیر یقینی ہے۔ مفروضے اپنی جگہ پر، تاہم حقیقت یہ ہے کہ براہوئی ''خرما'' بلوچی: ھرماگ واضح طور پر سمیری اُرماخ (Urmāḫ)''بھیڑیا'' سے متعلق ہیں۔

جبکہ دراوڑی Kaṭamá ممکن ہے کہ بلوچی، براہوئی ''گڈ''پہاڑی دُنبہ سے مماثلت کا حامل ہو جو کہ اصل میں یہ اکادی: gadū''ایک سال سے لیکر دو سال تک کی نوجوان بکری'' ہی سے متعلق ہے اکادی gadu عربی میں Jadi ''بکرا'' کے طور پر مستعمل ہے۔

نیز ایمنیو وغیرہ جس طرح سے پروٹو دراوڑی مفروضہ Kaṭ-ac''تمام نر گھریلو جانور'' کے تحت بہت سے الفاظ کو نتھی کرتے ہیں اور انہیں دراوڑی قرار دیتے ہیں تو بلوچی میں اِس کے برعکس گتاچ (gatāc)''بکری کا جوان مادہ بچہ'' کے معنوں میں مستعمل ہے اور غالباً براہوئی میں بھی مستعمل ہے؟ تو یہ مکمل طور پر دراوڑی Kaṭ-ac سے مطابقت کا حامل ہے۔ تو ایمنیو اور کرشنا مورتی اِسے کس کھاتے میں رکھیں گے؟

براہوئی: 973b: خڑینک (Xaṛīnk)آنسو

تامل، ملیالم، کناڈا: کنڑنیر (Kaṇnīr)آنسو

تلیگو: Kannīru

مالٹو: Kan amu

کرخ میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے دراوڑی کے مذکورہ الفاظ دومرکب لفظوں کنڑنیر (کنڑ: آنکھ + نیر: پانی) آنکھ کا پانی یعنی ''آنسو'' کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اِسی مطابقت میں براہوئی کے لفظ کو''خن دیر یا خن دیک'' ہونا چاہیئے تھا۔ قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی کا اصل لفظ خن اِریک (Xanirīk) تھا جو بعد میں خڑینک کی صورت میں سامنے آیا۔

سمیری زبان میں "آنسو" کے لئے irاور ér کے الفاظ مستعمل ہیں اور براہوئی کا لفظ واضح طور پر خن +اِر (Xan+ir) "آنکھ کا آنسو" اور جمع کی صورت میں Xan+irīk سے "خڑینک" بناو گرنہ اِسے خن دیک (Xandik) ہونا چاہیئے تھا۔

1219 خاخر (Xāxar) آگ

تامل: کائے (Kāy) گرم ہو جانا، جلنا، جسم کا گرم ہونا، سوکھ جانا، خشک ہو جانا، زخم یا پھنسی وغیرہ کا ٹھیک ہو جانا، چمکنا، برہم ہونا،

ملیالم: کائے اکا (Kāyuka) گرم ہونا، خشک ہو جانا، چمکنا، اپنے آپ کو گرم کرنا

کوٹا: کاے (Ka-y-) گرم ہو جانا، اپنے آپ کو گرم کرنا، سورج کی حرارت سے گرم کرنا

کناڈا: کائے (Kāy) گرم ہو جانا، گرم ہو کر سرخ ہو جانا، غُصّہ ہو جانا۔

کاوارا (Kāvara) غُصّہ، قہر، جذباتی طور پر گرم ہونا۔

کُرخ: خایئے نا (Xāyna) نمی کا ختم ہونا، خشک ہونا۔

مالٹو: قئے (qáye) خشک ہو جانا، سوکھ جانا، سکڑنا، کمزور ہونا نیز مذکورہ لغت کی مطابقت میں DED 1247 **کناڈا:** کاولی (Kāvali) "پکانے کا برتن یا کڑاہی" اور DED1259 ملیالم کالوکا (Kaḷuka) "جلنا، شعلہ" بھی دیا گیا ہے۔

یہاں یہ تضاد دیکھنے کے قابل ہے کہ ایمنیو براہوئی ba دراوڑی Vāy "مُنہ" اور براہوئی Xō "ہانڈی" دراوڑی Kōy "شراب نکالنے کا برتن، نرسل سے بنا ہوا برتن" کے سلسلے میں یہ دلیل دیتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ براہوئی طویل واول کے بعد دراوڑی y– کو حذف کرتے ہیں۔ (Emeneau 1994-44) سوال یہ ہے کہ یہاں مذکورہ دراوڑی Kāy کے سلسلے میں y– کے حذف ہونے کے بعد براہوئی کے Xāxar کے ابتدائی سلیبل xā کے ساتھ xar کا اضافہ کس قاعدے اور کلیے کے تحت ہوا اور یہ کیونکر ہوا؟

براہوئی کالفظ واضح طور پر شنا (گُپس ، بنجی، کولئی وغیرہ لہجہ) میں ha'gar سے مطابقت رکھتا ہے۔(Backstrom 1992:320)

جہاں براہوئی میں ابتدائی hاور درمیانی gکی بجائے ہر دونوں میں x مستعمل ہے بلوچی میں یہ ha(n)gar کی صورت میں مستعمل ہے براہوئی کاآخری سلیبل xar–واضح طور پر اس بات کی دلالت کرتاہے کہ اس نے شنا: ha'gar فارسی : انگار(angār) بلوچی: angār, hangar کھوار: angar سوی افغانستان:hangor, گواربتی hangar (Decker1992:187) کے طور پر اپنالیاہے۔

نیز کالڈ ویل دراوڑی Kāy کی مطابقت میں یونانی : Kai-oاور اَٹّک زبان (Attic): -ka ō''جلنا، گرم ہونا'' کواس کا مماثل قرار دیتے ہیں (Caldwell 1961:593)

1197: براہوئی: خاخو xāxō''کوا''

تامل: Kakkāy,Kākkal

ملیالم: Kāka

کناڈا: Kāke

تلیگو: Kāgi,Kāge,Kāki

کرخ: xaxa

مالٹو: qáqe

نیزاس کی مطابقت میں سنسکرت KāKā کو بھی اس فہرست میں شامل کیا گیاہے اور اسے انڈوآریائی قرار دیکر دراوڑی زبان میں مستعار کے طور پر شامل کیا گیاہے۔

جبکہ دوسری طرف حیرت انگیز طوپر کردی: قاقیژک (qāqé(žak)اور زازا لہجے کا قاقیشک Qāqé(šak)(ابراہیم پور ا 477)مالٹو کے qaqeاور تلیگو:Kāki سے مکمل مشابہت اور مطابقت کاحامل ہے۔

1767: براہوئی: خاخور (xāxūr) کُونج

تامل: Kuruku, Kokku

ملیالم: Kuru,Kokku

تلیگو: Kokkera,Konga

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

DED میں اس کی مطابقت میں سنسکرت -Kaṅka بھی شامل کیا گیا ہے۔

عربی: karaka(جمع:Kurki)(لغات عربی 212)

Karaki(جمع Kurki) دراوڑی الفاظ سے مطابقت کا حامل ہے جبکہ دوسری طرف براہوئی ''خاخور'' واضح طور پر کردی : خہ مہ خوہ رہ(خمخورا)Xa(ma)xura'' بگلا'' (ابراہیم پور ا 271) سے مطابقت کا حامل ہے

1670: براہوئی: خیر (Xēr) پُشت

گوکہ ڈینس برے نے اِسے کئی : -kēr'' پہلو، کنارا'' اور کرخ :xēsar'' گردن، کندھا'' وغیرہ سے ملانے کی بات کی تھی تاہم DED میں اِس ایٹم کو غیر مطابق سمجھ کر شامل نہیں کیا گیا۔

لیکن ایمنیو نے اپنے مضمون Koḍagu and Brahui development of Proto Daravidian*r میں اِسے ایک بار پھر تلیگو: Krēra پارجی:Keri'' پہلو'' وغیرہ سے ملانے کی بات کی تاہم اس کے ساتھ وہ یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ معنوی اعتبار سے مذکورہ دراوڑی الفاظ براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے اور شکوک شبہات کے حامل ہیں۔ (Emeneau 1994:211)

مذکورہ کئی: -Kēr'' پہلو، کنارا'' براہوئی ''خیر'' سے کہیں زیادہ بلوچی Kir'' پہلو، کنارا'' سے مماثلت کا حامل ہے۔

DED 1680: براہوئی: خیر (xēr) ''پہاڑ کے دامن میں سنگ ریزوں والی کھلی جگہ'' DED میں براہوئی کا مذکورہ لفظ شامل نہیں ہے لیکن ایمنیو (39:1994) اپنے ایک مضمون میں براہوئی ''خیر'' کو تامل: Cēṟu ''کیچڑ، دلدل'' سے نتھی کرنے کی بات کرتے ہیں۔ مثلاً

ملیالم: Cēṟu کیچڑ، چاول کاشت کرنے کے لئے نم والی زمین۔

کوٹا: Ke-ṟ گہرا تالاب

ٹوڈا: Kō-ṟ جھیل، تالاب

کناڈا: Kesaṟ نم والی زمین، کیچڑ

تولو: Kēdu کیچڑ، نرم مٹی۔

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے جبکہ کوٹا اور ٹوڈا کے الفاظ ملیالم ''چیرو'' کے برعکس بالترتیب بلوچی: gar ''گہرا قدرتی تالاب'' اور کور (Kaur): ندی، برساتی نالا'' سے مطابقت رکھتے ہیں۔ تاہم براہوئی ''خیر'' پشتو: خڑ ''سیلابی پانی کا راستہ'' (خٹک 796) سے متعلق ہے۔ جبکہ فارسی میں یہ کور (kavar) ایسی زمین جس میں گڑھے اور ٹیلے ہوں اور ناقابل کاشت ہو۔ کورہ (Kavara) (1) سیلاب، (2) وہ زمین جس میں سیلاب سے گڑھے پڑ گئے ہوں (حسن 713) مستعمل ہے۔ واضح طور پر براہوئی، پشتو اور فارسی الفاظ ایک ہی ماخذ سے تعلق رکھتے ہیں۔

1607: براہوئی: خیسن (Xīsun) ''سرخ، سونا''

تامل: چے (Ce-,)، چیم (Cem-,) ''سُرخ'' Cēttu ''سُرخی'' Cey

Ceyyon سُرخی یا بھورے رنگ کا شخص

ملیالم: Cēya,Cem-, Ce- سرخ

کوٹا: ken

کناڈا: ke-, kem- ''سُرخ'' Keccu,(Keccane) ''سُرخی''

پارجی: Key سیاہی مائل سرخ، سُرخی مائل بھورا۔

کُرخ: خینسو (Xē so) سُرخ، خون

مالٹو: qeso سُرخ

ایمنیو لکھتے ہیں کہ براہوئی Xīsun میں واول ī پروٹو دراوڑی ē* کی نمائندگی کرتا ہے جہاں یہ دوسری شمالی دراوڑی زبانوں مثلاً کرخ اور مالٹو میں واول ē کے ساتھ مستعمل ہے۔ اِس لئے براہوئی Xīsun کو بہر طور کرخ اور مالٹو کی ہیئت (form) سے مطابقت کا حامل ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ براہوئی میں کرخ اور مالٹو واول ē کی بجائے واول ī کیوں ہے؟ ممکن ہے کہ شمالی دراوڑی کی تینوں زبانوں میں یہ صورتحال ایک ذیلی صوتیہ (allomorph) ey کی نمائندگی کرتے ہوں۔ وہ اصل میں اس مفروضیاتی ذیلی صوتیہ (allomorph) ey کو تامل cey اور پارجی Key سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ (Emeneau 1994:40) ایمنیو کی مفروضیاتی سوچ اپنی جگہ پر لیکن یہ کُردی میں بھی واول ī کے ساتھ گیسنائینہ (gisnaena) "سُرخ ہونا" (ابراہیم پورب246) مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ انڈس کوہستانی میں یہ کیسوں (Kī's ŭ) "کالا" (Hallberg 1999:95) کالامی اور توروالی زبان میں یہ (Backstorm (Kīšan) (1992:136 fn کی صورت میں مستعمل ہے اگرچہ ان زبانوں کے مذکورہ الفاظ "کالا، کالا رنگ" کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ لیکن لفظ بنیادی طور پر ایک ہی ہے کیونکہ پارجی میں یہ Key یعنی "سیاہی مائل سُرخ، سرخی مائل بھورا" اور تامل میں یہ Cey "سُرخی" Ceyyon "سُرخی یا بھورے رنگ کا شخص" کے طور پر مستعمل ہے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کُردی، انڈس کوہستانی، کالامی اور توروالی میں بھی براہوئی ہی کی طرح ان میں واول ī مستعمل ہے۔ تو ان زبانوں کی اس صورتحال کو کیا کسی پروٹو دراوڑی واول ē* یا اس کی ذیلی صوتیہ (allomorph) سے منتھی کیا جاسکتا ہے؟

بہر حال قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی، کردی، انڈس کوہستانی، توروالی، کالامی اور کرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ سمیری: خُش (Ḫuš) "کوئی سرخ چیز" اکادی: خُشّو (ḫuššu)، خُشو

(ḫūšu)‘ سُرخ’’ سے متعلق ہیں جبکہ کناڈا Keccane اور Keccuاورہندی :کانچن (Kāncan)، کنچن (Kancan)‘‘سونا، طلا’’(اصغر348) بھی بلاشبہ اکادی سے مطابقت کے حامل ہیں۔

اِسی طرح اگرچہ ایک طرف انڈس کوہستانی: کیسوں^ براہوئی‘‘خِیسن’’ سے قریبی مماثلت کا حامل ہے تودوسری طرف انڈس کوہستانی پنر(Pa’nar)‘‘سفید’’(Hallberg1999:17) بھی براہوئی کے Pīunسے مطابقت کا حامل ہے۔

1842؟:خو(Xō) دیگ،ہانڈی

تامل: کوائے(Kōy) شراب نکالنے کا برتن

توڈا: کوائے(Kwa-y) نرسل کا بناہوا برتن

تامل اور توڈا کے علاوہ یہ لفظ کسی بھی دوسری دراوڑی زبانوں میں مستعمل نہیں ہے نیز براہوئی کے ‘‘خو’’ کو سوالیہ قرار دیکر اس زمرے میں شامل کیا گیاہے۔ براہوئی کے مذکورہ لفظ کو شراب نکالنے کا برتن اور نرسل کے تار اور ریشوں سے بنے ہوئے برتن سے جوڑنا انتہائی مضحکہ خیز ہے براہوئی کا ‘‘خو’’ کردی: قاو‘‘برتن، باورچی خانہ کے برتن’’ (ابراہیم پور ا 478) سے گہرا مطابقت رکھتاہے نیز مماثلت کے طورپر دیکھئے۔کلاشا:کھوی(Khụi) کھانے کا برتن(KD 167):کھوا (Khọa)‘‘لکڑی کا برتن جس میں آٹا گوندھا جاتاہے’’ (KD 165)انڈس کوہستانی:کُوائے (Kūy)‘‘گول اور چوڑے مُنہ والا بڑاپانی کا برتن یعنی basin’’ (Hallberg 1999:97)

1859:براہوئی:خول(xōl)‘‘رحم’’

کرخ: کُول(Kūl) پیٹ،معدہ،رحم

مالٹو: کولی(Koli) abdomen

کرخ اور مالٹو کے علاوہ یہ لفظ کسی بھی دوسری دراوڑی زبان میں مستعمل نہیں ہے۔ ایمنیو اپنے 1962 کے تحریر کردہ مضمون "Brahui vowels" میں براہوئی "خول" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "یہ واضح طور پر کُرخ کے Kūl اور مالٹو Koli سے مطابقت رکھتا ہے تاہم -x اور -q کی بجائے یہاں کرخ اور مالٹو -k غیر واضح اور کسی وضاحت کے قابل نہیں ہے اور واول کی نوعیت بھی مشکل پیدا کرتی ہے۔ کیا یہ الفاظ انڈو آریائی ہندی کول (Kōl) "چھاتی"، کولا (Kola) "گود" سے متعلق ہیں جو کہ سنسکرت کے "کروڈا" سے مستعار ہیں؟ (Emeneau 1994:47)

قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی "خول" (Xōl) فارسی: خول "میان، نیام، بیچ اوپر کا غلاف" خول دار: "وہ چیز جس میں بیچ کا درمیان کا حصّہ خالی ہو" (فیروز 601) سے مطابقت کا حامل ہے۔

نیز اس کی مطابقت میں فارسی ہی کا غُول (ghūl) "گڑھا، غار" (حسن 621) اور بروشسکی: یَول (yuúl) "پیٹ، معدہ" (Willson 127) بھی نوٹ کرنے کے قابل ہیں۔

؟DEDR1906: براہوئی: خولم (Xōlum) "گندم"

تامل: Kūlam اناج، خاص طور پر اٹھارہ اقسام کے اناج

کونڈا: Kūli دھان

کُئی: Kuḍi "اناج، دھان"

براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے جبکہ براہوئی لفظ کی مطابقت میں سنسکرت: -godhuma "گندم" کا حوالہ بھی دیا گیا ہے جبکہ براہوئی لفظ واضح طور پر d اور ɠ کی تبدل کے ساتھ سنسکرت کے لفظ سے مطابقت کا حامل ہے۔ جبکہ McAlpin اس کا تعلق عیلامی: Šolum سے جوڑتے ہیں۔

1817: براہوئی: خوشنگ (Xōshing) ملنا: کُھجلانا

کُرخ: خوٗنسنا (Xŏ snā) "عمودی انداز میں کسی بھاری اوزار سے کوٹنا، خوف، دھشت"

مالٹو: qóse "کوٹنا، پارہ پارہ کرنا"

کرخ اور مالٹو کے الفاظ معنوی لحاظ سے براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے۔ کرخ اور مالٹو کے لفاظ ہندی: گھونٹنا (ghontna) گھونٹنا، رگڑنا، کسی چیز کو اوکھلی میں ڈال کر دستہ یا کسی اوزار سے کوٹنا، پیٹنا'' اور سندھی: گوٹنگ سے مطابقت رکھتے ہیں۔

کرخ کا ابتدائی سلیبل خونس (Xŏ s-) ہندی: -ghŏtاور آخری سلیبل na–ہندی na–سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔

یہ کلاشا میں کھاشیک (Khaşik)''ملنا، لگانا'' (KD160)اور کوچھیک (Kuček)''کھجلی کرنا، خارش ہونا'' (KD 175) سنسکرت: (CDIAL 3489) Kōcc-شنا: کھژو ءِک(Khuzhoik) ''کُھجلنا'' (ضیا328) کشمیری: کُشن-(Kash-un)''کُھجلانا'' (میر58) عربی: قشو(Qašu) ''مالش کرنا'' (نقوی758)مستعمل ہے۔ بنیادی طوران تمام الفاظ کا ماخذ اکادی: خشا شو(2)ḫašāšu''تیل یا کوئی مرہم ملنا، لگانا'' سے متعلق ہے اکادی کے واول a کو ō سے بدل کر براہوئی خوشنگ (Xōšing) واضح طورپر اکادی ہی سے متعلق ہے جبکہ کلاشا کھاشیک اور عربی: قشو بھی مکمل طورپر اکادی سے مطابقت کا حامل ہیں۔

1501: براہوئی: خُلنگ (xuling) گھبرانا، خوف کھانا، خوف زدہ ہونا، خُلیس (Xulīs): خوف خُلکن (Xulkun) نرم

تامل: Kuluṅku ہلایا جانا، جنبش دینا، لرزنا، خوف سے لرزنا، Kulukku''نیچے اوپر کرکے ہلانا، ہلانا، ہلا ہلا کر مکس کرنا''

ملیالم: Kuluṅṅuka''ہلانا، جنبش دینا''

کناڈا: Kulaku, Kulaku''ہلانا''

تلیگو: Kuluku جسم کو خوبصورت اور متاثر ہونے کے انداز میں حرکت دینا۔

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی کا مذکورہ واضح طور پر سمیری: خُلُخ (ḫuluḫ) ''خوف زدہ کرنا، لرزنا، دھشت زدہ ہونا'' سے تعلق رکھتا ہے۔ کردی: کول (پی دان): ''ڈرانا'' (ابراہیم پورب 119) بھی ان سے مطابقت رکھتا ہے۔ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ زیادہ تر ''ہلانا، جنبش دینا'' کے معنوں میں مستعمل ہیں۔

اس کے علاوہ مضحکہ خیز مثال براہوئی: ''خُلکن'' کی ہے۔ اِسے بھی خُلنگ اور خُلیس کے ساتھ نتھی کیا گیا ہے۔ حالانکہ ''خُلکن'' یعنی نرم، ملائم کا اِس زُمرے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ براہوئی خُلکن واضح طور پر پشو: خُڑین (Xuṛ-ēn) نرم، گلا ہوا، زیادہ پکا ہوا، خُڑین (توپ): ''نرم ہونا، بوسیدہ ہونا'' (خٹک 801) خورین، خُرین (xur-en) نرم ہونا (مہمند 5-305) سے تعلق رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ کلاشا: ھولولو (holólo) نرم، تازہ (Decker 1992:124) کلاشانے یہ لفظ کھوار سے مستعار لی ہے خ اور ھ کے فرق کے ساتھ ایک ہی اشتقاقی حیثیت کا حامل ہے۔

نیز سندھی: کُولا، سرائیکی، پنجابی: کُولا: ''نرم، ملائم'' اور انڈس کوہستانی (Hallberg Kâwăli: 1994:95) بھی واضح مطابقت کے حامل ہیں۔

؟**1786: براہوئی:** خلنگ (Xulling) چبھونا، گھونپنا، دھاگے کا سوئی میں داخل کرنا

تامل: Koṛutu مارنا، پیٹنا، ڈرل کرنا، سوراخ کرنا (کیڑے کا درخت یا پودوں میں)، پھاڑنا، کھینچنا،

ملیالم: kotu بالوں کا ڈریسنگ کرنا، باڑ کاٹنا،

تلیگو: gruccu ''ٹھونسنا، دھکیلنا، سوئی یا لاٹھی کا کسی چیز میں داخل کرنا''۔ تامل اور ملیالم کے علاوہ دراوڑی کی کسی دوسری زبان میں اِس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ تلیگو کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ دراوڑی کی مطابقت میں براہوئی کے ''خُلنگ'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر پشتو خُڑ (Xuṛ)''زخمی'' (خٹک 801) خڑول -(Xuṛ-
(''تکلیف دینا، زخمی کرنا'' (خٹک 802) سے مستعار نظر آتا ہے۔ نیز مماثلت کے لئے دیکھئے۔
فارسی: خلیدن (xalidan)''چُبھنا، زخم کرنا، زخمی کرنا'' (حسن 353) امر:''خل زخمی کر، گھائل۔ کر، چبھ''(حسن 351)

1301: براہوئی: خُمب (xumb)''بغل، آغوش'' خُمب کننگ''بغل گیر ہونا، آغوش میں لینا''
کرخ: -ximcna, ximb''بغل گیر ہونا''Xeocna''بازوں میں تھامنا، پکڑنا، بغل گیر ہونا''

کرخ کے علاوہ یہ لفظ کسی بھی دوسری دراوڑی زبان میں مستعمل نہیں ہے۔ اغلب خیال یہ ہے کہ براہوئی خُمب بلوچی: ھمباز (āz)hamb,انباز (āz)anb''بغل، آغوش'' ھمباز کنگ'' بغل گیر ہونا، آغوش میں لینا'' کردی (زازالہجہ) ھمبیز:(iz)hamb''بغل، آغوش'' (ابراہیم پور ا 777) ھامیز (iz)hām ھمیز (iz)ham''بغل، آغوش'' (ابراہیم پور ا 744) سے متعلق ہے۔ نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے فارسی: کنبیدن (idan)Kamb''کھینچ لینا'' (حسن 708)

1496: براہوئی: خُرکاو (xurrukāv) خراٹا۔
تامل: kurai''بھونکنا، چلانا'' Kukkal''کتا''
ملیالم: kura''ناموافق آواز، کھانسی، بھونکنا''Kurekka''کھانسنا، بھونکنا'' Kūrkka''خراٹے لینا''
کناڈا: kure نقل اُتارنے کی آواز، Kurekure''کتے کو بلانے کی آواز''
تلیگو: Kukka کتا۔

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ DED میں اس کی مطابقت میں سنسکرت Kukua-, Kakkura-,Kurkura-''کتا'' کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ملیالم: کُورّکا (Kūrkka) کے

علاوہ باقی تمام مذکورہ دراوڑی الفاظ ''کتا، کتے کا بھونکنا، کھانسی، کھانسنا'' سے متعلق ہیں۔ جبکہ براہوئی لفظ واضح طور پر فارسی: خُر خُرہ ''خراٹا'' (نقوی401)

پشتو: خر (Xar) ''گلے کی آواز'' (خٹک 785) خرکیدل: ''نیند میں خراٹے لینا'' (خٹک 792) خُرھار ''متواتر گلے سے آواز نکلنا'' (خٹک 794)

سندھی: خُر خُر (Xurxur) ''خراٹوں کی آواز'' (بلوچ271)

بلوچی: خُرگگ (xurkag) ''خراٹے لینا'' کردی: خور خور (xurxur) ''خراٹا'' (ابراہیم پور ا 259) سے متعلق ہے۔

1511: براہوئی: خُرّم (xurrum) غلے کا گودام

DED میں براہوئی کا مذکورہ لفظ شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ایمنیو 1971 کے اپنے تحریر کردہ مضمون Koḍagu and Brahvi developments of Proto-Darvidian*r میں براہوئی خُرم کو T.Burrow کی تجویز پر تامل: Kuṛal ''ٹیوب طرز کی کوئی چیز، بانسری، پائپ، گنگھریالے بال، عورت کا اپنے بالوں کا گوندھ کر چوٹی بنانا'' Kuṛi: ''گڑھا، سوراخ، کھوکھلا، کھدائی، تالاب، چشمہ''

ملیالم: Kuṛa ''کھوکھلا، سوئی کا ناکہ'' Kuṛi ''کھوکھلا، سوراخ، کھدائی، گڑھا، قبر''

تلیگو: Krōlu,Kōlu ''ٹیوب، سوراخ'' سے نتھی کرتے ہیں۔

جبکہ کرخ اور مالٹو میں اِس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔ ایمنیو کے مطابق گوکہ ''سوراخ، گڑھا'' کے لئے بہت سے الفاظ دستیاب ہیں۔ تاہم یہ لفظ اپنے معنی اور مفہوم کے اعتبار سے براہوئی سے مماثلت کے حامل ہیں۔ (Emeneau 1994:210)

ایمنیو صرف Kur-* کو بنیاد بنا کر اِسے براہوئی سے جوڑتے ہیں۔ حالانکہ براہوئی کا مکمل لفظ Kur- کی بجائے xurrum ہے جو واضح طور پر سمیری: gurum ''ڈھیر، انبار'' سے متعلق ہے ممکن ہے کہ سمیری gurum اکادی میں Karmu(2) ''ڈھیر، انبار، ٹیلہ'' بِت کرمو: bit)

(Karmu"غلے کا ڈھیر" کے طور پر مستعمل ہو، اور یہی کرمو Karmu فارسی میں "خرمن" کی صورت میں سامنے آیا ہو۔

1429: براہوئی: خُتنگ (Xuting) کھودنا

تامل: Kuttu پنکچر ہونا، سوراخ کرنا، گھونپنا، کھودنا، چبھونا، سینا

ملیالم: Kuttukaa چبھونا، گھونپنا، ڈنگ مارنا، کھودنا، لکھنا Kuttika درزی سے بنوانا.

کوٹا: -Kuṭ چبھونا، سینا، سینگ سے مارنا،

ٹوڈا: -Kuṭ چبھونا، سینا، سلائی کرنا، گھیسڑنا یا ٹھونسنا، سوراخ (جیب وغیرہ میں)

کونڈا: گٹ (guṭ) سینا

کووی: Kuttinai "گھونپنا، سینا یا ٹانکنا"

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ متفرق معنوں میں مستعمل ہوئے ہیں۔ "گھونپنا، چبھونا، گھیسڑنا، ڈنگ مارنا" کے علاوہ فقط دو زبانوں تامل اور ملیالم میں "کھودنا" کے معنوں میں مستعمل نظر آتے ہیں۔ جبکہ "سینا اور ٹانکنا" کے معنوں میں یہ الفاظ تمام زبانوں میں نمایاں ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ دراوڑی الفاظ دو متفرق اشتقاقی ماخذ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہیں علیحدہ علیحدہ زمروں میں رکھنے کی بجائے ایک ہی انٹری میں شامل کیا گیا ہے۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ "سینا اور ٹانکنا" کے معنوں میں دراوڑی الفاظ سمیری: Kad_4 "گانٹھنا، باندھنا" (جو بلوچی میں گنڈگ یعنی "جوڑنا، باندھنا، گانٹھنا، ٹانکنا" کے معنوں میں مستعمل ہے) سے مشتق نظر آتے ہیں۔

البتہ دوسری طرف براہوئی "خُتنگ" واضح طور پر سمیری Kud "کاٹنا" اور ta– کے لاحقہ کے ساتھ "شگاف ڈالنا، کنواں کھودنا، گڑھا کھودنا" سے متعلق ہے جو کلاشا میں کوچیک (Kocik) "کھودنا" (KD 170) بلوچی: کدگ (kudag) کدینگ "کریدنا، کھودنا" پشتو: غوچ "گڑھا" غوچونہ، غوچ ول: "گڑھا بنانا، گہرا کرنا" (خٹک 1131)

کشمیری: گودکرن ''کھودنا'' (میر 54)

سندھی: کوٹن ''کھودنا'' (بلوچ 677) بھی اِسی ماخذ سے متعلق ہیں۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ یہ الفاظ اکادی: ختاطو (ḫatāṭu) ''کھودنا'' سمیری: Kud....ta ''کھودنا'' سے متعلق ہیں۔

1192: براہوئی: خوافنگ (Xwāfing) ''چرانا'' ،خواہنگ (Xwāhing) ''چرنا''

تامل: Kā محفوظ کرنا، پناہ دینا، چوکیداری کرنا، نگرانی کرنا، کسی کا انتظار کرنا۔ Kāppu، Kāval ''نگرانی، دفاع، بچاؤ، حفاظت''

ملیالم: Kakkuka رکھنا، دفاع کرنا، نگرانی کرنا، انتظار کرنا، توقع رکھنا۔

تلیگو: Kācu چوکیداری کرنا، مویشیوں کا دیکھ بھال کرنا، حفاظت کرنا، بچانا، معاف کرنا، توقع کرنا، پالنا پوسنا۔

کولامی: —Kay مویشیوں کا چرنا، فصل کی نگرانی کرنا

گڈبا: —Kāp ''انتظار کرنا، نگرانی کرنا'' -Kā ''چرواہا گیری کرنا''

کرخ: Xāpna حفاظت کرنا، چوکیداری کرنا، دیکھ بھال کرنا

مالٹو: qape کسی کا انتظار کرنا، نگرانی کرنا،

براہوئی فعل متعدی Xwāfing ''چرانا'' جس کا فعل لازم xwāhing ''چرنا، مال مویشیوں کا چرنا گھاس وغیرہ کھانا'' ہے۔ لیکن فعل لازم کی بجائے براہوئی فعل متعدی xwāfing ''چرانا'' کو ایمنیو وغیرہ دراوڑی Kā اور Kāp سے منتھی کرتے ہیں۔ حالانکہ براہوئی کا بنیادی لفظ xwāhing ہے جس کے معنی ''چرنا، مال مویشیوں کا گھاس چرنا'' ہے جس کا دراوڑی کے مذکورہ الفاظ کے معنی ومفاہیم مثلاً ''چوکیداری کرنا، نگرانی کرنا، یا مویشیوں کا دیکھ بھال کرنا، چرواہا گیری کرنا'' سے بھلا کیا تعلق اور جواز بنتا ہے؟ کیونکہ اِس ایٹم کے بارے میں ایمنیو وغیرہ کا استدلال اور زور ''نگرانی کرنا، چوکیداری کرنا، حفاظت کرنا'' سے متعلق ہے۔ جبکہ دوسری طرف دراوڑی کے مذکورہ الفاظ واضح طور پر اکادی ḫuppu: "چوکیدار، گارڈ" سے مماثلت کے حامل ہیں۔ اِسی طرح دوسری طرف

دراوڑی تامل ، ملیالم کے الفاظ کا ماضی -Kā-tt کو ڈاگو-Kā-t ہے جبکہ براہوئی کا ماضی—Xwāha ہے جو اِن سے یکسر مختلف ہے جبکہ اس ضمن میں کُرخ اور مالٹو کی ماضی کی مثالیں کرشنا مورتی نے فراہم نہیں کی ہیں
(Krishnamurti 2003:293)

؟2944: براہوئی: مخنگ (maxing) ہنسنا

تامل: naku ہنسنا، مسکرانا، خوش ہونا، پھول کا کھلنا، کھولنا، چمکنا، وسیع ہونا

کناڈا: naku ہنسنا، مسکرانا، خوش ہونا، پھول کا کھلنا، کھولنا، چمکنا، وسیع ہونا

کناڈا: nagu ہنسنا، مسکرانا، کھولنا، کسی پر ہنسنا، پھول کا کھلنا

تلیگو: nagu ہنسنا، مسکرانا

پارجی: -nav ہنسنا

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔

براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر اکادی: مُحُدُو (muḫ(addu) ''وہ جو مزہ اور لطف دیتا ہے'' سے مطابقت رکھتا ہے۔

3878: براہوئی: ملینٹ (malênṭ) وہ بھیڑ یا بکری جس نے دودھ دینا بند کیا ہو۔

تامل: ملٹو (malaṭu) بانجھ پن، عورت یا جانوروں کی بانجھ پن

تولو: مراڈو (maraḍu) بانجھ پن۔

تامل اور تولو کے علاوہ دراوڑی کی کسی بھی دوسری زبان میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ اکادی میں mēranššu کا لفظ ''بنجر، ویران، غیر زرخیز'' کے معنوں میں مستعمل ہے براہوئی کا لفظ واضح طور پر r اور ṛ کے تبدل سے اکادی سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اکادی سلیبل کے آخری -šše کو براہوئی نے ṭ سے جبکہ تامل نے ṭu– اور تولو نے اِسے ḍu– سے بدل لیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی نے اکادی -n– کو برقرار رکھا ہے۔ جبکہ تامل اور تولو نے اِسے حذف کر دیا ہے۔

ایمنیو نے DED 3878 کے تحت براہوئی کے مذکورہ لفظ کو دراوڑی سے منتھی کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ یقینی طور پر براہوئی اور دراوڑی الفاظ مماثلت کے حامل ہیں۔ تاہم ان دونوں زبانوں کا بنیادی ماخذ اکادی ہے۔ جہاں براہوئی اور دراوڑی زبانوں نے اسے اپنے صوتی اور معنیاتی اختراع کے مطابق اپنالیا ہے۔ جس کا دراوڑی ورثہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

؟3879: براہوئی: ملنگ (maling) کھولنا۔

تامل: ملر (malar) پھول کا کھلنا، وسیع ہونا، بڑھنا، پھیلنا، خوش ہونا، کسی دروازے کا زیادہ کھلا ہونا، ظاہر ہونا، دیکھنے کے لئے اُٹھنا۔

ملیالم: ملر (malar) مکمل کھلا ہوا پُھول

کناڈا: ملر (malar) مرل (maral) پُھول

تلیگو: ملاچو (malācu) پھول اُگنا۔

براہوئی کے ''ملنگ'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ اشتقاقی اور معنوی اعتبار سے اِن میں کوئی مطابقت اور مماثلت نظر نہیں آتا۔ براہوئی کا ''ملنگ''

اگرچہ **کلاشا:** (u)mrék:"کھولنا" (KD 322) Umríik"کھل جانا" امری(umri)اُمریلی(umarili):کھلاہوا(KD 322) سے مماثلت کا حامل ہے۔
تاہم **پشتو:** بلنگ(baling)"ظاہر،آشکار" بلنگیدل: "ظاہر ہونا، نظرآنا" (خٹک282)کے ساتھ براہوئی"ملنگ" کی مطابقت زیادہ واضح اور نمایاں ہے۔
نیز عربی کے توسط سے فارسی میں مستعمل ملا(mala) بھی مماثلت کا حامل ہے۔ نیز کردی میں یہ وہ لا(وَلا)(vala)"کھلا" (ابراہیم پورب63)مستعمل ہے۔

3914: منّنگ(manning)ہونا،ہوجانا۔
تامل: منّو(manṉu)مستقل ہوجانا، ٹھہرنا، طویل عرصہ تک باقی رہنا، محفوظ ہونا
ملیالم: منکلا(mauunuka) محفوظ کرنا، فکس ہونا، غیر متحرک ہونا
تلیگو: منو(manu)رہنا، موجود ہونا، منکی(maniki)ھستی، وجود، زندگی، بودوباش، رہائش، گھر، مقام، جگہ۔
پارجی: من(-men)ہونا، ٹھہرنا
کُرخ: منّا(mannā)ہوجانا،ہونا، نتیجہ ،بہت زیادہ ہونا
مالٹو: (mane)ہونا،ہوجانا، نشوونماہونا، دراوڑی کے مذکورہ الفاظ زیادہ تر"ٹھہرنا، رہنا، مستقل ہوجانا، رہنا، رہائش وغیرہ" کے معنوں مستعمل ہیں۔ جوپہلوی میں māndan "رہنا، ٹھہرنا، رہائش کرنا"(MackenZie 53)اورفارسی میں بھی ماندن(māndan) **کردی:** mānاور بلوچی میں مانگ (mānag) کے طور پر مستعمل ہے۔ ایمنیو اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ -mannانڈوآریائی سے مستعار ہے (Emeneau 1994:66) جبکہ -marrاس کی دراوڑی کی صورت ہے۔ تاہم بنیادی طور پر اس لفظ کا ماخذ ھوری سے متعلق ہے۔

ھوری میں یہ لفظ mann ''ہونا، وجود رکھنا'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔(1) اور ھوری ہی سے یہ لفظ فارسی، بلوچی، کردی، براہوئی میں در آیا ہے اِس ضمن میں دوسری طرف ایمنیو اور کرشنا مورتی کا مفروضیاتی تضاد بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ایمنیو براہوئی کے -mann ''ہونا'' (امر: mar:) اور اِس کے ماضی کے تنا-mass کو مفروضیاتی طور پر پروٹو دراوڑی -mar سے جوڑتے ہیں۔ (Emeanu 1994:58) جبکہ اس کے برعکس کرشنا مورتی اِسے man-tt* اور man-t* قرار دیتے ہیں۔ (Emeneau 1994:xx) جو کہ مکمل طور پر بلوچی، فارسی کے پیراڈائیم سے مطابقت رکھتا ہے۔ بلوچی مانگ ''رہنا، باقی رہنا، مستقل رہنا'' ماضی: man-t اور فارسی ماندن کا ماضی: -mān d ہے۔

نیز بروشسکی: manaás ''ہونا، ہوجانا، موجود ہونا، وجود میں آنا، واقع ہونا'' (Willson 85) بھی

واضح طور پر براہوئی سے مطابقت کا حامل ہے۔

3864: براہوئی: مرغ (margh) سینگ

تامل: maruppu جانوروں کا سینگ، ہاتھیوں کا سونڈھ، درخت کی شاخ، ادرک

کرخ: marg سینگ

مالٹو: margu سینگ Margo ہرن

فارسی برغو (bargho) ''سینگ'' (حسن 110) b اور m کے فرق کے ساتھ واضح طور پر مذکورہ الفاظ سے مطابقت کا حامل ہے۔

بنیادی طور پر مذکورہ الفاظ سمیری: murgu$_{2}$,mur$_{7,8}$ ''گردن، پُشت، کندھا، جسم کا لمبا، تنگ، کلغی نما اور اوپر کو اُٹھا ہوا کوئی حصہ'' سے متعلق ہیں۔

(1) Wegner, Ilse 1999: Introduction to the Hurrian Language, Barlin.

نیز بلوچی میں بھی murr ''گردن اور گردن کا پچھلا حصّہ'' (Mayer 121) کے معنوں میں مستعمل ہے۔

4015؟ براہوئی: مرینگنگ (maringing) دہی جمانا

تامل، کوٹا: mucar ملائی والا گاڑھا دودھ، دہی''

Mōr ''ملائی والا ترش اور گاڑھا دودھ، دہی''۔ کناڈا، تولو: mosaru ''دہی''

جبکہ کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ اِس فہرست میں براہوئی کے مرینگنگ کو سوالیہ قرار دیکر شامل کیا گیا ہے۔

اس کی مطابقت میں سنسکرت -moraṭa مور نڑا moraṇa ''ملائی والا ترش دودھ'' بھی شامل فہرست کیا گیا ہے تاہم براہوئی کا مذکورہ لفظ اشتقاقی اور معنوی ہر دو اعتبار سے دراوڑی سے مطابقت نہیں رکھتا۔

قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی کا مذکورہ لفظ پشتو: متر (matr) ''دہی جمانا'' (خٹک 1217) کے درمیانی "t" کے حذف ہونے کے باعث maringing کی صورت میں سامنے آیا ہے کیونکہ معنوی اعتبار سے براہوئی کا مذکورہ لفظ پشتو ''متر'' کے عین مطابق ہے۔

جبکہ دوسری طرف دراوڑی کے مذکورہ الفاظ واضح طور پر کھوار: مچھیر (machher) ''دہی'' (فیضی 48) سے مطابقت کا حامل ہیں۔

4076؟ براہوئی: مرّام (marrām) پُکار، بلاوا، شُہرت

تامل: murai ''آواز پیدا کرنا، چلانا، گانا'' murali ''بانسری، مرلی'' muracu ڈھول

ملیالم: muraluka ''بھنبھنانا، غُرانا'' murali ''بانسری، مرلی'' muraga چھوٹا ڈھول

کناڈا: moral بھنبھنانا، غرانا، آواز پیدا کرنا، شور ہونا وغیرہ

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے جبکہ براہوئی کے ''مرام'' کو سوالیہ قرار دیکر اِس زمرے میں رکھا گیا ہے۔

براہوئی ''مرام'' واضح طور پر کردی: مرہ (کرن) (marra) ''چلانا، غرانا''

(ابراہیم پورب 304) سے مطابقت کا حامل ہے۔

پروٹوایرانی: maruH* ''کہنا، بولنا''

قدیم اوستا: mariie اوستا: maro- جدید اوستا: mraoti ''کہنا، بولنا''

(Cheung274-5) نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔

سمیری: mur ''چلانا''

3865: براہوئی: مرنگ (marring) توجہ دینا، اطاعت کرنا

مرّی (marri) سدھایا ہوا، پالتو

تامل: مرووو (maruvu) اکٹھے کرنا، جوڑنا، اکھٹے ہونا، رواج پذیر ہونا، ظاہر ہونا، نزدیک آنا، بغل گیر ہونا، اختیار کرنا، قبول کرنا، عادی ہو جانا، مباشرت کرنا،

ملیالم: مرُنو (marunnu) سَدھائی، دوستانہ، مرنوکا (marunnuka) منسلک، سدھایا ہوا، عادی

تلیگو: مرگو (maragu) واقف ہو جانا، عادی ہو جانا، محبت ہونا، خواہش ہونا وغیرہ

کُرخ: مڑنا (maṛna) جانوروں کا کسی جگہ پر معمول کے مطابق ٹھہرنا۔

مالٹو: (maṛe) خواہش کرنا، محبت کرنا۔

جبکہ کُرخ اور مالٹو کے مذکورہ الفاظ کو اس فہرست میں سوالیہ قرار دیکر شامل کیا گیا ہے۔

براہوئی کا ''مرنگ'' دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔

بنیادی طور پر یہ بلوچی marاور mārag ''محسوس کرنا، احساس کرنا، خیال رکھنا یا کرنا، توجہ کرنا، فکر کرنا، سے مطابقت رکھتا ہے۔ جو کہ پہلوی کے ماراگ (mārāg) ''حساس، سمجھ دار، آگاہ'' ماردن (mārdan)، مار(-mār) سمجھنا، محسوس کرنا، توجہ دینا (MackenZie54) سے متعلق ہے۔

اور یہ ممکن ہے کہ بلوچی، پہلوی کے مذکورہ الفاظ اوستا کے mairishto ''جاننا، اچھی طرح یاد کرنا''

سے مطابقت کے حامل ہوں۔

جبکہ دوسری طرف براہوئی marr ''انا'' ''مرنگ'' ہی سے متعلق ہے اور یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ اوستا، پہلوی اور بلوچی کے مذکورہ الفاظ ہی سے متعلق اور مطابقت کا حامل ہے۔

3901: براہوئی: مسٹر masir

سب سے پہلے ڈینس برے نے تامل maka ''بچہ، جانور کا بچھیرا، بیٹا، بیٹی، نوجوان'' makaḷ ''بیٹی، عورت، بیوی'' کناڈا: maga ''بیٹا، مرد آدمی'' اور magaḷ ''بیٹی'' یعنی

دراوڑی aḷ کو براہوئی اِڑ (iṛ) کے مترادف قرار دیکر براہوئی مسڑ ''بیٹی، لڑکی'' کو ان کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی۔

جبکہ بعد میں ایمنیو نے براہوئی کے مار (mār) ''بیٹا، لڑکا'' کو الگ رکھ کر براہوئی malh کو DED 3768 ''بچہ، جانور کا بچھیرا، بیٹا، بیٹی، نوجوان'' اور کناڈا: maga ''بیٹا، مرد شخص'' کے ساتھ مطابقت کا مفروضہ پیش کیا۔ لیکن بعد میں وہ اپنے اِس مفروضہ سے دستبردار ہوا۔ اور malh کو بھی DED 3901 یعنی مار (mār) ''بیٹا، لڑکا'' کے فہرست میں رکھا۔ اور اِسی فہرست میں براہوئی ''مسڑ'' کو بھی شامل کیا۔ لیکن ''مسڑ'' کی مطابقت میں دراوڑی کا کوئی لفظ پیش نہیں کیا گیا۔ تو سوال یہ ہے کہ پھر براہوئی ''مسڑ'' کو اِس فہرست میں شامل کرنے کا جواز کیا ہے؟

جبکہ اب دوسری طرف یہ واضح طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ براہوئی مار (mār) براہ راست سمیری: maru اور اکادی: مار (mār) ''بیٹا، لڑکا'' سے متعلق ہے تو اب یہاں اِس ضمن میں دراوڑی کی مطابقت یا کسی مفروضے کا جواز سرے سے ہی خارج از بحث ہو جاتی ہے۔ بہر حال براہوئی ''مسڑ'' واضح طور پر عربی مُعصر (mo'sir) ''نوجوان لڑکی'' (حسن 836) سے مطابقت رکھتا ہے۔ نیز اِسی مطابقت کے اعتبار سے عربی: معز (ma'z) ''بکرا، بکری'' (حسن 836) براہوئی: مت (mat) ''بکرا'' ہر دونوں الفاظ سمیری: مش (maš) ''بکرا'' سے متعلق ہیں۔

3882: براہوئی: مش (mash) پہاڑ

تامل: malai پہاڑی، پہاڑ

ملیالم: mala پہاڑ، اونچی جگہ، پہاڑی علاقہ

تولو: maso.r پہاڑی

کناڈا: male پہاڑ

تلیگو: mala پہاڑ

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ اس لفظ کی مطابقت میں DED میں سنسکرت کا mala ''پہاڑ'' بھی شامل کیا گیا ہے۔ انڈو آریائی زبانوں سرائیکی، کھیترانی میں بھی یہ لفظ ''ماڑ'' کے طور پر مستعمل ہے جس کا براہوئی ''مش'' سے کسی قسم کا اشتقاقی مماثلت اور تعلق نہیں ہے۔ تاہم ڈینس برے اور ایمنیو کا مفروضہ یہ ہے کہ براہوئی دراوڑی ʃ- کو sh- سے بدلتے ہیں۔ اِس لیئے براہوئی نے دراوڑی mala وغیرہ کو mash میں بدل دیا ہے۔

جبکہ براہوئی میں بھی پہاڑی کے لئے ''ماڑ'' کا لفظ علیٰحدہ طور پر مستعمل ہے۔ بنیادی طور پر دراوڑی mala, malai اور سنسکرت mala ہر دونوں اکادی کے mūlu, mēliu ''پہاڑ'' mēlû ''بلندی، پہاڑی، اونچی جگہ، اونچائی'' ہی سے مستعار ہیں۔ اور ماڑی: ''بلند عمارت، منزلہ عمارت'' بھی اِسی سے متعلق ہے۔ جبکہ براہوئی ''مش'' لاطینی mons سے مطابقت رکھتا ہے۔

اِس ضمن میں سب سے پہلے ڈینس برے نے یہ مفروضہ اختیار کیا تھا۔ اور اس کی مطابقت میں براہوئی مِش (mish) ''خاک ریت'' کو تامل، ملیالم: malar'' آٹا'' کناڈا: malar ''ریت'' سے ملانے کی کوشش کی گئی، جسے رد کیا گیا اور DED میں اِس ایٹم کو شامل نہیں کیا گیا۔

اِسی طرح ڈینس برے نے براہوئی پشی ''بلی'' کو بھی تامل، ملیالم، کناڈا، تلیگو وغیرہ کے pilli اور پارجی کے biley سے ملانے کی کوشش کی تاہم اِسے بھی رد کیا گیا اور DED میں اس ایٹم کو بھی شامل نہیں کیا گیا۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ براہوئی mish فارسی: ماسہ (زار) ''ریتلی جگہ'' (حسن 772) کردی: میز (mīz) (ابراہیم پور ا 649)، (خولہ) میش: ''خاکستر، خاک'' (ابراہیم پور ا 263) اور خولہ یا خول کا لفظ خود بھی ''خاک، خاکستر، گرد و غبار، خل و خاک'' (ابراہیم پور ا 262) کے معنوں میں مستعمل ہے

جبکہ براہوئی ''پشی'' جسے ابتدائی میں دراوڑی Pilli سے منسلک کرنے کی کوشش کی گئی، بلوچی: پُشک، پُشی فارسی: پُشک گاوری: پی شیر **کھوار:** پوشی

کردی: پشی ، پشیک (ابراہیم پور ب350) سے متعلق ہے۔ اور DED3438دراوڑی: Pilli کے علاوہ دراوڑی میں ''بلی'' کے لئے DED3575تامل : Pūccai، ملیالم: پُوچا(Pūcca) کوٹا: پچ(piċ) تولو: Pūce کالفظ مستعمل ہے جو براہوئی ''پشی'' سے کہیں زیادہ بلوچی فارسی اور کردی کے مذکورہ الفاظ سے مماثلت کا حامل ہیں جسے ٹی۔ بروا اور ایمنیو وغیرہ نے شاید اِس لئے زیر بحث لانے کی کوشش نہیں کی کہ یہ لفظ فارسی سے مطابقت کا حامل ہے۔

بنیادی طور پر یہ لفظ سمیری Peš-gi''ایک قسم کا چُوہا'' سے متعلق ہے سمیری زبان کا یہی لفظ بعد میں اکادی میں پُشخو (Pušḫu)''چوہا'' کے طور پر مستعمل ہوا۔ جو فارسی، بلوچی، کھوار اور کردی وغیرہ میں ''بلی'' کے معنوں میں سامنے آیا۔

3785: مشنگ(mashing) سر کو دھونا

پارجی: -mac ''مٹی سے سر کو دھونا''

پارجی کے علاوہ دراوڑی کے کسی بھی دوسری زبان میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر عربی: معش (ma'sh)''ملنا، آہستہ ملنا'' (حسن 836) سے تعلق رکھتا ہے قرینِ قیاس یہی ہے کہ بنیادی طور پر یہ لفظ اکادی:mazā'u''دبانا، نچوڑنا'' سے متعلق ہے۔

نیز پشتو: مَشل ''ملنا، مسلنا'' (خٹک 1225) کشمیری: مَتھن (-math)''ملنا'' (میر 60) سندھی : مھٹ (maht)'' مالش ، رگڑ، مسل''(بلوچ 787)شنا: ماش ''جسم کی مالش ''(ضیا 391) کے طور پر مستعمل ہے۔

3830: براہوئی: مٹ (maṭ) گاڑھا، گھنا۔

تامل: منڑ ٹو (maṇṭu) قریب ہونا، ہجوم، دبا ہوا، وافر مقدار میں ہونا، تیزی سے گزرنا، بہت زیادہ نشوونما کرنا، زیادہ ہونا، بڑھنا وغیرہ

ملیالم: منڑ ٹکا: (maṇṭuka) بھاگنا، فرار ہونا،

تلیگو: مَٹّو (maṭṭu) لوگوں اور چیزوں کا اکھٹا اور ہجوم ہونا، پھیلا ہونا، گھیرے میں ہونا، کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی "مٹ" واضح طور پر سندھی: متارو (mat(āro)، متارا (mat (āra" موٹا، فربہ، تنومند، قوی، مضبوط" متارائی: فربہی، موٹاپن، مُٹاپا (بلوچ 756) سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ہندی: مید (med) "موٹا، بہت موٹا" (اصغر 419) مشک: maš(k) "جماعت، موٹا" (اصغر 408) بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتے ہیں۔

3918: ماؤن (maun) کالا

تامل: mā "کالا، سیاہ" māci "بادل" mācu اندھیرا، تاریکی

ملیالم: māl "کالا" māla "رات، اندھیرا"

کناڈا: māsu مدہم ہو جانا، کالا اور خاکی رنگ کا ہو جانا

کرخ: māxā رات māxna اندھیرا ہو جانا، رات کا چھا جانا، **مالٹو:** maqu رات

براہوئی maun سندھی: مین "نیلا رنگ" (بلوچ 755) سے مماثلت کا حامل ہے جس کا دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نیز اس ضمن میں سمیری: mi "کہر، دُھند، تاریک ہونا" بھی واضح طور پر مماثلت کا حامل ہے۔ جبکہ دوسری طرف کناڈا: ماسو (māsu) کرخ: ماخا (maxā) مالٹو: maqu وغیرہ الفاظ واضح طور پر اکادی: مُشو (mušu) "رات" سے متعلق ہیں۔ ڈینس برے اور ایمنیو وغیرہ دراوڑی mā "کالا، سیاہ" کو اِس لئے براہوئی maun سے نتھی کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں براہوئی صفت کا اختتامیہ un– kun– اور ēn ہیں۔ حالانکہ دراوڑی میں صفت کے لئے اِس طرح کا کوئی اختتامیہ مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی میں صفت کی ایسی متعدد مثالیں ملتی ہیں کہ اُن میں اس طرح کا اختتامیہ نہیں ملتا۔ بہر حال بہت سے براہوئی صفت مثلاً "بینگن" بھوکا" واضح طور پر شانگرلہجہ

اور گلگت شنا میں bigan "بھوکا" (Backstorm 2002:362) سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اِسی طرح براہوئی : پئینگن "گاڑھا" انڈس کوہستانی: (Hallberg ba'kūl 1999:91) براہوئی :خُلکن "نرم" انڈس کوہستانی: (Hallberg ka'wal 1999:91) اور پشتو: خُرین (xuṛēn) سے باہم مطابقت کے حامل ہے۔ پشتو خڑین میں ēn کا اختتامیہ براہوئی کے en– سے مطابقت رکھتا ہے۔ اِسی طرح براہوئی خرین "تلخ، کڑوا" واضح طور پر سندھی: کڑان (Karāṇ) سے مطابقت کا حامل ہے۔

اِسی طرح بروشسکی صفت کا اختتامیہ um– بھی براہوئی un– سے مطابقت رکھتا ہے۔ مثلاً بروشسکی matum "کالا" baardum "سرخ"، bu'rdum "سفید" (Backstorm 2002:255) نیز براہوئی اختتامیہ un– کی مطابقت کی چند مثالیں ترکی میں uzun "طویل، لمبا" yogun "گاڑھا" کی صورت میں بھی ملتی ہیں۔

3945: براہوئی: ماما (māmā)

تامل: māmā,māmaṉ ماموں، خالو، سُسر، پھوپھا

ملیالم: māmaṉ ماموں

کوٹا: ma-mn ماموں

تلیگو: māmā سُسر، خالو

کرخ: mamus ماموں، پھوپھا

مالٹو: mama ماموں، چچا

اس فہرست میں سنسکرت -māma(ka) "خالو" کو بھی اس کی مطابقت میں شامل کیا گیا ہے۔ اور یہ لفظ تمام انڈو آریائی زبانوں کے علاوہ بلوچی اور پشتو میں بھی مستعمل ہے لیکن ان تمام الفاظ کا تعلق براہ راست اکادی: مخاُم (maḫa-um) "چچا" سے ہے۔ اور یہی مخاُم صوتیاتی تبدیلیوں سے گذر کر "مام، ماما، ماموں" وغیرہ کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

نیز یہ کردی کے زازا لہجے میں مام (mām) ''چچا'' (ابراہیم پور ا 650) کے طور پر مستعمل ہے۔

3901: براہوئی: مار (mār)

تامل: مری (maṛi) بھیڑ، گھوڑی، ہرنی وغیرہ کا بچہ، مینڈھا، گھوڑا، ہرن وغیرہ کا مادہ

ملیالم: مری (maṛi) جانوروں کا جوان بچہ، جوان ہرنی

کوٹا: میئر (mayr) مویشیوں کے علاوہ تمام جانوروں کا جوان بچہ۔

تولو: مرِئے (mary) بھینس کے علاوہ تمام جانوروں اور پرندوں کے جوان بچے

گوندی: مرّی (marri) بیٹا

دراوڑی کے شمالی خاندان کرخ اور مالٹو (براہوئی کو بھی اسی خاندان کے ساتھ نتھی کیا جاتا ہے۔) میں یہ لفظ سرے سے مستعمل ہی نہیں ہے۔

براہوئی کا مار (mār) واضح طور پر سمیری : مارو (maru) ''بیٹا'' اکادی: مار (mār) مارو (māru) ''بیٹا، بچہ، لڑکا، نسل'' سے تعلق رکھتا ہے۔

جبکہ سوائے گونڈی marri ''بیٹا'' کے باقی مذکورہ تمام دراوڑی الفاظ ''جانوروں کے بچے'' کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ ممکن ہے تامل، ملیالم، کوٹا اور تولو کے مذکورہ الفاظ اکادی کے mūru ''جوان جانور، گدھے اور گھوڑے کا بچھیرا'' وغیرہ سے متعلق ہوں، جو جدید عربی میں مہرہ: ''گھوڑوں کا بچھیرا (حسن 874) کے طور پر مستعمل ہے۔

براہوئی کے ''مار'' کے علاوہ کردی: مورہ ''لونڈا، لڑکا'' (ابراہیم پور ب 666)

کلاشا: mura ''نوجوان لڑکا'' (KD 206) ویدک: marya ''نوجوان مرد، جنگجو'' وغیرہ بھی سمیری سے متعلق ہیں، ممکن ہے کہ جدید عربی: مرَ ءُ : ''مرد آدمی'' بھی اکادی کے mār سے تعلق رکھتا ہو۔ کیونکہ جدید عربی اکادی زبان کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز شروع میں ایمنیو نے مفروضیاتی طور پر براہوئی کے malḫ پہلوئی lḫ کو پروٹو دراڑی k* یعنی 3768 تامل: مکا (maka) بچہ، جانور کا بچھیرا، بیٹا، بیٹی، نوجوان'' کناڈا: مگا (maga) ''بیٹا، مرد آدمی'' تلیگو:

maga,موگا(moga)شوہر، مرد، نر، بادشاہ، ہیرو" وغیرہ سے منطبق کی تھی۔ لیکن وہ بعد میں اپنے اس مفروضے سے دستبردار ہو گئے تھے۔ (Emeneau 1994:304-5)

براہوئی: مے(mē)"نوکر، غلام" مےءُ مد(mē-o-mad) "نوکر، غلام" اگرچہ DED میں براہوئی کے مذکورہ لفظ کو شامل نہیں کیا گیا۔ لیکن ڈینس برے نے اِسے مضحکہ طور پر تامل، ملیالم، کناڈا وغیرہ کے mey"بدن، شخص" اور کُرخ کے mēd "آدمی" سے نتھی کرنے کی کوشش کی۔

لیکن براہوئی کا mēواضح طور پر عربی: امہ: "کنیز، نوکرانی" (حسن65)امت: "نوکرانی، کنیز"(حسن 63) سے متعلق ہے عربی: امت(amat) بنیادی طور پر **اکادی:** amat"کنیز، نوکرانی" سے ہی مشتق ہے لیکن اکادیamat کا اصل ماخذ **سمیری:** ama-a-tu|tud اور (2) emedu "گھر اور مملکت کا پیدائشی غلام ہے جو براہوئی میں کنیز اور نوکرانی کے مفہوم کی بجائے سمیری کا طرح غلام اور نوکر کے معنوں میں مستعمل ہے۔

4146: براہوئی: ملی(mili) دماغ، مغز

تامل: مولئی(mūḷai) دماغ، مغز

ملیالم: مولا (mūḷa) دماغ، مغز

کوٹا: (mi- ḷ) مغز

تلیگو: مولگا(mūlaga) دماغ، مغز

کولامی: muli مغز

کرخ: murma مغز

مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ اگرچہ مذکورہ دراوڑی الفاظ کسی حد تک براہوئی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف دراوڑی DED 4153 تامل:mitar"دماغ"

کوٹا: medi، کناڈا:mīduḷ,mīdal

پارجی: medak تلیگو: میڈڈو (medaḍu) کولامی: mitak

کرخ: meddō مالٹو: medo واضح طور پر بلوچی maḍūl سے مطابقت رکھتے ہیں (دشتی 1106) نیز شنامیں یہ muto "مغز، دماغ" (ضیا394) انڈس کوہستانی meth "مغز" (Hallberg 1999:96) مستعمل ہے یہ کردی میں موخ (mūx) (ابراہیم پور ا 665) سرائیکی میں مکھ اور انگریزی میں marrow اور قدیم انگریزی میں mear مستعمل ہے۔ جو کہ ایک قدیم وسیع الاستعمال تعلق کی نشاندہی کرتے ہیں۔

4169: براہوئی: مرنگ (mirring) لیپائی

تامل: meṟuku فرش کو گوبر ملا پانی سے صاف کرنا، صندل پیسٹ سے بدن کو ملنا، وارنش لگانا

ملیالم: meru "موم" merukuka مرہم لگانا، موم لگانا، وارنش کرنا، گوبر سے لیپائی کرنا۔

کوٹا: -mek فرش کو گوبر ملا پانی سے صاف کرنا۔

تلیگو: mrēvu,mrēgu کسی لیس دار چیز کا لگانا۔

کئی: مرانڈا (mranḍa) لیپائی کرنا۔

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی کا لفظ واضح طور پر خوتانی murr "ملنا، کُچلنا" جدید مغربی ایرانی یغنی: mern "ملنا، پیٹنا" اور مڑی: (maṛ) گوندھنا (cheung 267) اور بلوچی: مرزگ (marzag) "ملنا" سے متعلق ہے۔

4215: براہوئی: مولھ (molḫ) "دُھواں" مولغاڑی "میلا"

کرخ: موجحا (mojxa) موسگا (mosga) دھواں

مالٹو: moge دُھواں کرنا، دھواں چھوڑنا

کرخ اور مالٹو کے علاوہ یہ لفظ دراوڑی کی کسی دوسری زبان میں مستعمل نہیں ہے۔ DED میں شامل اس لفظ کے بارے میں ایمنیو اعتراف کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ یہ غیر یقینی ہے کہ پروٹو دراوڑی K* کی

مطابقت میں براہوئی lh ہو، کیونکہ یہ ممکن نظر نہیں آتا۔اس لئے ممکن ہے کہ براہوئی molh کا اصل ماخذ mok-al* ہو، جس میں -oka- کا k متروک ہونے کے باعث یہ صرف -ō- کی شکل میں سامنے آیا ہو، تاہم میں اس سلسلے میں مشکوک ہوں کہ اس طرح کی ہئیتی پیش رفت کی کوئی دوسری مثال براہوئی میں ملتا ہو۔ تاہم اس امکان کو رد بھی نہیں کیا جاسکتا (Emeneau 1994:305)

دراوڑی کی مطابقت کے سلسلے میں براہوئی کے اکثر و بیشتر الفاظ ایمنیو، ٹی برو وغیرہ کی ذہنی اختراع یا وہ مفروضے ہیں جن میں صداقت کا فقدان دیکھنے میں ملتا ہے اور گذشتہ کئی برسوں سے ان مفروضوں میں ردوبدل کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔

کرخ اور مالٹو کے الفاظ براہوئی سے کہیں زیادہ واضح طور پر بلوچی muj اور مژ (muzh) سے مطابقت رکھتے ہیں۔اس ضمن میں عربی میغ، مغ'' گھٹا، بادل'' (حسن 839) بھی مماثلت کے حامل ہیں۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی molh سمیری muru ''کہر، بادل'' سے متعلق ہے جہاں براہوئی نے سمیری r کو پہلوئی lh میں بدل کر اِسے molh کی صورت میں اپنا لیا اور شاید وخی:mor ''بادل'' (Backstorm 1992:276) ھندی کا mehr کہر، بادل (اصغر 418) بھی سمیری ماخذ سے تعلق رکھتے ہوں۔

براہوئی molh کی مطابقت کی دوسری مثال خل مول (Xalmolh) ہے یعنی ''پتھر کی چیڑ یا گوند'' جو عربی میں مرّ (murr) (1) ببول کا گوند (2) ''کڑوا، تلخ'' (حسن 802) کے معنوں میں مستعمل ہے یہاں براہوئی کا molh واضح طور پر عربی کے murr سے مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے۔اصل میں عربی کے murr کا ماخذ اکادی: murru ''کڑوا، تلخ'' ہے اِسی طرح براہوئی سیل (Sēlh) جو کہ عربی میں صرہ (Sirra) ''جاڑا، جاڑے کی شدت'' (حسن 555) سے متعلق ہے اور قرینِ قیاس یہی ہے کہ سرائیکی: سیالا سندھی: سیارو (Siāru) بھی عربی کے ''صرہ'' سے متعلق ہیں۔ نیز اس ضمن میں کردی: سہول (sahol) (ابراہیم پور ا 417) ''سردی'' زازاالجہ:

سر: "سرد ہوا" (ابراہیم پور ا 387) بھی ایک ہی ماخذ کی غمازی کرتے ہیں۔اِسی طرح براہوئی کے پہلوئی lh̲ کے حوالے سے براہوئی کا تیل جو بلاشبہ دراوڑی تیلو (telu) سے مطابقت کا حامل ہے جبکہ عربی میں یہ صل (sil) زرد رنگ کا سانپ (حسن 557) کے طور پر مستعمل ہے جو کہ کردی ہی سوˇ لولہ "بچھو کا بچہ" (ابراہیم پور ا 395) مستعمل ہے یاد رہے کہ "سولولہ" میں آخری "لہ" جو کہ بنیادی طور پر اسم تصغیر کے لئے مستعمل ہوا ہے۔یعنی "چھوٹا بچھو یا بچھو کا بچہ" اصل لفظ یقینی طور پر "سولو" ہے۔

بنیادی طور پر بلاشبہ ان تمام الفاظ کا ماخذ اکادی: serru "سانپ" ہے۔اکادی کے ایک متن میں یہ لفظ aban Serru "پتھر کا سانپ" یعنی aban "پتھر" + Serru "سانپ" کی صورت میں مستعمل ہوا ہے۔

براہوئی lh̲ غالباً بیک وقت r، rr اور l کی نمائندی کرتا ہے ڈاکٹر عبدالرزاق صابر کے مطابق براہوئی ل اکثر "ل" سے بگڑ کر بنتی ہے بعض اوقات کسی لفظ اگر "ل" مشدد ہے یعنی double consonant آئے اور اس سے قبل واول ـُ/ـِ/ ہو تو دونوں کی آوازیں "ل" کی آواز پیدا کرتی ہیں۔(صابر 138:1994)

4119(a): براہوئی: مون (mōn)

تامل: مُن (mun̲) سابقہ، پہلے، کے سامنے

ملیالم: مُن (mun) پہلا، پہلے، اگلا وغیرہ

ایمنیو اب اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ براہوئی مون کو جس طرح سے دراوڑی مُن سے نتھی کیا گیا تھا اس سلسلے میں واول ō مشکلات پیدا کرتا ہے۔کیونکہ پروٹو دراوڑی u* براہوئی میں ō نہیں بنتا اس کے علاوہ دراوڑی mun بھی "چہرا" کے معنوں میں مستعمل نہیں ہوتا۔اس لئے یہ ضروری ہے کہ اب DED4003 تامل: مکم (mukam) "چہرہ، مُنہ" پر نظر ڈالی جائے یہ انٹری بہت سے اشتقاقی صورتیں رکھتا ہے ۔ مثلاً تامل ، ملیالم: mukappu, تامل: mukan̲ai,

mukarai, ملیالم:mukaṟu, mukana-''اگلا حصّہ، سامنے، شروع'' اسی طرح ان الفاظ کے -uka-کا ō میں بدلنے کے باعث یہ تامل میں mōrai''چہرہ، ٹھوڑی'' ملیالم میں mōr''چہرہ'' تلیگو میں mōra جانوروں کا چہرہ یا سر'' کی صورت میں ملتا ہے اِسی طرح تامل mukaṉai اور ملیالم mukana کو ہمیں mōnay* بلکہ mōn* کی پیش رفت سمجھنے کی توقع رکھنی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی ایک براہوئی ''مون'' کا ماخذ ہو لیکن بد قسمتی سے براہوئی میں -uka-*یا-uva-* جیسی مثال دیکھنے میں نہیں ملتی اور یہ صرف قیاس ہی ہو سکتا ہے (Emeneau 1994:47) جبکہ E.H.Tutle ڈینس برے کے جائزے (BrayIII, JAos 56(1936),340-360) کے حوالے سے ''مون'' کو کناڈا کے mōṛe سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ایمنیو اِسے نا قابل عمل قرار دیتے ہوئے براہوئی کے mōn کو انڈو آریائی مُنہ (munh) سے مستعار سمجھتے ہیں۔ (Emeneau 1994:47) اصل میں تامل mukam اور mukari وغیرہ واضح طور پر اکادی: muḫḫu''دماغ، کھوپڑی اوپر کا حصّہ''۔ (1) maḫrû :''پہلا، اگلا، سابقہ'' سے متعلق ہیں۔ اور سنسکرت کا (mukha) بھی اکادی : muḫḫu سے براہ راست متعلق ہے ۔ اکادی کا مَخرو(1) maḫru ''پہلا، اگلا ، سابقہ'' بلوچی میں muhri ''پہلا، اگلا، اوّل'' ملا (mahla)، مالو''پہلے'' کی صورت میں مستعمل ہیں۔ ممکن ہے کہ اکادی maḫru سمیری : mahru ''موجودگی'' سے مطابقت رکھتا ہو؟

اِسی طرح اکادی'' مخو جو'' انڈو آریائی زبانوں میں پہلے مُھو (muhhu) بعد میں ''مونھ، مُنہ'' وغیرہ کی صورت میں سامنے آیا۔ پشتو میں مخ (mux) چہرہ کی صورت میں مستعمل ہوا۔ انڈس کوہستانی میں موں (mŭ)''چہرہ'' (Halberg 1999:97) اور براہوئی میں مون (mōn) کی صورت اختیار کر گیا۔ اِسی طرح براہوئی مُست ''پہلے'' انڈس کوہستانی ہیں

"muṭh" پہلا muṭhu "آگے" (Hallberg1999:97) شاگلتی لہجہ: موچو (mōcō) "پہلے" (LSI 157) کی طرح مستعمل ہے۔

ممکن ہے کہ اکادی "مخو" اور سمیری مُش (muš) "چہرہ" میں بھی مطابقت پائی جاتی ہو۔ بہر حال پشتو: مشادو (mušadu) "چہرہ" (خٹک 1231) واضح طور پر سمیری "مُش" سے مطابقت رکھتا ہے۔ سندھی: مُنھن "چہرہ، رخ" متھ (math) "بالائی حصہّ، اوپر والا حصّہ سرا" (بلوچ 756) بھی اس ضمن میں واضح مطابقت کا حامل ہیں۔

الغرض دراوڑی mukam اور mukari واضح طور پر اکادی یا سنسکرت سے مستعار نظر آتے ہیں۔ تو اِس ضمن میں براہوئی مون سے متعلق کسی پروٹو دراوڑی کا مفروضہ کیا معنی اور جواز رکھتا ہے؟

4129: براہوئی: موٹ (mōṭ) بے وقوف، احمق

تامل: mōṭu حماقت، کند ذہن، غفلت

ملیالم: moṭṭu ہٹ دھرمی

کناڈا: moṭa حماقت

تلیگو: mōṭu "گستاخ، کند، گنوار، بیوقوف، پنچ" کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ نیز 4202 تامل: mottu "بے وقوف، کاہل" کناڈا: moddu "حماقت، کند (جیسے چاقو)، تلیگو: moddu "کند ذہین، بے وقوف، کند چیز" کو بھی مماثل کے طور پر اِس زمرے میں درج کیا گیا ہے۔ اشتقاقی اور معنیاتی ہر دو اعتبار سے مذکورہ گروپ میں کوئی فرق اختلاف نہیں ہے۔

اِس کے علاوہ 4199 تامل: Moṭṭai "کند چاقو، ناپختگی، نامکملیت"

تلیگو: mōdo کند چیز، درخت کے شاخ کا کٹا ہوا حصّہ (جسے بلوچی میں بھی منڈ یا بُنڈ کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ 3746 تلیگو: boḍe "درخت کا تنا" بھی اِسی سے مماثلت رکھتا ہے)

کناڈا: moṭa "محرومیت، کوتاہ، درخت کے کٹے ہوئے شاخ کا بچا ہوا حصّہ، لنگڑا" جسے سنسکرت کے muṇḍa "بے سینگ، درخت کے شاخ کو کاٹنا" کے مماثل قرار دیا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی

یہی ہے کہ 4199,4219اور 4202 کے مذکورہ دراوڑی الفاظ سنسکرت سے مستعار لی گئی ہیں۔ اور یہ لفظ بلوچی میں بھی ''موٹ'' یعنی بد نصیب، محروم، شوم، بے بہرہ (دشتی 1135) کے معنوں میں مستعمل ہے اس کے علاوہ مذکورہ دراوڑی گروپ میں جہاں جہاں یہ لفظ کند یا کند چیز یا کند ذہین کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔ تو یہ لفظ بلوچی میں بھی مُڈ سندھی : مدھو'' کند ذہن، بدھو، بے وقوف، نادان، کند آلہ'' (بلوچ 763) مستعمل ہے۔ جبکہ براہوئی موٹ اور بلوچی: موٹ سندھی: مُٹھو ''پھنسا ہوا، گرفتار، تنگ، بیزار، غمگیں، اُداس، بد قسمت، بدبخت'' (بلوچ 761) سے تعلق رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ دیکھیئے۔ سندھی مودھک (modhak)''احمق، بے وقوف، بدھو'' مودھن (modh-) (''کند ذہن، بے وقوف، بے ہمت'' (بلوچ 782) مُٹھو: ''بد، بُرا، خراب، سُست، ڈھیلا، کاہل، ناقص'' (بلوچ 760) موڈا: ''سر منڈا، گنجا، بغیر سینگ کا جانور'' (بلوچ 782) ہندی: موڈھ'' جاہل، احمق، نادان، بے وقوف'' (اصغر 414) مدھا (mudha) جھوٹ، فضول، بے کار، بے فائدہ (اصغر 403)

کشمیری: موتو (motu)''بے وقوف'' مونڈو: ''درخت کا کٹا ہوا تنا'' (LSI 269) کُردی: میشو''احمق، بے وقوف، نادان، پراگندہ خاطر'' (ابراہیم پور ا 684)

پروٹوایرانی: *maug(mauz)

خوتانی: -mūys''بے وقوف ہونا''

سنسکرت: moh پراگندہ خاطر ہونا

جدید اوستا: -ašmaoya''غلط نظریات کا اُستاد'' (Cheung 271)

؟ 4010: براہوئی: مکنگ (mukking) بَڑ بڑانا، تلملانا

تامل: mukku بچہ جننے کے وقت عورت کا تناؤ میں ہونا، بہت زیادہ جد وجہد کرنا

ملیالم: mukkuka تناؤ ہونا، عورت کا بچہ جننے کے وقت تناؤ میں ہونا۔

تلیگو: mukku تناؤ ہونا، چلانا

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ براہوئی کے مکنگ کو سوالیہ قرار دیکر اِس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ براہوئی کے مذکورہ لفظ کا دراوڑی سے کوئی معنوی تعلق نہیں ہے۔ بنیادی طور پر مذکورہ براہوئی لفظ فارسی: منگیدن (mangidan) "بُڑبڑانا، زیر لب آہستہ آہستہ بات کہنا" (حسن 864) اور بلوچی: نگ (دشتی 1124) مشرقی بلوچی

mukkan, (Mayer178) mukkan (Mayer96) سے متعلق ہے۔

البتہ پارتھی: mj "بچہ جننے کے وقت عورت کا تناؤ میں ہونا، تکلیف ، تناؤ" (Cheung 192) بہت حد تک معنوی اور اشتقاقی اعتبار سے دراوڑی سے مماثلت کا حامل ہے۔

4088: براہوئی: خُ (mux) کمر

تلیگو: mola کمر، درمیان

کولامی: mulke پشت، کمر

نیکی: mulke کمر

پارجی: mulka būla کمر

تامل ،ملیالم ، کناڈا وغیرہ سمیت کرخ اور مالٹو میں بھی یہ لفظ مستعمل نہیں ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ کا براہوئی "خُ" سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

دراوڑی کے مذکورہ الفاظ واضح طور پر پشتو ملا (mala) "کمر، پیٹھ ، میان" ملابند: کمربند، پٹی" (خٹک 1226) ملیا: "پیٹھ ، کمر، پشت" (خٹک 1227) سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی خُ واضح طور پر کردی: مروخہ "مُھرہ، پشت، ریڑھ کی ہڈی" (ابراہیم پور ا 656) موغہ رہ (mūghra) "پُشت کا مُھرہ، کمر کی ہڈی" (ابراہیم پور ا 667) سے مطابقت کا حامل ہے۔ کردی موغہ

رہ (mūgh-) میں ''غ'' براہوئی میں ''خ'' کی صورت میں مستعمل ہے جبکہ مروخہ غالباً ''مخرہ'' کی تقلیبی صورت ہے۔

4071: براہوئی: مرو (murū) خرگوش

تامل: موئے ال (muyal)، مُچل (mucal) خرگوش

ملیالم: موئے ال (muyal) خرگوش کوٹا: موام (moim) کناڈا: موایا (moīa)

کوڈاگو: مونا (mona) پارجی: موندا (munda)

تولو: موئیرو (muyeru) کونڈا: موروئی (moroi)

کووی: مڑالو (mṛālū) کُرخ: مونیاں (munyā̆) مالٹو: مونیئے (munye)

براہوئی ''مرو'' کسی حد تک تولو، کونڈا سے مماثلت ضرور رکھتا ہے۔ لیکن قرینِ قیاس یہی ہے کہ یہ سنسکرت کے مروکا (marūka-) ''ایک قسم کا ہرن'' سے مماثلت رکھتا ہے۔

جوکلا شامیں مرو (mru) ''جنگلی بکری، جنگلی ہرن، جنگلی بھیڑ'' (KD 204) اور فارسی میں مرال (murāl) بارہ سنگھا (حسن 803) کردی: مہ رال: "ہرن" (ابراہیم پور ا 672) پُھلورابیوری: mirgA ''ہرن'' (Decker2004:222) مستعمل ہے۔ یہاں کردی اور فارسی "مرال" میں مستعمل al- واضح طور پر مذکورہ دراوڑی زبانوں کے al– سے مطابقت رکھتا ہے۔

نیز اکادی: muraššu ''جنگلی بلی'' بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے ممکن ہے سنسکرت marūka- بنیادی طور پر اکادی سے متعلق ہو۔

4147: براہوئی: مُسٹ (musiṭ) ''تین''

تامل: mūṉru

ملیالم: mūnnu

کوٹا: mu'ṇḍ

کناڈا: mūru

تولو: mūji

تلیگو: mūḍu

کونڈی: mūnd

کرخ: mūnd

اگرچہ براہوئی musiṭ کسی حد تک دراوڑی سے مماثلت کا حامل ہے۔ تاہم اِس کے علاوہ کوا (Kwa) زبانوں کے یوروبا (Yoruba) لہجے میں ''تین'' کے لئے meta بنتو (Banto) زبانوں کے لنگلا (Lingala) لہجے میں ''تین'' کے لئے misáto جبکہ اِس کے برعکس اِس گروہ کے دوسری زبانوں مثلاً نفی (Nufi) جاراوا (Jarawa)، سواحلی، زولو، شونا لہجوں میں مختلف قسم کے الفاظ ملتے ہیں۔

آسٹریلیائی زبان کے Wotjobaluk لہجے میں ''تین'' کے لئے mŭnya اور marŭng، یولنگو (yolngiu) لہجے میں marrma کے الفاظ مستعمل ہیں۔ تُپی (Tupian) زبانوں کے گروہ میں mbohapy, musapiri, mosapyr جیسے الفاظ مستعمل ہیں۔

اِسی طرح دوسری طرف کاکیشائی زبانوں میں ''تین'' کے لئے sumi, sum,sami کے الفاظ مستعمل ہیں۔ یہ مماثلت کئی، زبانوں مثلاً سنو تبتی (sino-tibetain) زبانوں sang, sun, saam, sasm,suum تبتو برمی زبانوں میں sumci،sum- تھائی کے kadai زبانوں میں thaam،sam کی صورت میں ملتی ہیں۔

اِسی طرح ''چار'' جو کہ دراوڑی زبانوں میں nālugu,nāli, nāl- nāluku,nālu وغیرہ کی صورت میں ملتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ یہی مماثلت بہت سی زبانوں مثلاً sami زبانوں کے گروہ میں nelja ,neli، فنی (Finic) زبانوں میں nelgi,niellja

موردون (Mordvin) زبانوں nila,nileماری (Mari) زبانوں میں nyl پرمک (Permic) زبانوں nyl,nolاوگری زبانوں میں negy,nila کی صورت میں دیکھنے کو ملتا ہے۔(1) بہر حال اِس کا سبب چاہے جو بھی ہو، اسی طرح کی مشترک مماثلتیں مختلف زبانوں میں یکساں طور پر ملتی ہیں۔ اِسی طرح براہوئی ordinals ارٹمیکو، مُسٹمیکو وغیرہ درراوڑی کے ہئیت سے مکمل طور پر مختلف ہے ۔(تفصیل دیکھیئے Krisnamurti 2003:266) جبکہ اِس معاملے میں براہوئی واضح طور پر شنا کے قریب نظر آتا ہے جہاں ''پہلا'' کے لئے پمو کو (Pumoko) (ضیا132:1986) جبکہ شنا کولئ لہجے میں ''چوتھا'' کے لئے ''چارمُنگی'' (Carmongi) (Backstmustrom 1992:395) مستعمل ہے۔

4025: براہوئی: (مُست)must ''بند''

تامل: مچّو(muccu)ڈھانپنا

کوٹا: مُچ(muc-)ڈھانپنا

تلیگو: muyuڈھانپنا، بند کرنا، چُھپانا

کرخ: muccnaدروازے کو بند کرنا

مالٹو: muceبند کرنا

دراوڑی کے مذکورہ الفاظ اگرچہ براہوئی مُست سے مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتے۔ بالفرض اگر انہیں براہوئی ''مُست'' کے ساتھ نتھی بھی کیا جائے تب بھی دوسری طرف براہوئی اور بلوچی ہر دو زبانوں میں علیٰحدہ طور پر مُچ (muc) ''جمع، سمیٹ، اکھٹا، لپٹا ہوا'' مچ کننگ: ''اکھٹا کرنا، سمیٹنا، جمع کرنا، لپیٹنا'' کی صورت میں مستعمل ہے تو پھر یہاں دراوڑی muccuوغیرہ کی مطابقت میں براہوئی mustکا کیا جواز بنتا ہے۔

(1) http://en.wikipedia.org/wiki/list_of_numbers_in_various_languages

اس کے علاوہ پشتو: مونجے "لپٹا ہوا" (خٹک 1231) مچوری: "شکن در شکن، چین چین" (خٹک 1219) سندھی: مُچ "گچھا، الجھی ہوئی چیزیں" (بلوچ 761)

مچو: "گچھا، خوشہ، چند چیزوں کا مجموعہ، بنڈل" (بلوچ 762) کردی: مچولہ "گول، لپٹا ہوا، گول شدہ" (ابراہیم پور ا 654) بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ براہوئی must b اور m کے تبدل کے ساتھ پشتو: بوڑ "اکھٹا، جمع" (خٹک 300) سے متعلق ہو۔ لیکن براہوئی must کا t مسئلہ پیدا کرتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ براہوئی مُست عربی : موصدہ: musd(a) "ڈھکا ہوا، چھپا ہوا" (حسن 870) سے متعلق ہے جہاں براہوئی t عربی d کی نمائندہ نظر آتا ہے۔ نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔

ہندی: مندنا mund(na) "موچنا، بند کرنا، ڈھکنا" (اصغر 411)

بلوچی: موٹگ (mūtag) "بند کرنا" چم ءِ موٹگ "آنکھ کا بند کرنا"

4057: مُتکن (mutkun) پُرانا، پرانی چیز

تامل: mutu پرانا، پہلے، پکا

ملیالم: mudi,muttu بڑھاپا، پُرانا عہد

تلیگو: mudara پرانا، پختہ، پکا

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

اگرچہ بلاشبہ براہوئی mutkun دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے مطابقت رکھتا ہے۔ لیکن اس ضمن میں عربی: مزمن muz(min) "پُرانا، کُہنہ" (حسن 812) مندرس: mund(ras) "کُہنہ، پرانا" (حسن 860) اور کردی: میژ "گذشتہ، قدیم، قدیمی" (ابراہیم پور ا 684) بھی مماثلت کا حامل ہے۔

نیز m اور b کے فرق کے ساتھ سندھی: bhuto سرائیکی bhuta ''پرانا، پُرانی چیز'' بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔

4030: مٹّخ (muṭṭux) گرہ، گھڑی

تامل: muṭi باندھنا، گرہ لگانا، پہننا

ملیالم: muṭi گرہ، چاولوں کی گھڑی، سر کے بال

کناڈا: muḍi بالوں کا باندھنا یا چُوڑا بنانا، تنکوں اور بھوسوں میں لپٹی ہوئی غلہ کی گھڑی

تلیگو: muḍi گرہ، گانٹھ، نرسل کا گانٹھ، گھڑی

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ نہیں ہے۔

ہندآریائی کے تمام زبانوں میں سندھی، سرائیکی، پنجابی وغیرہ میں یہ لفظ مستعمل ہے

سندھی: مُٹو ''یک مُشت، بنڈل، گٹھا، گڈی'' (بلوچ 759)

مُٹھیو: موٹھ، قبضہ، دستہ، بنڈل، گٹھا، گڈی (بلوچ 761)

کلاشا: ماٹھولیک: ''گٹھا بنانا، بَل دینا'' مَٹھولا: گٹھڑ، گٹھا بنا ہوا (KD 196) شنا: مُٹھو شو: گندم کا بالیوں کا اُتارا ہوا گٹھا (ضیا 395)

ہندی: موٹ، موٹھ: ''گٹھڑی بستہ، پلندہ، گٹھا'' (اصغر 414)

بلوچی میں بھی یہ مُٹک (muttuk) مستعمل ہے۔ اور براہوئی نے غالباً اِسے بلوچی سے مستعار لی ہے۔ مثلاً مُٹک دیم ''ترش رُو، ماتھے پر بل آنا، تیوری چڑھنا'' یعنی چہرے یا ماتھے پر بل پڑنا، گرہ پڑنا وغیرہ

4042: براہوئی: موڑک (mūṛak)

تامل: muṭṭu رکاوٹ ڈالنا، رکاوٹ بننا، رکاوٹ

ملیالم: muṭṭu رکاوٹ

کناڈا: muṭṭu رکاوٹ، روک، ٹھہراؤ

گونڈی: mūṛana بند ہو جانا (کسی نرسل کا سوراخ یا بندوق کے نالی کا)

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے گونڈی موڑانا کے علاوہ مذکورہ دراوڑی الفاظ اشتقاقی طور پر براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے۔

مماثلت کے لئے دیکھیئے۔

سرائیکی: موڑا پشتو: بُوڑے (būṛe) ''صراحی یا بوتل بند کرنے کا کپڑا یا کارک'' (خٹک 299) مشرقی بلوچی: موڑا

پروٹوانڈوایرانی: *MarH[2]

سنسکرت: mari ''چُھپانا''

پروٹوانڈویورپی: merH ''بلاک کرنا، چھپانا''

لاطینی: mora رکاوٹ، تاخیر (Cheung 268)

3019 :نن: (nan) ھم

تامل: nām ''ھم''

ملیالم: nām۔ ھم، میں اور تم

کناڈا: nāvu ھم

تلیگو: manamu

تولو: nama

کرخ: nām

مالٹو: nām

عام طور پر براہوئی nan کو دراوڑی کے نام (nām) سے نتھی کیا جاتا ہے۔ ایمنیو وغیرہ کا خیال ہے کہ دراوڑی nām میں آخری m– جمع کی علامت ہے جسے براہوئی نے n– میں بدل دیا ہے۔

جہاں تک دراوڑی جمع کی علامت m–کا تعلق ہے ۔ تو یہ صورتحال ھمیں عیلامی کے علاوہ سامی زبانوں عبرانی، اکادی، مصری اور عربی وغیرہ میں بھی واضح طور پر نظر آتا ہے۔

مثلاً عربی: antaتَو(واحد مذکر)ant-umتم(جمع مذکر)

قدیم عبرانی: anta(جدید:atta)تُو(واحد مذکر)attemتم(جمع مذکر)

اکادی: attaتُو(واحد مذکر)attuneجمع مذکر(ممکن ہے کہ attunuکاnابتدا میں m تھا جو بعد میں nکی صورت میں سامنے آیا ہو)

عربی: ھوَ(howa) ''وہ''(واحد مذکر)ھم(hu-m)جمع مذکر

عبرانی: ھوَ(howa)''وہ''(واحد مذکر)ھیم(he-m)جمع مذکر

اس کے علاوہ عبرانی میں ایش''شخص، مرد'' ایشم''بہت سے شخص۔اشخاص'' حیرو''کلہاڑی'' حوریم ''کلہاڑیاں''جیسی متعدد مثالیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

لیکن اس کے برعکس سامی زبانوں میں جمع متکلم کے صیغے میں جمع کی علامت m–کی بجائے بظاہر n– نظر آتا ہے اور براہوئی میں بھی یہی صورتحال ملتی ہے۔

مثلاً آرامی:anāمیں(مذکر)anāuھم(مذکر)

عربی: anāمیں(مذکر)nahnuھم(مذکر)

شامی: enaمیں(مذکر)hnan/nahnanھم(مذکر)

اکادی: anākuمیں(مذکر)nīnuھم(مذکر)

عبرانی: anoxi,aniمیں(مذکر)anahnuھم(مذکر)

براہوئی nanواضح طور پر مذکورہ زبانوں کے hnan, nahnu,anānوغیرہ سے مماثلت کا حامل ہے۔

2980: براہوئی: نرنگ(narring)بھاگنا

تامل: ارل(araḷ)خوف زدہ ہونا

ملیالم: araḷuka سُکڑنا

کوٹا: arki کسی غلط کام کے انکشاف کے باعث دل میں خوف محسوس کرنا

تلیگو: aragali ''ہچکچاہٹ، شک''

کولامی: ari خوف

پارجی: نر (nar) خوف

مالٹو: arkare خوف زدہ ہونا۔

جبکہ کرخ میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ باقی تمام زبانوں میں -ar مستعمل ہے سوائے پارجی کے جہاں nar کا لفظ مستعمل ہے اِسی پارجی لفظ کے استدلال کی بنا پر ایمنیو براہوئی کے ''نرنگ'' کو دراوڑی کی مطابقت قرار دیتے ہیں

براہوئی کا مذکورہ لفظ اگرچہ ''بھاگنا'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ پھر بھی اگر اِسے اِس زمرے میں رکھا جاتا ہے تو پھر یہ واضح طور پر اکادی: narātu ''لرزنا، کانپنا، جھجکنا'' سے متعلق ہے جو حطی میں -nah ''خوف ہونا'' -nahsariya ''خوف زدہ ہونا'' فارسی: نہاریدن (naharidan) ''ڈرنا، خوف کرنا، وہم کرنا'' نہار (nahar) ڈر، خوف، اندیشہ (حسن 7-926) بلوچی: نہر (nahr) ''خوف'' نہردیگ: ''خوف دلانا، ڈرانا، دھمکانا'' سندھی: نرڙو: ڈر، خوف ھیبت (بلوچ 802)۔ ممکن ہے کہ ان تمام الفاظ کا بنیادی ماخذ سمیری: ni---dar ''خوف زدہ ہونا'' سے متعلق ہوں لیکن اس بارے میں یقین سے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ جبکہ دوسری طرف دراوڑی -ar پشتو: یَرہ (خٹک 1282) شنا: اَرّ (arr) ''ڈر، خوف'' (ضیا 19) فارسی: ہراِ (hura) ''خوف، دھشت، ڈر'' (حسن 960) ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اصل میں یہ تمام الفاظ سمیری: ur فعل: ''لرزنا'' سے متعلق ہیں۔

3051: براہوئی: نی (nī) تُو

تامل: nī

ملیالم: nī

کناڈا: نیم (nīm)، نینو (nīnu)

تلیگو: nivu

کرخ: نِین (nīn)

مالٹو: نِن (nin)

اگرچہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ براہوئی nī دراوڑی سے مماثلت کا حامل ہے لیکن کرشنا مورتی کے بقول یہ nī اصل میں پروٹو دراوڑی nin*|nīn* سے متعلق ہے جہاں جنوبی دراوڑی I (تامل، ملیالم، کوڈاگو، توڈا، کوٹا اور تولو) میں یہ آخری n– فاعلی حالت میں متروک ہوا لیکن اِسی اختتامی n– کی تصدیق ان زبانوں کے محرف صورتوں سے ملتا ہے جبکہ دوسری طرف ni کا ابتدائی -n مرکزی دراوڑی زبانوں میں فاعلی اور محرف حالتوں میں متروک ہوا (Krishnamurti 2003:249)

کالڈ ویل اور کرشنا مورتی کے مطابق ان اسمائے ضمائر کا اختتامی n– واحد اور جبکہ اختتامی m– جمع کی علامت ہے (Krishnamurti 2003:248)

مثلاً دراوڑی nīm ''تُو'' کا آخری n–واحد اور دراوڑی nim ''تم'' کا آخری m–جمع کی علامت ہے۔ان کے خیال میں براہوئی nī بھی شروع میں nīn تھا اور اس کا آخری n–واحد علامت ہے۔

اِسی طرح براہوئی num کا آخری m–جمع علامت ہے۔ کرشنا مورتی کے خیال میں براہوئی نے دراوڑی nim کو num میں تبدیل کر لیا۔ وہ اس ضمن میں تامل num|um کی مثال پیش کرتے ہیں۔ لیکن مماثلت کی یہ صورتحال صرف براہوئی تک محدود نہیں ہے بلکہ چینی زبان میں nu,ni اور وسطی افریقہ کے بورنو کی ایک زبان کنوری (kanuri) میں ni کے علاوہ عیلامی زبان میں بھی ni مستعمل ہے اور عیلامی زبان کی جمع بھی براہوئی num کی طرح num ہی ہے۔ تو یہاں یہ سوال اُٹھایا جاسکتا ہے کہ عیلامی زبان میں بھی ni کیا شروع میں nīm تھا۔ اور کیا عیلامی نے بھی براہوئی ہی کی طرح دراوڑی nim کو num بنا کر اپنا لیا؟

حالانکہ عیلامی زبان کا دراوڑی کسی قسم کا نسلیلاتی رشتہ تعلق نہیں ہے اور اس ضمن میں بیشتر ماہرینِ لسانیات اور حتیٰ کہ کرشنا مورتی نے خود بھی شدید اعتراضات اُٹھائے ہیں۔ (Krishanmurti 2003:44-5)

3064: براہوئی: نغشنگ (Nughushing) نگلنا

تامل: (nuṅku) نگلنا، بڑے بڑے گھونٹ لینا، قبضہ کرنا

کناڈا: (nuṅgu) ''نگلنا''

کرخ: نُونخنا (nunukhana) ''نگلنا، جلدی سے گھونٹ لینا''

مالٹو: nunge ''نِگلنا''

براہوئی نُغشنگ واضح طور پر **پشتو:** نغرتل: ''نِگلنا'' نغر تکونکے: ''نگلنے والا''

نغرد: ''ہڑپ کرنا، ایک ہی بار نگلنا'' (خٹک 1245) نغرل، نغڑل: ''ایک ہی بار نگلنا، حلق سے گذارنا'' (خٹک 1246) سے متعلق ہے

کلاشا:naklik ''نگلنا'' (KD 210) ،نیگانگیگ(nigǎngik) ''کھانا کھانا'' کھوار: نکلیک(naklik)''کھانا کھانا''(KD 217) ہندی: نگرن(nigran) نگلنا، کھانا (اصغر 439) نیز سرائیکی، پنجابی: (niglan)اُردو''نگلنا'' ڈینس برے اِسے سوالیہ قرار دیکر فارسی کے -bunguš سے مماثلت کی بات کرتے ہیں۔

جبکہ مارگن سٹرائین اِسے پراچی -Wangēw کے ساتھ مماثل قرار دیکر انہیں پروٹو ایرانی -upa-ni* guš سے جوڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔(Rossi 137)

3055: براہوئی: (num) ''تم''

تامل: nir, ni (محرف: قدیم تامل-num جدید تامل،-um)

کوٹا: ni'm

کناڈا: نیم (nīm)

تلیگو: mīru, īru

کرخ: نِیم (nīm)

مالٹو: nim

براہوئی numکو دراوڑی nīmسے نتھی کیا جاتاہے۔ اور اس کی مطابقت میں تامل num|umکی مثال بھی پیش کی جاتی ہے۔ کرشنا مورتی کے بقول براہوئی اور تامل نے واول īکو uسے بدل کر nīmکو numکے طور پر اپنا لیا۔ اور یہ صورتحال تامل اور براہوئی کے علاوہ کسی دوسری دراوڑی زبان میں نہیں ملتی ۔ اس لئے ہم اِسے ان کا آزادانہ عمل قرار دے سکتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:251) جبکہ براہوئی ہی کی طرح عیلامی زبان میں یہ numمستعمل ہے کیا عیلامی نے بھی پروٹو دراوڑی nīmکو numسے بدل دیا؟۔ اور کیا براہوئی کی طرح عیلامی زبان کا بھی یہ اپنا آزادانہ عمل کا شاخسانہ ہے؟

اِسی طرح براہوئی ni ''تُو'' عیلامی میں بھی ni ہے جس کا تذکرہ براہوئی nī کی ضمن میں تفصیل سے آچکا ہے۔

3089: براہوئی: نُسنگ (nusing) ''پیسنا'' نُت (nut) آٹا

تامل: نُورو (nūṟu) کُچلنا، سفوف کرنا، تباہ کرنا

ملیالم: nūṟu سفوف nurukku ''ٹکڑا، ٹوٹا ہوا چاول''

ٹوڈا: نُچ (nüc) ٹوٹا ہوا چاول

کوڈاگو: نری (nuri) ''چاول کے ٹوٹے ہوئے بہت سے چھوٹے ٹکڑے''

تلیگو: nūṟu پیسنا

جبکہ کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی ''نُسنگ'' سے کہیں زیادہ، پشتو: نرہ ی: ''باریک، پتلا''

نرہ کول (nare Kawal): ''باریک کرنا، پتلا کرنا'' (مہند 280) دراوڑی کے مذکروہ الفاظ سے مطابقت اور مماثلت کا حامل ہے۔ ممکن ہے کہ دراوڑی کا مذکورہ لفظ

اکادی: nêru ''مارنا، پیٹنا، زدوکوب کرنا، ذبح کرنا'' سے متعلق ہے

قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی -nus

اکادی: نساخو (nasāḫu$_2$) ''مٹادینا، پھاڑ دینا، منہا کرنا، ختم کرنا، کسی کیمیائی یا جسمانی عمل کے ذریعے حاصل کرنا، نچوڑنا، نکالنا، عمارت یا درخت کو جڑ سے اکھاڑنا'' نِسخو (nisḫu$_{(1)}$) ''حصّہ، ٹکڑا، نکالنے کے عمل سے حاصل شدہ مواد'' سے تعلق رکھتا ہے۔ جو کہ بلوچی میں nāsag کُوٹنا، پیسنا، سفوف بنانا (دشتی 1156) کے طور پر مستعمل ہے۔ اور براہوئی nut اکادی نختو (naḫtu) ''چھوٹا، خورد'' سے تعلق رکھتا ہے۔

مماثلت کے لئے دیکھیئے **یونانی:** nass- ō ''نچوڑنا'' (Caldwell 1961:595)

475: براہوئی: او (ō) اود (ōd)

ابتدا میں ڈینس برے اور ایمنیو ، براہوئی da اور ō کو دراوڑی کے ساتھ نتھی کرتے رہے ۔ تاہم 1980 میں ایمنیو نے اپنے مضمون

Indian Pronominal Demonstration Bases: A revision

میں تسلیم کر لیا کہ براہوئی da واضح طور پر پشتو سے اور براہوئی ō واضح طور پر فارسی یا انڈو آریائی لہندا پنجابی سے مستعار نظر آتا ہے۔ (Emeneau 1994:313)

3171: براہوئی: پچیرونک (Pacīro(n)k) ''چھال'' پچ (Pacx)

تامل: پچّئی (Paccai) کھال، اوڑھنی، جلد

تامل کے علاوہ مذکورہ لفظ دراوڑی کے کسی دوسری زبان میں مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی کا مذکورہ لفظ طور پر پشتو پیٹخ ، پٹوخ ، پیٹ : ''چھال، پوست ، درخت کی چھال'' (خٹک 7-364) **کلاشا:** پاتوئی (Patoi) ''چھال'' (KD 232) اور بلوچی پاچگ : ''چھیلنا، درخت کا چھال یا کسی چیز کا چھیلنا'' پاٹو کنگ : ''دانت سے بیج کے چھال کو چھیلنا'' اور Pack ''کھال'' سے متعلق ہے۔

؟3498: براہوئی: پٹک (Paṭak) چھوٹا قد و قامت

کناڈا: پُٹّا (Puṭṭa)، پُٹّی (Puṭṭi)، پُٹا (Puṭa) چھوٹائی، چھوٹا

تولو: پُٹّا (Puṭṭa) چھوٹا، تھوڑا

تلیگو: پُوٹّی (Poṭṭi) چھوٹا، کوتاہ قامت

کُرخ: پُڈّا (puḍḍa) چھوٹا قامت۔ بہت چھوٹا

براہوئی کے ''پٹک'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ نیز اس کی مطابقت میں سنسکرت کے -Puṭṭ ''چھوٹا ہونا'' کو بھی اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔

یہ پشتو میں پاپتے ، پاپُو تکے (Papūtke)پستہ قد، چھوٹے قد والا(خٹک 336) بونڈ (bonḍ)''پست قد، بریدہ'' (خٹک 304)دیگوراوسیٹی: (Rossi fad-1979:106 CDIAL PAṬi)

اغلب خیال یہ ہے کہ مذکورہ الفاظ کا ماخذ اکادی:batqu:''کمی، نقصان، سستا'' سے متعلق ہے۔

؟3262: پٹنگ (Paṭṭting) تلاش کرنا، ڈھونڈنا

تامل: Paratukaرات کو کسی کا غیر یقینی طور پر یا اندھے کی طرح تلاش کرنا

تلیگو: پاکل۔آڈو(Pākul- āḍu)تاریکی میں کسی چیز کا ہاتھوں سے ٹٹولنا

گونڈی: پڑکانا(Paṛkānā)پرکانا(Parkānā) تلاش کرنا، ڈھونڈنا

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے جبکہ براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

براہوئی''پٹنگ ''''بلوچی''پٹنگ'' واضح طور پر سمیری:Pád''دکھانا، تلاش کرنا، ظاہر کرنا''

اکادی: پتو(1)Patu''ظاہر کرنا، کھولنا (آنکھ، خط، دروازہ، سڑک کا)''

عربی: فَتَش:(Fatash)''ڈھونڈنا، تلاشی'' فتق : ''کھولنا، چیرنا، چاک کرنا''(لغات عربی 194)سے متعلق ہے۔

3680(b): براہوئی: پٹی(Paṭṭi)عورت

تامل: Peṭṭai ''جانوروں اور پرندوں کا مادہ، عورت، لڑکی'' Peṭṭaiyan ''خواجہ سرا، وہ مرد جو عورت زیادہ لگتا ہو۔''

ملیالم: Peṭṭaپرندوں، گدھے اور اونٹوں کا مادہ

تلیگو: Peṭṭaپرندوں کا مادہ

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے ۔DEDمیں اس کی مطابقت میں سنسکرت : پانڈا (Paṇḍa)''خواجہ سرا، خصی شدہ مرد'' بھی دیا گیا ہے۔

نیز مطابقت کے لئے دیکھیئے۔

عربی: فتاہ (fata)"جوان عورت " (لغات عربی 194)، پہاڑی : بوہتی (boti)"دلہن" (کرناہی 219:2007) ہندکو: بوٹی (bōṭi)، ووٹی (vōṭi)"دُلہن" **اکادی:** be(ℓ)tu eti,bē(ℓ)"خاتون، ملکہ"

3370: براہوئی: پال (Pālh) دودھ

تامل: پال (Pāl) دودھ، پودوں اور پھلوں کا رس

ملیالم: پال (Pāl) دودھ، سبزیوں کا دودھ

کوٹا: پا۔ل (pa-l) دودھ

ٹوڈا: پو۔س (po- s̲) دودھ

تلیگو: پالو (Pālu) دودھ

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

کال ویل کے مطابق دراوڑی زبانوں میں اس حوالے سے کوئی فعلی تصور (verbal theme) موجود نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ لفظ اُسی سے مشق ہے ہم اس کو سنسکرت کے پائے اسا Pāyasa "دودھ" زند: پیو (Péo) افغانی : Poi "دودھ" سے تقابل کر سکتے ہیں۔ اور سنسکرت کا روٹ Pā کم و بیش تمام انڈ یورپی زبانوں میں ملتا ہے۔ تاہم اِسے براہ راست سنسکرت سے مشتق تصور کرنا مشکل ہے۔ (Caldwell 1961:587)

اس کے علاوہ فارسی: پلہ: پیوسی یعنی گائے بھینس کا دودھ جو بچہ جننے کے دنوں میں دوہا جائے (حسن 169) پشتو: پی "دُودھ" (مہند 139) پیورہ: "دود ھیل جانور" پی واز: دود ھیل جانور (مہمند 145) **اوستا:** Paeman "دودھ" Payangh "دُود ھیل" وخی: پائی بلوچی: بوہلی "گائے، بکری وغیرہ کا جننے کے بعد گاڑھا دودھ"

3212: پانگ (Pāning) "کہنا، بولنا"

تامل: (Paṉi) بولنا، کہنا، اعلان کرنا، حکم دینا۔

ملیالم: (Paṇikka) بولنا

ٹوڈا: (PonΘ) کسی مجمع میں بولنا

کناڈا: Panavu مقرر کردہ اجلاس کی جگہ

تولو: (Paṇpini) کہنا، بتانا، مطلع کرنا، بیان کرنا، سکھانا

تلیگو: Panucu بھیجنا

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ 3550 تامل: Pulampu کولامی-Pank ''بھیجنا'' ،Pa.na ''زبان'' کئی: Paṇḍa ''بھیجنا'' کو بھی اس کی مطابقت میں شامل کیا گیا ہے۔ حالانکہ واضح طور پر ان کا براہوئی ''پانگ'' سے کسی قسم کا معنیاتی اور اشتقاقی تعلق نہیں ہے۔ سوائے کولامی Pa.na ''زبان'' کے۔ جبکہ براہوئی میں زبان کے لئے اس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔

مزید براں 3212: تلیگو: Panucu ''بھیجنا'' تو واضح طور پر اِس گروپ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس کے ساتھ ساتھ 3530 کولامی-Pank اور کئی: Paṇḍa بھی اِس زمرے میں شامل کئے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ اِس زمرے سے تعلق نہیں رکھتے۔

البتہ 3212 کے فہرست میں صرف تامل، ملیالم اور تولو کے الفاظ براہوئی کے ''پانگ'' سے مشابہت ضرور رکھتے ہیں۔ لیکن اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ مشابہت سنسکرت -bhan ''بولنا'' میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندی bāni ''بولی، زبان، کلام، آواز، گفتگو'' (اصغر 108) کشمیری: ونن (-van) ''کہنا'' (میر 65) سندھی: بانڑی ''بانی، گفتگو، بول چال''

باوڑی: ''لفظ، گفتگو'' (بلوچ 171) پشتو: وانیہ (vānia) ''کہنا، بولنا'' وائی: وہ کہتا ہے (خٹک 1256) جو براہوئی: ''پائیک'' سے مطابقت رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ پشتو میں: وینا (vina) ''بیان، تقریر'' وینہ (vina) کہنا، بیان (خٹک 1272 ؒ)

نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔

تورواڑی: banu ''اُس نے کہا'' bani میں کہوں گا(LSI 518)

خوتانی: -ban ''چلانا''(Cheung 4)

کالڈویل کے مطابق تامل Paṇri سنسکرت bhaṇ کی tadbhava یعنی بگڑی ہوئی شکل ہے اور تولوPaṇpu بھی شاید سنسکرت کے مذکورہ لفظ سے مشتق ہے (Caldwell 1961:197)

3423؟: پیڑنگ (Pēṛing) ''لپیٹنا، اوڑھنا''

DED میں براہوئی کے پیڑنگ کو ''پنگ'' کے زمرے میں سوالیہ قرار دیکر شامل کیا گیا ہے جس کا واضح طور پر ''پنگ'' سے کسی قسم کا معنیاتی اور اشتقاقی تعلق نہیں ہے۔

مماثلت کے لئے دیکھیئے

پشتو: پیرل: ''پرونا، چارپائی وغیرہ بُننا'' پیرنہ: ''بُننا''(خٹک 462)

بلوچی: پیڑگ، پیڑغ: ''لپیٹنا، اوڑھنا''

سندھی: ویڑھن: لپیٹنا، گوندھنا(چوٹی)، تہہ کرنا، گول کرنا(بلوچ 840)

پارتھی: -Prwy گھیرنا،

سغدی بدھسٹ: Ptw'y لپیٹنا، بُننا

سغدی: Prw'y اوڑھنا، لپیٹنا

یغنوبی: weyey کمبل

سریقولی: bewEy ڈھانپنا، پردہ

لاطینی: viere موڑنا، لپیٹنا(Cheung 345)

3408(a): براہوئی: تیچ (Pic) ''آنکھ کا میل''

کناڈا: پچو Pisaru,(Piccu) جسم کا میئل

؟تولو: Pēñci میئل، گندگی

تلیگو: Pusi

دراوڑی کے اہم زبانوں تامل، ملیالم وغیرہ کے علاوہ کرخ اور مالٹو میں بھی یہ لفظ مستعمل نہیں ہے دراوڑی کے مذکورہ الفاظ کی مطابقت میں سنسکرت Piñjūsa,Piñjata-"آنکھ کا میل، آنکھ سے نکلنے والا مواد" کو درج کیا گیا ہے۔

سندھی میں یہ پچی (Pici) "آنکھ اور ناک کا میل" (بلوچ 344) اور پشتو میں پنجلی، پنجری: "آنکھ کا میل" (خٹک 373) کے طور پر مستعمل ہے۔

؟3445: براہوئی: پڈ (Piḍ) پیٹ، کوکھ

تلیگو: پریگو (Prēgu) آنت، پیٹ کے اندرونی اعضا۔

کولامی: Pe-gul آنت

گڈبا: Puṛug "معدہ، آنت" Puḍḍug "معدہ"

گونڈی: پیر (Pīr) پیٹ، معدہ

جبکہ براہوئی کے "پڈ" کو سوالیہ قرار دیکر مذکورہ فہرست میں شامل کیا گیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے دراوڑی کے مذکورہ الفاظ براہوئی "پڈ" سے اشتقاقی مماثلت کے حامل نہیں ہیں اور نہ ہی براہوئی سے ان کا کوئی تعلق بنتا ہے۔

براہوئی پڈ واضح طور پر سمیری Peš "رحم، کوکھ" $Peš_{4,13}$ "حاملہ ہونا" سے متعلق ہے۔ مغربی بلوچی میں بھی یہ "پڈ" مستعمل ہے نیز مشرقی بلوچی میں پڈ اُس "بچی" کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو ابھی تک ماں کی کوکھ یا پیٹ میں ہوتی ہے۔ جسے وٹہ سٹہ کے بدلے میں نامزد کیا جاتا ہے جس کا اصل تصور "کوکھ یا پیٹ" ہی سے متعلق ہوتا ہے۔ جو سمیری Peš سے ہی متعلق نظر آتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف براہوئی کے "پڈ" سے کہیں زیادہ پشتو: پرند (Pirēnd) "آنول، پیٹ کا پردہ" (خٹک 400)

دراوڑی سے مماثلت کا حامل ہے روسی کے مطابق دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے اس کی مطابقت غیر یقینی ہے (Rossi 107)

3449: براہوئی: پلوتا (Pillōta) غریب بچہ، چھوٹا بچہ، یتیم

تامل: Piḷḷai ''بچہ، بیٹا، جوانی، بیٹی، بہت سے جانوروں کا نوجوان بچھیرا''

ملیالم: Piḷḷa بچہ، جانوروں کا بچہ، تھوڑا پھل

کناڈا: Piḷḷe, Piḷḷe بچہ، جانوروں کا بچھیرا، جو چھوٹا اور خوبصورت ہو۔

کوڈاگو: Paḷḷe بہت سے وحشی جانوروں کا مادہ بچھیرا، کتیا اور گھوڑی کا مادہ بچہ

کُرخ: Pēllō مادہ بچہ، سن بلوغت سے کم عمر کا مادہ، دُلہن یا نوجوان عورت

مالٹو: Peli عورت

مذکورہ الفاظ کی مطابقت میں سنسکرت-Pillika ''چُوزہ'' مراٹھی: پل (pil) کتا، بلی، خرگوش اور دوسرے چند پرندوں کا نوجوان بچہ '' ھندی: پلا (Pilla) کتے کا بچہ، جانوروں کا چھوٹا بچہ۔ سنگالی: Pilavā بھی دیا گیا ہے۔

اور یہ لفظ واضح طور پر انڈو آریائی گروہ سے متعلق ہے

نیز مشرقی بلوچی میں بُلّو (Bullū) ''چھوٹا بچہ'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔

3437: پلٹنگ (Pilḫing) نچوڑنا، دبانا، مساج کرنا

مالٹو: Pilqe نچوڑنا

مالٹو کے علاوہ کسی بھی دوسری دراوڑی زبان میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ ایمنیو نے 1962 میں براہوئی lḫ کو پروٹو دراوڑی k* کا نمائندہ قرار دیکر براہوئی پلٹنگ کو مالٹو Pilq کے ساتھ نتھی کیا۔ جبکہ اس کے ساتھ ایمنیو New Brahui Etymologies میں جزوی طور پر کرشنا مورتی کے مفروضہ کی حمایت کرتے ہیں۔ جس میں کرشنا مورتی براہوئی hilh ''بخار'' کے پہلوئی lḫ کو دراوڑی h...l یعنی تامل Iḷaku ''ہلانا'' سے نتھی کرتے ہیں۔ (تاہم تامل اور براہوئی کے درمیان

معنیاتی فرق کے باعث اس مثال کو مسترد کیا گیا۔) اِسی طرح وہ Pilhing کے پہلوئی lh کو پروٹو*k...l||ا کے مترادف قرار دیتے ہیں۔ یعنی اُن کے خیال میں پہلوئی l اور تالوئی k مل کر براہوئی میں lh کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جبکہ ایمنیو کے خیال میں کہ ان دو مثالوں میں lh براہوئی کی نمائندگی کرتا ہے۔ تاہم براہوئی میں lh کی پیشرفت کو بلاشبہ مختلف صورتوں میں بھی بیان کیا جاسکتا ہے۔ (Emeneau 1994:34 fn.20)

لیکن ایمنیو اِسی مضمون میں اپنے مفروضہ کے مطابق پروٹو دراوڑی l*اور ا*کو براہوئی l اور ll کی نمائندہ قرار دیتے ہوئے براہوئی Palh کو پروٹو*l, halh کو پروٹو ا*, tūlh کو پروٹو*l، جبکہ Pilhing کے lh کو پروٹو*l یا ا* کے ساتھ نتھی کرتے ہیں۔

جبکہ 1980 میں اپنے نظرثانی شدہ مضمون Brahui laterals from Proto-Dravidian*r میں ایمنیو براہوئی lh کو پروٹو دراوڑی r̤* سے نتھی کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''کہ براہوئی میں فعل پلٹنگ'' جو کہ واضح طور پر مالٹو Pilq سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور اِسے DED میں 3437 میں شامل کیا گیا تھا۔ اور اِسے Pir̤ 3440* سے علیٰحدہ رکھا گیا تھا۔ کرشنا مورتی نے 1958 میں براہوئی اور مالٹو کے الفاظ کو Pir-3440 کے ساتھ منسلک کیا تھا۔ ٹی۔ برو نے بھی کُرخ اور مالٹو میں r̤* کے ٹریٹمنٹ کے سلسلے

میں کرشنا مورتی کی تجویز کو کم از کم مالٹو کے معاملے میں ممکن قرار دیا تھا۔ DEN میں ٹی، برو اور میں نے مالٹو اور براہوئی کے ایٹم 4337 پلٹنگ کو سوالیہ قرار دیکر Pir-3440 کے ساتھ رکھا اور اِسے 3437 سے حذف کیا گیا۔ اور اب یہ ممکن ہے کہ اس کے ساتھ سوالیہ نشان کو ختم کیا جائے اور براہوئی lh کو پروٹو دراوڑی r̤ سے منسلک کیا جائے۔'' (Emeanu 1994:303) جبکہ یاد رہے کہ براہوئی Princing پہلے سے ہی DED 3440 سے منسلک کیا گیا ہے۔ اور اب Pilhing کو بھی اِسی زمرے میں رکھنے کی بات کی گئی ہے۔ ٹی۔ برو اور کرشنا مورتی کے بدلتے مفروضے اور نت نئی اختراعات اپنی جگہ پر لیکن حقیقت یہ ہے کہ براہوئی پلٹنگ واضح طور پر کلاشا:

پیلاٹک (Pelaṭek) مروڑدینا،اُلٹادینا(KD 235)شنا: پلٹو ءِک:"پیٹنا" پلڑو ءِک "پیٹوانا"(ضیا116)ہندی:بلن(an)bil"پچکاہوا، سمٹاہوا، سکڑاہوا"(اصغر 120)سندھی: پیڑن "پیلنا ، نچوڑنا، تیل نکالنا، دوچیزوں کے درمیان بھنیچنا"(بلوچ 378)سے مطابقت رکھتے ہیں۔

جبکہ دوسری طرف کردی: پلکان (Palkān)"لڑھکانا، پلٹانا" (ابراہیم پور ا 145)بھی مماثلت کاحامل ہے۔ نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔اکادی:blasu"نچوڑنا"

3612:براہوئی: پن(Pin)نام

تامل،ملیالم: Pēr, Piyar, Peyarنام

کوٹا: Pe'r

ٹوڈا: Po.r

کناڈا: Pesar

کوڈگو: Peda

پارجی،گڈبا: Pidir

تلیگو: Pēru

تولو: Pudru

کرخ: Pinjnaنام دینا

مالٹو: Pinjeنام

کرشنامورتی اپنے مفروضہ کے مطابق مذکورہ الفاظ کوپروٹو دراوڑیPic-ar*اورپروٹو جنوبی دراوڑی Pec-ar*سے جوڑتے ہیں(Krishanmurti 2003:104)بہرحال مذکورہ دراوڑی الفاظ بلوچی: پجار "شناخت، پہچان"پشتو: پیژاندہ "پہچان" پیژ اندل: "پہچاننا"

(مہمند 143)فارسی : پندار ''سمجھ، خیال ، گمان ، تصور'' پنداشتن : ''خیال کرنا، پہچاننا، معلوم کرنا''(حسن 171)کردی: پی ناسہ ''شناسائی''(ابراہیم پور ا 164)

کشمیری: پرزہ ناؤن (-Parza)''پہچاننا'' (میر 59)سے مطابقت کا حامل ہیں جبکہ دوسری طرف براہوئی Pin کسی حد تک کرخ Pinjna''نام دینا'' اور مالٹو: Pinje سے مماثلت کا حامل ہے تاہم ان دونوں کا آخری سلیبل j– یا je براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتا۔

3453,3423(a): براہوئی: پننگ (Pinning)''ٹوٹا ہونا''

تامل: پنڑئی (Piṇai)''بُننا، اکٹھا کرنا، مباشرت کرنا، باندھنا، گانٹھنا''کو غلط طور پر براہوئی کے ''پننگ'' کو''بل دینا یا رسی کا بُننا'' کے معنوں میں دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے منطبق کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔The Brahui Language میں داچیلک جوان پنانے''یعنی یہ رسی اچھی طرح بُن گئی ہے''(Bray 1978:237)سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ یہ لفظ''بُننے'' کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ یہاں یہ لفظ محاوراتی اور استعاراتی حوالوں سے استعمال ہوا ہے۔ جبکہ اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ رسی کے ریشے اور تار اچھی طرح ٹُوٹ کر اپنی جگہ پر فٹ بیٹھ گئے ہیں جس طرح بلوچی میں پُرشنگ''ٹوٹنا'' سے یہ جملہ ملاحظہ کیجئے کہ''ماں ہر نیمگ ءِآئی نام پُرشت''یعنی ہر جگہ اُس کی شہرت پھیل گئی۔ حالانکہ''پُرشنگ'' بنیادی طور پر''شہرت'' کا مفہوم نہیں دیتا، یہاں یہ استعاراتی حوالوں سے استعمال ہوا ہے۔

اِس کے علاوہ پننگ کی مطابقت میں 3554 تامل: پنو (Piṉṉu) کو بھی دیا گیا ہے۔ جو''بُننے'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ البتہ 3453 پارجی: پِن (-Pin)''ٹوٹا ہونا'' گڈبا: پُن (-Pun) اور گونڈی: پِنکانا (Pinkāna)''کسی سخت چیز کا ٹوٹنا'' براہوئی کے''پننگ'' سے مماثلت کے حامل ہیں۔

براہوئی ''پننگ'' ہندی: بھن (bhin)ٹوٹا ہوا، الگ ،جُدا، ٹکڑا، حصّہ ، علیٰحدہ '' بھنتا (bhinta) علیٰحدگی ، جدائی ، تفاوت (اصغر 131) سرائیکی : بھنن ''توڑنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا''

سندھی: بجھن "توڑ پھوڑ، ٹوٹ پھوٹ، رکاوٹ، رخنہ" نیز یہ رسی بٹنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے (بلوچ 215) سے مطابقت رکھتا ہے۔

جبکہ 3423(a)تامل: "پنرئی" براہوئی کے مذکورہ الفاظ کے برعکس کلاشا bhinik "بُننا" (KD40) سے مطابقت کا حامل ہے۔

3435,3436: براہوئی: پرعنگ Pirghing توڑنا

تامل: Piriتاب دیا ہوا، بل دیا ہوا، دھاگہ

Puriبل دینا، گھمانا

ملیالم، کناڈا: Piriبل، تاب دینا

تلیگو: Puri, Piriبل، دھاگہ، تاب دینا

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ DED میں براہوئی کے "پرعنگ" کو "رسی بٹنا" کے معنوں میں اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ پرعنگ کا اصل مفہوم "توڑنا" ہے۔ ڈینس برے نے The Brahui Languageمیں اِس کی مطابقت میں جو مثال دی ہے وہ صرف استعاراتی حوالے سے ہے یعنی رسی کے تار اور ریشوں کو اچھی طرح سے توڑ کر ان کو فٹ کیا جاتا ہے۔ وگرنہ "پرعنگ" کا تاب دینے کسنے یا بل دینے سے کوئی لغوی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی براہوئی پرعنگ کا روٹ Piriیا Puriہے بلکہ اس کا روٹ "پرِغ" ہے

جبکہ براہوئی لفظ واضح طور پر پشتو پریکیدل، پریکرہ، پریکاوہ: "توڑنا" سے متعلق ہے

نیز فارسی: پاریدن کلاشا: پھیرکک (Pherkik) "کاٹنا" (KD241) شیخانی (لنگوربت): Paranges "ٹوٹا ہوا" (Decker 2004:206) بھی مماثلت کے حامل ہیں۔

DEDS 3610: براہوئی: پر (Pir) بارش

تامل: Pey بارش کا برسنا، گرنا (شبنم اور ژالہ کا) انڈیلنا، رکھنا، پھینکنا، خارج ہونا (پیشاب کا) بہانا (آنسو کا)

ملیالم: Peyyuka ''انڈیلنا، بارش کا برسنا''

کونڈا: Piṛu ''بارش''

کُرخ: پُویں نا (Poē̃na) گرنا (بارش کا)

مالٹو: Poye بارش کا برسنا

DED میں براہوئی کا مذکورہ لفظ شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اِسے بعد میں DEDS 3610 میں مذکورہ بالا دراوڑی الفاظ کی مطابقت میں شامل کیا گیا۔ 1962 میں ایمنیو نے اپنے مضمون New Brahui Etymologies میں براہوئی īکو پروٹو دراوڑی ey*کا متبادل قرار دیا۔ (Emeneau1994:27) لیکن 1971 میں ایمنیو نے Koḍagu and Brahui Developments of Proto-Dravidian *r میں اس کی بجائے پروٹو دراوڑی -Pir* کے مترادف قرار دیا (Emeneau 1994:212)

سوائے کونڈا Piru کے باقی تمام دراوڑی الفاظ براہوئی سے اشتقاقی مماثلت نہیں رکھتے تامل، ملیالم، مالٹو Po ē̃ na , Poye , Pey وغیرہ براہوئی Pir سے کہیں زیادہ ہندی: پَیوو ''بادل، ابر'' (اصغر 194) سے مماثلت کے حامل ہیں۔ جبکہ براہوئی Pir پہلوی: apir ''بادل'' (Mengal12) وخی اِشکو من: Wir (Backstorm 1992:275) ''بارش'' کلاشا (کرکل) Piliwe (Decker 185) پشتو (وانا) wori ''بارش'' (Hallberg 93) سے مطابقت کا حامل ہے۔ سلیمانی بلوچی میں بھی Pharragh ''بارش کی طرح برسنا'' (Mayer 67) کے معنوں میں مستعمل ہے۔ نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے

فارسی: ابر br(a) ''بادل''، کردی: verin ''بارش کا برسنا'' کردی: پلہ ''بارش'' (ابراہیم پورب 61) فرانسیسی) Pluie لاطینی: Pluvia اطالوی: Pioggia

3613: براہوئی: پرنگ (Pring) سوجنا

تامل: پیرو(Peru)، پیر(Pēr) بڑا

پیرکا(Peruka) تعداد میں اضافہ کرنا، بھراہونا، مکمل ہونا، اُٹھنا، چھلک جانا، سوجن ہونا، اضافہ ہونا، نشوونما کرنا، لمباہونا

ملیالم: پیرو(Peru) پیر(Pēr) ''بڑا، لمبا، سربراہ'' پیریا(Periya) لمبا، بڑا

کناڈا: پیر(Pēr) ''لمبائی، اونچائی'' پیرچو(Pērcu) تعداد میں بڑھ جانا، اضافہ ہونا، نشوونما پانا، سوجنا، پُرغرور ہوناوغیرہ

تلیگو: پیرو(Pēru)''عظیم، لمبا، پیرچو(Pēr(u)cu) اضافہ ہونا، اُٹھنا۔ سوجنا''

کئی: بیری، بیری اِنبا(beri beri inba) سُوجنا، سائز میں اضافہ ہونا۔

کونڈا: پیر(Per)''بڑا، لمبا'' پر(-Pir) نشوونما پانا

کُرخ: پردنا(Pardnā)''تعداد میں بڑھنا، عمر کا بڑھنا'' کو سوالیہ قرار دیکر اِس زمرے میں شامل کیا گیاہے اور جیساکہ ظاہر ہے کہ یہ اشتقاقی اعتبار سے مماثلت بھی نہیں رکھتا۔ جبکہ مالٹو میں اس طرح کا لفظ مستعمل نہیں ہے۔

مذکورہ لفظ کے بارے میں ایمنیو کا مفروضہ یہ ہے کہ براہوئی نے پروٹو دراوڑی e*کو i میں بدل کر Per*کو Pir بنادیاہے۔

جبکہ پشتو میں یہ واول a کے ساتھ پڑسیدل(Parsidal)''پھول جانا، ہواسے بھر جانا'' پڑسونگے: ''ورم شدہ، آماس شدہ'' پڑسوب:''ورم، سوجن'' (خٹک 4-303) اور اِسی طرح کردی میں بھی واول a کے ساتھ پرچوت کرن(Parcavat) پرچوتن (ابراہیم پورب 36) بلوچی: پرھتن (prehtan) (محمود زھی 155) مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ براہوئی میں سوجن کے لئے (Pirēs) مستعمل ہے ڈینس برے اِسے براہوئی کے ماضی کے تناسے مشتق سمجھتے ہیں حالانکہ یہ واضح طور پر پشتو پڑسوب، پڑسیدل کے s سے مطابقت رکھتاہے۔ جہاں کردی میں اِس کی مطابقت میں č اور بلوچی Prhtan میں اِسی مطابقت میں "t" مستعمل ہے۔

اِسی طرح دوسری طرف براہوئی ھورینگنگ کو DED 573(a) کناڈا: ukku,urku جو سوجن کے علاوہ زیادہ تر ''اُٹھنا، اُبھرنا (سمندر کا)، غصّے سے بھڑکنا، جھاگ، بہت زیادہ اُبلنا'' کے معنوں میں مستعمل ہے جبکہ کوڈاگو، تولواور تلیگو زبانوں کے الفاظ توسرے سے ہی براہوئی کے مذکورہ لفظ سے کسی قسم کو معنوی تعلق نہیں رکھتے، کوجوڑنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ براہوئی کاھورینگنگ بھی واضح طورپر کردی ھورٗامائی (Hura(māi)''سوجن، ورم، آماس'' (ابراہیم پورب36)ھورٗنامائی (-Hur)''ورم، سوجن، نکلنا، برآمد ہونا''(ابراہیم پور ا 749) سے مماثلت کا حامل ہے۔

3455: براہوئی: پی (Pī) پاخانہ

تامل: پی (Pī)''پاخانہ'' پیچّو (Pīccu): پتلے دست آنا،

ملیالم: پی (Pī)''پاخانہ، پرندوں کا پیٹ، کان کا موم''

کناڈا: پی (pi)، پے (Pē)''پاخانہ''

کُرخ: پیک (Pīk)''پاخانہ، کان کا موم''

مالٹو: پِیکو (Pīku) پاخانہ

سندھی میں یہ پُئی: ''پاخانہ، بیت الخلا''پُوئی: بیت الخلا (بلوچ 374) کی صورت میں مستعمل ہے بلوچی میں بھی بیت الخلا کے لئے ''پُوئی'' کا لفظ مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ بلوچی میں پیکوخ (PīkoX) ''جانوروں کی آنت جہاں ان کا گوبر وغیرہ موجود ہوتا ہے'' کا لفظ مستعمل ہے نیز سندھی **پون ءِ** (سنسکرت: پُویہ) ''زخم کی گندگی، پیپ، غلاظت'' (بلوچ 371)۔اس کے علاوہ پشتو: پیخاڑہ: بھیڑ بکریوں کی مینگنی (خٹک 460) پچے: فضلہ، گوبر (خٹک 371)، پُوسہ (Pōsa) گوبر، جوپاؤں کا فُضلہ (خٹک 448) سرائیکی، سندھی: ''پھُوسی، ھندی: پَو^ '' گوبر، (اصغر 188)

فارسی: پاؤچک: سُوکھا گوبر (حسن 154) پُخ (Pux)''گوبر'' (حسن 156)

پَین: ''لید، گوبر، گھوڑے کی لید'' (حسن 179) وغیرہ بھی ان سے مطابقت کا حامل ہیں۔

پشتو: ''پچے'' واضح طورپر تامل: پچو سے مطابقت رکھتا ہے۔

بنیادی طور پر براہوئی "پی" سمیری: بی (bi7) "پاخانہ کرنا، پیشاب کرنا" سے متعلق ہے۔

3656: براہوئی: پوغ (Pōgh) انگارہ

تامل: boggu کوئلہ

کولامی: bogg کوئلہ

پارجی: bog کوئلہ

کووی: bogunga کوئلہ

براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر بلوچی: پوگ (Pōg) "انگارہ" (دشتی302) سلیمانی بلوچی: پھوغ (Phogh) "پھوغ ایک درخت، انگارہ" (Mayer138) کردی: پنگر: "انگارہ" (ابراہیم پور ا 144) پہ نگل (ابراہیم پور ا 157) سے مطابقت رکھتا ہے۔ جہاں براہوئی میں کردی واول a کی بجائے ō اور g کی بجائے غ (gh) مستعمل ہے۔

3714: براہوئی: پولنگ (Pōling) داغ، دھبہ، اخلاقی دھبہ

تامل: pul "کمتری، نیچ مرتبہ" Pulla "بُرا، ظالم، برائی، بدمعاش"

ملیالم: Pula گندگی، متاثر کرنا، خراب کرنا، اخلاقی دھبہ

کناڈا: Pola,Pol نیچ مرتبت، خرابی

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے

براہوئی کے علاوہ بلوچی میں بھی یہ Poling اور مشرقی بلوچی: Pola "داغ، دھبہ، اخلاقی دھبہ" کے معنوں میں مستعمل ہے۔ نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے

کلاشا: Puliṭhis "خراب، تباہ، بے کار" Puli "بچوں کا خراب ہونا" (KD 213)

3706: براہوئی: پورنگ (Pōring) انڈوں کا سینا

تامل: Pori انڈوں کا سینا

ملیالم: Porunnka انڈوں پر بیٹھنا، انڈوں کا سینا۔

پارجی: -Por(مرغی)انڈے سیتا ہے

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر سندھی: پھوڑن: پھوڑنا، توڑنا، مرغی کا انڈے پھوڑنا، چیرنا، کھولنا (بھید)(بلوچ608) سے مستعار ہے اِس کے علاوہ براہوئی میں پورنگ ''دودھ بلونا'' (اثیر 31) کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ یہاں ''دودھ بلونے'' کے عمل اور اس کے تصور میں دودھ کو توڑنے اور پھوڑنے کا عنصر نمایاں ہو۔ نیز دیکھیئے۔ فارسی:فوران(Forān) ''پھٹ پڑنا،بہہ نکلنا'' فورانی:''پھٹ نکلنے والا،توڑ نکلنے والا''(نقوی3-742)

3663 :براہوئی:پوس(Pōs)

تامل: پُچُوّ(Poccu)مقعد،عورت کی شرمگاہ،عورت کی شرمگاہ کے بال

کوٹا: پُچ(Poj)عورت کی شرمگاہ

کناڈا: پُچّی(Pucci)عورت کی شرمگاہ،مقعد

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

اگرچہ ایک طرف یہ لفظ واضح طور پر انڈوآریائی سنسکرت Púcc- ''دُم،پچھلا حصّہ'' (CDIAL 8249) جدید اوستا:Pusa ''دُم'' سندھی: پُچ: ''دُم، پونچھ، آخریں حصّہ'' (بلوچ 345)پُھودلو:مادہ کا مخصوص عضو(بلوچ608)

ھندی: پُچھ''دم، پچھلا حصّہ ''(اصغر 145) شنا: پُھوشی: ''اندام نہانی''(ضیا 124)،کلاشا: پوچوک (Pučúk)عضو تناسل(KD 253)دوسری طرف انڈوایرانی: کردی: پز''اندام نہانی'' (ابراہیم پور ا 141)اس کے علاوہ عربی:بُضع (buz'a)عورت کی شرمگاہ(حسن122) ایک ہی ماخذ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ نیز **سندھی:** بُد (bud)،بُدی:اندام نہانی (بلوچ8-127) **پنجابی** : بُھدی بھی ان سے مطابقت رکھتا ہے۔

اکادی: بِصّورو (biṣṣūru)، بشّورو(biššuru)''اندام نہانی'' بھی اِسی سے متعلق ہے۔

اغلب خیال یہی ہے کہ اکادی کا مذکورہ لفظ عربی میں ''بُضع'' کردی میں ''پز''، براہوئی میں پُوس اور دوسری انڈوآریائی زبانوں نے بھی اسی ماخذ سے اسے مستعار لیا ہے

جبکہ دوسری طرف سمیری :bid ''مقعد'' کردی کے زازا لہجے میں ''پند'' اور پندرو: مقعد (ابراہیم پور ا 146) فارسی: پند ''مقعد، نشت گاہ'' (حسن 171) براہوئی پُنڈو اور شاید پنجابی، سرائیکی وغیرہ: بُنڈ (bunḍ) بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتے ہوں۔

3340(a): پرنچنگ (Princing) نچوڑنا، دبانا، مساج کرنا

تامل: Piṛi نچوڑنا، ہاتھوں سے دبانا، ٹپکنا، برسنا (جیسے بارش کا)

پنڑٹی (Piṇṭi) تیل کے بچے کھچے بیجوں سے بنا ہوا روغنی کیک (oilcake)

ملیالم: Piṛiyuka ''نچوڑنا'' Piṇti نچوڑا ہوا، بچا کھچا

تلیگو: Piḍucu ''نچوڑنا، دبانا''

DED میں اس کی مطابقت میں سنسکرت Piṇyāka ''آئل کیک'' بھی دیا گیا ہے۔ جو مذکورہ دراوڑی الفاظ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ سنسکرت کا یہی لفظ شنا میں pino ''آئل کیک'' (Berger1966:82) کے طور

پر مستعمل ہے۔ کرشنا مورتی مذکورہ دراوڑی لفظ کا ماخذ پرٹو دراوڑی piẓi* سے جوڑتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:191) جبکہ ایمنیو اس کا ماخذ پروٹو-Piṛi* سے ملاتے ہیں۔ (Emeneau 1994:210)

براہوئی کے علاوہ بلوچی میں بھی یہ لفظ Princag مستعمل ہے۔ مورگن سٹرائن بلوچی -Princ کو پروٹو ایرانی -Pati-rinc (Morgenstierne 1948:77) سے ملاتے ہیں۔ جبکہ Cheung اسے قدیم اوستا -Pišiieinti,pic ''نچوڑنا، دبانا'' سنسکرت -Pec ''سُکڑنا'' سے ملاتے ہیں۔

(Cheung 290) جبکہ اغلب خیال یہ بھی ہے۔ کہ فارسی کا ''فشردن'' اور ''فشارش:'' ''نچوڑنا'' (حسن638) بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتے ہیں۔

؟3666: **براہوئی:** پُچ (Puc) کپڑا

کئی: Poja پیک کرنا، گٹھڑی بنانا، پکڑنا

کووی: Pojali کسی کپڑے میں باندھنا

کرخ: Pojjna کسی کپڑا یا کاغذ کا لپیٹنا

مالٹو: Poje لپیٹنا، بل دینا۔

براہوئی کے پُچ کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے جبکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ کا براہوئی سے کوئی معنیاتی اور اشتقاقی مماثلت نہیں ہے

بلوچی میں بھی یہ ''پُچ'' مستعمل ہے اسکے علاوہ شنا میں پاچو: ''کپڑا'' (ضیا92) پوچو ''سلا ہوا کپڑا'' (ضیا121) کے طور پر مستعمل ہے۔

؟3227: **براہوئی:** پُدین (Pudēn) ٹھنڈا، سرد

تامل: پتا (Pata) ''گیلا ہونا، دلدلی ہونا'' پتم: (Patam) پانی، نمی

کوٹا: پدم (Padam) بارش کے بعد زمین کی نمی، کاشت کاری کے لئے موزوں

تلیگو: پدنو (Padanu) نمی

کئی: پتے (Pete) ''نرمی اور نمی'' بدے (bede) ''نمی'' کُرخ اور مالٹو میں اس طرح کا کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے۔

براہوئی کے ''پُدین'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ یہ واضح بھی ہے کہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ کا براہوئی سے کسی قسم کا معنیاتی اور اشتقاقی مماثلت اور تعلق نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ بلوچی کے badag ''جمنا، بہت زیادہ سرد ہو کر کسی چیز کا جمنا، برف بننا'' کا براہوئی کے مذکورہ لفظ سے کوئی تعلق بنتا ہو؟

نیز فارسی: بادی (bādi) ''سرد، ٹھنڈا'' (فیروز 164) بھی براہوئی کے ''پدین'' سے مطابقت کا حامل ہے۔

؟3686: براہوئی: پُتنک (Putunk)

تامل: Puti ''دفن ہونا، چھپا ہونا، ڈھانپا ہوا ہونا، ڈوبا ہوا ہونا''

ملیالم: Puta سرپوش، پہناوا

تلیگو: Podugu ''ڈھانپنا، لفافے میں ڈالنا، گھیرنا''

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے جبکہ براہوئی کے پُتنک کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مذکورہ دراوڑی الفاظ کا ''پُتنک'' سے کوئی اشتقاقی اور معنوی تعلق نہیں ہے۔

بلوچی میں یہ لفظ ''پتونک'' کے طور پر مستعمل ہے۔ جو پشتو میں پُٹو سکے: ''چرمی صندوق، یخدان'' (خٹک 367) اور کردی میں یہ ستوو ''صندوق خانہ'' (ابراہیم پور ا 153) کے طور پر مستعمل ہے

نیز اِس ضمن میں سندھی بڈوکو (baḍoko): گٹھڑی (کپڑوں کا) بڈی: رقم رکھنے کی چمڑے کی تھیلی، کپڑوں کی گٹھڑی (بلوچ 9-128) بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔

جبکہ دوسری طرف دراوڑی الفاظ پشتو: پٹونگ ''کسی برتن پر سرپوش رکھنا، بدن ڈھانپنا، کپڑے پہننا'' پٹنہ: ''پردہ، چھپنا'' پٹول: ڈھانپنا، کسی برتن پر سرپوش رکھنا، بدن ڈھانپنا، کپڑے پہننا'' (خٹک 367) پٹونے ''چھُپنا، منہ ڈھانپنا'' (خٹک 368) سے مطابقت رکھتے ہیں۔

بنیادی طور پر پشتو: پٹونے (Paṭone) واضح طور پر اکادی: Pesēnu ''چھپانا، ڈھانکنا'' سے متعلق ہے۔

3537: براہوئی: پُو (Pū) کیڑا

تامل: پُرو (Puṟu) کیڑا

ملیالم: پُرو (Puṟu) کیڑا

کناڈا: پُرو (Puṟu)، پُرا (Puṟa) کیڑا، سانپ

کوڈاگو: پُلو (Puḷu) کیڑا

تلیگو: Puruvvu, Pur(u)gu کیڑا، سانپ

کوندا: پڑی (Piṛi)

کئی: پڑیو (Pṛiu)، پڑو (Piṛu) کیڑا

کُرخ: Pecgō کیڑا وغیرہ

مالٹو: Pocru کیڑا

کردی میں کیڑا اور کرم کے لئے ''پُورہ'' (ابراہیم پور ا 1488) اور سندھی میں پُونرو: ''ایک قسم کا پانی کا کیڑا'' (بلوچ 371) مستعمل ہے۔ حیرت انگیز طور پر دراوڑی کے مذکورہ الفاظ براہوئی سے کہیں زیادہ کُردی سے مطابقت رکھتے ہیں۔

جبکہ دوسری طرف براہوئی واول (ū) واضح طور پر کُردی واول (ū) سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہاں یہ سوال بجا طور پر کیا جاسکتا ہے کہ کُردی نے بھی دراوڑی واول u کو ū میں بدلنے اور پروٹو دراوڑی ṛ ، کے برقرار رکھنے کے سلسلے میں دراوڑی زبان کی مکمل پیروی کی ہے؟ کیونکہ ایمنیو کا مفروضہ یہ ہے کہ براہوئی نے مذکورہ لفظ کے سلسلے میں پروٹو دراوڑی u* کو ū سے بدل دیا ہے اور دوسری طرف پروٹو ṛ* کو براہوئی میں زیرو کرنے کے عمل کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ (Emeneau 1994:304)

یہ ایک واضح تضاد ہے اور اس تضاد کے سلسلے میں کیا توجیہ دی جاسکتی ہے کہ براہوئی جسے دراوڑی زبان کہا جاتا ہے اس نے تو پروٹو دراوڑی ṛ* کو حذف کیا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں ایک غیر دراوڑی زبان کُردی نے پروٹو دراوڑی ṛ* کو برقرار رکھا ہے؟ اصل میں یہ مفروضے ہیں کہ جو صرف اور صرف ذہنی اختراعات پر مبنی ہیں۔ اس کے علاوہ پُل مکی (Pul-makki) ''آنتوں کا کیڑا، پھولوں کا کیڑا'' جسے

سوالیہ قرار دیکر بھی اِسی زمرے میں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ پنجابی، سرائیکی وغیرہ میں ''پُھل مکھی'' ایک ایسا کیڑا ہے جو سبزیوں وغیرہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔

3511: براہوئی: پوسکن (Pūskun)

تامل: Putiya, Putu نیا، Putitu ''جو چیز نئی اور حیران کن ہو''

ملیالم: Putu نیا، تازہ

کوٹا: Pudo نیا

کناڈا: Posatu, Posa جو نئی ہو، نیا پن، تازگی، خوبصورتی

کرخ: Punā نیا، نوزائیدہ، غیر عادی

مالٹو: Pune نیا

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ براہوئی پوسکن کا ابتدائی سیلبل -Pūs دراوڑی کے ابتدائی سلیبل Pud,Put وغیرہ سے مطابقت کا حامل ہے۔ تاہم دوسری طرف دراوڑی mutu ''پُرانا'' براہوئی mutkun کے مقابلے میں براہوئی Pūs کا واول ū بہر حال تضاد کا حامل ہے قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی اور دراوڑی ہر دونوں کا اصل ماخذ کوئی ایسی تیسری زبان ہے جہاں ان دونوں زبانوں نے اِسے اپنے اپنے طور پر اپنالیا ہے۔ کیونکہ کلاشا ''پھینشتیاک'' ''بہت ہلکا، تازہ'' (KD 241) سے بھی اِسی بات کی تقویت ملتی ہے۔

اِس سلسلے میں عربی: بُدو (budū) ''ابتدا'' (لغات عربی 45) بدیع: ''نیا، عجیب، انوکھا'' (نقوی 139) بھی نہ صرف واضح مطابقت کا حامل ہیں۔ بلکہ تامل Puti(tu) عربی ''بدیع'' سے اشتقاقی اور معنوی ہر دو اعتبار سے مماثلت رکھتا ہے۔

اِسی طرح عربی: مندرس (mund(ras) ''پُرانا، کُہنہ'' جو کہ فارسی میں مندرس بودن: ''پُرانا ہونا'' (حسن 860) کے طور پر مستعمل ہے جو کہ براہوئی میں مُتکن اور دراوڑی میں mutu اور mudi کی صورت میں مماثلت کا حامل ہے۔

3652: براہوئی: پُوت (Pūt) ناف

تامل: پُکل (Pokkuḷ)، پوکل (Pōkil) ناف

ملیالم: پُکل (Pokkul)، پوٹو (Poṭo)

کناڈا: پُکر (Pokkuṟ)، پَرکر (Porkuṟ)

کوڈاگو: پُکّی (Pokkī) **تولو:** (Puvaḷu)

تلیگو: پُکّلی (Pokkili)، بُڈّو (boḍḍu)

گڈبا: بُڑی (boṛi)، بُڈی (boḍi)

کُرخ: بُٹّی (buṭṭi)

مالٹو اور یہ لفظ مستعمل نہیں ہے

ملیالم Poṭo تلیگو boḍḍu، گڈبا boḍi,boṛi اور کرخ buṭṭi براہوئی کے "پُوت" سے کچھ حد تک مماثلت کے حامل ہیں۔ جبکہ تامل، ملیالم Pokkul کناڈا Pokkuṟ وغیرہ جیسے الفاظ کا براہوئی کے پُوت سے کسی قسم کا اشتقاقی تعلق نہیں ہے۔ قرینِ قیاس یہی ہے کہ براہوئی پُوت اکادی: abunnatu "مرکز، ناف" سے متعلق ہے جو پہلے bunnatu پھر n حذف ہونے کے باعث butu سے اپنے اپنے طور پر براہوئی میں Pūt اور کرخ میں بُٹّی (butti) وغیرہ کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ براہوئی کے علاوہ یہ بلوچی میں بھی پوت (Pūt) مستعمل ہے۔ (دشتی 295)

نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے شنا: بَٹو (baṭo) "معدہ" (ضیا 58:1986)؟

3679: براہوئی: پُوتڑو (Pūtuṛo) آبلہ

کوٹا: -Poṭ آبلہ، چھالا

کئی: Poḍosi آبلہ

ٹوڈا: -Piṭ آبلہ، چھالا

تولو: Poṭlaآبلہ، پھوڑا

پارجی: Poṭkaپھوڑا

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے DEDمیں سوالیہ قرار دیکر سنسکرت کے -Piḍaka Piṭaka-,''آبلہ، پھوڑا، چھالا'' کواِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔

بلاشبہ ٹوڈا-Piṭ پارجیPoṭkaاور کئیPoḍosi سنسکرت سے قریبی مشابہت رکھتے ہیں۔

براہوئی ''پوتڑو'' واضح طور پر سندھی : پاچڑو'' پھوڑے پھنسی کی بیماری'' (بلوچ 325)اور پشتو: بختورے (baxtore)''پھوڑے'' (خٹک 234)سے مطابقت رکھتا ہے۔ جہاں براہوئی نے سندھی واول aکو ūمیں بدل کر سندھی کے آخری سلیبل ڑوکو بھی برقرار رکھا ہے۔

عربی: بثور(لغات عربی44)فارسی: بثرہ''پھوڑا، پھنسی''(حسن96)

اِس سلسلے میں اکادیbutu(bu)''آبلہ، پھوڑا'' بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے۔

؟427: براہوئی: روسنگ(rūsing)

تامل: اِرو(iṟu) کھینچنا، گھسیٹنا، مقناطیس کی کشش، کھرچنا، جذب کرنا

ملیالم: اِرُکلا(iṟukka) کھینچنا، کپڑے اُتارنا،

تلگیو: اِڈُچو(iḍucu)اِڈچو(iḍcu) کھینچنا، گھسیٹنا

کناڈا: اِر(iṟ)،اِیر(īr) کھینچنا، گھسیٹنا، کشش، زبردستی لے جانا،(erisu) کھنچوانا۔

کُرخ: اِچنا(icna)اِسنا(isna)خوشہ چُننا

مالٹو: اِسے(ice)اُتارنا(جیسے جُوتا یاٹوپی)

سوالیہ قرار دیکر براہوئی کے ''رُوسنگ'' کواس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اوراشتقاقی طور پر بھی مذکورہ لفظ دراوڑی سے مطابقت نہیں رکھتا۔

براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر کُردی: رووشان:''خراش آنا'' رووشاندن، روشانن:''خراش کرنا، خراش لگانا، زخم کرنا'' (ابراہیم پور ا 340)پشتو: رشک:''لکیر، کسی چیز پر کھینچنے کی لکیر'' رشکہ:

لکیر، تراشاجانا (خٹک 953) راشکل: کھینچنا گھسیٹنا (خٹک 935) ،رسونیہ: ''زمین پر ملنا (خٹک 951) بلوچی: رُوسگ، رِیسگ: خراش لگنا، کھینچنا، گھسیٹنا، کسی سخت چیز سے گِھسٹ کر خراش آنا، سے متعلق ہے۔

3043,DEDR916: براہوئی: سلنگ (Saling) کھڑا ہونا، انتظار کرنا، باقی رہنا۔
ڈینس برے نے براہوئی کے ''سلنگ'' کو سوالیہ قرار دیکر تامل، ملیالم، کناڈا-el اور کرخ، مالٹو کے -il سے جوڑنے کی کوشش کی تھی (Bray 1978:257)
DED میں سوالیہ قرار دیکر اِسے تامل: nil ملیالم: nilkka تلیگو: nilucu کرخ : ilnā اور مالٹو: ile سے منسلک کیا گیا۔ جبکہ DEDR میں اِسے گروپ 916 شامل کیا گیا۔ ایمنیو 1988 کے تحریر کردہ اپنے مضمون Proto- *C-And Its Developments Dravidian میں ''سلنگ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ 1968 کے شائع شدہ ایک مضمون میں نے یہ دلیل دی تھی کہ براہوئی ''سلنگ'' DEDR 916 کے گروپ -ēl-~*-er* سے تعلق رکھتا ہے براہوئی اِس گروپ کا وہ واحد رکن ہوگا جو -C* کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ اُس صورت میں قابل قبول ہو سکتا تھا کہ اگر جنوبی دراوڑی اور تلیگو میں -C* حذف ہوا ہوتا، تاہم DEDR 916 میں شامل وسطی دراوڑی زبانوں کے کسی رکن کے ہاں -c* نہیں ملتا۔ اِسلئے اس گروپ میں شامل کچھ ایٹم غیر یقینی معلوم ہوتے ہیں۔ اور اِسی طرح اس میں شامل براہوئی ایٹم جو -C* کی مطابقت کے طور پر شامل کیا گیا ہے ممکن نظر نہیں آتا۔ اور اب یہ معلوم ہوتا ہے کہ -C* براہوئی میں کسی اور کی بجائے -C* ہی کی نمائندگی کرتا ہے۔ (Emeneau 1994:383fn16) اس لئے بہتر ہے DEDR 2410 براہوئی: سالم، DEDR 2585 سل (sil) DEDR 916 سلنگ کو انڈو آریائی سے مستعار سمجھا جائے (Emeneau 1994:347) تاہم دوسری طرف قرینِ قیاس یہی ہے کہ دراوڑی DEDR 916 تامل: ēru (ēri)

اکادی: elu ''جانا، اُٹھنا، پہنچنا، اُٹھانا، لے جانا'' سے مطابقت کا حامل ہے۔

DEDR 2585,DED2020: براہوئی: سل (sil) ''چمڑا، کھال، جلد''

تولو: چِلکنی (Cilkuni)''کور اُتارنا'' پارجی: چلنگ (Ciling): چھیلنا۔ تولو اور پارجی کے علاوہ یہ کسی بھی دراوڑی زبان میں مستعمل نہیں ہے۔

ایمنیو اب اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ DEDR 2410 براہوئی: سالم، DEDR 916 براہوئی: سل (sal)''کھڑا'' اور DEDR2585: سل (sil) کے بارے میں وہ مشکوک ہیں اور انہیں انڈوآریائی کہا جاسکتا ہے۔(Emeneau1994:347) حقیقت بھی یہی ہے کہ انہیں دراوڑی نہیں کہا جاسکتا۔ بلوچی میں بھی یہ ''سل'' مستعمل ہے.

شامیں دلو: (dilo) ''چھال'' ،دِلوءِک:''چھیلنا'' (ضیا233) کشمیری: زلن(Zil-un) ''چھیلنا'' زلہ: ''چھیلو'' (میر53) مستعمل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بنیادی طور پر یہ لفظ سمیری: زل (Zil)''چھیلنا'' سل (Sil) ''اُتارے ہوئے چھلکے'' سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ ممکن ہے کہ پشتو شولک (Sholak)''جسم کی کھال''(خٹک 1100) بھی اِس زمرے سے تعلق رکھتا ہو۔ لیکن قرینِ قیاس یہ ہے کہ پشتو''شولک'' کردی: توکل (tokal)''درخت اور پھل وغیرہ کی چھال'' (ابراہیم پور ا 180) کی منقلب صورت ہے۔

اور کردی: توکل (tokal) واضح طور پر DED 2937 تامل: tōl, tokku ''کھال، چھال'' ملیالم: تُکل (tukal)''پھل کے اوپر کا چھال'' **کناڈا:** توگل (togal)''چمڑا، پھل کے اوپر کا چھال'' تولو: tugalu''چھال، کھال'' تلیگو: tōlu,tokka ''چھال، کھال'' سے مکمل مطابقت کا حامل ہے اِس سے یہ بخوبی عیاں ہوتی ہے کہ بہت سے دراوڑی الفاظ جو بلوچی اور براہوئی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ وہ دراوڑی ورثہ کی بجائے کسی اور قدیم ماخذ کی نشاندہی کرتے ہیں۔

2775: براہوئی: سُو (sū)''گوشت''

تامل: تُو (tū),tūvu گوشت

مذکورہ تامل ''تُو'' کے علاوہ سوالیہ قرار دیکر DED 636 تامل: ū ''گوشت'' اوں (ūn) ''گوشت، پٹھے، جسم'' ملیالم: ūppu ''گوشت'' کئی: اُوجو (ūju) ''گوشت'' کو بھی مماثلت کے طور پر اس کی مطابقت میں درج کیا گیا ہے۔

ایمنیو اب اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ دراوڑی کے مذکورہ الفاظ کی مطابقت میں براہوئی ''سُو'' غیر یقینیت کا حامل ہے (Emeneau 1994:379) براہوئی ''سُو'' واضح طور پر سمیری: su اور azu ''گوشت'' سے متعلق ہے جبکہ دوسری طرف کئی ūju ممکن ہے کہ سمیری azu سے متعلق ہو۔ جہاں کئی نے اپنے طور پر اِسے اپنالیا ہے اور براہوئی نے اپنے طور پر اِس سے استفادہ کیا ہے۔

اس کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ دراوڑی اور براہوئی میں جہاں جہاں مماثلت نظر آتی ہے وہ دراوڑی میراث کی بجائے براہ راست سمیری اور اکادی یا کسی تیسری زبان کا وہ ورثہ ہے۔ جسے ہر دو زبانوں نے اپنی لسانی مزاج اور صوتیاتی صورتوں اور ضرورتوں کے مطابق اپنالیا ہے۔ اِس لئے براہوئی کے حوالے سے کسی پروٹو دراوڑی مفروضے کا جواز ہی بے معنی اور غیر منطقی نظر آتا ہے۔

2460 براہوئی: تڈّ (taḍ,taḍḍ) ''طاقت، مزاحم ہونے کی طاقت''

براہوئی کا مذکورہ لفظ DED میں شامل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ یہ لفظ واضح طور پر سندھی، جٹکی، سرائیکی ''تڈّ'' سے مستعار نظر آتا ہے اور ڈینس برے نے اس کا حوالہ بھی دیا تھا۔ لیکن ایمنیو (Emeneau 1994:214) اِسے دراوڑی مفروضہ کے تحت -taṭ* سے جوڑتے ہوئے پھر خود ہی سوال کرتے ہیں کہ براہوئی میں ḍḍ|ḍ کیوں ہے؟ کیونکہ ان کے مفروضے کے مطابق دراوڑی (ت)t* کو براہوئی میں ڑ (ṛ) ہونا چاہیئے

بہر حال یہ لفظ کُری میں تثری: ''زور، طاقت، قدرت'' (ابراہیم پور ا 175) کی صورت میں مستعمل ہے۔ جو بلاشبہ کسی دیرینہ ربط و تعلق کی نشاندہی کرتا ہے۔

؟2569: براہوئی: تہو (taho) ہوا

کُرخ: tākā ہوا

مالٹو: take ہوا

براہوئی کے ''تہو'' کو سوالیہ قرار دیکر اِس فہرست میں شامل کیا گیا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ براہوئی تہو کا کُرخ اور مالٹو کے ان الفاظ سے دور کا بھی اشتقاقی مماثلت اور مطابقت نہیں ہے براہوئی کا تہو واضح طور پر سمیری: تو (tu_5) ''ہوا'' سے مطابقت رکھتا ہے۔

؟2597: براہوئی: تمنگ (taming) گرنا

تامل: تار (tāṟ) ''نیچے ہو جانا، نیچے ہونا (چھت کا)، بہنا، اُترنا، سورج کا زوال ہونا، پانی میں ڈُبنا، کم ہو جانا، زوال آنا، ناکام ہونا، ٹھہرنا، آرام کرنا، رُکنا، لٹکنا، گہرا ہونا، جُھکنا وغیرہ

ملیالم: taṟuka نیچے ہو جانا، جُھکنا، اُترنا

تلیگو: تگ (taggu) گھٹنا، کم ہو جانا

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے براہوئی کے مذکورہ لفظ کو سوالیہ قرار دیکر اس زمرے میں شامل کیا گیا تھا۔

اب ایمنیو اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مذکورہ دراوڑی الفاظ کا براہوئی کے ''تمنگ'' سے تعلق نہیں ہے اِس لئے انہیں ''تمنگ'' کی بجائے DED426 براہوئی کے ''ڈرنگنگ'' سے جوڑا جائے اوراسے اگر تسلیم کیا جائے تو اشتقاقی طور پر یہ موزوں مطابقت رکھتا ہے۔ (Emeneau 1994:213)

اب دراوڑی کے مذکورہ لفظ کو ''تمنگ'' کی بجائے ''ڈرنگنگ'' کے ساتھ منسلک کرنے کی وجہ سے ''تمنگ'' کے لئے سردست کوئی نیا لفظ تجویز نہیں کیا گیا۔ قبل اِس کے کہ ''تمنگ'' کے لئے کوئی نیا

مفروضہ سامنے آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا تعلق واضح طور پر پشتو: تمبیدل (tamb(i)del):
''ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ ٹکرا کر پیچھے کی طرف آنا، دیوار یا پہاڑ سے پتھر الگ ہو کر گرنا''
تمبیدنہ: ''پہاڑ یا دیوار سے پتھر گرنا، ٹھوکر کھانا'' (خٹک 527) سے ہے۔

2562: براہوئی: تڑنگ (taṛing) کاٹنا، ذبح کرنا
تامل: تری (taṛi) کٹ جانا، ٹوٹنا
ملیالم: ترکا (taṛika) کاٹنا
کناڈا: تری (taṛi) اُتارنا، کاٹنا
تلیگو: targu,taṛgu ٹکڑے ٹکڑے کرنا، کاٹنا
کُرخ: تارنا (tārnā) گرنا (درخت کا)
مالٹو: táre کاٹنا، گرنا

ایمنیو اپنے تحریر کردہ 1971 کے مضمون Kodago and Brahui Developments of *Proto-Dravidian*ṛ میں ایک نیا مفروضہ پیش کرتے ہوئے براہوئی ṛ کو پروٹو دراوڑی *ṭ کے مترادف گردانتے ہوئے براہوئی کے مذکورہ لفظ کو DED 2562 کی فہرست سے نکال کر DED 2458 میں شامل کرنے کی تجویز دیتے ہیں۔ (Emeneau 1994:214) اُن کے خیال میں DED 2458 تٹ (taṭ*) ہی براہوئی کے ''تڑنگ'' کی صحیح نمائندگی کرتا ہے۔ یعنی DED 2458 تامل: تٹی (taṭi) کاٹنا (کلہاڑا سے)، کاٹ ڈالنا، قتل کرنا،
ملیالم: taṭiyuka ''پھاڑنا، کاٹ ڈالنا''
تامل اور ملیالم کے علاوہ دراوڑی کے کسی دوسری زبان میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے ایمنیو کا مفروضہ اپنی جگہ پر لیکن حقیقت یہ ہے کہ براہوئی کے مذکورہ لفظ کا دراوڑی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

براہوئی کے علاوہ یہ لفظ کلاشا میں ترایک: Trá(ik)''چیرنا، کاٹنا'' (KD 308) شنا: تھرک (tharak) ''چیر پھاڑ'' تھرک تھو ءِک: ''چیرنا، پھاڑنا'' تھرک تھرو ءِک: ''پھاڑ ڈالنا، چیروانا'' (ضیا135) پشتو: تڑانگی: ''ٹکڑا، ذرہ'' تڑانگی کول: ''ٹکڑے ٹکڑے کرنا'' (خٹک 512) کے طور پر مستعمل ہے براہوئی کا لفظ واضح طور پر پشتو سے مستعار نظر آتا ہے یہاں اہم سوال یہ ہے کہ براہوئی سے لیکر کلاشا، شنا اور پشتو تک کیا سب نے ایمنیو کے مفروضہ کی روشنی میں پروٹو دراوڑی'' تتّی'' کو تھرک، ترایک اور تڑنگی کی صورت میں اپنالیا ہے.

یہ لفظ بنیادی طور پر سمیری: tar''کاٹنا، توڑنا، تباہ کرنا، فیصلہ کرنا'' سے متعلق ہے ان مذکورہ زبانوں نے مرورِ ایام کے ساتھ اپنی اپنی صوتیاتی تبدیلیوں کے ساتھ اسے اپنالیا ہے؟

2855: براہوئی: تیلّ (tēlẖ) بچھو

تامل، ملیالم: Tēḷ بچھو

کناڈا: چیرو (Cēṟu), tēṟ بچھو

تولو: چیلو (Cēḷu)، تیلو (tēlu) بچھو

کوڈا: te.ḷi کالے رنگ کا ایک کیڑا جس کا کاٹنا زہریلا ہوتا ہے۔

تلیگو: Tēlu بچھو

مالٹو: Tēle بچھو

اگرچہ اِس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ براہوئی کا تیل دراوڑی الفاظ سے مطابقت رکھتا ہے۔ تاہم بنیادی طور پر ان کا ماخذ اکادی Serru ''سانپ'' ہے

اکادی کا یہی Serru عربی میں Sil ''زرد رنگ کا سانپ'' (حسن 557) اور فارسی میں تیر (tir) ''ایک قسم کا سانپ'' (حسن 239) کے طور پر سامنے آیا ہے

کُردی میں ''بچھو کا بچہ'' کے لئے سولولہ (ابراہیم پور ا 395) مستعمل ہے اور کردی میں ''لہ'' کا لاحقہ اِسم تصغیر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے سولولہ کے معنی بچھو کا بچہ یعنی ''بچھو کا چھوٹا بچہ'' کے طور پر سامنے آیا ہے۔ بنیادی لفظ ''سولو'' ہے براہوئی، کُردی اور دراوڑی زبانوں میں یہ لفظ ''سانپ'' کی بجائے ''بچھو'' کے مفہوم میں مستعمل ہوا ہے۔ نیز telẖ کا پہلوئی lẖ بھی یقینی طور پر اکادی کے serru کی مناسبت سے rr کی نمائندگی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

کیونکہ کناڈا Cēṟu اور tēṟ کے الفاظ صوتیاتی اعتبار سے واضح طور پر کادی : Serru سے مکمل مطابقت رکھتے ہیں۔ جو اس کی بات واضح دلالت کرتے ہیں۔ کہ بنیادی طور یہ الفاظ اکادی ہی سے متعلق ہیں۔

اس کے علاوہ بروشسکی: توں(tol)''سانپ'' (Willson112) بھی واضح طور پر اِسی ماخذ سے تعلق رکھتا ہے۔

2612: براہوئی: تین(tēn)اپنا

تامل: tāṉ تانی(taṉi)اکیلا پن، تنہا، تنہائی، آزادی

ملیالم: تان(tān)

کوٹا: ta.n

ٹوڈا: to.n

کُرخ: تان(tān)

مالٹو: تن(tán)

پشتو: تن''وجود، جُثہ، بدن'' (خٹک528) تنی(tani)ذاتی، شخصی(خٹک534)

گواربتی: tano''اپنا'' گواربتی متن: tano watana ni defa ''اپنے وطن کا دفاع'' (Decker 1992:245)

سوی افغانستان:tAnu ''اپنا'' (Decker 230) پھلورابیوری: teni ''اپنا'' پھلورا اشریت: تنڑی(tiṇi) (Decker 1992:218)

کھوار: tan''اپنا''(LSI 139)کوہستانی گاروی:tani(LSI 512)شنا (گریزی لہجہ): (LSI tom(179 کلاشا:tan ''خود، اپنا''(KD 296)

اس کے علاوہ یہ اوستا اور سنسکرت میں بھی tanu''بدن، جسم'' اوستا: tanuyē''اپنے لئے'' سنسکرت:tanu-na-pat*''اپنا بیٹا'' کے طور پر مستعمل ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ تامل: tāni''اکیلا پن، تنہا، تنہائی''واضح طور پر''تن''یعنی وجود اور جسم سے مشتق لفظ ہے۔ جو فارسی میں تنہائی بلوچی میں تہنائی کردی: تہ نی(tani) تہ نیا''اکیلا، تنہا''

تہ نیابی ''اکیلا پن، تنہائی ''(ابراہیم پور ا 196) مستعمل ہے۔

2672: براہوئی: تین (tīn)

تامل: tī ''جلا ہوا ہونا، تپش کی وجہ سے جلا ہونا، سوکھ جانا، آگ، چراغ، حرارت، غُصّہ ''

ملیالم: tiآگ

کناڈا: tī جلنا، تپش کی وجہ سے سوکھ جانا

تولو: Cinuni ''جلا ہونا'' Sū tū ''آگ''

تلیگو: تنڑڈرا (tiṇḍra) روشنی، تپش

کرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

دراوڑی تی، تُو، سُو کی بجائے براہوئی کا پورا سلیبل ''تین'' ہے ''تی، تُو یا سُو'' نہیں ہے۔

بلوچی میں بھی یہ ''تین'' ہے اس کے علاوہ وخی (پسو، اِشکومن لہجہ): ثین (وخی یا سین لہجہ): سین (sin) ''گرم'' (Backstrom 1992:68) کردی: تین (tīn) ''گرم، حرارت'' (ابراہیم پور ا 200) مستعمل ہے

اس کے علاوہ سندھی میں بھی یہ ''پیٹ تین'' گرم چیزیں کھانے کی وجہ سے پیٹ میں جلن ہونا (بلوچ 375) مستعمل ہے۔

2926: براہوئی: تولہ (tōla) گیدڑ

تامل: تونڑ ٹان (tōṇṭān) ''بھیڑیا''

کناڈا: toḷa ''بھیڑیا''

تولو: tōlu ''بھیڑیا''

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں۔ دراوڑی الفاظ ''بھیڑیا'' کے معنوں میں مستعمل ہیں جبکہ براہوئی تولہ واضح طور پر بلوچی ''تولگ'' سے مستعار ہے

جو کردی کے زازا لہجے میں تولہ ''گیدڑ'' (ابراہیم پور ا 172) پہلوی میں تورگ (torag) گیدڑ (Mackenzie 1986:83) اور جدید فارسی میں تولہ (tōla) ''کتے کا بِلا'' (حسن 236) اور طولہ (tūla) ''بوگیر کتا، شکاری کتا'' (حسن 577) مستعمل ہے

جبکہ عربی: طِلو (tilo) ''بھیڑیا'' (لغات عربی 175) معنوی طور پر دراوڑی کے مذکورہ الفاظ سے مطابقت کا حامل ہیں۔

2865: براہوئی: تونگ (tōning) ''پکڑنا، روکنا''

تامل: توٹو (toṭu) مس کرنا، منسلک رہنا، متحد ہونا، پکڑنا

کناڈا: تُڈُکو (tuḍuku) مس کرنا، پکڑنا

تلیگو: تُنّو (toṭṭu) ''مس کرنا'' تُڈُکو (tuḍukku) پکڑنا

کُرخ: toṛsogana پاؤں کے ذریعے آہستہ سے مس کرنا

مالٹو: تُڑے (toṛe) کمان کو تانت چڑھانا

ایمنیو براہوئی کے تورنگ کو ''تونگ'' کا ہی allomorph قرار دیکر اِسے دراوڑی توٹ-(toṭ-) سے منسلک کرتے ہیں۔ (Emeneau 1994:220) اگرچہ وہ تونگ کے علاوہ دوسری طرف براہوئی durring کو بھی پروٹو دراوڑی توٹ (-toṭ) سے نتھی کرتے ہیں، جو بجائے خود ایک بڑا تضاد ہے۔

حالانکہ واضح طور پر براہوئی روٹ سیلبل -tōr اور -tōn دراوڑی -toṭ سے اشتقاقی مماثلت نہیں رکھتے۔ جبکہ براہوئی تورنگ ''ت'' اور ''س'' کے تبدیل کے ساتھ واضح طور پر کردی: سوورگی ''گرفتار، پکڑا ہوا، بند کیا ہوا'' (ابراہیم پور ا 398) سے مطابقت کا حامل ہے۔

اس کے علاوہ براہوئی تونگ (-tōn) فرانسیسی: tenir اطالوی اور لاطینی: tenere ''پکڑنا'' سے واضح مماثلت رکھتا ہے جبکہ اس کے برعکس پکڑنے کے لئے جرمن میں halten اور سوئیڈش

میں hall کا لفظ مستعمل ہے جو کہ دوسری طرف واضح طور پر براہوئی ''ھلنگ'' سے مطابقت کا حامل ہیں

نیز بروشسکی: دونس (duunas)'' پکڑنا، قید کرنا، گرفت میں لینا''(Willson 43) بھی براہوئی کے مذکورہ لفظ سے مطابقت کا حامل ہے۔

؟ **1238:** ترکلّ (trikkal) تین شاخوں کا وہ لکڑی جس پر ٹینٹ لگایا جاتا ہے۔

تامل: کال (Kāl) پاؤں، ٹانگ، درخت کا نچلا حصّہ، خاندان، تعلق

ملیالم: کال (kāl) ٹانگ، پاؤں، تنا، ستون

تولو: کو۔ل (Ko.l) ٹانگ، پاؤں، خاندان

گونڈی، کونڈا: کال (Kāl) ٹانگ، پاؤں

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ براہوئی کے ''ترکل'' کو سوالیہ قرار دیکر اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔

DED میں براہوئی trikkal کے آخری سلیبل kal کو دراوڑی Kāl اور Ko.l ''ٹانگ اور پاؤں'' سے ملانے کی کوشش کی گئی ہے بنیادی طور پر اس طرح کا ایک اور لفظ سرائیکی میں ترونگل (trongal) ایک ایسا تین شاخہ، لکڑی کا اوزار ہوتا ہے۔ جسے غلہ سے بھوسہ الگ کرنے کا کام لیا جاتا ہے۔

بہرحال دراوڑی کال Kāl اور Ko.l ''پاؤں'' کردی میں بھی کول (Kul) ''پاؤں (ابراہیم پورب 88) مستعمل ہے جبکہ براہوئی ترکل میں یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کا آخری حصّہ kal پاؤں کے لئے مستعمل ہو۔ ممکن ہے یہ ''بازو، کندھا اور شانہ'' کے معنوں میں مستعمل ہوا ہو۔ جو کہ کردی میں : کول (Kol) ُ بازو، کندھا'' (ابراہیم پورب 64) فارسی: کول (Kol) کندھا۔ شانہ (حسن 714 ؒ)

سندھی: کر''ہاتھ، بازو، گردن، کندھا''(بلوچ 634) مستعمل ہے۔

اس کے علاوہ کردی میں چاکل (Cakal) ''دوشاخہ'' (ابراہیم پور ا 220) کا لفظ مستعمل ہے جس میں کل: ''شاخ، شاخہ'' کے معنوں میں مستعمل نظر آتا ہے جو واضح طور پر ''ترکل'' کے ''کل'' سے مماثلت کا حامل ہے۔

2545؟ براہوئی: ترکنگ (triking)

DED میں مذکورہ براہوئی لفظ شامل نہیں ہے جبکہ براہوئی کے مذکورہ لفظ کو بعد میں سوالیہ قرار دیکر DEDS میں شامل کیا گیا۔

تامل: taṟai نورستہ پتوں اور کونپلوں کا نکلنا ، **ملیالم:** taṟa کونپل، سبز شاخ

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ جبکہ تامل اور ملیالم کے مذکورہ الفاظ براہوئی ''ترکنگ'' سے کہیں زیادہ عربی: طرّ (tarr) نباتات کا اُگنا (حسن 571) سے مماثلت کا حامل ہے۔

براہوئی ''ترکنگ'' بلوچی: tirk کُردی: تہ رچک (Tarciki) ''شاخ تازہ، کونپل، نازک'' (ابراہیم پور ا 187) فارسی: ترکہ (Tarke) شگوفہ، کونپل (نقوی 257) سے مطابقت کا حامل ہے۔ مشرقی بلوچی ٹکغ (-ṭik) ''کونپلوں کا نکلنا'' بھی اِسی ماخذ سے تعلق رکھتا ہے جہاں مشرقی بلوچی میں براہوئی، کردی اور مغربی بلوچی کے r کو حذف کر کے اِسے اپنا لیا گیا ہے۔

2653: براہوئی: ترکنگ (triking)

تامل: tiraṅku لہر، پردہ، موج

کناڈا: tere لہر، موج، پردہ، شکاریوں کا کپڑا جسے وہ شکار کے دوران اپنے آپ کو چھپانے کا کام لیتے ہیں۔

تلیگو: tera سکرین، پردہ، لہر

کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے براہوئی کا مذکورہ لفظ جہاں ایک طرف واضح طور پر سندھی ٹڑکن (-ṭiṛk) ''چٹکنا، ٹوٹنا، پھٹنا، دراڑیں پڑنا، شگاف پڑنا، کسی سخت چیز کا پھٹ جانا، چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کا کھلنا'' (بلوچ 293) سے مستعار نظر آتا ہے۔ تو دوسری طرف معنوی اور اشتقاقی ہر دو اعتبار

سے دراوڑی سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ براہوئی کا مکمل روٹ -trik ہے جو سندھی کے -ṭiṛk سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔

2770: براہوئی: تُرجّنگ (trujjing)

تامل: تُرو (tuṛu) گھنا ہونا، پر ہجوم ہونا، بھرا ہونا، بند ہونا، مُنہ میں خوراک ٹھونسنا، کسی تھیلے میں زیادہ چیزیں ٹھونسنا

ملیالم: تُرکا (tuṛuka) پر ہجوم ہونا، قریب ہونا، ٹھونسنا، دھکیلنا

تلیگو: (tuṭṭe) اکٹھ، ڈھیر، گروپ

کولامی: ترس (-turs) سوراخ میں گزارنا

پارجی: تُٹّ (-tuṭṭ) رکاوٹ ہو جانا

کورخ: تُبنا (tubnā) بہت سے زیادہ ڈالنا، زیادہ بھرنا، ٹھونسنا، دبانا

مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔ اس لفظ کی مطابقت میں سنسکرت تُرُمبا (-Turumba) اور مراٹھی تُرُوب (turūb) ''بھرا ہوا'' بھی اس زمرے میں شامل کیا گیا ہے

براہوئی لفظ کا اصل روٹ تُرج (-truj) ہے، دراوڑی tuṛu، tuṛuka، tuṭṭe وغیرہ نہیں ہے۔ براہوئی کا مذکورہ لفظ واضح طور پر سندھی اُٹارجن: ''پانی پینے سے گلے میں پھندا لگنا'' (بلوچ 48) ہے۔ جہاں براہوئی نے سندھی کے ابتدائی واول -o کو حذف کر کے ٹارج (-ṭārj) کو تُرج (-truj) میں بدل کر اپنا لیا ہے۔ جبکہ بلوچی میں یہ -turuj (دشتی 349) مستعمل ہے۔

2777(a) براہوئی: تُغ (tugh) نیند، خواب

تامل: tuṅku لٹکانا، معطل ہونا، جھولنا، پہلو بہ پہلو جھولنا (ہاتھی کی طرح) ناچنا، سونا، اونگھنا، مرنا، گھمانا، جھکانا (پودے کا)، سست ہونا، کاہل ہونا، تاخیر کرنا، آہستہ یا بڑی مشقت سے چلنا، اچھی طرح آرام کرنا Tūkku اُٹھانا، وزن کرنا، زیر غور رکھنا، تقابل کرنا، لٹکانا، معطل کرنا

Tūkkam نیند، غنودگی، تھکاوٹ، کاہلی، تاخیر، جھکاہوا، کمزوری، ایک قسم کا ہار، کان کا ایک زیور، وزن کرنا، بلندی، قیمت کا چڑھانا یا بڑھانا

ملیالم: tūṅṅuka لٹکانا، معطل ہونا، غنودگی ہونا، سونا، وزن شدہ

Tūkkam لٹکا ہونا، وزن کرنا، وزن، نیند کی حالت

کوٹا: tu-g لٹکانا-tu-k کندھوں پر اُٹھانا

ٹوڈا: tu-x لٹکانا

کناڈا: tūguوزن کرنا، لہرانا، سر کو دائیں بائیں حرکت دینا، پکڑنا یا اُٹھانا اور لہرانا، جھولنا، اونگھنا، غنودگی ہونا

تلیگو: tūgu لٹکانا، لہرانا، جُھلانا، اونگھنا

کرخ: tungulخواب

مالٹو: tumgleخواب

اِس کی مطابقت میں سوالیہ قرار دیکر DED 2693 کو بھی اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے۔

مثلاً تامل: tuñcu سونا، اونگھنا، کام کیے بغیر آرام کرنا، سُست ہونا، کاہل ہونا، جھکا ہونا، مرنا، گھٹنا، رہنا، ٹھہرنا، لٹکانا

Tuyil: سونا، رہنا، ٹھہرنا، غروب ہونا (سورج کا)، مرنا

ملیالم: tuñcuka الجھا ہونا، سونا، مرنا، باقی رہنا (جیسے جیب میں پیسوں کا) Tuyil نیند

کناڈا: Sunduلیٹنا، سونا

کوئی: Sunjaسونا

جبکہ کُرخ اور مالٹو میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

DED 2777(a) کے الفاظ واضح طور پر دو مختلف معنیاتی گروپ سے متعلق نظر آتے ہیں۔ جو ایک طرف '' لٹکانا، جھولنا، وزن کرنا، لہرانا، التوا، معطل، ترازو'' وغیرہ کے معنوں میں تو دوسری

طرف ''سونا، غنودگی، اونگھ'' وغیرہ کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ '' لٹکانا، جھولنا، وزن کرنا'' کے معنوں میں مُستعمل الفاظ ہندی ٹنگنا، ٹڑگانا سندھی، سرائیکی ''ٹنگن'' سے متعلق ہیں اور دوسری طرف غنودگی، نیند، سونا کے معنوں میں مستعمل ہونے والے الفاظ ہند آریائی ''سُم، سُمن، سوں، سون، سونا'' سپینش (Spanish):Sueño ''نیند، خواب'' (Caldwell 1961:168) سے مطابقت کا حامل ہیں۔

اِسی طرح DED 2693 کے الفاظ بھی واضح طور پر سرائیکی، سندھی، پنجابی Sum، سُمن کشمیری: شونگن (-Shung) ''سونا'' (میر 53)شنا: Sangche ''سونا'' (ضیا271)انڈس کوہستانی: سوں ''نیند'' (Hallberg 99) سے مماثلت کا حامل ہیں۔ جبکہ براہوئی تُغ دراوڑی اور انڈوآریائی کی بجائے اشتقاقی اعتبار سے داردک کشمیری شُنگن (-Shung) سے مماثلت کا حامل ہے نیز بروشسکی: ٹک ''اونگھ، نیند کی مختصر وقفہ'' (بروشسکی۔ اُردو لغت 348) بھی مطابقت کا حامل ہے۔ اِس کے علاوہ ایمنیو اپنے مضمون New Brahui Etyomologies میں براہوئی ''تُول'' کو بھی DED 2693 تامل: tūñcu ''سونا'' اور اِسی کیٹیگری سے متعلق لفظ tuyil ''سونا، رہنا، ٹھہرنا'' سے جوڑنے کی بات کرتے ہیں۔ (Emeneau 1994:30) جبکہ 1962 کے تحریر کردہ مضمون Brahvi n|r verbs میں ایمنیو لکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ براہوئی -tūl ''بیٹھنا'' تامل، ملیالم tuyil ''سونا'' سے مطابقت کا حامل ہے اور ان کے خیال میں ''بیٹھنا اور سونا'' کے درمیان میں کوئی اتنا معنوی فرق وتفاوت نہیں ہے۔ تاہم وہ یہ اعتراف بھی کرتے ہیں۔ کہ دراوڑی uyi* کی مطابقت میں براہوئی ū کی تصدیق نہ ہو سکی (Emeneau 1994:59)

اگر بالفرض ایسا ہے تو پھر براہوئی tūl تامل، ملیالم سے کہیں زیادہ اکادی: اُتُولو (utūlu) ''لیٹنا، سونا'' سے واضح مطابقت کا حامل ہے۔

2667,2712: براہوئی: تُڑنگنگ (tuṛinging) بخیہ کا اُدھڑ جانا

براہوئی کے ''تُڑنگنگ'' کو شروع میں 2667 تامل: ترا(tiṟa) کھولنا(جیسے دروازہ یا آنکھوں کا) ظاہر کرنا، عیاں کرنا، تالے کا کھولنا'' وغیرہ سے نتھی کیا گیا(جو بلوچی میں بھی درا''ظاہر کرنا، عیاں کرنا، واضح کرنا'' کے طور پر مستعمل ہے)

اور اس کے علاوہ مشابہت کے طور پر DED 2712 کا لفظ بھی شامل کیا گیا تھا۔

ایمنیو نے بعد میں 1971 کے تحریر کردہ ایک مضمون میں DED 2667 کو مسترد کر کے براہوئی کے ''تُڑنگنگ'' کے لئے DED 2712 کے انٹری کی تجویز دی: (Emeneau 1994:214) اُن کے نئے مفروضہ کے مطابق براہوئی ''ڑ'' پروٹو دراوڑی ''ٹ'' کی صحیح نمائندگی کرتا ہے۔

یہاں DED 2712 کے دراڑی الفاظ ملاحظہ کریں۔

تامل: تُنڑٹم (tuṇṭam) ٹکڑا، ذرہ، کپڑے کا چھوٹا ٹکڑا، تقسیم، زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا، مچھلی کے گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا۔ ''تُنڑٹی (tuṇṭi): ''کاٹنا، پھاڑنا، تقسیم کرنا، جُدا کرنا، وغیرہ''

ملیالم: تُنڑٹم: (tuṇṭam)'' ٹکڑا، ذرہ'' کوٹا: تُنڑڈ (Tuṇḍ): ''ٹکڑا''

تلیگو: تُنڑٹا (Tuṇṭa)'' ٹکڑا، ذرہ''

مالٹو: تُڑگہ (tuṛge)''توڑنا''

جبکہ کُرخ میں یہ لفظ مستعمل نہیں ہے۔

ایمنیو کا نیا مفروضہ اپنی جگہ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لفظ واضح طور پر سندھی تھِڑکن: ''اپنی جگہ سے ہٹ جانا، سرکنا، کھسکنا، پھِسل جانا، حرکت کرنا، ہٹ جانا، جگہ چھوڑ دینا'' تھڑن: ''کھسکنا، سرکنا، سرک جانا، اپنی جگہ سے ہٹنا، مکر جانا، ہٹ جانا (بات سے) بگڑنا'' تھڑی وجن: الگ ہونا، علیٰحدہ ہونا، کھسک جانا، (بلوچ 276) سے براہوئی میں مستعار نظر آتا ہے۔

مشرقی بلوچی میں یہ تُرُغ ''بخیہ کا ادھڑ جانا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا، منتشر ہو جانا'' مستعمل ہے جو بلاشبہ براہوئی سے بہت قریب ہے لیکن اغلب خیال یہی ہے کہ ہر دونوں نے اِسے سندھی سے مستعار لی ہے۔

2742,4524؟ براہوئی: تُوبے (tūbē) چاند

تامل: tuyye خالص، مقدس، فیصلہ کن، یقینی Tuppu ''صفائی''

ملیالم: tuyye ''اچھا، بے داغ'' tūma,tuyma ''خالص پن، مکمل''

تامل اور ملیالم کے مذکورہ الفاظ کے علاوہ اس طرح کا کوئی لفظ دوسری دراوڑی زبانوں میں مستعمل نہیں ہے جبکہ براہوئی کے ''تُوبے'' کو سوالیہ قرار دیکر اِس زمرے میں شامل کیا گیا ہے، معنوی اور اشتقاقی ہر دو اعتبار سے دراوڑی کے الفاظ براہوئی سے مطابقت نہیں رکھتے۔

اس کے علاوہ سوالیہ قرار دیکر 4524 تامل: vel، ونٹر (Veṇ) ''سفید، خالص، چمکیلا'' کو بھی مماثل کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ جس کا براہوئی ''توبے'' سے کسی قسم کا اشتقاقی اور معنوی تعلق نہیں ہے۔

ممکن ہے کہ براہوئی تُوبے عربی کی تربیع ''چاند کی ہلال اور بدر، اور بدر اور محاق کی درمیانی رات کے چاند کی ہئیت'' (حسن 7-196) سے متعلق ہو۔

اِس کے علاوہ یہ بات بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ براہوئی تُو (tū) ''مہینہ'' واضح طور پر سمیری اِتو iti,(itu) ''چاند، چاند کی روشنی، مہینہ'' سے متعلق ہے جو اکادی میں بھی iti ''مہینہ'' مستعمل ہے، اِس لئے ممکن ہے کہ براہوئی ''توبے'' سمیری زبان کی ہی کوئی مرکب صورت ہو۔

600,643: براہوئی: اُرا (urā) گھر، مکان

تامل، ملیالم، کناڈا: اُور (ūr) گاؤں، شہر، قصبہ

تولو، تلیگو: اُورو (ūru) گاؤں، قصبہ

DED براہوئی ''اُرا'' کو 643 تامل: ul ''اندر، کسی جگہ کا اندرونی حصّہ'' سے بھی مماثل قرار دینے کی بات کی گئی ہے جو واضح طور پر کسی مطابقت کا حامل نہیں ہے۔

DED میں براہوئی ura کے واول u کو پروٹو دراوڑی واول ū کی مطابقت قرار دیا گیا ہے حالانکہ براہوئی Ura واضح طور پر براہ راست سمیری uru ''شہر، قصبہ، دیہات، علاقہ'' سے متعلق ہے اِس ضمن میں دراوڑی ū کا براہوئی میں u سے بدلنے کی مفروضہ بے جواز نظر آتا ہے۔

اِس کے علاوہ حطی میں بھی قصبہ کے لئے Ura کا لفظ مستعمل ہے اور یقینی طور پر حطی نے اِسے سمیری سے مستعار لی ہے۔ پراکرت میں بھی گاؤں کے لئے اُورا (ūra) کا لفظ مستعمل ہے۔ جو سمیری زبان ہی کی دین معلوم ہوتا ہے۔

554,600: براہوئی: اُست ''دل، خیال، اندر''

تامل: uy زندہ رہنا، ہونا، محفوظ رہنا، بچ جانا (خطرے سے)

ملیالم: usir, uyir ''زندگی، سانس''

کوٹا: ucr زندگی

تلیگو: usuru

کُرخ: ujjna زندہ ہونا، رہنا

مالٹو: uje رہنا، زندگی

اِس کے علاوہ DED 600 تامل: ul ''اندر، کسی جگہ کا اندرونی حصّہ، خیال، دل کو براہوئی کے اُرا'' مکان، گھر'' سے تشبیہ دینے اور جوڑنے کی مضحکہ خیز اور اچھوتا خیال بھی پیش کیا گیا ہے بھلا براہوئی کے ''اُرا'' مکان، گھر کا دراوڑی ul یعنی ''اندر، کسی جگہ کا اندرونی حصّہ، خیال اور دل'' سے کیا معنیاتی اور اشتقاقی جواز بنتا ہے۔

جبکہ براہوئی اُست کا اصل مفہوم صرف اور صرف ''دل'' ہے جبکہ استعاراتی معنوں میں یہ ''اندر کا مفہوم دیتا ہے جس کا لغوی طور پر دراوڑی کے ul ''دل، خیال، اندر یا کسی جگہ کے اندرونی حصّہ'' سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی ul کے استدلال پر براہوئی ''اُرا'' کا ''دل'' سے کوئی تعلق بنتا ہے۔

براہوئی اُست کے بارے میں وثوق سے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ ممکن ہے کہ r کو s میں بدلنے کے ساتھ یہ سمیری ur5 ''دل، جگر، روح'' سے متعلق ہو، جو کہ سنسکرت میں Urs ''روح''

ہندی: اسو ''سانس، روح، جان، حیات'' (اصغر 57) اُرس (Urs) ''چھاتی، سینہ'' (اصغر 51) اُر (Ur) ''چھاتی، سینہ، دل'' (اصغر 49) کے طور پر مستعمل ہیں۔ نیز اس ضمن میں اکادی: irtu ''چھاتی، سینہ'' بھی مماثلت کا حامل ہے۔

تشکیلاتی جائزہ

مفعولی حالت (Accausative)

دراوڑی زبانوں میں اضافی حالت کی طرح مفعولی حالت بھی مختلف لاحقے مستعمل ہیں۔ مثلاً جنوبی دراوڑی I قدیم تامل میں ai-ملیالم ai-کوڈاگو میں a-جبکہ جنوبی دراوڑی II میں کئی اور کووی میں i- مستعمل ہیں۔ اوران سب کو پروٹو دراوڑی مفروضہ ay* سے جوڑا جاتا ہے۔ مثلاً تامل، ملیالم -ai کو بھی پروٹو دراوڑی ay* کوڈاگو کے a-کو بھی ay* اور کئی اور کووی کے i-کو بھی ay* اور براہوئی مفعولی اور مفعول ثانی e-کو بھی پروٹو دراوڑی ay* سے جوڑا جاتا ہے۔ اور اِسے براہوئی میں محفوظ کرنے کا اپنا آزادنہ عمل قرار دیاجاتاہے۔ (Krishnamurti 2003:230)

جبکہ مذکورہ مفعولی حالتوں کے علاوہ جنوبی دراوڑی I اور جنوبی دراوڑی II کی دیگر زبانوں، وسطی دراوڑی زبانوں اور شمالی خاندان کے کُرخ اور مالٹو میں مختلف قسم کے مفعولی لاحقے مستعمل ہیں۔ اور کرشنا مورتی کے بقول انہیں vn-* کے مفروضہ کے ساتھ جوڑا جاسکتاہے ہم یہاں ان کے تفصیل دینے کے متحمل نہیں ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیئے (Krishnamurti 2003:227-30)

سوال یہ ہے کہ کوڈاگو a-کی طرح بلوچی میں بھی مفعول ثانی کے لئے a- مستعمل ہے کیااِسے پروٹو دراوڑی ay* کے مفروضہ سے جوڑاجاسکتاہے۔

یااِسی طرح اُردو ''مجھے، تجھے، اُسے'' میں e-مفعول ثانی ہے۔ کیااِس نے یہ حالت براہوئی سے مستعار لی ہے یااس نے بھی براہوئی ہی کی طرح اِسے براہ راست پروٹو دراوڑی ay* کو e-میں بدل کر اپنالیا ہے؟

اِسی طرح گجراتی میں مفعول ثانی e-بنگالی مفعول ثال e-ملائے مفعول ثانی e-اور ہندی مفعول ثانی کے لئے he-یا e-مستعمل ہیں (Caldwell 1961:272)

کیاان مذکورہ زبانوں نے بھی پروٹو دراوڑی ay*کو e-اور he-سے بدل کر اِسے اپنالیا ہے یا انڈس کوہستانی میں کئی اور کووی کی طرح مفعول ثانی کے لئے i-مستعمل ہے۔مثلاً ´Khān "پہاڑ" Khan-i "پہاڑ کو" مستعمل ہے (Hallberg 1999:66) کیااس نے بھی اِسے کئی اور کووی سے مستعارلی ہے یا براوہ راست پروٹو دراوڑی ay*کو i-میں بدل کر اپنالیا؟

اِسی طرح پشتی زبان میں مفعول ثانی کے لئے ē-مستعمل ہے۔مثلاً ´watan-ē "وطن کو" (LSI 93)۔کیا یہ براہوئی e-سے مطابقت نہیں رکھتا۔تو کیا پشتی نے بھی پروٹو دراوڑی ay سے اِسے ē میں تبدل کر کے اپنالیا؟

اِسی طرح شنا مفعول ثانی (dative) کی علامت واحد اور جمع دونوں صورتوں میں te-ہے۔مثلاً ´Puché-te "بیٹے کو" Puchō-te "بیٹوں کو" (LSI 153) اگر یہاں بھی یہ مفروضہ قائم کیا جائے کہ te-علامت میں t صرف augment ہے اور e-مفعول ثانی کی علامت ہے تو کیا اِسے بھی پروٹو دراوڑی ay*سے منتھی کیا جاسکتا ہے؟

مفعول ثانی (Dative)

براہوئی میں مفعولی (accausative) حالت کے علاوہ مفعول ثانی میں بھی e- استعمال ہوتا ہے۔جبکہ براہوئی کا dative of interest کا لاحقہ Ki جسے بعض اوقات تلیگو کے مفعول ثانی (dative) kun-یا kin-سے جوڑا جاتا ہے۔

بنیادی طور پر تلیگو میں مفعول ثانی لاحقہ kin-اصل میں i پر اختتام پانے والے تنے (stems) کے ساتھ kun- دوسرے تنوں کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ (Krishnamurti2003:321) براہوئی کے dative of Insterest کی طرح وئیلا زبان میں بھی dative of purpse کے لئے kane اور بشگلی میں gē

(LSI47) کو لئی شنا میں gi مثلاً waja gi "اِس وجہ کے لئے"، "اس وجہ کی خاطر" (Backstrom 2002:398) مستعمل ہے بلوچی میں بھی یہ gi- مستعمل ہے مثلاً ءَمنی گیءَ "میرے لئے، میری خاطر" اِے گیءَ "اس کے لئے، اس کی خاطر" مستعمل ہے جبکہ گواربتی میں مفعول ثانی کے لئے ki- (LSI 80) تو روالی میں kī- (LSI 516) بشغر قبیلہ کی زبان کوہستانی گاروی میں ki- مستعمل ہے (LSI 510) نیز یہ سندھی میں کھے (khe) سرائیکی، پنجابی میں کُوں (kūn) اُردو میں کو (ko) مستعمل ہے جبکہ کالام کوہستانی میں ka- مستعمل ہے (Baart1999b:75) اِس طرح پہاڑی میں اس کے لئے Ki مستعمل ہے مثلاً **"کھانے کی"** یعنی "کھانے کے لئے" (کرناہی 177:2007)

دراوڑی کے مفعول ثانی پر انڈو آریائی اور داردک زبانوں کے اثرات واضح طور پر نمایاں ہیں اِس لیے کرشنامورتی بھی اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

One also needs to look at the possible influence of NIA dative which is predominatly represented by a velar consonant (Krishnamurti 2003:223)

جبکہ دوسری طرف dative of Purpose کی یہی صورتحال اکادی میں بھی دیکھنے کا ملتا ہے۔ مثلاً

اکادی: Ki,ṣuḫi "تفریح کے لئے، برائے مزاح، برائے لُطف"

یعنی ṣuhi "تفریح، مزاح، لطف، ہنسی" اور ki "کے لئے، برائے، خاطر" کے معنوں میں مستعمل ہے

اس کے علاوہ عیلامی میں بھی مفعول ثانی کے لئے -ka|-ki مستعمل ہے۔ (McAlpin1974:100)

اضافی حالت (Genetive)

براہوئی میں فاعلی حالت میں غیر محرف واحد اضافت کے لئے na–اور جمع اضافت کے لئےta- کے لاحقے مستعمل ہیں۔اور یہی ta– دوسری تمام حالتوں میں واضح طور پر tē– کی صورت میں جمع کی علامت کے طور پر ان کے ساتھ منسلک رہتا ہے۔

جبکہ کرشنا مورتی براہوئی اضافت کی علامتوں na–اور ta– میں بالترتیبnاورtکو augment قرار دے کر صرفa– کو اضافت کی علامت قرار دیتے ہیں۔اوراس نے اِس ضمن میں Xarās-ta ''بیل کا'' اورte-na-hulli کی مثالیں دی ہیں (Krishnamurti2003:235)

حالانکہ یہ دونوں مثالیں انہوں نے غلط دی ہیں ۔ کیونکہ Xarās-ta جسے کرشنا مورتی واحد کی صورت میں مستعمل کرتا ہے۔ حالانکہ یہ جمع اضافی حالت ہے۔ جس کا مطلب ہے ''بیلوں کا''۔اِسی طرح

te-na-hulli کا مطلب اُس نے ''تیرا گھوڑا'' کیا ہے۔حالانکہ اس کا مطلب ''اپنا گھوڑا'' ہے اِسی طرح وہ واحد uche''اونٹ کا'' اور جمع te-uch میں t–کو augmentقرار دیکر صرف e–کو مفعول ثانی (dative) کی علامت قرار دیتے ہیں۔ چلیں یہاں ان کی استدلال کو اگر تسلیم کر بھی لیا جائے تو پھر اِس طرح کی دوسری حالتوں مثلاً َجری کے لاحقے میں te-ānمکانی میں te-ṭīاوزاری

te-aṭاور te-toمیںtاگر augmentہے تو پھر ان کے ساتھ منسلک e–کیا ہے؟

اِس ضمن میں کرشنا مورتی خود ہی اِس استدلال کو تسلیم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کرشنا مورتی کے بقول اسمائے ضمائر میں جری، اوزاری اور مکانی لاحقوں سے پہلے کا e–محرف (oblique)اضافی حالت ہے۔مثلاً َnum-e-ānاور num-e-aṭ میں e–محرف اضافی (Obique genitivies) حالت ہیں. (Krishnamurti 2003:226)

اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو اِسی محرف اضافی علامت e کے ساتھ t کی موجودگی جو te– کی صورت میں ملتا ہے یہ جمع اضافت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور یہ te–بنیادی طور پر اِسی جمع اضافت ta-ہی کی محرف صورت ہے۔

مثلاً ٗ واحد Kan-e-ān اور Kane-aṭ کے مقابلے میں جمع uch-te-ān اور Uch-te-aṭ کی مثال اس فرق کو بخوبی واضح کرتا ہے۔ جبکہ nan-e-ān اور nan-e-aṭ اِس لئے nan-te-ān اور nan-te-aṭ نہیں ہیں، کیونکہ یہ ضمیر بذاتِ خود جمع ہونے کی دلالت کرتا ہے۔ جبکہ دوسرے اَسما میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ واحد ہے یا کہ جمع۔

مثلاً ٗ uch میں یہ واضح نہیں ہے کہ یہ واحد ہے یا کہ جمع، اس لئے اس کے ساتھ جب محرف te– منسلک ہوتا ہے تو یہ جمع کی نمائندگی کرتا ہے۔

اگرچہ براہوئی میں na–اور ta–کے علاوہ صرف اسمائے ضمیر میں اضافت کے لئے a–مستعمل ہے اس کے علاوہ یہ a–کہیں بھی مستعمل نہیں ہے۔ اس لئے یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ kana ابتدا میں کن نا (kan-na), nana, (nan-na) نن نا, na, (ni-na) نی نا اور numa نم نا (num-na) تھے جو بعد میں مختصر ہو کر na, nana, kana اور numa کی صورت میں سامنے آئے اگر اس طرح نہ بھی ہو تب بھی اس معاملے میں کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔

براہوئی اضافت کے ضمن میں کرشنا مورتی کا مفروضہ اپنی جگہ مگر دوسری طرف وہ خود ایک اور جگہ یہ کہتے نظر آتے ہیں۔ کہ شمالی دراوڑی زبانوں میں براہوئی وہ واحد زبان ہے جس کا اضافی ta مثلاً ٗ xarās-ta ''بیل کا'' ایسی چیز ہے جو پروٹو دراوڑی -tt-* سے مشابہت رکھتا ہے۔ جبکہ دوسرے محرف حالتوں (cases) میں جمع کی حالتی لاحقوں (case suffixes) سے پہلے کا t–ایک augment ہے۔ (Krishnamurti 2003:221)

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ فاعلی حالت میں واحد na–میں "n"اور جمع ta–میں"t" کوئی محرف augments (oblique) نہیں ہیں۔اور نہ ہی کوئی link morphs کا کام دیتے ہیں۔ بلکہ یہ براہ راست اسم کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور یہ غیر محرف اضافت ہیں۔

مثلاً ٰشہر نا''شہر کا'' اور شہر تا''شہروں کا'' دانا''اس کا'' داف تا''اِن کا'' یعنی واحد na–اور جمع ta–کی صورت میں مستعمل ہیں۔جو واضح طور پر اضافت کے لئے مستعمل ہیں۔اور te–بنیادی طور پر جمع– ta کی محرف حالت کے لئے مستعمل ہے۔

اسی طرح کی مثالیں سرائیکی ، پنجابی ، اور پہاڑی وغیرہ میں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مثلاً ٰپنجابی میں دا(da)اضافت کی علامت ہے اور جمع میں دا کی اضافت محرف حالت میں''دیاں'' کی صورت میں بھی مستعمل ہے۔ مثلاً ٰمٹی دا''مٹی کا'' مٹی دیاں شیواں''مٹی کی چیزیں''پہاڑی زبان میں daاور naہر دو اضافت کے لئے مستعمل ہیں۔ مثلاً ٰاکرم دا گدرا''اکرم کا بیٹا'' اکرم نا گدرا''اکرم کا بیٹا'' جمع: ہتھے دیاں اُنگلیاں یا ہتھے نیاں انگلیاں''ہاتھ کی اُنگلیاں''

جبکہ دوسری طرف اس سلسلے میں کرشنا مورتی کی تضاد بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ وہ اگرچہ براہوئی na– میں n–کو augment قرار دیکر a–کو ہی اضافت کی علامت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ براہوئی کی طرح بعینہ یہی صورت حال گونڈی میں بھی نمایاں ہے تاہم وہ گونڈی کے nā–کو اضافت کی علامت تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً گونڈی: nāt-nā''شہر کا''یعنی nāt ''شہر'' کے معنوں میں اور nāاضافت کے طور پر مستعمل ہے۔ اور وہ nā–کو اضافت تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کی مثال بھی دیتے ہیں۔

اِسی طرح وہ کولامی کے kis-ne ''آگ کا''۔ جس میں kis ''آگ'' اور neاضافت کے طور پر مستعمل ہے اور وہ یہاں ne–کو اضافت تسلیم کرتے ہیں اور اس کی مثال بھی دیتے ہیں۔

اِسی طرح نیکڑی میں ē–اور nē–ہر دونوں کو اضافت تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً ٰavan-ē ''اُس کا''اور Sup-nē-īr ''کھارا پانی'' اور نیکی کے چندالہجے میں ta–کو اضافت تسلیم کرتے ہیں۔

مثلاً ´ am-e ūr-ta- ōp-ta ''ہمارے گاؤں کا دیوتا'' am-e ''ھمارا''، ūr ''گاؤں'' ta- ''کا'' ōp ''دیوتا'' اِسی طرح وہ کُرخ ta- کو بھی اضافت تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً ´ Pūp ta rang ''پھول کا رنگ'' یعنی pūp ''پھول'' ta ''اضافت'' rang ''رنگ'' (Krishanamurti 2003:234-5)

اِس تضاد کے باوجود کرشنا مورتی ایک اور جگہ براہوئی ba-ā-na ''مُنہ کا'' مثال بھی دیتے ہیں۔ اور اس میں ā- کو augment قرار دیتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:226) اور یہاں واقعتاً ´ ā- ایک augment ہے جبکہ na- واضح طور پر اضافت ہے۔

اس طرح کی صورتحال ہمیں گریئرسن کی اس مثال سے بھی ملتا ہے۔ جہاں وہ گواربتی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ اس کی حرف اضافت کا اختتامیہ (termination) a-na ہے۔

مثلاً ´ mansh-a-na ''شخص کا'' (LSI 81) یہاں بھی a- ایک augment ہے جبکہ اضافت na- مثلاً ´ baba-na ''باپ کا'' (LSI 80)۔ گریئرسن مزید لکھتے ہیں۔ کہ لہندا کے شمالی لہجے میں بھی حرف اضافت na مستعمل ہے۔ (LSI 81) اس کے علاوہ براہوئی na- جو کہ ایک وسیع اضافت ہے۔ جو گونڈی کے na- کے علاوہ پوٹھواری میں na- اور da- ہندکو میں na- مستعمل ہے۔

پشتو میں ne, -n- مثلاً ´ nan ''آج'' nan-ne ''آج کا'' (خٹک 1248) ōs ''اب، حال'' os- an ''اب کا، حال کا'' موجودہ وقت کا، اِس زمانے کا'' (خٹک 7-186) عیلامی زبان میں بھی -ni اور na- اضافت کے لئے مستعمل ہیں۔ (McAlpin 1974:100) سمیری (Sumerian) میں بھی na- اور da- اضافت کی علامتیں ہیں۔ جبکہ ana- مقصدی لاحقہ اور na- اور ni- ملکیتی لاحقے ہیں۔

مثلاً ´ mi-aden-na ''مرغزار کی گدھی''

(یعنی mi ''مادہ'' edan ''مرغزار'' اور na- اضافت)

سمیری دوسری مثال:Kuli-an-na ''دوست جنت کا''
(یعنیKuli ''دوست'' an ''جنت'' اور na–اضافت کی علامت)
اِسی طرح دمیلی زبان میںtA حرف اضافت کے طور پر مستعمل ہے۔
مثلاً Watan tA maš ''وطن کے لوگ'' (Decker 2004:236)اِسی طرح پھلوراپریگل میں te– مستعمل ہے۔
مثلاً XadAi te hawal ''خدا کے حوالے''(Decker 2004:226) یہاں دمیلی tAاور پھلوراپریگلteواضح طور پر تبتی اور کُرخ کے ta–سے مکمل طور پر مطابقت رکھتے ہیں۔ کیا مذکورہ زبانوں کے ان اضافی علامتوں کو دراوڑی میراث کہا جاسکتا ہے؟
اِس کے علاوہ کیلٹک میں اضافت کے لئےen,an,n کے لاحقے مستعمل ہیں۔ لتھونی میں بھی n جبکہ گوتھک میںmeina ''میرا'' theina ''تیرا'' Seina ''اُس کا''میں na–اضافت کی علامت ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اضافت a–قدیم فارسی اور زند میںmana ''میرا'' کی صورت میں مستعمل دیکھنے کو ملتا ہے(Caldwell 1961:294-5)

اوزاری: (Instrumental)

براہوئی میں اوزاری کے لئےaṭ–کالاحقہ مستعمل ہے۔ جبکہ کرشنامورتی براہوئیaṭ–کی مطابقت میں کوئی واضح بات کرنے سے قاصر نظرآتے ہیں۔ شمالی زبانوں کی دوسری زبانوں کُرخ میں اوزاری کے لئےtri-|tru–اور مالٹو میںit-|et-|t–لاحقے مستعمل ہیں۔ کرشنامورتی انہیں دراوڑی اصل نسل کہنے کی بجائے غیر مقامی قرار دیتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:237) جبکہ جنوبیI تامل میں اوزاری کے لئےāl-|ān–ملیالم میںāl– مستعمل ہے جنوبی دراوڑیII تلیگو میں–an گونڈی ē–اور کچھ میںe–اور i– مستعمل ہیں بہت سی دراوڑی زبانوں میں al–اوزاری–جری کے لئے مستعمل ہے اور جنوبی دراوڑیII کی دیگر زبانوں کے لئے مختلف قسم کے اوزاری لاحقے

مستعمل ہیں۔اِس لئے کرشنا مورتی کے مطابق جنوبی دراوڑی II میں اوزاری کے لئے اس قسم کا کوئی لاحقہ نو تشکیلیت (reconstruction) کی بنیاد فراہم کرنے سے قاصر نظر آتا ہے۔ (Krishnamurti 2003:236) جبکہ مرکزی دراوڑی کولامی میں اوزاری کے لئے – naḍ|-aḍ پارجی میں اوزاری اور Sociative کے لئے ṇoḍ|-oḍ– مستعمل ہے۔ کرشنا مورتی کے خیال میں نیکی ar کولامی اور پارجی سے مشابہت کا حامل ہے ۔ اس کے علاوہ اُن کے خیال میں تولو اوزاری اور معیتی (Sociative) ḍa– بھی اِن سے قریب تر ہے۔اس کے علاوہ اولری (ollari)nāl– کو (جو اِن کے خیال میں قدیم تامل al–سے مطابقت رکھتا ہے) کو بھی اِسی زمرے میں رکھتا ہے۔ (Krishnamurti2003:237) اگرچہ at– براہوئی کے لئے مستعمل ہے جو زیادہ تر ''کے ذریعے '' کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ٔلٹ آٹ ''لاٹھی سے'' اس کے علاوہ براہوئی میں یہ'' اوپر۔پر'' کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ٔمیز آٹ ''میز کے اوپر۔ میز پر'' کسر آٹ ''راستے پر'' اس کے علاوہ ''میں'' کے لئے بھی مستعمل ہے مثلاً ٔجنگل آٹ پاٹ کریسہ ھنا۔'' جنگل میں لکڑیاں کاٹتے ہوئے گیا''

براہوئی aṭ واضح طور پر اکادی سے مشابہت کا حامل ہے۔ مثلاً ٔاکادی:danu''زور، طاقت'' dannatiیعنی''زور سے، طاقت سے'' یاdanan''طاقت ،زور'' dannati''طاقت سے، زور سے'' اکادی میں ittiاور issi''ساتھ، کے ذریعے'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔اِسی طرح حطی زبان میں بھی it–کالاحقہ واحد اوزاری کے لئے مستعمل ہے ۔ مثلاً ٔ Kissar-it''ہاتھ سے''مستعمل ہے۔اِس کے علاوہ یہ واضح اور طے نہیں ہے کہ آیا سندھی:tiمثلاً ٔسڑک تی ''سڑک پر'' (براہوئی: سڑک آٹ)، دمیلیtAمثلاً ٔtA fan nima (براہوئی: نیم ء پندھ آٹ)''آدھے راستے میں'' (Decker 2004:325) شیخانی(لنگوربت لہجہ) : Motar tA Dir gom (براہوئی: موٹر آٹ دیر ٔ ھناٹ)''موٹر کار سے دیر گیا'' (Deker 2004:41)وغیرہ براہوئی aṭ سے کوئی تعلق اور مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟

معیتی (Sociative)

براہوئی Sociative (جو کبھی کبھار اوزاری کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے۔) عام طور پر جدید تلیگو اوزاری ton– کے ساتھ نتھی کیا جاتا ہے۔ (Krishnamurti 2003:237) جبکہ جدید تامل کے برعکس قدیم تلیگو میں اوزاری حالت کے لئے an– مستعمل ہے۔ ton– کے علاوہ تامل میں toḍu, tōḍ-an ''ساتھ'' بھی مستعمل ہے۔ جسے بعض اوقات براہوئی tud ''ساتھ'' سے بھی منسلک کیا جاتا ہے۔ جبکہ کرشنامورتی کے مطابق تلیگو محرف (oblique) توڈو (tōḍu) کا اصل ماخذ تونڑڈو (toṇḍu) ہے۔ (Krishnamurti 2003:242) حالانکہ براہوئی tud بنیادی طور پر پشتو: تت (tat) ''ساتھ'' tat-wal ''ساتھ ہونا'' سے متعلق ہے اور بنیادی طور پر یہ الفاظ بلاشبہ سمیری teš ''اکھٹے، ساتھ'' سے مشتق ہیں۔

جبکہ جدید تامل اوزاری to, -ton– براہوئی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ (لیکن براہوئی میں یہ زیادہ تر Sociative کے لئے مستعمل ہے) لیکن تلیگو کے علاوہ کسی بھی دوسری دراوڑی زبان میں یہ مستعمل نہیں ہیں۔ جہاں اس کے برعکس اوزاری کے لئے درجن بھر دوسرے مختلف اور متضاد علامتیں مستعمل ہیں۔ اِسی طرح جدید تلیگو میں اس کی موجودگی بہرحال اس کی حیثیت کو مشکوک بناتی ہے۔ کیونکہ قدیم اُردو میں Sociative کے لئے ''سوں'' ''سے، ساتھ'' پہاڑی میں ''تھو، تو، تھیں''

''سے، کے ساتھ'' (کرناہی187:2007) کھوار سو (so)، سم (sum) مثلاً ''دنیو سو'' دُنیا کے ساتھ'' (فیضی16)

دمیلی میں sun(Decker 2004:236) کلاشا کرا کل میں som,sum (Decker2004:232) سندھی میں ساں (sān) اور پنجابی میں ''توں'' مستعمل ہے پنجابی کا ''توں'' اگرچہ جری کے لئے مستعمل ہے براہوئی میں بھی یہ صورتحال ملتی ہے۔ مثلاً ''سہب ءَتوں نا انتظار کنیگٹی اُٹ'' صبح سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں'' اس کے علاوہ اطالوی میں یہ Con اور لاطینی میں Cum مستعمل ہے۔ یہی اطالوی Con واضح طور پر قدیم اُردو ''سوں'' پہاڑی ''تھوں'' اور براہوئی ''تون'' سے مطابقت کا حامل ہے۔ جبکہ شنا اور کلاشا som,sum لاطینی Cum سے مطابقت کے حامل ہیں۔

اِسی طرح کالام کوہستانی میں Sociative کے لئے sa مستعمل ہے جو غالباً ''قدیم اُردو'' سوں'' اور پہاڑی'' تھوں، تو، تھیں'' کی صورت ہے۔

لیکن دوسری طرف سوال یہ ہے کہ تولو میں Sociative کے لئے ڈا (ḍa)، ٹا (ṭa) اور اٹا (-aṭa) مستعمل ہیں۔ کیا ہم انہیں سمیری da'' ساتھ'' سے منطبق کر سکتے ہیں؟

یا کالام کوہستانی Sociative سا (sa) کو تولو ḍa یا ṭa سے نتھی کر سکتے ہیں؟

جری (Ablative)

براہوئی جری اور تقابلی (ablative|Comparative) -ān کو کرشنا مورتی گونڈی اوزاری۔ جری -āl نیسگی (چندا) اوزاری۔ جری -āl سے نتھی کرتے ہیں۔

اُن کے خیال میں جنوبی دراوڑی 1 اوزاری -ān|-āl سے مطابقت رکھتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:238) نیز وہ کونڈا aṇḍ کو بھی اِس زمرے سے متعلق سمجھتے ہیں۔

یہاں جنوبی دراوڑی i کی اوزاری حالتیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً

تامل اوزاری: -ān, -āl

ملیالم اوزاری: -al

کوٹا، ٹوڈا اوزاری: -āl اور āṛ

کناڈا اوزاری۔ جری: -iM, in اور inda

نیز کرشنامورتی یہ بھی کہتے ہیں کہ تامل -ān̲ قدیم تامل میں اضافت اور مکانی معنوں میں مستعمل تھا۔ (Krishamurti 2003:236 footnote)

اس کے علاوہ ایک اور جگہ کرشنامورتی اولری (ollari) اوزاری اور معیتی (Sociative) -nāl کو قدیم تامل اوزاری -āl سے مطابقت کا حامل سمجھتے ہیں۔ (Krishnamuti 2003:236-37) جبکہ وہ آگے ماقبل تامل اوزاری -āl|-ān کو اولری (ollari) -nāl سے متعلق قرار دیتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:237) اصل میں کون، کس سے متعلق ہے اس صورتحال کی وضاحت نہیں ملتی۔ جبکہ دوسری طرف کناڈا اوزاری۔ جری: -in,-iM اور inda کو کرشنامورتی قدیم تامل اوزاری۔ جری اور تقابلی -In̲ سے متعلق سمجھتے ہیں۔ اورانہیں دراوڑی جری کے زمرے میں رکھتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:237) اس کے ساتھ ساتھ وہ جنوبی دراوڑی i کے -in کو بنیادی طور پر دراوڑی مکانی لاحقہ خیال کرتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:238)

بہر حال یہ وہ گنجلک صورتحال ہے جس میں براہوئی جری۔ تقابلی -ān کو جنوبی دراوڑی i کے اوزاری -ān|-āl سے نتھی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (Krishnamurti 2003:238) جو کسی قسم کی دلیل اور منطق سے مکمل طور پر عاری ہے۔ چونکہ براہوئی جری۔ تقابلی -ān کو جنوبی دراوڑی اوزاری -ān|-āl سے جوڑنے کا مفروضہ اپنے اندر کوئی جواز نہیں رکھتا۔ کیونکہ براہوئی اوزاری کے لئے -aṭ کا لاحقہ مستعمل ہے اور معیتی (Sociative) کے لئے -to, -ton کے لاحقے مستعمل ہیں۔

جبکہ براہوئی جری ān–اکادیina''از، میں۔اندر'' سے مماثلت کا حامل ہے جو موجودہ عربی عن (an) کی صورت میں مستعمل ہے

اس کے علاوہ سندھی میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً ''متھ (math)'' بالائی حصّہ، اوپر والا حصّہ، سرا'' متھان(math-ān)''اُوپر سے، شروع سے'' (بلوچ 7-756)

اِسی طرح کلاشا کراکل (krakal) میں an–اور ani– مستعمل ہیں۔ مثلاً Ek ghant-ana,-ani''ایک گھنٹہ سے'' (Decker 2004:232) جبکہ گواربتی میں جری کے لئے ani اور na مستعمل ہیں۔ مثلاً arandu ana''اَرندو سے''(Decker 2004:244)

اِسی طرح استورشنا میں neo- مثلاً moṛe-neo''موڑ سے'' (Backstrom 2002:382)

پشتو: nan-na''آج سے'' (Halberg 1999:152) یدغا: an-مثلاً yogan''سیلاب سے'' (Decker 1992:216)

مکانی (Locative)

براہوئی میں مکانی کے لیے ṭī,āṭī کا لاحقہ مستعمل ہے۔ جبکہ کرشنا مورتی دراوڑی سے براہوئی āṭī کی مطابقت میں کوئی واضح نشاندہی کرتے نظر نہیں آتے۔

تاہم جنوبی دراوڑی 1 تامل میں مکانی کے لئے in-|il–ملیالم میں il–کوٹا میں l–ٹوڈا میں s̲–وغیرہ تولو میں ṭu-|ṭī-|ḍī-یا ḍu-|– (1)(قدیم تامل میں ایک حرف جار)(Postpoisition) uṭan مکانوں کے معنوں میں مستعمل تھا۔(Krishnamurti 2003:238)

جنوبی دراوڑی II گروہ قدیم تلیگو میں اوزاری اور مکانی کے لئے an– استعمال ہوتا تھا۔ جدید تلیگو میں یہ صورت صرف چند مخصوص صورتوں میں مستعمل ہے۔

جنوبی دراوڑی II کی دوسری زبانوں گونڈی میں اوزاری اور مکانی کے لئے de-|te– کونڈا میں اوزاری مکانی کے لئے do-|to– اور Ru-|-du-|tu– مستعمل ہیں۔

جبکہ تولو میں Sociative کے لئے ḍa-|ṭa– اور aṭa– کے لاحقے مستعمل ہیں۔

کئی میں a– اور ta-|to– کے لاحقے مستعمل ہیں۔ جبکہ پئینگو میں to– مستعمل ہے۔ (Krishnamurti 2003:239)

مرکزی دراوڑی زبانوں میں پروٹو vn-* مثلاً

نئیکی (چندا): un-|in-

اولری: in-

گڈبا: un-

پارجی: i-|ti-|el-

کُرخ: nū-

---

(1) کرشنا مورتی نے یہاں ḍī-|-ḍï- لکھا ہے۔ غالباً اِس میں ایک ḍu– ہے۔ جو کہ غلط کمپوزنگ کے باعث اِس طرح لکھا گیا ہے۔

مالٹو: nū-|-no|-ino– کے لاحقے مستعمل ہیں۔ (Krishnamurti 2003:239)

کرشنا مورتی کے مطابق علامت il-|in– جنوبی دراوڑی I اور مرکزی دراوڑی میں مستعمل ہیں۔ اور انہیں پروٹو دراوڑی کے لئے نو تشکیل (reconstruct) کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کُرخ اور مالٹو کے لاحقے بھی اِسی سے متعلق ہوں۔ قدیم پینگو an– (اوزاری۔ مکانی) کا جنوبی دراوڑی I کے āl-|ān– سے تقابل کیا جا چکا ہے۔ ممکن ہے پارجی el– بھی اِسی سے متعلق ہو۔

جبکہ تامل اور ملیالم ttu– مکانی کے لئے مستعمل ہے اور جنوبی دراوڑی II du-|tu– کی بنیاد پر ہم ttv– کو ایک اور مکانی کے لئے reconstruct کر سکتے ہیں۔

مکانی حالت کے لئے دراوڑی زبانوں میں بہت سے Postpoisiton مستعمل ہوتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:239)

جیسے کہ سطور بالا میں یہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ براہوئی میں مکانی کے لئے ṭi,aṭi کا لاحقہ مستعمل ہے بعینہ یہ مطابقت و مماثلت ھمیں سمیری :ši"اندر۔ میں" ،وسیں ویری (ورون):ti مثلاً zain ´ trag-ti-eso "(گھوڑے کا) زین کمرے میں" (Baart 1999(b):27) پھلورا (بیوریؒ: شیٹی (šiṭi) مثلاً ´ gošṭa-šiṭi "گھر کے اندر" (Decker 2004:222) مستعمل ہے۔

البتہ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا مشرقی کتی ویری (Kartiviri) ta–" میں ۔اندر" (Decker 2004:239، کولئی شنا:da مثلاً ´ mō-asdi-aspatal-da-asus "میں وہاں ہسپتال میں تھا" (Backstrom2002:398)

یدغا:da مثلاً ´ da darya "دریا میں" (Decker1992:216)

براہوئی: ṭi,aṭi سے مطابقت کے حامل ہیں یا کہ نہیں؟

نیز مماثلت کے لئے دیکھیئے۔ تُرکی :de (ذولفقار۔اُزون 46:1990)

فعل (The verb)

متعدی۔ سببی نشانیہ (Transitive-causative markers)

متعدی۔ سببی (transitive-causative)pp– ایک ایسا منسکی اضافہ (additive) ہے جو جنوبی دراوڑی I کناڈا اور تولو، جنوبی II تلیگو میں زیادہ تر دوسرے لہجوں میں جزوی طور پر اور وسطی دراوڑی زبانوں اور شاید براہوئی میں بھی مستعمل ہے (Krishnamurti 2003:282)

تاہم یہ یقینی نہیں ہے کہ اگر وسطی دراوڑی اور شمالی دراوڑی لبی (labial) کو -pp–پروٹو دراوڑی -ppi|-wi– یااِسے اضافی ہئیت (additive morph)pp–سے نتھی کیا جائے، جسے جنوبی دراوڑی I، جنوبی دراوڑی IIاور وسطی دراوڑی میں مستعمل ہونے کی وجہ سے پروٹو دراوڑی کے لئے نو تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔(Krishnamurti 2003:283)

جنوبی دراوڑی I میں pu– جنوبی دراوڑی II میں متعدی۔ سببی لاحقہ pu–اور وسطی دراوڑی میں متعدی نشانیہ (transitive markers) -ap|-ip|-p– مستعمل ہیں۔ جنہیں کرشنا مورتی پروٹو دراوڑی pp-*سے جوڑتے ہیں۔ اور براہوئی سببی نشانیہ if|-f(Causative marker)کو بھی ان سے نتھی کرتے ہیں۔

بہر حال جس طرح سے براہوئی سببی نشانیہ کو دراوڑی سے نتھی کیا جاتا ہے تواسی طرح پشتو متعدی نشانیہ Av– مراٹھی Aw– کشمیری Av–

گجراتی:Aw-(Masica 64:66)وغیرہ جیسی صورتوں کو بھی کولامی -p,-ip,-ap– نیکی -p,-ip,-up پارجی p–، گڈبا p- گونڈی p– سے مماثلت کی بنیاد پر پروٹو دراوڑی مفروضہ سے نتھی کیا جاسکتا ہے۔

ماضی علامتیں

ماضی کا تنا(Past stem)

براہوئی میں -s-|-ss–اور -k–ماضی کے نشانیے (markers) ہیں۔(Krishnamurti 2003:300,Emeneau 1996d:23) براہوئی کے علاوہ دراوڑی میں -nt-,-d–،اور -tt–ماضی کے نشانیے ہیں۔ جنوبی دراوڑی Iاور وسطی دراوڑی پارجی میں -nt–ماضی کا نشانیہ ہے جبکہ دوسرے وسطی زبانوں نے ماضی کی ہئیت کو-d–اور

-tt- کی صورت میں اپنالیا ہے۔ جبکہ جنوبی دراوڑی II میں (سوائے تلیگو کے اِسے -t- اور شمالی دراوڑی زبانوں نے اِسے -cc- کے طور پر اپنا لیا ہے۔ (Krishnamurti 2003:296) ہم یہاں پہلے براہوئی ماضی نشانیہ -s- اور -ss- کا جائزہ لیتے ہیں۔

براہوئی ماضی نشانیہ (marker): -s- | -ss-

کرشنا مورتی براہوئی کے دوسرے ماضی علامتوں کے برعکس -s- | -ss- کو دراوڑی کی اصل میراث قرار دیکر اِسے براہوئی میں برقراریت (retention) کی بہترین مثال گردانتے ہیں۔ اور اِسے شمالی دراوڑی -c- اور -cc- کی مطابقت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ شمالی دراوڑی -c- اور -cc- کو وسطی دراوڑی کے -d- اور -tt- اور جنوبی دراوڑی II کے -t- کے مماثل قرار دیتے ہیں۔

مثلاً

تامل:	var-u	"آنا"	ماضی:	va-nt "آیا"
کوڈاگو، کناڈا:	bar-		ماضی:	ba-nd
تلیگو:	wacc-		ماضی:	wa-cci
گونڈی:	wāy		ماضی:	wā-t
کونڈا:	wa-		ماضی:	wā-t
کئی، کووی، منڈا:	va-		ماضی:	vā-t
کولامی:	var-		ماضی:	va-tt
کوٹا:	vār-		ماضی:	va-d
گڈبا:	vār-		ماضی:	vadd-
نیکی:	var-		ماضی:	vat-
بڈگا:	bā-		ماضی:	ba-nd
ملیالم:	varuka		ماضی:	va-nm

مالٹو: bar- ماضی: bar-c

(Krishnamurti 2003:142,295,296,299)

اِس صورتحال میں مالٹو bar-c- کو براہوئی کے ba-ss کے مماثل قرار دیا جاتا ہے بہرحال جس طرح سے براہوئی bass کو دراوڑی سے نتھی کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ مماثلت کا حامل ہے تاہم یہ صورت حال صرف براہوئی تک محدود نہیں ہے۔ مثلاً َشنا گلگتی لہجے کے ماضی کا تنا -t- ہے۔ مثلاً َ watū "آیا" (LSI 157) کی مثال سے ظاہر ہے کہ یہ نہ صرف براہوئی سے مماثلت رکھتا ہے۔ بلکہ شنا کا فعل ماضی قریب wat-un "آیا ہے" (LSI 152) بعینہ براہوئی میں یہ bass-un-e "آیا ہے" یعنی اس میں -n- ماضی قریب کی علامت ہے جو کہ براہوئی میں بھی -n- ہے اِس طرح جس طرح سے براہوئی میں ماضی بعید کی علامت -s- ہے۔ اِسی طرح شنا میں بھی ماضی بعید کی علامت -s- ہے۔ مثلاً َریگُس raiga-s-us "میں نے کہا تھا۔" ریگیسیس "ھم نے کہا تھا" (ضیا55:1986)

شنا کے ان مثالوں کے علاوہ، پُگلی watnu "آنا" اور اس کا ماضی wāt "آیا" (LSI 419) اِسی طرح پھلورا (پریگلی) wahatu "میں آیا" (Decker 2004:22) استورشنا: wazi "آیا" (Backstorm 2002:2002) ستپاراشنا: wat-os "میں آیا" (Backstorm 2002:388) کے ان مثالوں کے ساتھ ساتھ اگر دوسری طرف دیکھیں تو پگلی، شنا اور پھلورا کی مماثلتیں واضح طور پر کُی، کووی، منڈا vā-t نیکی -vat، گونڈی wā-t کولامی vatt سے ناقابل تردید پر مکمل مماثلت اور مطابقت کا حامل ہیں، کیا انہیں دراوڑی سے نتھی کیا جاسکتا ہے؟

اِسی طرح براہوئی anning "ہونا" (جس کو عام طور پر تامل :ā "ہونا، واقع ہونا" ماضی :-ān سے جوڑا جاتا ہے (Krishnamurti 2003:185) براہوئی میں جس کا ماضی ass ہے۔ جسے دراوڑی ورثہ کی برقراریت گردانا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ واضح طور پر سندھی ānh "ہونا" شنا: hano-ik "ہونا" (ضیا454) جس کا ماضی بھی asu ہے۔ (ضیا26)۔ تاہم جیسے کہا گیا ہے۔ کہ یہ صورتحال یہاں تک محدود نہیں ہے مثلاً َقدیم فارسی :āh "ہونا" ماضی: āhat

،بلوچی:ماضی:as|at، وسیں ویری (ورون): os‘‘تھا’’ ese‘‘تھے’’ (LSI
(168تورووالی:ashū‘‘تھا’’ (LSI 517)

پُنگلی:āhtū ‘‘تھا’’ āhtū-s ‘‘توتھا’’(LSI 417) کوہستانی گاروی:ashū‘‘تھے’’ (LSI 512)

کالام کوہستانی: āš‘‘تھا، تھے’’ (Baart 1999:44)دراس (بروکپالہجہ)āsi‘‘تھا’’، āsilus‘‘میں تھا’’āsiles ‘‘تم تھے’’ āsilu ‘‘توتھا’’asilet‘‘تم تھے’’ (LSI 194) کیاان سب کودراوڑی میراث قرار دیکر دراوڑی سے نتھی کیا جاسکتا ہے؟

اِسی طرح براہوئی‘‘tining’’دینا’’جس کا ماضی tissہے اگرچہ DEDR 2598میں دراوڑی -Ci*|Ciy*‘‘دینا’’ کے ساتھ اِسے شامل نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم یہاں دراوڑی ماضی کی ہئیت (form) کے حوالے سے اِس کی مثال انتہائی توجہ کا حامل ہے۔ مثلاً

کونڈا: Sī‘‘دینا’’(ماضی:sit)،کُرخ:Cī(ماضی:Cicc)،مالٹو:-Ciy(ماضی:Cic)

گڈبا: Sī(ماضی:Sid) (Krishnamurti 2003:123)

لیکن دوسری طرف اس کی مطابقت میں پُنگلی : dīun‘‘دینا’’ ماضی: ditu‘‘دیا’’ (LSI 418) تورووالی ماضی: dit‘‘دیا’’(LSI 512)کالام کوہستانی: ماضی: dit‘‘دیا’’(Baart 1999b:43) پھلورا: ماضی: diti‘‘دیا’’ (Decker 2004:227)، سرائیکی، پنجابی، پہاڑی وغیرہ ماضی:-dit‘‘دیا’’ جیسی مثالیں کونڈا-t–کرخ–cc-مالٹو:-c-گڈبا-d–کی ماضی کے نشانیہ سے کیا ہم مطابق نہیں ہیں۔ کیااِن کو دراوڑی سے نتھی کیا جاسکتا ہے؟

اِسی طرح براہوئی‘‘Kahing’’مرنا’’ماضی:Kaskکو عام طور پر تامل:Cā(ماضی:-cett)

ملیالم: Cāka(ماضی:Ca-tt)، تولو:Sōy(ماضی:So-t)، کناڈا: Sāy (ماضی:Sa-tt)، اولری: Sāy(ماضی:Sa-d) ، کووی، پینگو، منڈا:-hā (ماضی: hā-t)، کُرخ: -Khē (ماضی:-Ke-cc) مالٹو: -Key (ماضی-Ke-c)، (Krishnamurti 2003:127,156) سے جوڑا جاتا ہے۔ لیکن براہوئی ماضی: Kaskمالٹو Ke-cاور کُرخ -Ke-ccسے مطابقت کا حامل نہیں ہے۔

اِسی طرح دراوڑی ماضی کے حوالے سے ایک اور اہم مثال براہوئی mass (مصدر:manning''ہونا'') کی دی جاتی ہے جس کی مطابقت میں کُرخ -man''ہونا''(ماضی: man-j)پارجی-men''ٹھہرنا''

(ماضیmett,men-d)کی مثال دی جاتی ہے۔

کرشنامورتی پروٹودراوڑی -man* ہونا کے ماضی کو پروٹو وسطی دراوڑی میں -man-d man, tt, اور پروٹو جنوبی دراوڑی میں man- t t |man-t قرار دیتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:117)

جبکہ یہ فارسی میں مثلاً Mandan ''ٹھہرنا، باقی رہنا، بچنا'' جس کا ماضی mān-d،بلوچی mānag''باقی رہنا، قائم رہنا، بچنا''ماضی:man-tاور کردی میں بھی اس کا ماضی mān-d ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کرشنا مورتی براہوئی کے -massکو جس طرح سے پروٹو دراوڑی سے جوڑتے ہیں۔ (Krishnamurti "Introduction" in Emeneau 1994:XX) تواس سے کہیں زیادہ بلوچیman-tپروٹو جنوبی دراوڑی کے man-tاور دوسری طرف فارسی، کردیmān-dپروٹو وسطی دراوڑی man-dسے مکمل مطابقت کا حامل ہیں۔اِس کے علاوہ وسیں، ویری(ورون)میں بھی ماضی کی علامت -s-ہے۔ مثلاً emaso''ہوا''(LSI 66)

اگرچہ بنیادی طور پر یہ لفظ براہ راست ھوری ماخذ -mann ''ہونا'' سے تعلق رکھتا ہے۔
جو پہلوی، کردی، بلوچی، جدید فارسی، براہوئی اور انڈو آریائی زبانوں میں در آیا ہے۔
بہر حال جس طرح سے براہوئی ماضی -s-|-ss- کو دراوڑی -nt-,-t-,-d- یا شمالی دراوڑی -c-|-cc- سے نتھی کیا جاتا ہے۔ براہوئی اور دراوڑی کی اِس مشابہت کو ایک طرف رکھتے ہوئے اگر ہم دوسری طرف دیکھیں تو دراوڑی ماضی کی نشانیے (markers)-t- اور -d- فارسی -d- اور -t- سے مکمل مطابقت کا حامل ہیں۔
مثلاً **فارسی:** raftan ''جانا'' (ماضی:raf-t) Kardan کرنا (ماضی:Kar-d) اِسی طرح دراوڑی ماضی -t- کی مطابقت میں بلوچی کی کئی مثالیں ملاحظہ کیجا سکتی ہیں۔
مثلاً 'warag'' کھانا''(ماضی:wār-t)، wanag ''پڑھنا'' (ماضی:wān-t) نیز پنجابی ، سرائیکی، پہاڑی dit- ''دیا'' Kit- ''کیا'' Sut- ''سویا'' وغیرہ کی متعدد مثالیں دراوڑی سے مطابقت کا حامل ہیں۔ کیا یہ سب پروٹو دراوڑی کی مرہون منت ہیں؟
اِسی طرح دوسری طرف بلوچی اور براہوئی میں ماضی کی ہئیت کے حوالے سے ہم آہنگ اور ہم مطابقت واول (vowels) کی ہئیتی تشکیل بھی ایک جیسی ہے۔
مثلاً :

براہوئی:	Xwahing	''چاہنا''	ماضی:	Xwah-is
بلوچی:	lotag	''چاہنا''	ماضی:	lot-it
فارسی:	Xwahidan	''چاہنا''	ماضی:	Xwah-id

اِسی طرح

براہوئی:	Saṛing	''گلنا، خراب ہونا''	ماضی:	Saṛ-is
بلوچی:	Saṛag	''گلنا، خراب ہونا''	ماضی:	Saṛ-it
براہوئی:	bissing	''پکنا''	ماضی:	bis-is

بلوچی:	Pacag	''پکنا''	ماضی:	Pac-it

اِسی طرح

براہوئی:	tūling	''بیٹھنا''	ماضی:	tū-s
بلوچی:	būag	''ہونا''	ماضی:	bū-t

اِس صورتحال کو کسی بھی طور پر صرف اور صرف دراوڑی کے ساتھ نتھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کالڈویل کے مطابق دراوڑی ماضی t یا d انڈویورپی زبانوں مثلاً یونانی، لاطینی، گوتھک، فارسی اس کے علاوہ ترکی، فنش اور ہنگری زبانوں میں بھی ملتا ہے۔(Caldwell 1961:508-10)

براہوئی ماضی: k-

اِسی طرح برہوئی ماضی k– کی مطابقت میں تامل -kk– اور کُرخ -k- کی مثالیں دی جاتی ہیں (Krishnamurti 2003:200) اگرچہ براہوئی میں ماضی k- کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں تاہم

-s-|-ss– کے علاوہ فعلی تنوں کے ساتھ k-,-g-,-ē-,-ā- اور – جیسے ماضی کے نشانیے مستعمل ہیں۔ کرشنامورتی براہوئی -g– کو بھی k– کا مترادف سمجھتے ہیں۔ اور اِس کی مطابقت میں تامل Pakku: ''داخل ہونا'' nauku ''ھنسنا'' اور taku ''فٹ ہونا، موزوں ہونا'' کے ماضی بالترتیب Pukk- nakk., اور takk- جیسی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:299,300)

براہوئی کے علاوہ اورمڑی جو کہ ایک مغربی ایرانی زبان ہے، میں ماضی k– کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً XWALAK ''کھایا، KoAk ''کھایا، دانتوں سے کاٹا''، NastAk ''بیٹھا'' triuk ''دیا'' mualk ''مرا''، borAk ''اُڑا''، dak ''بھاگا، دوڑا'' razok ''آیا'' (Hallberg 1999:137,142)

اس کے علاوہ وخی زبان میں بھی k–کے بے شمار مثالیں دستیاب ہیں۔ جہاں اِس کے اختتامی k–پر دباؤ دینے کی وجہ سے ہلکا سے (raised) "h" کی آواز بھی منسلک ہوتی ہے۔ مثلاً ´ratkh "دیا "Vitakh" ہوا "Winetkh" دیکھا" (Backstorm 2002:285-6)

اِسی طرح کلاشا پشئی میں بھی k–کی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً ´aiyik "آیا" (LSI 107)

ان کے علاوہ بلوچی میں بھی ماضی -k–کی متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً ´micag "چُوسنا۔ بچے کا دودھ پینا" ricag "بہنا، مائع کا بہنا" tacag "بھاگنا، دوڑنا" sucag "جلنا" rajag "رنگنا" وغیرہ کے ماضی بالترتیب ratk, sutk, tatk, ritk, mitk ملاحظہ کیجا سکتی ہیں۔

اِس کے علاوہ جس طرح سے براہوئی میں ماضی -g–کی مثالیں ملتی ہیں۔ اِسی طرح وخی میں بھی اس قسم کی مثالیں دستیاب ہیں۔ مثلاً ´dežg "اُٹھایا" wezg "آیا" (Backstrom 2002:285)

اِسی طرح کوہستانی گاروی میں ماضی -g–کی متعد د مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً ´yāg "آیا" Khēg "کھایا" (LSI 511-12) اِسی طرح شنا میں بھی ماضی -g–کی مثالیں دستیاب ہیں۔ مثلاً ´bi-g-a "تُو ہوا" bi-g-it "تم ہوئے" bu-g-u "وہ ہوا" (ضیا 42:1986)

ان زبانوں کے علاوہ بلوچی میں بھی اِس طرح کی صورتحال دیکھنے کو ملتی ہے مثلاً ´warag "کھانا" ماضی: wartag "وہ کھا چکا ہے" daiag "دینا" ماضی: dātag "اُس نے دیا| وہ دے چکا ہے" būag "ہونا" ماضی: būtag "ہُوا"

غیر ماضی علامت (Non-Past Markers) وغیرہ ماضی نفی پیراڈائیم

''دراوڑی میں مختلف قسم کے غیر ماضی (فعل حال، فعل مستقبل) علامت -k(k)-اور -p(p)- [-pp-,-w-] نو تشکیل کیے جا سکتے ہیں۔ مختلف دراوڑی زبانوں نے فعل حال بنانے کی ہئیت کے لئے اپنا آزادانہ طریقہ کار اختیار کی ہوئی ہے۔ کرشنا مورتی کے مطابق قدیم تامل میں فعل مستقبل کی علامت کے طور پر نام نہاد کمزور (Weak) افعال کے بعد -v- جبکہ سخت (Strong) فعلوں کے بعد -pp- مستعمل ہوتا تھا (Krishnamurti 2003:30) جبکہ براہوئی میں غیر ماضی نفی میں -p-(-PP-) باقاعدگی سے دیکھنے کو ملتا ہے۔'' (Krishnamurti 2003:302)

کرشنا مورتی جس طرح سے براہوئی کے -p- کو جو کہ فعل حال اور فعل مستقبل میں نفی کی علامت کے طور پر مستعمل ہے، لیکن وہ اِسے نفی کی علامت قرار دینے کی بجائے فعل حال اور فعل مستقبل زمانے کی reflex قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ منسلک -a- کو نفی کی علامت گردانتے ہیں۔ اور اِسے دراوڑی -pp- جو کہ بنیادی طور پر فعل مستقبل مثبت کے علامت کے طور پر مستعمل ہے۔ اس کے ساتھ نتھی کرتے ہیں۔ براہوئی میں یہ -p- فعل حال اور مستقبل کے نفی کے جملوں میں مستعمل ہے ۔ جبکہ دراوڑی میں -pp- صرف فعل مستقبل مثبت کے جملوں میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ براہوئی نفی اور دراوڑی مثبت کے اس تضاد اور خلیج کو کیا نام اور جواز دیا جائے؟

بہر حال اگر یہاں ایک لمحے کے لئے یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ براہوئی فعل حال –مستقبل نفی میں -p- نفی کی علامت نہیں ہے۔ بلکہ یہ فعل حال– مستقبل کے زمانے کی علامت یا پرتو (reflex) ہے۔ تو یہاں یہ سوال بجا طور پر کیا جا سکتا ہے کہ براہوئی کے حال اور مستقبل مثبت کے زمانوں میں یہ -p- کیوں مستعمل نہیں ہے؟ اس کے علاوہ دوسری اہم بات یہ ہے کہ براہوئی میں -P- کے ساتھ ساتھ -f- بھی مستعمل ہے۔ مثلاً ''ti-fa-ra´ میں نہیں دیتا| نہیں دوں گا'' اور -ti pa-ra ''میں نہیں جانتا| نہیں جانوں گا'' کے مثالوں میں -p- کے ساتھ ساتھ -f- بھی مستعمل ہے۔ تو یہ -f- کیا ہے؟

جبکہ براہوئی کے فعل حال ۔مستقبل کے بارے میں راماسوامی لکھتے ہیں کہ براہوئی فعل حال ۔مستقبل جو کہ فعل حال معروف (Present Indefinite) اور ماضی جاری جو کہ ماضی کا لاحقہ -a سے بنتا ہے۔ جو کہ براہوئی میں ایک منفرد مثال ہے جو دراوڑی میں کہیں نہیں ملتا۔ (Ramaswami 1929:31)

خیر اس جملہ معترضہ کے برعکس ہم یہاں قدرے تفصیل سے پہلے براہوئی ماضی نفی میں استعمال ہونے والے -p- کا جائزہ لیں گے۔ تاکہ اس کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

مثلاً کرشنا مورتی، ڈینس برے کی پیروی میں avaṭ کو بنیادی طور پر affaṭ کی ذیلی صورت قرار دیتے ہیں (Krishnamurti 2003:353) اور پھر دوسری طرف avaṭ کے -v- کو غیر ماضی نفی یعنی فعل حال ۔مستقبل زمانے کے نفی کی پرتو (reflex) قرار دیکر اس کے سامنے کے منسلک -a- کو نفی کی علامت قرار دیتے ہیں۔ ایک طرح سے وہ avaṭ کو بھی نفی تسلیم کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے خیال میں -av جو کہ aff کی ذیلی صورت ہے اور یہ تو واضح بھی ہے کہ aff بنیادی طور پر arē کی نفی ہے۔ اِسی طرح سے وہ ایک طرف -v- کو غیر ماضی یعنی فعل حال ۔مستقبل زمانے کی پرتو قرار دیتے ہیں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہاں -a- نفی کی علامت نہیں ہے بلکہ aff نفی کی علامت ہے اور arē اس کی مثبت صورت ہے اِس صورتحال کو سمجھنے کے لئے یہاں all-avaṭ ''میں نہیں تھا'' کی مثال ملاحظہ کی جاسکتی ہے جہاں -all ''نہیں تھا'' واضح طور پر -ass ''تھا'' کی نفی ہے اور -all کے ساتھ منسلک avaṭ -کا -v- یہاں واضح طور پر فعل حال ۔مستقبل کی بجائے بذات خود ماضی نفی کے زمانے کے ساتھ بھی منسلک نظر آتا ہے۔ جبکہ اس سے قبل کرشنا مورتی اِسی avaṭ میں مستعمل -v- کو غیر ماضی نفی کی پرتو یا علامت قرار دے چکے ہیں۔ اور اِس کے ساتھ منسلک -a- کو نفی کی علامت بتاتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:353)

جس طرح سے ڈینس برے اور کرشنا مورتی avaṭ کو affaṭ کی ذیلی صورت قرار دے چکے ہیں۔ اور سطور بالا میں اس کا ذکر بھی آچکا ہے تو پھر اِسی طرز پر اِسے ماضی بعید نفی مثلاً ´ tixt-avēs-uṭ میں منسلک avēs-uṭ کو بھی ایک طرح سے affēs-uṭ تسلیم کر لینا چاہیئے۔ حالانکہ بنیادی طور پر براہوئی میں affēs-uṭ استعمال نہیں ہوتا۔ اس کی بجائے all-avēs-uṭ استعمال ہوتا ہے۔ اگر اِس کو

affēs-uṭ تسلیم نہ بھی کیا جائے تو بھی کچھ فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ ماضی بعید all-avēs-uṭ میں -v- ڈینس برے اور کرشنا مورتی کے مفروضہ کے مطابق زمانے کی پرتو (reflex) قرار پاتا ہے۔ تو یہاں بھی فعل حال = مستقبل نفی کی بجائے سادہ ماضی اور ماضی بعید دونوں میں بعینہ -v- مستعمل نظر آتا ہے۔ جسے کرشنا مورتی صرف اور صرف فعل حال اور فعل مستقبل کے زمانے کی پرتو (reflex) قرار دیتے ہیں۔ تو اِس صورتحال میں سوال یہ ہے کہ ڈینس برے اور کرشنا مورتی کے مفروضہ کا کیا جواز باقی رہتا ہے؟

اِس طرح tix-p-ē-sa اور tix-p-ē-re میں a کی بجائے ē مستعمل ہے اِسی طرح فعل حال مطلق میں بھی tix-p-ē-s اور tix-p-ē-re میں a کی بجائے ē مستعمل ہے (ممکن ہے کہ کرشنا مورتی یہاں یہ دلیل دیتے کہ نفی -a- یہاں -ē- کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ لیکن اس کی وضاحت کیونکر کی جاسکتی ہے؟) جبکہ tixp o ''وہ نہ رکھے'' میں تو سرے سے -a- مستعمل ہی نہیں ہے۔ جسے کرشنا مورتی زیرو (Zero) کرنے کے عمل سے تشبیہ دیتے ہیں۔

اِسی طرح tix-o- ṭ ''(ممکن ہے) میں رکھوں گا'' وغیرہ میں -o- واضح طور پر امکانی مستقبل زمانے کی علامت ہے اور ڈینس برے اِسے تسلیم بھی کرتا ہے۔ (Bray 1977:127) تو بعینہ دوسری طرف یہی -o- نفی امکانی مستقبل میں بھی اِس لئے مستعمل ہے کہ یہ امکانی مستقبل زمانے کی علامت ہے جبکہ -p- اس کی نفی صورت کی نمائندگی کرتا ہے۔ مثلاً ´ tix-pa-roṭ ''(ممکن ہے) میں نہیں رکھوں گا''۔ جبکہ کرشنا مورتی اس میں مستعمل -p- کو زمانے کی پرتو اور اس سے منسلک

-a- کو نفی کی علامت قرار دیکر اِسے دراوڑی سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہاں واضح طور پر -o- امکانی مستقبل اور نفی امکانی مستقبل کی نمائندگی کرتا نظر آتا ہے۔

بقول کرشنا مورتی اگر براہوئی -p- غیر ماضی زمانوں (یعنی فعل حال — فعل مستقبل) میں نفی کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ محض فعل حال اور مستقبل زمانے کی پرتو (reflex) یا علامت ہے۔ تو پھر یہ -o- کیا ہے؟ حالانکہ -o- واضح طور پر امکانی مستقبل اور نفی امکانی مستقبل ہر دونوں زمانوں میں بطور علامت (tense marker) نمائندگی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس -p یا -Pa- نفی امکانی مستقبل کی نمائندگی کرتا ہے۔۔

اس کے علاوہ یہاں یہ سوال بھی کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر -p- غیر ماضی نفی (فعل حال، مستقبل نفی) سے محض فعل حال اور فعل مستقبل کی پرتو ہے اور اس کی بجائے -a- نفی کی علامت ہے۔ تو ماضی شرطیہ جسے ماضی اختیاری (Past optative) بھی کہا جاسکتا ہے۔ جو بہر حال ماضی کا عمل ہے (فعل حال — فعل مستقبل یا مستقبل امکانی کا فعل نہیں ہے) اِس میں بھی -P- مستعمل ہے تو اِس p- کو کس طرح سے غیر ماضی نفی (Non-Past negative) زمانے کا پرتو قرار دیا جاسکتا ہے؟

مثلاً ''tix-os-uṭ'' میں رکھتا ''tix-os-un'' ''ہم رکھتے'' میں واضح طور پر -os- ماضی شرطیہ یا ماضی اختیاری کے زمانے کی علامت (tense marker) ہے۔ جبکہ tix-pa-r-os-uṭ ''میں نہیں رکھتا'' tix-pa-r-so-un ''ہم نہیں رکھتے'' میں -os- اُس طرح سے ماضی شرطیہ یا اختیاری زمانے کی علامت ہے۔ جبکہ اس میں مستعمل -pa- نفی کی نمائندگی کر رہا ہے۔ کرشنا مورتی کے بقول اگر -P- غیر ماضی نفی زمانے کی پرتو ہے تو پھر یہ -os- کیا ہے؟ اور یہ کس چیز کی پرتو (reflex) ہے

اِسی طرح کرشنا مورتی ماضی نفی فعلوں میں -t- کو ماضی کی پرتو (reflex) قرار دیتے ہیں۔ اور اِس کے ساتھ منسلک -a- کو نفی کی علامت قرار دیتے ہیں۔ مثلاً ''tixā-ṭ'' میں نے رکھا'' -tix-t

avaṭ''میں نے نہیں رکھا''میں کرشنا مورتی -t– کو ماضی کی پر تو قرار دیتے ہیں اور -a– کو نفی کی علامت قرار دیکر اِسے دراوڑی کے ساتھ جوڑنا چاہتے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ دوسری طرف کرشنا مورتی واضح طور پر براہوئی -s-|-us– کو ماضی بعید اور -n|-un– کو فعل مکمل (جسے اُردو میں ماضی قریب بھی کہا جاتا ہے) کے زمانے کی علامتی (tense marker) یا پرتو (reflex) تسلیم کرتے ہیں ۔ (Krishnamurti 2003:330) مثلاً ''tixa-s-uṭ''میں نے رکھا تھا''tixa-s-un ''ہم نے رکھا تھا'' میں -s–ماضی بعید کی علامت ہے جسے کرشنا مورتی تسلیم کرتے ہیں۔اور اس کی نفی tixta-vē-s-uṭ''میں نے نہیں رکھا تھا'' tixta-vē-s-un''ہم نے نہیں رکھا تھا'' میں اُسی طرح -s–واضح طور پر ماضی بعید کی علامت کی نمائندگی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

لیکن کرشنا مورتی اس کے باوجود یہاں -t– کو ماضی کی علامت قرار دینے میں مصر نظر آتے ہیں اور -a– کو نفی کی علامت قرار دیتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ اگر یہاں -t–ماضی کی علامت ہے تو پھر یہاں یہ -s–کیا ہے؟ جسے کرشنا مورتی ایک طرف ماضی بعید کے زمانے کی علامت تسلیم کرتے ہیں تو دوسری طرف اِس کی نفی کرتے نظر آتے ہیں۔

اِسی طرح tixā-n-uṭ''میں رکھ چکا ہوں'' tixā-n-un''ہم رکھ چکے ہیں''میں کرشنا مورتی (Krishnamurti 2003:330) -n|-un–کو ماضی قریب کی علامت قرار دیتے ہیں۔ تو بعینہ اِسی طرح اس کی نفی tixta-n-uṭ اور tixtā-n-un وغیرہ میں -t-کی بجائے -n–ہی فعل مکمل کے زمانے کی علامت (tense marker) کی نمائندگی کرتا نظر آتا ہے۔ تو پھر یہاں -t– نفی کی علامت نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ اگر بالغرض -t–ماضی قریب کے زمانے کی علامت ہے تو پھر یہ -n–کیا ہے؟ جسے خود کرشنا مورتی تسلیم بھی کرتے ہیں اور دوسری طرف اس کی نفی بھی کرتے ہیں۔

اس بحث و نظر سے قطع نظر دوسری طرف ایمنیو اس صورتحال کو کرشنا مورتی سے کہیں زیادہ تحقیقی اور تنقیدی زاویے سے دیکھتے اور پرکھتے ہیں۔

ایمنیو کے مطابق غیر ماضی ہئیت (Non Past form) میں براہوئی ہئیتی پیراڈائیم negative suffix+-p- کے حوالے سے پارجی، تلیگو اور تولو میں متوازی ماضی نفی ہئیت ملتے ہیں۔ پارجی میں ماضی اور مستقبل پیراڈائیم میں جو فعل -t- کے حامل ہیں۔ دیگر پیرڈائیم میں -p- کے حامل ہیں۔

بشمول جنوبی لہجہ کے نفی اور ممانعت کے۔۔۔۔۔اِس ذیلی کلاس کے تمام نفی ہیئتی نظام (-P-+negative suffix) کی نمائندگی کرتے ہیں۔۔۔۔۔قدیم تلیگو میں بہت سے فعل جن کے بنیادی تنے cu- میں ڈھلتے نظر آتے ہیں، -P- اور -v- کے حامل ہیں۔ جنہیں -c- سے بدل دیا جاتا ہے۔ تولو کی صورتحال ابھی تک واضح نہیں ہے۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ جو فعل مصدری ہیئت میں -P- کے حامل ہیں۔

(مثلاً مصدر: malpuni "بنانا، کرنا") مستقبل (واحد حاضر: malpe) امر: (malpu) مستقبل نفی (واحد حاضر:malpaye) اور ممانعت (malpaḍa) مستعمل ہیں۔ دونوں میں -p- کے ساتھ نفی لاحقہ منسلک ہوتا ہے۔

ان چاروں زبانوں کی بنیاد پر یہ امر اس جانب راغب کرتا ہے۔ کہ کچھ مخصوص فعلوں میں (-P-+negative Suffix) کی صورت کو پروٹو دراوڑی نوتشکیلیت کے لئے تجویز کیا جاسکتا ہے۔ تاہم یہ بات اُس وقت مناسب ہوسکتی ہے کہ جب -P- فعلوں کی اشتقاقی تقابلی بنیادوں پر پرکھا جائے۔ تاہم اِس وقت اس طرح کا کوئی یقینی تقابل ممکن نہیں ہے۔ پارجی، تلیگو اور تولو کی تعارفی تحقیقات جو کہ ممکن ہے براہوئی سے ہم مطابق ہوں، جس میں ہم دلچسپی رکھتے ہیں۔ تاہم یہ صورتحال واضح نہیں ہے صرف تولو -barp "آنا" جسے ہم براہوئی -baf سے تقابل کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ بھی صوتیاتی اعتبار سے ناممکن دکھائی دیتا ہے کیونکہ PP کی بجائے براہوئی میں f کیوں ہے؟

اِس لیے بہتر ہے کہ سرِ دست اِس مسئلہ کو غیر تسلی بخش صورت میں رہنے دیا جائے۔ تاہم یہ ممکن ہے کہ پارجی، تلیگو اور تولو شہادتوں کو بنیاد پر مخصوص فعلوں میں لبی + نفی لاحقہ کو پروٹو دراوڑی نفی ہئیت کے لئے نو تشکیل کیا جائے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ممکن ہے کہ براہوئی ہئیت کو بھی متعلقہ نو تشکیلیت کے ساتھ جوڑا جاے۔ تاہم نو تشکیلیت لازمی طور پر مخصوص اشتقاقی متعلقہ ہئیتوں کی بنیاد پر کیا جائے، جو کہ فی الحال دستیاب نہیں ہیں۔ (Emeanu 1994:63-4)

جبکہ دوسری طرف ایمنیو براہوئی کی ماضی نفی علامت -t- کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ دراوڑی خاندان کے اکثر زبانوں میں دوسادے نفی پیراڈائیم ممانعت (Prohibitive) اور نفی (Negative) ملتے ہیں۔ جبکہ کولامی اور کئی میں ایک اضافی نفی ملتا ہے۔ ان مذکورہ دونوں زبانوں میں آخر الذکر یعنی ماضی نفی کی ہئیت (فعلی تنا + نفی لاحقہ + ضمائری لاحقہ) پر مشتمل ہے۔ ان دونوں زبانوں میں ماضی کا لاحقہ -t- ہے۔

اِس حقیقت کے باوجود کہ براہوئی کے ماضی نفی پیراڈائیم کا لاحقہ -t- ہے۔ لیکن نفی اور ماضی کے لاحقوں کی ترتیبی ہئیت مختلف ہے (مثلاً براہوئی: ماضی لاحقہ + نفی لاحقہ) اِس طرح یہ ماضی نفی لاحقے پروٹو دراوڑی کے لئے بطور ماضی نفی نو تشکیلیت (reconstruct) کے سلسلے میں رہنمائی فراہیم نہیں کرتے ۔ کم از کم براہوئی کو اِس میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ (Emeneau 1994:63)

ضمائری لاحقے (Pronominal Suffixes)

کرشنا مورتی کے مطابق جنوبی دراوڑی I میں جمع مخاطب کا ضمائری لاحقہ ایز ĭr -ہے جو بنیادی طور پر قدیم دراوڑی اِیم (īm) کی بجائے استعمال ہوتا ہے واحد غائب مذکر کا ضمیری لاحقہ an- ہے جو کہ پروٹو دراوڑی مفروضہ کے مطابق (-an-ṯ) سے مشتق ہے۔ (Krishnamurti 2003:308)

جنوبی دراوڑی II میں جمع مخاطب کا ضمیری لاحقہ ir-* ہے جو کہ کرشنامورتی کے پروٹو دراوڑی مفروضہ کے مطابق ایر (īr-*) سے مشتق ہے جبکہ بہت سے لہجوں میں اِٹ (iṭ) ہے جو کہ ir– کی بجائے استعمال ہوتا ہے جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ اِس تمام گروپ میں مستعمل ir–بنیادی طور پر پروٹو دراوڑی nīm–ہی کی صورت ہے اور یہ پروٹو دراوڑی سطح کی ایک ایسی مشترک اختراع ہے کہ یہ جنوبی دراوڑی اور وسطی دراوڑی دونوں گروہوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ (Krishnamurti 2003:310) جبکہ واحد غائب پروٹو دراوڑی and̲-*اور جمع غائب ar-*تمام زبانوں میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

وسطی دراوڑی زبانوں میں واحد غائب مذکر پروٹو دراوڑی and̲-*اور جمع غائب مذکر میں پروٹو دراوڑی Vr-*سے مشتق نظر آتے ہیں۔ اور اِس گروپ کے لہجوں کے مذکورہ ضمائر لاحقوں کو کرشنا مورتی اِسی مفروضے سے جوڑتے نظر آتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیئے۔ (Krishnamuti 2003:311)

براہوئی کے بارے میں کرشنا مورتی کا خیال ہے کہ یہ براہوئی میں قواعدی جنس کے امتیازات اگرچہ متروک ہو گئے ہیں۔ تاہم بہت سے تخالف (constrasts) مختلف صورتوں میں ملتے ہیں۔ مثلاً وہ محدود فعلوں (Finitive verbs) میں استعمال ہونے والے براہوئی کے ضمائری لاحقوں کو گڈمڈ کر کے (اور کچھ غلط لاحقے دیکر) انہیں پروٹو دراوڑی مفروضوں سے نتھی کرتے ہیں۔ مثلاً وہ براہوئی as–اور os–لاحقوں کی مثالیں دیکر اِسے واحد غائب پروٹو دراوڑی ant-*کے مفروضے سے جوڑتے ہیں۔ حالانکہ براہوئی میں واحد غائب صیغہ میں os–کا لاحقہ سرے سے مستعمل ہی نہیں ہے۔ اِسی طرح وہ جمع غائب میں as–کو پروٹو دراوڑی Vr–سے جوڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:312)

اِسی طرح وہ ایک اور جگہ بھی براہوئی کے واحد غائب as–کو جمع غائب کی درجہ بندی میں شامل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور اِس کے ساتھ جمع غائب ur–کو وہ واحد غائب کے زمرے میں شامل کرتے

ہیں۔(Krishnamurti 2003:213) os–اور ur–کے معاملے میں شاید اُن سے سہو ہوا ہے۔ لیکن دوسرے مثالوں میں ممکن ہے کہ کرشنا مورتی براہوئی کے نفی پیراڈائیم کے فقروں as–اور s–کے بات کررہے ہوں۔ مثلاً ''جمع غائب tixpa-sa'' وہ نہیں رکھتے | نہیں رکھیں گے''اور tixtav-as ''اُنہوں نے نہیں رکھا'' تو پھر یہاں جمع غائب میں اصولی طور پر براہوئی لاحقہ Vr–ہونا چاہیئے تھا۔

جو کہ بہر حال نفی میں مختلف طرز کے حامل ہیں۔اِسی طرح براہوئی فعل حال – مستقبل واحد متکلم مثبت اور نفی کے پیراڈائیم میں بھی تھوڑا فرق ہے۔ جہاں واحد متکلم مثبت میں ضمیری لاحقہ Va–ہے جبکہ منفی میں ra–ہے اس کے علاوہ کرشنا مورتی براہوئی کے جس as|-s–کو پروٹو دراوڑی واحد غائب مذکر ant–سے جوڑنے کی بات کرتے ہیں۔ تو یہی صورت واحد مخاطب کے ضمیری لاحقوں میں بھی us–, āsیا s–, ēsیا –sa, ēsیا –isa, -s جیسے لاحقوں میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔

بہر حال کرشنا مورتی دراوڑی میں تمام زمانوں حال – مستقبل اور ماضی کے واحد غائب مذکر صیغے میں جس پروٹو دراوڑی and̲|-ant̲–کی بات کرتے ہیں۔ جبکہ اِسکے برعکس براہوئی میں واحد غائب صیغے میں سوائے ماضی یا نفی کے چند محدود فعلوں میں s–اور as–استعمال ہوتے ہیں۔بنیادی طور پر یہ براہوئی-ann''ہونا'' سے متعلق ہیں۔ جن کی ماضی-ass ہے، جبکہ s–اور ss–کے علاوہ براہوئی واحد غائب ماضی میں اور دوسرے لاحقے مثلاً ā, ē, -g, -ka, -k بھی مستعمل ہیں۔ جبکہ فعل حال۔ مستقبل واحد غائب میں k, -ik, -e–کے لاحقے مستعمل ہیں۔

بہر حال کرشنا مورتی جس طرح سے s–اور as–کو پروٹو دراوڑی واحد غائب مذکر کے ant-*سے نتھی کرنے کی بات کرتے ہیں۔ اور یہ بھی چند محدود فعلوں میں مستعمل ہیں۔ اور وہ بھی مکمل طور پر بلوچی، فارسی، کردی، شناوغیرہ کے طرز ہئیت (aspectual form) سے مکمل مطابقت رکھتے ہیں۔

مثلاً ؔبراہوئی ba-ss ''وہ آیا'' قدیم فارسی :āhat ''وہ تھا'' بلوچی :war-t ''کھایا'' فارسی: raf-t ''وہ گیا''، kar-d ''اُس نے کیا'' ۔تاہم براہوئی میں صرف ایک مثال ایسی ہے جہاں ass-as ''وہ تھا'' مستعمل ہے اور یہ ass خود بھی ماضی کی علامت ہے اور اس کے ساتھ منسلک – as ''تھا'' جو یہاں دُہرے ماضی کی نمائندگی کرتا نظر آتا ہے۔ باقی واحد غائب کے صیغے بلوچی، فارسی، کردی، شناوغیرہ کی طرح صرف ماضی کی نشانیہ (marker) پر ختم ہوئے ہیں، مثلاً ؔ o bass ''آیا''، xulīs ''وہ ڈرا'' براہوئی s– اور ss– ماضی کی علامت ہے۔ جس میں دوسری دراوڑی زبانوں کی طرح واحد غائب مذکر ant-* کی کوئی صورت منسلک نظر نہیں آتی۔ جبکہ دراوڑی زبانوں میں کرشنا مورتی کے بقول ant– اور and– تمام زمانوں کے فعلوں میں واحد غائب مذکر میں لاحقے کے طور پر مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن اِس صورتحال کے باوجود کالڈ ویل کے مطابق ایسی صورتحال خود تلیگو اور تامل میں بھی ملتا ہے۔ جہاں بعض اوقات واحد غائب ماضی میں وقت، شخص، عدد اور جنس کا اظہار نہیں کیا جاتا اس کے علاوہ یہی صورتحال، فارسی، عبرانی، ترکی اور ھنگری وغیرہ میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔

مثلاً ھنگری: ismerek ''میں جانتا ہوں''، ismersz ''تو جانتا ہے'' ismer ''وہ جانتا ہے'' (Caldwell 1961:484-5)

اِس کے علاوہ جس طرح سے سطور بالا میں براہوئی واحد غائب کے ضمن میں مختلف لاحقوں کا ذکر آچکا ہے۔ کرشنا مورتی کم و بیش ہر ایک لاحقہ کے لیے علیٰحدہ علیٰحدہ مفروضے سامنے لاتے ہیں۔ مثلاً ؔوہ براہوئی e– کے لاحقے کو پروٹو دراوڑی vd-* سے اور ik– اور ak– لاحقوں کو غیر جنسی جمع- vk سے منتھی کرتے نظر آتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:312) جبکہ براہوئی واحد مخاطب لاحقوں مثلاً ؔ -s, ēsa یا isa–, ēs یا s–, ās یا us–, جیسے لاحقوں کے بارے میں کرشنا مورتی خاموش نظر آتے ہیں۔

دوسری طرف بر سبیلِ تذکرہ دراوڑی واحد غائب āy–اور i–بذاتِ خود حیران کن طور پر بلوچی –ay اور فارسی i-سے مطابقت کے حامل ہیں۔اِس طرح دراوڑی کے بہت سے لہجوں میں جمع مخاطب کے لئے iv–کی بجائے it–کا لاحقہ مستعمل ہے تو یہی صورت حال بلوچی، فارسی، کردی، پگلی، دراس بروکپا لہجہ، رابنی، شنا وغیرہ میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ مثلاً ´بلوچی Shuma-it"آپ ہیں" فارسی میں یہ

-ed,کردی it–مثلاً ´hat-it"تم آئے" شنا: it-،دراس بروکپا لہجہ: han-et "آپ ہیں" (LSI 194)پگلی t–مثلاً ´āhtath "تم تھے" (LSI 417) مستعمل ہیں َ جو ایک ہی طرز ہئیت کی غمازی کرتے ہیں۔

تاہم کرشنا مورتی براہوئی کے جمع مخاطب لاحقوں مثلاً ´ure, -are, -ire–کو پروٹو دراوڑی سے منتھی کرتے ہیں۔ بلاشبہ اس مشابہت اور مطابقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم براہوئی جمع مخاطب لاحقہ پروٹو دراوڑی ir-*کی بجائے واضح طور پر re–یعنی Vre–کی ہئیت کا حامل ہے۔ کیونکہ براہوئی میں

re–کا یہ لاحقہ اتنا گہرا اور radical ہے کہ اِس میں r سے منسلک e–کہیں بھی حذف نہیں ہوتا اور اِسی e–ہی کی وجہ سے جمع مخاطب کا یہ لاحقہ جمع غائب کے ira, -ir, ār– اور ur–وغیرہ جیسے لاحقوں سے خود کو واضح طور پر ممیز رکھتا ہے۔ بہر حال جس طرح براہوئی مخاطب re–کو دراوڑی سے منتھی کیا جاتا ہے۔ تو یہی صورتحال پگلی میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ پگلی میں جمع مخاطب کے لئے ir|ār, ēr کے لاحقے مستعمل ہیں۔ (LSI 36) مثلاً ´azīr,azēr "آپ ہیں" enēr,(LSI 36)"آپ جاتے ہیں" (LSI 40)

اِس کے علاوہ جمع غائب کے لئے براہوئی ہی کی طرح حطی میں بہت سے فعلی کلاس میں بھی لاحقہ ar, -er– اور ir–استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً ´:uwate- "لانا" uetar|uter "وہ لائے"، hat-

''خشک کرنا'' hater ''انہوں نے خشک کیا''، -ak ''مرنا'' akir ''وہ مر گئے'' -hark ''پکڑنا، پاس ہونا، رکھنا'' harkir ''اُنہوں نے پکڑا''

دراوڑی جنس اور تعداد (Gender and Number)

کرشنامورتی دراوڑی جنس اور تعداد کے جمع لاحقہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جنوبی دراوڑی I میں *-kkaḷ اور جنوبی دراوڑی II (سوائے تلیگو) اور براہوئی میں *-nk(k) مستعمل ہے (Krishnamurti 2003:207) ایک اور جگہ وہ دراوڑی جنس اور تعداد کی نو تشکیل کرتے ہوئے جنوبی دراوڑی II اور براہوئی کے لئے *-kk(n) اور *-(k)kḷ کو جنوبی دراوڑی I اور وسطی دراوڑی زبانوں کا جنس اور تعداد کا لاحقہ قرار دیتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:217)

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں کہ براہوئی میں اسمائے کے جمع بنانے کے لئے -k اور -āk کے لاحقے مستعمل ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھیئے۔ Bray 1977:36-41) لیکن -nk کی مثال سوائے masink کے کہیں بھی دیکھنے کو نہیں ملتا اور یہاں بھی masink کی اصل جمع صورت مسٹرک (masiṛk) ہے۔ جو بالکل واضح ہے۔ اور اِس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ کیونکہ ṛ کے گرنے کے باعث یہ masink کی صورت سامنے آیا ہے۔ جو صرف اختصار یا گرنے کی صورت کی دلالت کرتا ہے۔ ورنہ براہوئی میں جمع کے لئے یا جنوبی۔ وسطی *-nk(k) (Krishnamurti 2003:213) کی کوئی ایسی صورت مستعمل نہیں کہ جن کے ساتھ اِس کو جوڑا جائے۔

کرشنامورتی ایک اور جگہ شمالی دراوڑی زبانوں کے سلسلے میں تجزیہ کرتے ہوئے *-kk کو براہوئی کا جمع لاحقہ قرار دیتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:215) اور یہ صورت بہت حد تک براہوئی کے -k اور -āk کے قریب تر ہے۔ لیکن یہ صورتحال صرف دراوڑی تک محدود نہیں ہے۔ فنش (Finish) زبانوں کے خاندان میں بھی یہ صورتحال واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مثلاً گیارہ

(Magyar) میں جمع کے لئے kاور ak اور لیپش (Lappish) میںk مستعمل ہے۔اس کے علاوہ فنش زبانوں کے دوسرے خاندانوں میں t بھی مستعمل ہے جو کہ k کو ہٹا کر اس کی جگہ لیتا ہے۔ (Caldwell 1961:246)

ہنگری زبان میں بھی جمع کے لئے ak– مستعمل ہے۔ مثلاً ´ hāz "مکان" hāz-ak "مکانات" (Caldwell 1961:235)

فنش زبانیں اپنی جگہ پر آرمینی جو کہ ایک انڈو یورپی زبان ہے۔اس میں بھی K بطور جمع لاحقہ مستعمل تھا۔ مثلاً ´tu "تُو" tuk "تم" (جمع)، Sirem "میں محبت کرتا ہوں" Siremk "ہم محبت کرتے ہیں" (Caldwell 1961:246)

اِسی طرح مشرقی بلوچی (سلیمانی بلوچی) میں بھی جمع کے لئے k– مستعمل ہے۔ مثلاً ´man-an "میں ہوں"، makh-un "ہم ہیں"، thav-e "تُو ہے"، Shawakhe "آپ ہیں" (Dames 1891:27) یاد رہے کہ مشرقی بلوچی میں عام طور پر اختتامی k– کو kh– یعنی "خ" سے بدل دیا جاتا ہے۔

جہاں تک دراوڑی Kal– یا gal- کی بات ہے۔ جسے ڈینس برے براہوئی کے gal سے نتھی کرتے ہیں۔ اگرچہ براہوئی میں یہ مستعمل ہے۔ لیکن براہوئی سے کہیں زیادہ یہ بلوچی میں مستعمل ہے اور ڈینس برے خود اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

Though Probably a mere concidence, it is of some interest to find that –gal appears in Brahvi, but less commonly than in Balochi, as a suffix with plural significance. (Bray 1977:10)

اِسی طرح کردی میں باقاعدہ طور پر گ ل (gal) علامت جمع کے لئے مستعمل ہے۔

(براہیم پور ا 607)کلاشامیںgul"ہجوم" (KD 113)اور گواربتی میں جمع لاحقہ کے طور پر مستعمل ہے۔ مثلاً bāba-na "باپ کا"baba-gila-na, "باپوں کا" (LSI 34) مستعمل ہے۔

فرائے (Frye) کے مطابق مغربی ایرانی گروہ کا عام جمع کا اختتامیہ gal–(جو کہ جنوبی کردی، لہجوں ، لر لہجوں اور مرکزی فارسی کے لہجوں میں بھی مستعمل ہے) فارسی میں gallaبلوچی میں gal، سریقولیXeyl کی صورت میں مستعمل ہے (1)

اس کے علاوہ بطور لاحقہ یہ وائیلا میں Keleوسیں ویری Kili, Kil، گواربتی gila، پشائی Kuliپگلی Kileمثلاً tot"باپ" tot-kile باپ(جمع) مستعمل ہے(LSI 34)

کرشنامورتی کے یہاں اس gal–کی کوئی خاص وضاحت نہیں ملتی اور نہ ہی وہ اس کو براہوئی کے gal-سے جوڑنے کی بات کرتے ہیں۔ تاہم اس کے دیئے ہوئے مختلف مثالوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ دراوڑی gal-,gul-, gūl-کو k(k)al-*سے جوڑتے نظر آتے ہیں۔

(Krishnamurti 2003:213-15)

واضح طور پر یہ تمام صورتحال سمیری gal gu....la, "بڑا، لمبا" اور gu-ul"بڑھانا، لمبا کرنا، تعداد میں بڑھانا، عظیم ہونا" سے مطابقت کی غمازی کرتے نظر آتے ہیں۔

---

(1) R.N Frye, Iran-Source: http://www.Iranica.com/newsite/articlesv13f/v13f2004a.html

مصدر

براہوئی میں مصدر کی علامت ing-ہے Davidکے مطابق جب دوسری دراوڑی زبانوں کا تقابل کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مصدری ہئیت کا کام دیتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:245)

بہر حال جس طرح سے براہوئی مصدری علامت ing–کو وسطی دراوڑی سے مماثلت ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے اِس کی تفصیل کے لئے کرشنامورتی کا مفروضہ ملاحظہ کی جاسکتی ہے (Krishnamurti 2003:245-8)تاہم اس طرح کے دوراز کار مفروضوں کے ذریعے براہوئی کے علاوہ کلاشامصدری علامت -k ,-ek, -ik–مثلاً ´har-ik"اُٹھانا،لینا"dy-ek "رکھنا"،žu-ik"کھانا" (KD 477) شنا:-ik-مثلاً ´hano-ik "ہونا" (ضیا454) ato-ik"لانا" (ضیا9) bo-ik"ہونا"(ضیا86)

کھوار: -ik-مثلاً ´لوڑیک (Loṛ-ik)"دیکھنا" کوسیکKos-ik"پھرنا" بلوچی:-ag-مثلاً ´war-ag"کھانا" کو باآسانی پروٹودراوڑی سے نتھی کیا جاسکتا ہے۔

اِس طرح دوسری طرف پشتو کی مصدری علامت al– مثلاً ´Kat-al"دیکھنا" Sk-al"پینا" وغیرہ کو باآسانی جنوبی دراوڑیI کی مصدری علامت al–سے نتھی کیا جاسکتا ہے۔

فعل مستقبل/امکانی -ō-

براہوئی میں امکانی مستقبل کے لئے نشانیہ -ō- مستعمل ہے۔ایمنیو وغیرہ اِسے عام طور پر کرخ اور مالٹو فعل مستقبل علامت -ō-سے نتھی کرتے ہیں۔ McAlpin کے مطابق پروٹو کُرخ ۔ مالٹو اور براہوئی میں مستقبل|امکانی کے لئے نشانیہ -ō- مستعمل ہے جبکہ دوسری دراوڑی زبانوں میں اِس کی مطابقت میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ تاہم اِسے پروٹو دراوڑی غیر ماضی علامت um-* سے نتھی کیا جاسکتا ہے۔ اور اِسے پروٹو دراوڑی I کے لئے نو تشکیل دیا جاسکتاہے۔ (McAlpin 2003:544)

تاہم کرشنامورتی کے یہاں براہوئی امکانی مستقبل کے بارے میں کسی قسم کا تبصرہ و تجزیہ دیکھنے میں نہیں ملتا۔ بہر حال براہوئی کے امکانی مستقبل-ō- کی علامت کو ایک طرف جس طرح سے کُرخ اور مالٹو کے فعل مستقبل سے نتھی کیا جاتا ہے۔ اوراِس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف اِسے کھینچ کھانچ کر پروٹو دراوڑی غیر ماضی نشانیہ um-* سے بھی نتھی کیاجاتاہے۔ تواِس ضمن میں بنیادی بات تو یہ ہے کہ براہوئی-ō- کی نشانیہ صرف امکانی مستقبل میں مستعمل نہیں ہے۔ بلکہ بیک وقت ماضی شرطیہ کے لئے بھی براہوئی میں-ō- کی علامت مستعمل ہے

مثلاً ''tix-ō-Sut'' میں رکھتا'' tix-ō-Sun''ھم رکھتے'' وغیرہ تواِسے کس طرح سے پروٹو دراوڑی غیر ماضی um-* سے نتھی کیا جاسکتاہے۔

Ham: بھی، نیز

ڈینس برے براہوئی ham(ورائٹی :hum) کو فارسی ham کی بجائے دراوڑی um– سے جوڑنے کی بات کرتے ہیں۔ جبکہ اِس ضمن میں کرشنا مورتی کے یہاں کوئی وضاحت نہیں ملتی۔ البتہ دوسری طرف کرشنا مورتی اور ایمنیو سنسکرت کے api– کو دراوڑی um– سے جوڑتے ہیں۔ (Krishnamurti 2003:413-415) بہرِحال یہ اوستا میں ham، پشتو: (Hallberg ham,hom 1992:154) بلوچی: hamھوں(hŭ) کردی: ham(ابراہیم پور ا 777) انڈس کوہستانی :hum(Hallberg 1999:94) فارسی، پشتو: ham(Rossi 198) ترکی: hem(ذوالفقار،اُزون 190:1990) مستعمل ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ براہوئی اور دراوڑی میں چند عناصر یقیناً مشترک ہیں جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم اِس مطالعہ میں اُس مشترک عناصر کا ایک تقابلی جائزہ لیا گیا ہے تاکہ اُس مشترک عناصر کی اصل صورتحال کو گرفت میں لایا جاسکے کہ وہ کتنا دراوڑی ہے یا کتنا دراوڑی نہیں ہے؟

دراوڑی اشتقاقی لغت DED کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ مماثلت کے طور پر سنسکرت کے چند ایک مماثلت کے مثالوں کے علاوہ اِس میں دراوڑی الفاظ کے ضمن میں اس کے ماخذ اور لسانی ورثہ کا تعین نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ سندھ میں دراوڑیوں سے پہلے آسٹرو ایشیائی زبانوں کا چلن رہا ہے۔ اس کے علاوہ ھنزہ کے بروشسکی زبان اور ہندوستان کی قدیم نہالی زبان کے اثرات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

اِس ضمن میں کیوپر نے باقاعدہ طور پر ٹی۔ بروا اور ایمینیو پر تنقید کی تھی کہ'' وہ دیدہ دانستہ طور پر یہاں کے Pan-Indic اثرات کو نظر انداز کرتے ہیں اور انہوں نے DED میں منڈا زبان کے حوالوں کو نظر انداز کیا۔ جس سے ناگزیر طور پر Pan-Indic کے حوالے سے ایک نامکمل اور غلط تصور سامنے آتا ہے۔ (Kuiper 1991:531)

Masica نے اپنے لسانی مطالعہ میں یہاں ایک ایسی قدیم نامعلوم زبان کی نشاندہی کی تھی کہ جس کے اثرات کی تہیں رگ وید پر چڑھی ہوئی ملتی ہیں۔ اِسی طرح Zide and Zide کے مطابق رگ وید میں ایک یا کئی نامعلوم زبانوں کے اثرات نمایاں ہیں۔ (Quoted in Witzel 1999:13)

اِسی طرح Witzel خود بھی انڈس کے علاوہ ملوحہ کے علاقے کی زبان کی نشاندہی کرتے ہیں جو کہ ماگان (موجودہ مغربی مکران اور عمان کا کچھ حصّہ) اور ملوحہ (سندھ سے متعل موجودہ مشرقی بلوچستان) میں رائج تھی کیونکہ یہاں سے سمیر کے درمیان تجارت کے سلسلے میں لے جانے والی اشیا اور سامان کے ناموں کی توجیہہ دراوڑی زبان میں نہیں ملتی۔ ملوحہ کی زبان نہ صرف دراوڑی اور عیلامی زبان سے مختلف تھی بلکہ سمیری زبان سے بھی مختلف تھی کیونکہ ملوحہ اور سمیری کے درمیان ہونے والی اِس تجارت کے سلسلے میں ایک سمیری تحریر میں ملوحہ سے شوالشو (Shu-ilshu) نامی ایک ترجمان کا حوالہ ملتا ہے کہ جس کی ترجمانی کی ضرورت پڑی (Witzel 1999:24)

کیوپر کے مطابق رگ وید میں مستعمل تین سو الفاظ جو کہ انڈوآریائی زبانوں سے تعلق نہیں رکھتے۔ رگ وید کے ابتدائی عہد کے کتابوں میں پیرامنڈا یا پیرا آسٹرو ایشیائی یا Masica کے نامعلوم زبان کے اثرات نظر آتے ہیں۔ کیونکہ رگ وید کے درمیانی اور آخری عہد میں کہیں جاکر دراوڑی الفاظ کی تہہ نظر آتی ہے جبکہ رگ وید کے ابتدائی کتابوں میں دراوڑی الفاظ نہیں ملتے۔

اِس سلسلے میں Witzel ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ '' جیسے کہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ابتدائی رگ وید میں دراوڑی کے اثرات سرے سے ناپید ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رگ وید سے پہلے انڈس کی زبان پنجاب کی حد تک دراوڑی کی بجائے پیرا آسٹرو ایشیائی قسم کی زبان تھی۔ اس لیے سندھ کی مہروں اور اس کی سکرپٹ کی تفہیم کے لیے رگ وید میں موجود اُن تین سو الفاظ کو آسٹرو ایشیائی زبانوں کی تجزیہ سے شروع کی جائے اور منڈا اور دوسرے آسٹرو ایشیائی الفاظ سے اس کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔

(Witzel 1999:14)

کیونکہ بعض محققین جو انڈس کے مہروں کے تفہیم کے سلسلے میں کام کرتے رہے نہ صرف ان کی کوششیں نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکیں بلکہ اکثر محققین نے پروٹو دراوڑی تقابل کے سلسلے میں اُن کی مفروضیاتی خواندگی پر شدید قسم کے اعتراضات کیئے ہیں۔

(Krishnamurti 2003:47,Possehl 1996:168, Witzel 2000:1)
(Zvelibel 1990 quoted in Witzel 2000:1)

یاد رہے کہ اِس ضمن میں پانچ بڑی کوششیں کی گئیں کہ انڈس کے مہروں کو پروٹو دراوڑی کے تناظر میں پڑھا جائے جس میں Father Heras ، فنش ٹیم کے سربراہ آسکو پرپولا، روسی ٹیم اور اِس کے سربراہ Yuri Knorozov ,والڑ فیئر سروس اور I.Mahadevan شامل تھے۔

فرانسیسی سکالر Michel Danino کے مطابق اگر اُن کی کوششوں کو چند الفاظ میں بیان کیا جائے، وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کوئی دو سکالر بھی اُن کی تفہیم کے سلسلے میں متفق نہیں ہیں اور نہ ہی سکرپٹ کے بنیادی دراوڑی خدوخال کے حوالے سے اُن میں اتفاق پائی جاتی ہے۔ (Danino 2007:9)

Southworth کے مطابق ابتدائی رگ وید میں زرعی الفاظ کی ایک متعدد تعداد جن کی دراوڑی میں کوئی توجیہہ نہیں ملتی، اکیلے طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ انڈس کے لوگ دراوڑی نہیں تھے۔ (quoted in Witzel 1999:13) اُن کے مطابق دراوڑی چرواہا لوگ تھے جو بلوچستان کی پہاڑیوں سے سندھ میں اُس وقت داخل ہوئے جب سندھ تہذیب اپنے پُختہ اور ترقی یافتہ عہد سے ہمکنار ہو چکا تھا اور دراوڑی لوگوں نے یہاں آکر انڈس تہذیب کے لوگوں سے کاشتکاری کے طور طریقے اپنا لیئے۔ (quoted in Witzel 1999:23)

حتیٰ کہ سندھ کا خاص خوراک گندم اور چاول تھا لیکن دراوڑی زبان میں اُن کے لیے اپنا کوئی لفظ نہیں تھا۔ اُن کی زبان میں گندم اور چاول کا لفظ مستعار نظر آتا ہے۔ (Witzel 1999:23) اس لیے Witzel نے بجا طور پر یہ سوال اُٹھایا تھا کہ اگر سندھ تہذیب کے خالق اور یہاں کے لوگ دراوڑی ہوتے تو یہاں کی پیداوار کی مناسبت سے اُن کی زبان میں چاول اور گندم کے لئے اپنا کوئی لفظ ہوتا۔

فرانسیسی سکالر Michel Danino نے دراوڑی۔ ہڑپا مفروضہ کے بارے میں اپنے ایک مضمون میں طریق کار کے مسائل کے حوالے سے نہایت ہی اہم سوالات اُٹھائے ہیں۔ ان کے مطابق انڈس۔ سرسوتی تہذیب کے خالق کے طور پر دراوڑی معاملے میں سات بڑی رکاوٹیں حائل ہیں۔

1- انڈس۔ سرسوتی تہذیب کے بارے میں دلیل کے طور پر جس نام نہاد "دراوڑی کلچر" (مثلاً پروٹو شیوا) کی بات کی جاتی ہے، گمراہ کن ہے کیونکہ ہم 5 ہزار سال قبل کے اس طرح کے کلچر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے اور یہ کہ دو ہزار سال کے اِس طویل عرصے کے خلا کو بغیر کسی شواہد کے پُر کرنا غیر منطقی ہے۔

2- سنگم لٹریچر شمال۔ مغرب کے بڑے پیمانے کی ہجرت اور آریاوں کے ساتھ کسی تصادم کے بارے میں مکمل خاموش ہے۔

3- انڈس۔ سرسوتی تہذیب کے شہری مرحلہ (Urban Phase) کے اختتام کے بعد براستہ دکن جنوب کی طرف کی مہاجرت کے بارے میں کوئی آثاراتی شواہد نہیں ملتے۔ باالفاظ دیگر

دراوڑیوں کی ہجرت کا لسانی نقشہ (مثلاً آر۔ایس۔ شرما کی تصور 1) کسی حقائق کی تصدیق نہیں کرتا اور یہ صرف خیالی مفروضہ ہے۔ ہجرت کے اصل شواہد صرف بعد کے ہڑپا دور کی ہجرت ہے جو گنگا اور گجرات کی طرف وقوع پذیر ہوا ہے۔

4- اگر ہم ہجرت کو ایک طرف رکھ کر بھی دیکھیں تو وندھیا کے جنوب میں ہڑپا کا فن اور اس کے خدوخال مکمل طور پر ناپید ہیں۔ نہ تو وہاں کے ظروف پر ہڑپا کے ڈیزائن ملتے ہیں اور نہ ہی مہریں، اوزار اور زیورات پائے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ ہڑپا کی شہری زندگی بشمول (آگ میں پکائی) پکی اینٹیں جو کہ ایک خاص تناسب میں ہوں، نہ ہی شہری تنظیم، نہ ہی بھرپور تانبے کی ٹیکنالوجی اور نہ ہی چرٹ اوزان کا وجود جنوب میں پایا گیا ہے۔ ہڑپا کا ثقافتی تسلسل شمالی ہند میں بڑی حد تک موجود ہے۔ لیکن جنوب میں ایسا نہیں ہے۔ دراصل جنوب میں کوئی واضح اور امتیازی تانبا عہد کا مرحلہ (Phase) موجود ہی نہیں ہے۔

نتیجتاً اگر ہم جنوب والی مفروضہ کو مانیں تو اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ جنوب کی طرف ہجرت کرنے والے آخری ہڑپا کے لوگ شہری تانبے کی ثقافت کو چھوڑ کر جدید حجری دور میں چلے گئے ہوں گے۔ لہذا اُن کی ہجرت ایک دہرے "آثاراتی معجزہ" کا مظہر ہو گی۔ اِس کے علاوہ یہ مفروضہ زمینی حقائق سے دور ہے۔ یہ اِس بات کا بھی غماز دکھائی دیتا ہے کہ ہڑپا کے لوگوں نے اپنی تمام تر روایات سے اپنا رشتہ توڑ دیا ہو لیکن ایسا ہونا تاریخی طور پر کبھی سننے میں نہیں آیا۔

5- بعد کے ہڑپا لوگ اگر جنوب کی طرف ہجرت کر گئے ہوتے تو حالیہ حیاتیاتی، بشریاتی مطالعہ اس کی نشاندہی کرتا۔ جبکہ

Johan Lukacs, K.A.R. Kennedy اور Brian Hemphill نے 4500 قبل مسیح سے لے کر 800 قبل مسیح تک شمال مغرب میں حیاتیاتی تسلسل کو ثابت کیا ہے۔ خاص طور پر 1500 قبل مسیح کے لگ بھگ کھوپڑیوں کے ریکارڈ میں کسی قسم کا واضح شکست وریخت دیکھنے میں نہیں ملتا۔ کیونکہ اِسی عہد کو مفروضیاتی آریائی حملہ کی مفروضیاتی تاریخ سے نتھی کیا جاتا ہے اور اِسی عہد کو دراوڑیوں کی ہجرت سے منطبق کیا جاتا ہے۔

اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہڑپا کے لوگ مجموعی طور پر آج کے پنجابی، راجستھانی، ہریانوی، سندھی اور گجراتیوں کے آباواجداد تھے۔ کالونیل نقطہ نگاہ کے ضمن میں کسی بھی قسم کی مہاجرت کے بارے میں زمینی حقائق موجود نہیں ہیں۔

6- اب جبکہ بہت سے جینیاتی مطالعے سامنے آئے ہیں جس نے دو ہزار قبل مسیح میں آریاوں کی نام نہاد نفوذ کو مسترد کیا ہے۔ حالیہ ایک مطالعہ جس میں 36 ہندوستانی آبادیوں سے 728 نمونے لیے گئے ہیں، اِس غالب مفروضہ کی حمایت کرتے ہیں کہ دراوڑی ہندوستان کے مقامی لوگ ہیں اور مطالعاتی کوائف یہ بتاتے ہیں کہ دراوڑی بولنے والے لوگ انڈس سے قرابت رکھنے کی بجائے ہندوستان کے مقامی باشندے ہیں۔

7- برطانیہ کے ماہر آثار قدیمہ ونباتات Dorian Fuller نے قدیم نباتاتی شواہد کا دراوڑی لسانیات سے تقابلی مطالعہ کے حوالے سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ پروٹو دراوڑی لوگ موجودہ دراوڑیوں کے مرکزی ریخ میں کہیں موجود تھے، یعنی جنوبی ہندوستان میں۔

نیز یہ کہ آثار قدیمہ، بشریاتی، جینیاتی مطالعہ و شواہد جنوب کی جانب ہڑپا لوگوں کے کسی بھی ''لانگ مارچ'' کی ناممکنات پر متفق ہیں۔ اور اسی طرح دوسری طرف یہی شواہد جنوب سے شمال کی جانب کسی دراوڑی نقل مکانی کو بھی مسترد کرتے ہیں۔ (Danino 2007:9-11)

اِس کے علاوہ دوسری طرف'' واحد لسانی دلیل جو کہ دراوڑی۔ ہڑپا مفروضہ کے لئے مہلک ہے وہ ہمیں Hydronymy سے ملتی ہے۔ برصغیر کے شمال مغرب کے 35 دریاوں کے نام دراوڑی کی بجائے انڈوآریائی ہیں۔ یہ بالکل غیر قائل کرنے والی بات ہے کہ آریاوں سے پہلے وہاں کوئی دراوڑی بولنے والے رہتے تھے۔ اگر وہ ہوتے تو کم از کم چند دریاوں کے نام دراوڑی ماخذ کی غمازی کرتے لیکن ایک بھی ایسا دریا نہیں ہے جس کا نام دراوڑی زبان سے متعلق ہو۔ تاہم بلاشبہ مہاراشٹرا کے ساحلی علاقوں اور گجرات کے چند مقامات کے نام دراوڑی ناموں کی غمازی کرتے ہیں لیکن یہ ہڑپا کا مرکزی علاقہ نہیں ہے۔ اور جب

تک ہم وہاں پر دراوڑی بولنے والے لوگوں کی موجودگی کا کوئی محفوظ تاریخ کا تعین نہیں کر سکتے تو ہم اُسی غلطی کا اعادہ کریں گے جو کہ براہوئی کے معاملے میں کی گئی ہے۔(Danino 2007:9)

اِسی طرح آریاوں نے اِس سرزمین کو سپتاسندھو یعنی ''سات دریاؤں کی سرزمین'' کے نام سے یاد کیا۔ جبکہ انڈو یورپی زبانوں میں اِس کی کوئی توجیہہ نہیں ملتی۔ اسی طرح یہ دراوڑی لفظ بھی نہیں ہے۔ آریاؤں نے یہ لفظ ھنزہ کے بروشوزبان سے مستعار لی ہوگی کیونکہ بروشسکی میں دریا کے لیے "Sinda" کا لفظ ملتا ہے۔ اس لیے انڈس کلچر کی تشکیل میں یقینی طور پر بروشو لوگوں کا بھی کردار رہا ہوگا۔

اس کے علاوہ دوسری طرف ملوحی یا بمپور کی براہ۔ شی زبان، تپہ یحییٰ کی جنوب مرکزی ایرانی زبان شمشکی، عیلامی اور کئی دوسری نامعلوم اور معدوم زبانیں اِس خطہ میں رائج تھیں۔ عیلام کی آبادی بھی یک نسلی نہیں تھی۔ کیونکہ ماگان اور ملوحہ سرزمین کے قریبی علاقہ عیلام اور اس کے قرب وجوار میں جغرافیائی حوالے سے بہت سے ذاتی نام مثلاً انشان (Anshan)، شمشکی (Shimiashki)، زاب شالی (Zab Shali)، براہشی (Brahshi) یا براخشی (Brakhshi)، سپم (Sapum)، ہارشی (Harshi)، شگی رش (Shigirish)، زتانو (Zitanu)، اتنگی (itnigi) اور کمش (Kimash) دیکھنے کو ملتی ہیں۔ لیکن ان ناموں کا عیلامی زبانوں میں کوئی اشتقاقی توجیہہ نہیں ملتی (Potts 1999:4)

ایران کی سطح مرتفع میں جدید حجری دور 8 ہزار قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے۔ جنوبی میدان (خوزستان) میں عیلامی رہتے تھے جو شاید مشرق میں سیستان اور شمال میں ممکن ہے کہ کوہ البرز کی پہاڑیوں تک پھیلے ہوئے تھے۔ قدیم عیلامی تحریروں اور مادی کلچر کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے لہجے مستعمل تھے۔ لیکن بنیادی نسلی خدوخال کا کیشیائی سے تعلق رکھتی تھی۔ جس طرح عیلامی عہد کو ایران کی تاریخ کا نقطہ آغاز خیال کیا جاتا ہے۔ تاہم ایرانی سطح مرتفع میں دوسرے قدیم تہذیب بھی ملتے ہیں مثلاً منائی تہذیب جو ایرانی آزربائیجان (شمال مشرقی ایران) اور زابل کے ''شہر سوختہ'' میں پروان چڑھی تھی اور مشرق میں حالیہ دریافت شدہ جروفت (Jirofat) تہذیب کارفرما رہی تھی۔

بعض محققین کے مطابق آریاؤں کی آمد سے پہلے 4 ہزار قبل مسیح میں قدیم ایران میں کاکیشیائی زبان مستعمل تھی جو کہ جارجین اور قفقاز (ابخاز (Abkhaz)، منگرلین، داغستانی وغیرہ) سے متعلق تھی۔

اِس مجموعی صورتحال کے پیش نظر یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا اس کئی طرفہ مخلوط لسانی صورتحال کی روشنی میں یہ ضروری نہیں بنتا کہ مختلف لسانی پرتوں اور تہوں کا تجزیہ کیا جائے اور یہاں کی مختلف زبانوں میں مستعمل دخیل الفاظ کے ماخذ کا تعین کیا جائے۔ اگرچہ مفروضوں کے بنانے اور اس کی افادیت میں کوئی کلام نہیں ہے تاہم ضروری یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ زبانوں میں جتنی اشتقاقی مشابہت ہے اس کو اُسی سطح پر رکھا جائے اور نوتشکیلیت (reconstruction) کے سلسلے میں ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس کی اشتقاقی ماخذ اور اصل لسانی ورثہ کا تعین کیا جائے۔ کہ آیا یہ لفظ واقعتاً اُسی زبان کا اپنا ورثہ ہے یا کسی دوسری زبان سے مستعار ہونے کا نتیجہ ہے۔

اِس مطالعہ میں انہی حقائق کی روشنی میں دراوڑی اور براہوئی میں موجود مشترکہ عنصر کا تجزیہ کرنے کے سلسلے میں دیگر لسانی مماثلتوں اور ان کے ورثہ کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ اس مشترک لسانی عنصر کی اصل ماخذ کے تعین کرنے میں مدد مل سکے۔ اسکے علاوہ اِس ضمن میں براہوئی کے اُن بیس فیصد نامعلوم الفاظ کے ماخذ کا سراغ لگانا انتہائی اہمیت کا حامل ہے جو دراوڑی، انڈوآریائی، عربی اور فارسی سے مختلف ہیں۔ ان نامعلوم الفاظ کا کھوج لگائے بغیر پوری صورتحال گرفت میں نہیں آسکتی۔

اِس ضمن میں McAlpin کا حالیہ مضمون Brahui and the Zagrosian Hypothesis براہوئی تفہیم کے اِسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جہاں وہ براہوئی کو دراوڑی گروہ کی بجائے براہ راست پروٹو عیلامی گروہ سے متعلق خیال کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ براہوئی اور دراوڑی مشابہت کی بات بھی کرتے ہیں۔

اور کالڈویل نے 1913 میں اپنی ترمیم شدہ کتاب میں یہ بات کی تھی کہ ''میں نے جس نظریہ کی وکالت کی تھی (کہ براہوئی دراوڑی زبان نہیں ہے مگر یہ واضح طور پر ایک دراوڑی عنصر رکھتا ہے۔ ممکن

ہے کہ یہ عنصر براہوئی میں کچھ قدیم دراوڑی نسل کے لوگوں کی ضم ہونے کی وجہ سے ہوا ہو) اب یہ کنفرم ہو چکا ہے۔ (Caldwell 1961:633)

تاہم اس نے براہوئی کو دراوڑی گروہ سے منسلک کرنے کی بات نہیں کی۔

اِس طرح میر عاقل خان مینگل اپنے ایک مضمون ''براہوئی یا کردگالی'' میں لکھتے ہیں کہ براہوئی ایک ساکائی زبان ہے۔ جس میں دراوڑی عنصر پائے جاتے ہیں۔ میر عاقل خان مینگل کی رائے کے مطابق براہوئی ایک ساکائی زبان ہے تو اس نے اپنی رائے کا اظہار کر کے کوئی غلط بات نہیں کی۔ کیونکہ کہیں ایک جگہ میر عاقل خان مینگل کی رائے پر تنقید کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ہے کہ ساقائی زبان، الطائی زبانوں کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ حالانکہ اپنے طور پر سکیتھین زبان کی التائی گروہ سے جوڑنا محض لاعلمی ہے۔ کیونکہ سکیتھین زبان شمال مشرقی ایرانی شاخ سے متعلق ہے۔ جو کہ سیکتھیا میں سرماتی اور ساکا خانہ بدوش قبائل کی زبان تھی جو کہ 8 سو قبل مسیح سے لیکر پانچویں صدی عیسوی تک مستعمل رہی۔ ہنوں کے حملوں کے بعد یہ تاریخ میں ہمیشہ کے لئے معدوم ہو گئے۔ تاہم کاکیشیا میں سکیتھین۔ سرماتین لسانی سلسلے کی ایک زبان اوسیٹی اب بھی مستعمل ہے۔ اور معدوم زبان سغدی بھی اِسی گروہ سے متعلق ہے بعض لوگ اس کا رشتہ ترکی۔ اوگری یا پروٹو سلاوک سے بھی جوڑتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا اِن زبانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم سکیتھین زبان پر پروٹو سلاوک کی تہہ چڑھی ہوئی ملتی ہے۔ اصل میں کالڈویل نے 1856 میں سکیتھین کا اصطلاح استعمال کر کے بہت سی زبانوں بشمول ایران کی قدیم عیلامی زبان کو بھی سکیتھین قرار دیا۔

اس وضاحت کے بعد ہم اپنی موضوع کی طرف آتے ہیں۔ Steever کے مطابق براہوئی کرخ اور مالٹو کے شمالی گروہ سے مطابقت نہیں رکھتی اِس لئے اُن کا خیال ہے کہ براہوئی پروٹو دراوڑی کی شاخ سے جدا ہوئی ہے۔ اور اپنے طور پر ایک ذیلی گروہ کی صورت میں سامنے آئی ہے۔

(Streever1998:10) کیونکہ شمالی گروہ کے تعین کرنے کے سلسلے میں جو لسانی اصول اور قواعد ترتیب دیئے گئے تھے براہوئی اُن سے مطابقت نہیں رکھتی اِس لیے وہ براہوئی کو پروٹو دراوڑی سے نکلی ہوئی

ایک علیحدہ شاخ تصور کرتے ہیں۔ جبکہ ماہر دراوڑیات کرشنا مورتی براہوئی کو کسی پروٹو خصوصیات کا حامل زبان قرار نہیں دیتے۔ (Krishnamurti 2003:5,27) پروٹو دراوڑی W* شمالی گروہ میں b میں تبدیل ہونے کا حوالے سے ایک اور جگہ کرشنا مورتی لکھتے ہیں کہ " تینوں شمالی دراوڑی زبانوں میں یہ مشترک اختراع ہے۔ یہ تبدیلی شاید مشرقی ہندوستان (بنگال اور بہار) کی مگدھ (Magadhan) زبانوں کی اثرات کی وجہ سے ان میں در آیا ہے۔ اِس صورت میں ہم کس طرح براہوئی کو پروٹو دراوڑی سے نکلی ہوئی پہلی شاخ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح کہ کچھ محققین یہ دعویٰ کرتے ہیں؟

سندھی، لہندا اور جٹکی (مغربی انڈوآریائی زبانیں) براہوئی کی ہمسایہ جدید انڈوآریائی زبانیں ہیں جو کہ قدیم انڈوآریائی -v کو -b میں تبدیل نہیں کرتے۔ اِس لیے ایلفنبئین (1987) خیال کرتے ہیں کہ براہوئی لوگوں نے کرخ اور مالٹو کے علاقے سے آٹھ سو سال پہلے مغرب کی جانب ہجرت کی۔ جبکہ براہوئی دوسری صوتی تبدیلیوں کے حوالے سے کرخ اور مالٹو سے اشتراک رکھتی ہے۔ اِس لیے یہ کہنا کہ براہوئی میں یہ صورت آزادانہ طور پر وقوع پذیر ہوا ہے۔ اِس کے لیے ایک محکم دلیل کی ضرورت ہے۔" (Krishnamurti2003:142)

بہر حال ایمینیو نے دراوڑی شمال گروہ کے حوالے سے جو اصول اور قوانین متعین کئے تھے۔ McAlpin کے مطابق ایمینیو کے ان متعین کردہ اصول اور قواعد پر براہوئی پورا نہیں اُترتے۔ سوائے واول a، o اور u سے پہلے کا -k* جو براہوئی میں -x سے بدلتا ہے۔

حالانکہ اگر بغور دیکھا جائے تو ان مذکورہ واول سے پہلے -K* کا براہوئی میں -X سے بدلنے کی اکثر مطابقتیں مشکوک ہیں جن کا ذکر متعلقہ ایٹم میں دیکھا جا سکتا ہے۔

نیز McAlpin کے مطابق بھی " یہ مفروضہ شکوک وشبہات کا حامل ہے" (McAlpin2003:523-4) اس طرح سے اِس ضمن میں براہوئی اور دراوڑی کی بہت سی مطابقتیں اپنا جواز کھو دیں گی۔

تاہم عام طور پر جن دو اہم مثالوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ذیل میں اُن کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً دراوڑی Kanجو کہ براہوئی میں خن (Xan) ''آنکھ'' ہے اور دوسرا تامل kalجو کہ براہوئی میں خل (Xal)''پتھر'' ہے۔ حالانکہ یہی دراوڑی Kal سمیری میں دو مرکب لفظوں Sag Kal (یعنی Sag''سر، سامنے'' + Kalپتھر)وہ'' پتھر جو کہ سامنے ہے۔'' کی صورت میں مستعمل ہے۔ دوسری سمیری مثال میں پتھر کے لئے Kullu کا لفظ بھی مستعمل نظر آتا ہے۔ مثلاً Pur.....Kullu ''پتھر کاٹنے کا اوزار'' (یعنی Purکاٹنا، کاٹنے کا اوزار + Kulluپتھر) جبکہ کردی میں پتھر کے لئے خر (Xar)(ابراہیم پور ا 252)اور کردی کے شمالی لہجے میں پختہ اور پکی اینٹ کے لئے کر(پیچ)، کلہ (پیچ)، کلپوچ(ابراہیم پورب175) کے الفاظ مستعمل ہیں۔ غالباً کریا کلہ کے ساتھ پیچ اور پوچ کے الفاظ پختہ کے معنوں میں مستعمل ہوئے ہیں؟ تاہم اگر ایسا نہ بھی ہو تو تب بھی براہوئی ''خل'' ل اور ر کے تبدل کے ساتھ کردی ''خر'' سے واضح مطابقت رکھتا ہے۔

اِسی طرح دوسری اہم مثال دراوڑی Kanاور براہوئی خن (Xan)'' آنکھ'' کی ہے۔ سمیری اور اکادی میں آنکھ کے لئے inu،ēnu کے الفاظ'' آنکھ اور پانی کا چشمہ'' دونوں کے لئے مستعمل ہیں۔ اور یہی لفظ آشوری میں ainaاور موجودہ عربی میں ''عین'' آنکھ اور پانی کا چشمہ'' کی صورت میں مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ سمیری ēnu براہوئی میں henuاور بعد میں Xenuاور پھر خن (Xan) کی صورت میں سامنے آئی۔ اِس امکان کو یکسر طور پر رد نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ Shendgeاکادی ēnu کو خینو (ḫenu) لکھتے ہیں۔ (Shendge 1997:275,291) بہر حال سمیری اور اکادی دونوں میں اِس طرح کی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً سمیری میں ''چکی'' کے لئے بیک وقت arاور ḫarدونوں صورتیں ملتی ہیں۔ اِسی طرح اکادی میں ''ہرن'' کے لئے بیک وقت uzāluاور ḫuzāluدونوں صورتیں ملتی ہیں۔ اور یہی اکادی ازالو (Uzālu) اور خُزالو (ḫuzālu) موجودہ عربی میں ''غزال'' کی صورت میں مستعمل ہے۔

اِس کے علاوہ براہوئی Xwāfing ''مال مویشیوں کو گھاس چروانا'' جسے عام طور پر تامل: کاپو (Kāppu-) نگرانی، دفاع، بچاؤ، حفاظت اور kā ''محفوظ کرنا، پناہ دینا، چوکیداری کرنا، نگرانی کرنا'' سے

جوڑا جاتا ہے۔ حالانکہ یہی تامل -Kāppu ناقابل تردید پر اکادی خپو (xuppu) ''چوکیدار، گارڈ'' سے مکمل مطابقت رکھتا ہے جبکہ دوسری طرف اکادی میں ''چرنے'' کے لئے (tu)ara ḫ کا لفظ مستعمل ہے۔

جبکہ براہوئی ''خوافنگ'' کا اگر کوئی مطابقت بنتا ہے تو وہ کردی کے خواریوہ (Xwāriva) '' گدھے، خچر اور گھوڑوں کو ہانکنا'' (ابراہیم پور ا 259) سے بنتا ہے۔ جہاں شاید براہوئی کا فعل لازم خواہنگ اور فعل متعدی خوافنگ میں ''ر'' حذف ہوا ہوگا۔ یہاں بر سبیل تذکرہ جیسے کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دراوڑی سانپ پرست تھے اور شروع کے اکادی بھی دراوڑیوں کی طرح سانپ پرست تھے۔ دراوڑی یا اکادی سانپ پرست تھے یا نہیں تھے؟

اِس سے قطع نظر اکادی: ba(š)amu (اساطیری زہریلا): ''سانپ، قدیم دُنیا کا سینگ دار زہریلا سانپ، اژدیہا'' تامل: Pāmpu، تلیگو Pāmu، گڈبا Bāmu ''سانپ'' [DED 3361] سے مطابقت رکھتا ہے۔

جیسے کہ ہم پچھلے صفحات میں بھی یہ ذکر کر چکے ہیں کہ دراوڑی میں اکادی عنصر پایا جاتا ہے۔ لیکن براہوئی اور بلوچی کی نسبت دراوڑی میں اکادی عنصر کم ملتا ہے۔ تاہم براہوئی اور دراوڑی میں کچھ مطابقتیں براہ راست اکادی کے مرہونِ منت ہیں، جہاں براہوئی نے اپنے طور پر اور دراوڑی نے اپنے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ طور پر اِس سے استفادہ کیا ہے۔ مثلاً hal ''چوہا'' جو اکادی میں ḫalu ہے۔ اِسے پروٹو دراوڑی مفروضہ el-i* کا بہترین مثال قرار دے کر دراوڑی (eli) ''چوہا'' سے نتھی کیا جاتا ہے۔ حالانکہ براہوئی کا لفظ واضح طور پر براہ راست اکادی سے متعلق ہے۔ اِس طرح کے بہت سے مفروضے ''صوتیاتی جائزے'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

یہاں یہ چند مثالیں صورتحال کو سمجھنے کے لئے دیئے گئے۔ باقی DED اور DEDR میں شامل تمام تر براہوئی اور دراوڑی صوتیاتی مطابقت کی مثالیں صوتیاتی جائزے میں تفصیل سے آچکی ہیں۔ لیکن ہمارے یہاں اب بھی آسکو پرپولا کے حوالے سے مفروضیاتی پروٹو دراوڑی الفاظ کے تقابل میں براہوئی، سندھی وغیرہ کی مماثلت کی مثالوں کے پیش کرنے کا چلن عام ہے۔ حالانکہ اُس مطالعاتی ٹیم کے دو سکالر

بھی آپس میں نہ تو پروٹو دراوڑی کی خواندگی کے معاملے میں متفق ہیں اور نہ سکرپٹ کے بنیادی خدوخال کے حوالے سے اُن میں اتفاق پائی جاتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ابھی تک سندھ کی مہریں پڑھی ہی نہ جاسکیں تو پروٹو دراوڑی کی مثالوں کا پیش کرنا کیا معنی اور جواز رکھتا ہے؟

تشکیلاتی یا صرفی (Morphology) جائزہ بھی پچھلے صفحات میں آچکا ہے۔ جبکہ چند فعلی صورتحال کے علاوہ نحوی (Synatactical) مطالعہ کے حوالے سے براہوئی اور دراوڑی زبانوں کی مطابقت میں کوئی خاص مطالعہ اور مطابقت سامنے نہ آسکی۔

اعداد (Numerals) کے حوالے سے اگرچہ براہوئی ارٹ اور مُسٹ کسی حد تک دراوڑی سے مطابقت رکھتے ہیں۔ تاہم دوسری طرف براہوئی asi جنوبی کیشائی زبانوں مثلاً سوان لہجہ کا اشخو (e-šxu)، اسخو (e-sxu) جارجین erati، منگرلین arti اور لزلہجہ کے art سے بھی مطابقت کا حامل ہے۔ براہوئی ارا (ira) ارٹ (irat) سوان کے yori، جارجین: ori سے مطابقت کا حامل ہے۔ جبکہ اِس امکان کو یکسر طور پر رد نہیں کیا جاسکتا کہ ممکن ہے کہ براہوئی musi جنوبی کیشائی زبانوں کے sumi, sum اور semi کی کوئی تقلیبی (Metathesis) صورت ہو۔

کیونکہ جس طرح سے دراوڑی mūr یا mov, mū کے "r" کو براہوئی میں "s" سے بدلنے اور اِسے musi میں بدلنے کی بات جاتی ہے یا اِسی طرح دراوڑی ōr یا oru کے "r" کا براہوئی میں "s" سے بدلنے اور اسے پھر asi میں بدلنے کی بات کی جاتی ہے۔ لیکن دوسری طرف براہوئی ira میں موجود "r" اسی طرح "r" ہی رہتا ہے جبکہ وہ S سے نہیں بدلتا۔ عجیب بات ہے۔

بہرحال Blažek بھی اعداد کے ضمن میں دراوڑی، کرت ولی (Kartvelian) گروہ (یعنی جنوبی کاکیشائی) اور آسٹریلیائی زبان کے درمیان ممکنہ ایک وسیع مماثلت کی بات کرتے ہیں اور Nostratic مفروضہ کے نقطہ نگاہ سے انہیں جوڑنے کی امکانات پر بات کرتے ہیں۔

(Blažek 2009:69-80)اِس مطالعہ میں بھی دراوڑی اور براہوئی اعداد کے بحث کے ضمن میں کاکیشیائی اور آسٹریلیائی مماثلت کی مثالیں اس لیے پیش کی گئی ہیں تاکہ صورتحال کو ایک وسیع تناظر میں دیکھا اور سمجھا جاسکے۔

کیونکہ چار ہزار قبل مسیح میں ایران میں کیشیائی زبان مستعمل رہی تھی۔ بہرحال یہ وہ صورتحال ہے کہ جس کے پیش نظر یہ ضروری ہے کہ یک طرفہ دراوڑی مماثلت کے علاوہ ایک وسیع دائرے میں رہ کر براہوئی زبان کا لسانی جائزہ لیا جائے۔ اِس لیے اِس ضمن میں یہاں براہوئی، سمیری اور اکادی زبانوں کے مابین ناقابل تردید لسانی مطابقت کی مثالیں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں، جبکہ کچھ مطابقت کے حوالے صوتیاتی جائزے میں بھی آچکے ہیں۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ تقریباً 95 فیصد سمیری زبان کی تاریخ ہماری دسترس سے باہر ہے کیونکہ یہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہو کر رہ گئی ہے۔ جبکہ ہماری رسائی اُس پانچ فیصد سے ہے جو سمیری تحریروں میں محفوظ رہا ہے۔ اور یہی صورتحال قدیم اکادی کا ہے کہ اکادی زبان کا وہی حصّہ ہماری دسترس میں ہے جو اُس زمانے میں ریکارڈ ہو سکا تاہم سمیری زبان کی نسبت بلاشبہ اکادی زبان کا ایک بڑا حصّہ محفوظ رہا ہے اور اس کی تسلسل موجودہ آشوری زبانوں تک قائم ہے لیکن پھر بھی اُس عہد کی تمام تر زبان مکمل صورت میں ہم تک پہنچ نہ سکی ہوگی۔

سمیری اور اکادی اثرات

براہوئی میں واضح طور پر سمیری اور اکادی زبان کے اثرات دیکھنے کو ملتے ہیں، جن کا کچھ ذکر اس مطالعہ میں دیکھا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ قدیم میسوپوٹیمیا میں سمیریوں کی آبادکاری کے بعد اکادی بولنے والے لوگ یہاں آکر آباد ہوئے۔ سمیری اور اکادی لوگ ایک ہزار سال تک اکھٹے میل جول کرتے رہے۔ اس میل جول کے نتیجے میں سمیری لوگ اور ان کی زبان دوہزار قبل مسیح میں مکمل طور پر اکادی کے ساتھ خلط ملط ہوئی اور بالآخر سمیری زبان مکمل طور پر متروک ہوئی اور اس کی جگہ اکادی زبان نے لے لی۔

براہوئی کے علاوہ اگرچہ سمیری زبان کے اثرات بلوچی میں بھی زیادہ گہرے اور نمایاں ہیں۔ تاہم یہاں کے دیگر زبانوں میں بھی کچھ حد تک ان کے اثرات ملتے ہیں۔ نیز یہ کہ دراوڑی زبان میں بھی

اکادی کے اثرات ناقابل تردید پر نمایاں ہیں۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اکثر محققین رگ وید میں مستعمل دخیل الفاظ کو نہ صرف وادی سندھ کی مخلوط لسانی دائروں مثلاً آسٹر وایشائی یادراوڑی زبان میں تلاش کرتے رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے سمیری اور اکادی زبانوں کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

مہر گڑھ تہذیب اور بعد کا سندھ تہذیب دونوں سمیری تہذیب سے ربط و تعلق میں رہے ہیں اور ماگان اور ملوحہ کا علاقہ یہ وہ سنگم تھا، جہاں بلوچ اور براہوئی ازمنہ قدیم سے رہتے چلے آرہے ہیں۔

Southworth کے خیال میں 3ہزار قبل مسیح میں دراوڑی زبان بولنے والے میسوپوٹیمیا (قدیم عراق) کے قرب وجوار سے کہیں جنوبی ایشیا میں داخل ہوئے ہیں۔

(quoted in Krishnamurti 2003:492)اور یہ بات بہت حد تک مناسب اور موزوں لگتا ہے۔ کیونکہ جہاں ایک طرف دراوڑی میں اکادی عنصر پایا جاتا ہے وہیں پہ دوسری طرف براہوئی اور بلوچی ہر دونوں زبانوں میں بھی اکادی عنصر ملتا ہے۔ بیک وقت بلوچی، براہوئی اور دراوڑی میں اکادی عنصر کی موجودگی اِس بات کو تقویت دیتی ہے کہ بلوچ، براہوئی اور دراوڑی بہر حال کہیں ربط و تعلق میں رہے ہیں۔

ممکن ہے کہ یہ ربط و تعلق ماگان (مغربی مکران اور عمان کا کچھ حصہ) اور ملوحہ (مشرقی مکران) کے درمیان میں کہیں اُس وقت وقوع پذیر رہی ہوگی، جب دراوڑی لوگ مشرقی ایران کے پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے وادیِ سندھ میں داخل ہوئے۔

براہوئی، سمیری اور اکادی زبانوں کی لسانی مماثلت کے ضمن میں بات کرنے سے پہلے یہاں ایک چند حوالے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں کہ جہاں سمیری تہذیب کے اثرات ایران اور وادیِ سندھ تک کتنے نمایاں اور واضح ہیں۔

مثلاً اوستا: nemah جو کہ قدیم انڈوآریائی میں namas ''ستائش، تعظیم'' مستعمل ہے۔ بنیادی طور پر یہ لفظ سمیری namišta ''عبادت، بندگی'' سے متعلق ہے۔ جو کہ دوسرے انڈوآریائی اور

ایرانی زبانوں میں مثلاً فارسی، سندھی، پنجابی: نماز جبکہ کردی: نویژ بلوچی: نماش، نواش اور پشتو: نموز کی صورت میں مستعمل ہے۔

اِسی طرح سمیریutu ''سورج دیوتا، دن'' سنسکرت: Aditya، ہندی: آدیتہ ''سورج، آفتاب دیوتا'' ادے (ade) ''دن، آج، یوم'' کلاشا: adva ''دن'' دمیلی: dio ''دن'' سندھی، پنجابی میں ''ڈینہہ'' کی صورت میں مستعمل ہے۔ جبکہ براہوئی میں یہ dē ''دن، سورج'' کی صورت میں مستعمل ہے۔

جبکہ دوسری طرف سندھی، پنجابی، سرائیکی ''چن'' (Čan) شنا: yon کشمیری: zūn پھلورا: yun ''چاند'' براہ راست سمیری: suena,suen ''چاند کا دیوتا'' سے ماخوذ نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انڈو یورپی زبانوں میں ان کی کوئی توجیہہ نہیں ملتی۔

اِسی طرح بابلی: Ishtar (جو کہ سمیری (inanna) کی ایک صورت ہے) ''زرخیزی، محبت اور جنگ کی دیوی'' انڈو یورپی زبانوں مثلاً انگریزی star فارسی: ستارہ بلوچی: استار، استال سندھی، سرائیکی، پنجابی میں ''تارا'' کی صورت میں مستعمل ہے۔

جبکہ سمیری nabu ''پیغمبر'' جو کہ بابلی اساطیر میں ''دانش اور تحریر کا دیوتا'' کے طور پر مستعمل ہے۔ عربی، فارسی اور یہاں کی دوسری زبانوں میں یہ نبی (nabi) کے طور پر مستعمل ہے۔

اوستا اور سنسکرت -āpa ''پانی'' بلوچی: āp فارسی āb وغیرہ جن کا انڈو یورپی زبانوں میں کوئی خاص توجیہہ نہیں ملتی۔ ممکن ہے کہ یہ سمیری aba ''جھیل، تالاب کا پانی'' سے ماخوذ ہوں۔ اِسی طرح ممکن ہے کہ دوسری طرف براہوئی dīr ''پانی'' سمیری: duru,dur ''تر، گیلا، نمی'' سے متعلق ہو۔

وید: lāngala ''ہل'' اور یہ تامل میں cilňăňăkناڈا nēgal اور گڈبا میں nāngal کی صورت میں مستعمل ہے۔ جسے پروٹو دراوڑی nan-kal ''یعنی زمین کا پتھر'' سے جوڑا جاتا ہے۔ منڈا زبانوں مثلاً کھاسی میں lankor اور مون خمیر میں یہ ankal مستعمل ہے۔ جبکہ سمیری میں niĝ-gul ''مٹی کے ڈھیلے توڑنے کا اوزار'' کے لئے مستعمل ہے۔ جبکہ بلوچی میں ''ہل'' کے لئے nangār اور

براہوئی میں langār مستعمل ہے۔ براہوئی اور بلوچی لفظ ممکن ہے کہ سمیری سے متعلق ہوں، کیونکہ دراوڑی الفاظ سے یہ صوتی مطابقت نہیں رکھتے۔

سمیری اساطیر اور دیومالا

اننا (Inanna): زرخیزی، محبت اور جنگ کی دیوی

یہی میسوپوٹیمیائی دیوی بلوچستان میں ہنگلاج، سریاب اور بولان میں ''بی بی نانی'' کے طور پر اپنا وجود رکھتی ہے۔ ہنگلاج کی ''نانی'' اور اِس کے مقام کو ہندو ''نانی مندر'' جبکہ بلوچ اِسے ''بی بی نانی'' قرار دیتے ہیں۔

نرگل (Nergal): بابلی تہذیب میں یہ ''مردوں کی دنیا'' کا دیوتا تھا اور یہ ممی (Mami) کا عاشق اور انسانوں کا خالق تھا۔ سمیری: nergal: ''عظیم نگرانی کرنے والا، عظیم دیکھنے والا'' ممکن ہے کہ براہوئی: نرغول ''لمبا تڑنگا، پہلوان'' اِسی سے متعلق ہو۔ جبکہ بلوچی میں ''نرگل'' بہادر، دلیر اور منفی معنوں میں غنڈہ، بدمعاش کے معنوں میں مستعمل ہے۔

بلیلی (Belili): یہ دیوی، Tammuz کی بہن تھی۔

کوئٹہ کے شمال میں ایک مقام ''بلیلی'' کے نام پر موجود ہے۔

Bu'idu : بُھوت

براہوئی میں بُوہانٹو: ''نیند میں سانس کا بند ہونا'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جبکہ بلوچی میں یہ بوہانٹو اور بوسانٹو کی صورت میں مستعمل ہے۔ غالباً فارسی: بخت (buxt) ''ایک بھوت کا نام ہے جو سوتے میں دبالیتا ہے'' بھی اِسی سے متعلق ہے۔

Guda :

یہ سمیریوں کا ایک مخصوص پروہت کاٹائیٹل تھا جو لینن کپڑے کا مخصوص لباس پہنتا۔

غالباً بلوچی ''کُہدا'' بھی اِسی سے متعلق ہے۔ جسے عام طور پر فارسی کے ''کنخدا'' سے جوڑا جاتا ہے۔ براہوئی اور بلوچی میں گودی ''مالکن، محترمہ'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ ممکن ہے کہ یہ گودی کا لفظ guda کے ساتھ تانیث کا لاحقہ ای (i) لگانے سے موئنث کی صورت میں سامنے آیا ہو۔

Za-mi : سمیری میں یہ ایک حمدیہ گیت ہوتی تھی نیز یہ موسیقی کا ایک خاص انداز بھی کہلاتا تھا۔ جبکہ اکادی میں یہ Zamaru اور مشرقی آشوری میں یہ لفظ zamer ''موسیقی'' کے معنوں میں مستعمل ہے۔ جو براہوئی اور بلوچی میں زیمر (zemar) ''موسیقی کے طور پر مستعمل ہے۔

رشتوں کے نام:

مار: ''لڑکا، بیٹا'' سمیری، اکادی: māru، مار (mār) اکادی: māršatti ''ایک سال کا لڑکا'' mār mart'i ''بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا''

ادی: ''بہن'' سمیری: ahtu اکادی: aḫtu

اِلہ: ''چچا'' اکادی: ḫālu ''ماموں'' کردی: ئالو ''ماموں''

اَما: ''ماں'' سمیری: ummum اکادی: umme

لُمہ: ''ماں'' سمیری: lu-ma ثمر دار عورت، زرخیز عورت

چورو: ''لڑکا، بچہ'' اکادی: Sehru چھوٹا، نوجوان، بچہ

مالم: ''خُسر'' سمیری: murum بہنوئی

مے: (مےءُ) مد سمیری: emedu ''غلام'' اکادی: amtu ''نوکرانی''

موجودہ عربی: امتہ ''نوکرانی'' ماھن: غلام

خاسپر: ''سالا'' سیمری: Ušbar سُسر

ماما: ''ماموں'' اکادی: maḫa-um

جنوزام: ''بیوہ'' سمیری dam ''شوہر یا بیوی'' ممکن ہے کہ جنوزام میں مستعمل ''زام''

کا سمیری dam سے کوئی تعلق ہو۔اِسی طرح سروزام:''رنڈوا'' میں مستعمل''زام'' بھی اِسی تصور کا حامل ہے۔

مائی: ''عورت'' سمیری: mi

پٹی: ''عورت'' اکادی eti(ٔ)be ''عورت'' موجودہ عربی: فتاہ،فتیہ''نوجوان عورت''

ارے:''شوہر،مرد'' اکادی: hāiru شوہر

انسانی اعضا

دو: ''ہاتھ'' سمیری:(šu) Qatu,

با: ''منہ'' موجودہ عربی: فاہ،فوہ سمیری:ipusma,pu اکادی:Pu

پڈ: ''پیٹ'' سمیری Peš رحم

بڈ: ''پیٹھ،کندھا،پیٹھ یا کندھے پر لادا ہوا سامان'' اکادی:budu کندھا،شانہ

بامس ''ناک'' سمیری:appu ''ناک'' ،ipusma ''مُنہ'' یقیناً براہوئی میں یہ پہلے ipus پھر Pamus اور بعد میں bāmus کی صورت میں سامنے آیا ہے۔جبکہ یہی ipusma بلوچی میں Pūnz ''ناک'' کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

گرانز: ''ناک، ناک کا نتھنا'' سمیری:giri

پنی: ''پنڈلی'' سمیری: Penu ران

بانزل: بازو سمیری:bu'zur ''ہاتھ، ہتھیلی''

ڈڈی: ''بڑا پیٹ والا'' سمیری: تتی (titi) پیٹ

گلک: ''کولہا'' اکادی: gilšu کولہے کی ہڈی

پُٹ: ''بال، جسم کے بال'' اکادی: Pe(r)tu کردی: پورت، بلوچی: پُٹ

کُڑی: ''ایڑی'' سمیری: gir ''کھر، جانوروں کا کھر'' موجودہ عربی: کراع

زنو: ''ٹھوڑی'' اکادی: zingu ''داڑھی''

دن، مہینے

تُو: مہینہ سمیری، اکادی: اِتو (itu)، اِتی (iti): مہینہ، چاند، چاند کی روشنی

دے: دن، سورج سمیری: utu سورج، آفتاب دیوتا

اینو: آج اکادی: anniu(umu) ''آج، آج کا دن'' umu, ''یوم، دن''

بیل: وقت سمیری: bala ''وقت، عرصہ، مدت'' مثلاً bala-dab-ba ایک وقت کے لئے کسی کو اُجرت پر لینا (bala وقت + dab اُجرت پر لینا + فاعلی)

خدو: گذشتہ سال اکادی: Šaddagad ''گذشتہ سال'' اصل میں یہ لفظ Šatti، Šattu یعنی سال اور gad کا مرکب لفظ ہے۔ اور gad واضح طور پر براہوئی میں xado یعنی ''گذشتہ'' کے معنوں میں مستعمل نظر آتا ہے۔ اور براہوئی ملخدو (mulxado) ''پرسوں'' میں بھی یہ خدو (Xudo) گذشتہ کے معنوں میں برتا گیا ہے۔

اِستو: گذشتہ شب اکادی: amšat ''گذشتہ شب'' یقیناً یہ amšat براہوئی میں m

کے حذف ہونے کے بعد "اِستو" کی صورت میں سامنے آیا ہے۔

پنابیگہ: اگلی شام — اکادی میں Pānu "آگے، چہرہ، کسی کی موجودگی" اور Pānat "سامنے، آگے، موجودگی" کے حوالے سے مستعمل ہے۔ یہاں براہوئی Panā واضح طور پر اکادی کے Pānu "آگے" کے معنوں میں مستعمل نظر آتا ہے۔

مالو، مہلا: سویرے، پہلے، پیش تر — اکادی: mahru "اگلا، پہلا، پچھلا" maḫra سامنے پہلے، پیش تر

موسمیاتی اصطلاح

تو: ہوا — سمیری tu "ہوا" tuma (tu ہوا + ma چھوڑنا، چلنا، جانا)

گور بیچ: شمالی ہوا، سخت سرد ہوا — gur: شمالی ہوا، طوفانی ہوا
بلوچی: گور بیچ، گری: شمالی ہوا، سخت ہوا۔ سرد ہوا

ھورہ: گرج — سمیری: Uru_2 گرج، طوفان

گو تلو: گرد و غبار کا طوفان — سمیری: ditalu "راکھ"
بلوچی میں یہ دیتلو (dītlu) اور گو تلو (gūtlu) دونوں طرح "غُبار" کے معنوں میں مستعمل ہے۔

درین: قوس و قزح — سمیری: Tir-an(-na)

گھر اور زمین کے متعلقات

اُرا: گھر، مکان — سمیری: Uru

گدان: خیمہ — سمیری: gi...du-a سرکنڈوں اور نرسل کے شاخوں سے بنی

ہوئی جھونپڑی، چھپر

گیڑ: ''جھاڑیوں سے بنی ہوئی جانوروں کا باڑا'' سمیری: Kidur جانوروں کے رہنے کا بھٹ

ڈغار: زمین، کھیت سمیری: digrim ''کھیت، زمین'' بلوچی: ڈگار

پٹ: میدان سمیری: Patu علاقہ

شار: شہر اکادی: Seru ''شہر، ملک'' فارسی: ''شہر'' بھی اکادی سے متعلق ہے۔

جانوروں کے نام

مر: بھیڑ اکادی: immer بھیڑ

مت: مینڈھا سمیری maš

ھیٹ: بکری سمیری: ud_5,ut_5 ''بکری'' udu بھیڑ، چھوٹے مویشی

عیلامی: Hidu کردی: ھیدرہ

گڈ: پہاڑی دُنبہ اکادی: gadu ایک دو سال کی جوان بکری

زہگل: بکریوں کا ریوڑ سمیری: زہ (zeh) بکری کا بچہ (یعنی زہ بکری کا بچہ + گل: ریوڑ)

چتی: جوان بکری اکادی: mār'at šatti ایک سال کا بھیڑ (یعنی Šatti سال mār'at بھیڑ)

بلوچی: چتی، چتئیں بُز: ''ایک سال سے دو سال تک کی

بکری" اصل میں بلوچی اور براہوئی "چتی" اکادی کے Šatti سے وابستہ تصور ہے۔ بعینہ ہی اِسی تصور کے ساتھ کُردی میں بھی چتور: "ایک سال سے دو سال تک کی بکری" (ابراہیم پور ا 223) مستعمل ہے۔

سید: ہرن — اکادی: immer Šaddi "پہاڑی بھیڑ" (بھیڑ immer + Šaddi پہاڑ) بلوچی میں بھی "سید" ہرن کے لئے مستعمل ہے۔ بلوچی اور براہوئی ہر دونوں نے صرف اکادی: Šaddi کی مناسبت سے اِسے سید (Said) کے طور پر اپنالیا ہے۔ جبکہ immer کو حذف کیا ہے۔

باہر: گدھوں کا گلہ — سمیری: bīr گدھوں اور جانوروں کا گلہ

ہل: چوہا — اکادی: (ḫalu) چوہا

خڑ: مینڈھا — اکادی: Kerru, Kāru,Karru مینڈھا

پشی: بلی — سمیری: Pišgi "ایک قسم کا چوہا" اکادی: پُشخو (Pušḫu)
بلوچی: پشی، پُشک (Pušak)

ھُلی: گھوڑا — سمیری: uru "گھوڑوں کا گلہ" ؟
فارسی: آل، آرمینی: yaol "گھوڑا"

پیل: ہاتھی — اکادی: Pilu

پُعنٹ: مینڈک — سمیری: bi-za(-za) "مینڈک" پہلوی: وزغ،
جدید فارسی: بزغ، بلوچی: پگل، کردی: (قور) باق

بیش: گدھا — سمیری: bi-da(-di) موجودہ عربی: بیدہ "وحشی گدھا"

بت،بط: بطخ سمیری:bibad

جنگلی حیوانات

پُلنگ: چیتا سمیری: Pirig̃ شیر اکادی: Pirrigg(alu)

خرما: بھیڑیا سمیری:ارما (ur-mah) اکادی:urmaḫḫu شیر

تیل: بچھو اکادی: Serru "سانپ" موجودہ عربی: صل(sel)

دوشہ: سانپ اکادی:dāṣu "بری طرح سے پیش آنا،بد سلوکی کرنا" ؟
عربی:طوط"سانپ" ؟

شوک: لومڑی سمیری: Šeg "ریچھ" اکادی:Šelebu "لومڑی" ؟

نہار: درندہ اکادی: nā'eru, nāhiru "غُرانے والا،چنگھاڑنے والا"
Nimru, nemru : "چیتا" عبرانی: nah-mer

ھِلو: عقاب سمیری uriاکادی: eru, iru

متعلقات لباس وغیرہ

کُوس: قمیض اکادی: Kusitu "لباس،گاون،پوشاک" موجودہ عربی: کسوت

گد: چادر،دوپٹہ، کپڑا اکادی: Kuz(ippu) کپڑا،پوشاک

چبہ: جُوتا سمیری:شُہب (Šuhub) بُوٹ

کوش: جوتا سمیری:Kušesir "جوتا" (Kuš چمڑا) موجودہ عربی: کوث

"جوتا"

سہت: زیور سمیری: Dudittu زیور

زراعت اور دوسرے متفرق الفاظ

آبوس: "گندم کے سبز خوشے جنہیں کاٹ کر آگ پر بھونا جاتا ہے" اکادی: abuhš(imo) "گندم یا دیگر اناج کے تازہ اور سبز خوشوں کی کٹائی"

سا: "جو" سمیری: Še "جو"

ننگار: ہل سمیری: niĝ-gul "مٹی کے ڈھیلے توڑنے کی اوزار"

ارٹ: رہٹ اکادی: رطو (raṭu) پانی کا چینل، آبپاشی کا چینل، پائپ

شوان: چرواہا سمیری: Sipa, Šuba

سُو: گوشت سمیری: uzu, su "گوشت" ، su-la-a : "نمکین گوشت" (su گوشت + la لگانا + a فاعلی)، sumug "پیدائش کی نشان" (su گوشت + mug کھودنا)

دیر: پانی سمیری: $duru_5$, dur_5 ترشدہ، پانی دیا ہوا، سیراب شدہ، گیلا، تر

خت: زیتون کا اکادی: zet

درخت، زیتون

سی: گھی اکادی: Šammu موجودہ عربی: سمن

سیرک: ادرک سیمری: ziru "ادرک"

زباد: ایک قسم سمیری: zibat(um) ایک خوشبودار بیج کی خوشبو

توت: شہوت کا درخت اکادی: tutu

پٹاٹہ: آلو اکادی: بطاطو (Baṭaṭu)

گھریلو اشیا

مشک: چمڑے کا مشکیزہ سمیری: mask " کھال، جلد" اکادی: mašk "ہاتھی کا چمڑا"

لوت: تھیلا سمیری: lud پیالہ

دُنگ: مٹی کا جار، برتن سمیری: dug مٹی کا برتن۔ جار

کلو: سمیری: Ka-(al)-lu پیالہ، برتن اکادی: qulliu گھڑا، جگ۔ عربی: قلہ "مٹکا"

کولی: غلہ رکھنے کے لیے مٹی کا بڑا ڈرم سمیری: Ku...li مٹی کا برتن (شراب رکھنے کے لئے)

کور: بھٹی اکادی: kūru(2) ظروف بنانے کے بھٹی، آتش دان، دھات پگھلانے کی بھٹی

کرم: زمین دوز گودام سمیری: gurum "غلے کا ڈھیر، گودام" اکادی: karmu ڈھیر

ڈول: بالٹی اکادی:dalu کانسی سے بنا ہوا پانی نکالنے کا ڈول

دون: پانی کا کنواں سمیری:dun زمین میں سوراخ کرنا، گڑھا کھودنا۔ موجودہ عربی: دُن: بڑا مٹکا

مَٹ: پانی کا مٹکا سمیری:mud شراب رکھنے کا ایک بڑا مٹکا

گلٹ: ایک دھات سمیری: خلت (ḫilt) ایک دھات

پیش: مزری سمیری:Peš پام کے پتے

تندور: روٹی پکانے کا بھٹی اکادی: tinuru سمیری: duruna

کاس: اون سمیری: ga...zum "چھوٹے ریشوں کا اون"

سماجی متعلقات

میل، میڑھ: کونسل، مشاورت سمیری:malga اکادی:milku کونسل، مشاورت

جرگہ: کونسل، مشاورت سمیری: galga کونسل، نصیحت

اشر: اکٹھا ہو کر ایک اکادی: ašaru اکٹھا ہونا، خیال کرنا، خیال رکھنا، نگاہ رکھنا

دوسرے کے کام کرنا — موجودہ عربی: حشر "اجتماع، اکٹھ"

پوڑی: چندہ — اکادی: Pirru ٹیکس جمع کرنا

خاہوت: قبیلہ، خاندان — سمیری: gudذات، قبیلہ ؟

رنگوں کے نام

خیسن: Xis-(un) سُرخ — سمیری: خش (ḫuš) سرخ اکادی: ḫušu

مؤن: (maun) کالا — سمیری: miتاریک، اندھیرا

پیشن: (Pi-un) سفید — اکادی: Puš "سفید، سفیدی" مثلاً Pušini "آنکھ کی سفیدی" ؟

سمیری ۔ براہوئی

ابوئے: "آہ، افسوس" — سمیری: ebih غم

اسٹ: ایک، واحد — سمیری: isten,as

الو: نہیں تھا — سمیری: ul نہیں

امبل: — سمیری: Awilum شخص، آدمی

برم: درخت کا پھل — سمیری: buruدرخت کا پھل، پھل دار درخت

بل: سوراخ — سمیری: Pil(su) کردی: ول

بہت: دیوار — سمیری: bádدیوار، حصار، شہر کا دیوار

پت: ساکھ، یقین — سمیری: padدکھانا، بلانا، قسم کھانا، حلف اُٹھانا

پی: پیشاب سمیری: bi_7 پاخانہ کرنا، پیشاب کرنا

تار: دھاگہ سمیری:dur دھاگہ، ڈوری

تار، تہار: اندھیرا سمیری:dar، اکادی: adāru

تُد: اکھٹے، ساتھ سمیری: teš اکھٹے

تڑنگ: کاٹنا، ذبح کرنا سمیری: tar کاٹنا

تفنگ: باندھنا سمیری: tab پکڑنا، باندھنا

تولنگ: بیٹھنا سمیری: tuš بیٹھنا، رہنا (جمع:durum'dur) بیٹھنا، بٹھانا؟ قبضہ کرنا، نیچے بیٹھنا، اکادی:utulu لیٹنا، سونا

چُرنگ: ٹپکنا، بہنا سمیری:zur, sur ٹپکنا، رسنا، انڈیلنا، بہنا

:sur, šur مائع چیز کا پیدا ہونا، بہنا، بارش ہونا

خازگ: میلا سمیری: usug, uzug ناصاف، میلا، ماہواری عورت

خراس: بیل سمیری:gud, gur گھریلو بیل؟

خرنگ: چلنا سمیری:Kur داخل ہونا؟

خننگ: جننا، جنم دینا سمیری:gan, kan جنم دینا، پیدا کرنا

خل: پتھر سمیری:sag kal (sag سر، سامنے + پتھر) وہ" پتھر جو کہ سامنے ہے"

دُدنگ: دوڑنا سمیری:du چلنا؟

دراخ: صحت مند سمیری: dar-ra علاج کیا ہوا۔ بلوچی: دُراہ

دیوال: دیوار سمیری: duru

ڈوک: پتھر، سمیری:Duggal مٹی کا تودہ

پتھر کا تودہ

زہیر: غم، اداسی سمیری: zi...ir پریشان ہونا، غمگیں ہونا

زی: ''اوپر'' سمیری: zi,zig کھڑا ہونا، اُٹھنا، صفت: اونچا

زیا: ''اوپر کی سطح''

سل: کھال سمیری: zil چھیلنا، لباس اُتارنا، چھلکے اُتارنا

سلنگ: دھونا سمیری: Si(k)il: صاف، ستھرا؟

سیلہ: سوئی سمیری: dala

شت: بید سمیری: Šita گرز

شل: نوکدار سمیری: selu تیز، تیز نوک

شیف: نیچے سمیری: Saplu

غدو: چھوٹا سمیری: gud_8

غُرنگ: غُرانا سمیری: gu...ra(-ra) چلانا، چنگھاڑنا

کٹنگ: فتح کرنا، سمیری: Qatya فتح کیا

حاصل کرنا

کڈ (کننگ): ''دفن کرنا، سمیری: Ki-de دفن کرنا

گاڑنا''

کراہ: کرایہ سمیری: agaru کرایہ پر لینا، کرایہ کرنا

کسر: راستہ سمیری: Kaskal سڑک، سفر، کاروان

کور: ندی سمیری: Kir ندی، ندی کا ڈیم، دریا یا ندی کا کھالا

کیگد: دوست، محبوبہ سمیری: Ki...ag محبوبہ

گپ: بات چیت، گفتگو سمیری: Qabu

گٹ: دانتوں کا کاٹ سمیری:guz, ḫuz،دانتوں کا گھسٹنا، کاٹنا، دانت پیسنا، غصہ کرنا

گڈا: لنگڑا سمیری:Kud-Kud-ra لنگڑا

گڈنگ: کاٹنا سمیری: Kud کاٹنا

گرنگ: گھسیٹنا، کھینچنا سمیری:gir زمین پر رینگنا، گھسٹنا

گگ: اندھیرا سمیری: Kukku

گوکلا: گھٹنوں کے کے بل چلنا سمیری: gu-aka جھکنا، جھکانا، اطاعت کرنا۔ بلوچی: گوکو

مُچ: جمع سمیری: me-eš جمع کا لاحقہ۔ اکادی:madu "بے شمار، بہت"

مشک: چمڑے کا مشکیزہ سمیری:mask کھال

مول: دھواں سمیری: muru دھند، کہر

نسنگ: پیسنا سمیری: Na$_4$šu-na کوٹنے کا دستہ (šu ہاتھ + na پتھر)؟

ھیت: بات، بات، چیت سمیری:awatum

اکادی: awātu "لفظ"، atwu "بولنا"

موجودہ عربی: حت "بولنا" حتف: آواز

اکادی۔ براہوئی

ارے: شوہر، مرد اکادی: ḫāiru "شوہر"

اُشکن: باریک، پتلا اکادی: ēnēšu کمزور ہونا، anšu کمزور

الا:	تب، صحیح	اکادی:allu(2) یقیناً ، مزید، علاوہ
الہ:	چچا	اکادی: ḫālu "ماموں"
امبل:	دوست	اکادی:awil آدمی، شخص
ایلو:	دوسرا	اکادی: ula و گرنہ، دوسرا
بابیرہ:	مشکیزے کا مُنہ	اکادی: būrtu "کنواں"
		عربی: بیر "کنواں" یہاں برا ہوئی "بیرہ" مشکیزے کا تصور اکادی اور عربی کے "بیر" سے لیا گیا ہے۔
بش:	اُٹھ	اکادی: wasū نکلنا، باہر نکلنا، اُٹھنا
		موجودہ عربی: بعث
بکال:	بنیا	اکادی: Baqqalu
پٹنگ:	ڈھونڈنا، تلاش کرنا	اکادی: Petu کھولنا (دروازہ، خط، آنکھ) انکشاف کرنا، ظاہر کرنا، دیکھنا
		موجودہ عربی: فتش: تلاش کرنا، کھودنا، جستجو کرنا
تولنگ:	بیٹھنا	اکادی: utulu لیٹنا، سونا
ٹِلو:	پتھروں سے بنا ہوا نشان	اکادی: tilu ٹیلہ، پہاڑ
جارو:	جھاڑو	اکادی:Sāru(2)
چرینگنگ:	پھرنا، گھومنا	اکادی:Saru رقص کرنا، گھومنا، گھمانا
خرجین:	تھیلا	اکادی: zurzu
خل:	درد	اکادی:ḫiālu(1) درد محسوس کرنا، درد میں مبتلا ہونا
خید:	پسینہ	اکادی:ḫialu(2) ٹپکنا، پانی کا رسنا، پسینہ بہنا
خیسُن:	سرخ	اکادی: ḫūšu ،ḫuššu سرخ

دروہ:	جھوٹ، فریب	اکادی: Sarru جھوٹ، فریب، دروغ
دن:	گھاس کاانبار	اکادی: edenچراگاہ، مرغزار
ڈنگ:	رہزن، ڈاکو	اکادی: dug(elta)
رخیب:	رکاب	اکادی: rakābuگھوڑے پر سوار ہونا، نقل حمل کرنا۔
زو:	جلدی	اکادی:ezūجلدی کرنا، جلدی میں ہونا
سپارنگ:	سپرد کرنا، بھیجنا	اکادی: Sapāru بھیجنا
سُن:	ویران، غیر آباد	اکادی:sunquقحط، بلوچی: سُنج
سریت:	داشتہ	اکادی: Asiratu ''قید کی ہوئی عورت'' عربی: سریہ ''داشتہ''
شر:	''اچھا''	išaru اچھا، سیدھا، ٹھیک
شل:	نوکدار	اکادی (tahu)Šil تیر سمیری:sel تیز نوک
شوک:	لومڑی	اکادی: Šēlebu؟ موجودہ عربی: ثعلب
شیف:	نیچے، ڈھلوان، تحت	اکادی: Šapālu نیچے ہونا، گہرا ہونا، نیچے پانی کا ندی
کٹنگ:	ختم ہونا	اکادی:qatu(2) ختم ہونا
کسفنگ:	مارنا، ذبح کرنا	اکادی: ḫatāpuذبح کرنا موجودہ عربی: قصف: توڑنا، قتل کرنا، کاٹنا
گڈوڈ:	مخلوط، ملا جلا	اکادی:gaduساتھ

لیو:	لیپائی	اکادی: lapātuلیپائی کرنا۔ ملنا
مُچ:	کم، تھوڑا	اکادی:matu کم ہونا
نمب:	نمی، تری	اکادی: namba'uپانی کا چشمہ، پانی کا رسنا
نمبو:	ایک گھاس	اکادی:nipuخشک لکڑی
نیش:	جانوروں اور درندوں کے دانت	اکادی: Nasakuکاٹ (کتے، سانپ وغیرہ کا)
ھمپنگ:	سامان کو اکٹھا کرنا اور لادنا	اکادی: abakuاُٹھانا کسی چیز کا، جمع کرنا
ھننگ:	مباشرت کرنا	اکادی: niku, niāku
ھننگ:	جانا (فعل حال کا تنا -ka)	اکادی: akāšuجانا، چلنا، حرکت کرنا؟
ھیت:	بات، بات چیت	اکادی: awātu ''لفظ'' ،atwu ''بولنا'' موجودہ عربی: حت ''بولنا'' ۔ حتف: آواز

کردی۔ براہوئی

کُردی زبان کے اگرچہ بہت سے لہجے ہیں تاہم ان میں گورانی کردی، جس میں زازااور ھورامی لہجے شامل ہیں، منفرد خصوصیات کے حامل ہیں۔ محققین کے مطابق ان دونوں لہجوں میں کاکیشیائی عنصر پایا جاتا ہے۔ بلوچی اور براہوئی کے بہت سے الفاظ یکساں طور پر زازااور ھورامی لہجہ سے مطابقت رکھتے ہیں۔ کردی اور براہوئی مطابقت کی چند ایک مثالیں پچھلے صفحات میں آچکی ہیں، تاہم یہاں سرسری مطالعہ کے نتیجے میں براہوئی اور کردی کے کچھ مزید الفاظ ملاحظہ کی جاسکتی ہیں جو ان دونوں زبانوں میں یکساں طور پر مستعمل

ہیں۔ کردی کے مثالوں کے ضمن میں زیادہ تر ''واژہ نامہ کردی۔ فارسی'' سے استفادہ کیا گیا ہے جہاں ان الفاظ کے سامنے صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری طرف ''واژنامہ فارسی۔ کردی'' کے حوالوں کے لیے صفحہ نمبر کے ساتھ ''ب'' کا اضافہ کیا گیا ہے۔ تاکہ ان دونوں لغت کا فرق واضح ہو سکے۔

آخا: نہیں کردی: ئہ خ نہیں، (بچوں کی زبان میں) [64]

اخ: آہ، افسوس کردی: ئاخ [40]

اڑ: رکاوٹ، الجھاؤ، مشکل پیچیدگی کردی: آلین: پیچ کھانا، اُلجھنا، لپٹ جانا [51]
آلان: پیچ کھایا ہوا، اُلجھا ہوا، لپٹا ہوا [50]

اِسکان: تا، تک، کسی کردی: ئاتک: جانب، طرف [40] ؟
جانب تک جب تک

اِلہ: چچا کردی: ئالو: ماموں [189ب]

اما: ماں، مادر کردی: ئامہ [52]

امبل: دوست، رفیق کردی: ھاول [747]

اے: وہ، یہ ہے کردی: ئہ ی، ئی: یہ [73]

ایڑے: وہاں کردی: ئہ ورہ: وہاں [72]

ایفک: وہ، وہ ایک کردی: (ز) ئہ ف: یہ، وہ [68]

اینگ: اُس طرف، وہاں کردی: ئوگہ، وہاں [62]

بابو: باپ کردی: بابو [76]

باخو: لقمہ کردی: باخہ: مُٹھی بھر (گھاس وغیرہ) [78]

بچو: بچہ کردی: بیچو ''بچہ'' [124]

بر: آلہ تناسل کردی: بر: عورت کی شرم گاہ [107]
عربی: وایر ''آلہ تناسل''

برام:	شادی، عقد کرنا	کردی: مارہ: عقد کرنا[648] عربی: بعار
باسن:	گرم	کردی: پاتن: جلانا، آگ لگانا[131]
بسنگ:	پکانا	کردی: پِتین "پکانا" [160]
بل:	سوراخ	کردی: ول [730]
بلخڑ:	ساس	کردی: بالتوز "ساس" [180]
بلف:	حاملہ (جانوروں کا)	کردی: پلپ: نطفہ، ریشہ [144]
		پلپ بستن: نُطفے کا بننا [144]
بُلن:	بڑا، لمبا	کردی: بلن: بلند، لمبا، عالی، اونچا [94]
		بلن بوونہ وہ: بلند ہونا، قد نکالنا
		بلن کردنہ وہ: بلند کرنا، لمبا کرنا [95]
		(گوی) بل: لمبے کانوں والا
		(گوی: کان + بل: لمبا، بڑا) [599]
بلنی:	بڑائی، لمبائی، درازی	کردی: بلنی، بلندی[191ب]
بیڑنگ:	دھُنا	کردی: بیرگ: گائے بکریوں کے دہنے کی جگہ [125]
		مرہ بیرہ: گائے، بکریوں کے دُھنے کا وقت
		(مرہ: وقت) [674]
پُٹ:	بال	کردی: پُورت [147]
پدام:	سوجن	کردی: پلم[155]، پہ نام[157]

پژہ:	بال	کردی: پژوو"گھوڑے کے بال" [142]
پُعنٹ:	مینڈک	کردی: (قور) باق [488]
پلنگ:	چیتا	کردی: پالنگ [136]، پلنگ [145]
پلو:	کنارا، طرف، پہلو	کردی: پالوو [137]
پوغ:	انگارہ	کردی: پہ نگر، پہ نگل [157]
پوس:	عورت کی شرم گاہ	کردی: پز [141]
تاتا:	چچی، پھوپھی، خالہ	کردی: تاتک: بہن، بڑی بہن [166]
تار، تہار:	اندھیرا	کردی: تار [167]
تاری، تہاری:	تاریکی	کردی: تاری [167]
ترنک:	سبز بادام	کردی: (بہ ھیف) تہ رک: سبز بادام [59ب]
تلی:	تلوا	کردی: تالی: ہاتھ، پنجہ [176]
تینا:	اکیلا	کردی: تہ نیا (تنیا) [196]
تنیائی:	تنہائی	کردی: تہ نیای (تنیای) [196]
تولہ:	گیدڑ	کردی: تورک: گیدڑ [182]
		بلوچی: تولگ
تیل:	بچھو	کردی: سلولہ: بچھو کا چھوٹا بچہ
		(سل: بچھو + لہ: علامت تصغیر) [395]
ٹبر:	خاندان، قبیلہ	کردی: تبار [183]
جل:	آگ کا الاؤ	کردی: جہ لا: چمک، روشنی کی چمک [212]
جلونٹ:	جھلانا	کردی: جولانن: جُھلانا، جنبش دینا [210]
		جوولہ: حرکت، جُھلانا، جنبش [210]

جوان:	اچھا، عمدہ	کردی: جووان: خوبصورت، عمدہ، اچھا [209] کردی اور براہوئی کے اس لفظ کا فارسی جوان یعنی نوجوان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
جند:	جان، جسم	کردی: جندک [127ب] تن، جسم
چتا:	باؤلا، دیوانہ	کردی: شیت: دیوانہ، جنون [443] شیتی: دیوانگی، جنونی [443] کردی: چہ تہ (چتا) باغی، سرکش [232]
چُٹ:	زخم	کردی: چوی "زخم" [142]
چٹ:	رسی، ڈوری	کردی: سیتہ [419]
چخ:	کتے کو ہٹانے کی آواز	کردی: چخ [223]
چُرنگ:	بہنا، ٹپکنا	کردی: چوریان [228]
چم:	طریقہ، طور، طرز	کردی: چم: طریقہ، طرز، روش [235]
چوٹ:	ٹیڑھا، خمیدہ	کردی: چہ وت (چوت) ٹیڑھا، خمیدہ [237]
چوٹی:	ٹیڑھاپن	کردی: چہ وتی (چوتی) خمیدگی، ٹیڑھاپن [237]
خدیت:	سوکھا گوشت	کردی: قدید [448]
خرمشی:	خاکستری	کردی: خولہ میش: خاکستر [263]
خرین:	کڑوا	کردی: گرارا: تیز و تند غذا [575]؟
خڑس:	ریچھ	کردی: خرس [253]
خڑک:	نزدیک	کردی: قورخہ [506]
خزم:	عزیز، رشتہ دار	کردی: خزم [245]
خسنگ:	پھینکنا، گرانا	کردی: خستن "پھینکنا، دور پھینکنا، گرانا" [254]

خفو:	مُٹھی بھر، چلو بھر	کردی: کف، ہتھیلی" [554]
خل:	پتھر	کردی: خر، پتھر" [252]
خنزنگ:	گھسٹ کر چلنا	کردی: خزانن [254]
خوجہ:	کُھسرا	کردی: کوچار(r) Kočā [530]
خیت:	جوار اور گیہوں کی ہری گھاس	کردی: خسیل: جوار اور گیہوں کی ہری گھاس [270]
		فارسی: خوید، بلوچی: ھیت
خید:	پسینہ	کردی: خوہ، پسینہ" [264]
خیر:	پیچھے	کردی: خوار، نیچے، تحت، نیچے کی طرف، پائین" [215]
داسا:	(دا + سا) اب، ابھی	کردی: تائیسہ" اب، ابھی" [166]، ئیسا: "اب، ابھی" [73]
داڑے	(دا+ڑے) یہاں	کردی: ئیرہ" یہاں" [73]
		براہوئی: (دا" یہ" +ڑے) یہاں "ڑے" کا لاحقہ کردی: "ئیرہ" سے مطابقت رکھتا ہے۔
دانگ:	(دا+ نگ) اس طرف	کردی: ئیگہ (ھ): یہاں [74] براہوئی: (دا" یہ" +نگ) یہاں "نگ" کا لاحقہ کردی: "ئیگہ" سے مطابقت کا حامل ہے۔
درو:	گذشتہ کل	کردی: دوھو" گذشتہ کل" [208ب] یہاں کردی: "دوھو" فارسی کے "دیروز" کی اختصاری صورت ہے جہاں "ر" حذف کیا ہوا ملتا ہے۔ اور براہوئی "درو"

میں "ر" موجود ہے۔

دسک:	دھاگہ	کردی: دزگ "سوت کا دھاگہ" [309]
دلو:	گھڑا	کردی: دولہ "مٹی کا برتن" [300]
دوارہ:	دوبارہ	کردی: دوارہ [301]
دوشہ:	سانپ	کردی: دوویشک "بچھو" [364]؟
دیڑو:	کسی کو دودھ سے استفادہ کرنے کی خاطر بھیڑ یا بکری دینا	کردی: دوخہ [298] بلوچی: دیمنخ
ڈکنگ:	ملنا، دوچار ہونا، ٹکرانا	کردی: تیک (هلدان): ملنا، ٹکرانا [204ب]
ڈول، ڈولو:	جھکا، جھکا ہوا	کردی: دولا: ٹیڑھا، خمیدہ، دوتہہ کرنا [300]
راج:	قبیلہ، قوم	کردی: رگز (ragaz) "قبیلہ، ریشہ، خاندان" [349] عربی: رہط
رخ:	سمت، طرف	کردی: رہ خ (رخ): کنارہ، کنارا، حاشیہ [342]
ریسہ:	صف، قطار	کردی: ریسہ [351]
ریشا:	اچھا، عمدہ	کردی: رسا: "کشادہ، متناسب، عمدہ، کامل" [343]
زو:	جلدی، شتابی	کردی: زوو [363] اکادی: ezu "جلدی کرنا، جلدی میں ہونا"
زہگل:	(زہ + گل) بکری کے بچوں کا ریوڑ	کردی: شہ گل "بھیڑ کے بچوں کا ریوڑ" [439] سمیری: زہ (zeh) بکری کا بچہ
زی:	اُوپر	کردی: سر ژیھ لی: سر اونچا (ژیھ: اونچا، اوپر) [244ب]، سمیری: zi "اونچا"

سلنگ:	دھونا، صاف	کردی: سیل (کردن): زنگ کو صاف کرنا [420]
		سمیری: si(k)il: صاف، سُتھرا، خالص
سوکا:	آسودہ، آسودہ حالی	کردی: سونگہ [396]
سیحا:	سایہ	کردی: سھا [400]
سیل:	جاڑا	کردی: سھول: سردی، ٹھنڈ [417]
شار:	دوپٹہ	کردی: ساروخ [380]
شوان:	چرواہا	کردی: شوان [431]
شولنگ:	گرانا، اُنڈیلنا، منڈانا	کردی: ژور (داھاتن): انڈیلنا، گرانا، پتوں کا گرنا
		پتوں کا جھڑنا [489]
غول:	پیٹ، شکم	کردی: گہ لہ (گلہ): پیٹ، شکم [608]
کال خواہ:	سرپرست، نگہبان	کردی: کال: رشتہ دار، عزیز واقارب [174]
کانی:	پانی کا چشمہ	کردی: کہنی [516] کانی [565]
کتغ:	سالن	کردی: قاتغ [485]
کُتغ:	توا یا ہانڈی کے رکھنے کے لئے تین پتھروں کا سٹینڈ	کردی: کوچک، کوچکہ [530] بلوچی: کتگ
کٹ:	چارپائی	کردی: کت: لکڑی کا تخت جس پر سویا جاتا ہے۔ [548]
کٹنگ:	مارنا، پیٹنا	کردی: کوتان [528]
کُچک:	کتا	کردی: کووچک [544] کوسوک [535]

کُر:	ریوڑ	کردی: کہ ر(کر): گلہ، ریوڑ، بھیڑ کا ریوڑ[549]
کراہ:	کرایہ	کردی: کری [521]
کرک:	کنارا	کردی: کہ رخ(کرخ) کنارا، طرف، حد [550]
کُرّی:	چھوٹے کان والی بکری	کردی: کہ لی: ''چھوٹے کانوں والے جانور'' [560]
کس وکام:	رشتہ دار، عزیز واقارب	کردی: کس وکار [553]
کلپ:	کھوٹا، دغاباز	کردی: قہ لب: کھوٹا، غیر اصل [503] عربی: قلاب: دغاباز، مکار، کھوٹا سکہ بنانے والا
کوٹ:	منڈانا، سر منڈانا	کردی: قوتین: برھنہ سر، گنجا سر [487]
کور:	ندی	کردی: خور: پانی کا تیز بہاؤ [259]
کورک، خورک:	کھوکھلا، خالی	کردی: قوروک'' کھوکھلا، اندر سے خالی'' [489]
کوس:	قمیض	کردی: کرواس: پیراھن، لباس [518]
گارنگ:	جانوروں کا بلبلانا	کردی: قاراندن چلانا، بلبلانا، فریاد کرنا [475]
گپ:	بات چیت	کردی: گپ''گفتگو، مکالمہ'' [601]
گٹ:	دانت سے کاٹنا	کردی: گوتی: دانت زدہ، دانت کا کاٹا ہوا۔[17ب] گہ ستن: دانتوں سے کاٹنا[606]
گرنگ:	گھسیٹنا، کھینچنا	کردی: خریکادن: کسی چیز کو زمین سے گھسیٹنا، کھینچنا [254]
گل:	گروہ، ٹولی	کردی: گل''جمع، گلہ، دستہ، ٹولی'' [607] گل: علامت جمع [607] گلیک: اجتماعی، جماعتی [608]

گلو:	خربوزہ	کردی: کالک [515]
گنوکی:	پاگل پن، گرویدگی	کردی: چنوکی: حرص، ہوس، لالچ [143ب]
لپ:	چلو بھر	کردی: لپ" ہاتھ کی ہتھیلی" [630]
لخ:	گردن	کردی: لوتکہ" گردن" [625]
لیلاو:	منت سماجت	کردی: لالہ [621]
لرزوک:	لرزنے والا	کردی: لرزوک [633]
لوڑ:	گردوغبار	کردی: (گردو)لول:" گردوغبار" [603]
لوڑ گوڑ:	مخلوط، خلط ملط	کردی: لول (کردن): آپس میں اکٹھا کرنا، آپس میں ملانا، باندھنا [629]
مار:	لڑکا	کردی: مورہ" لڑکا" [666]
ماما:	ماموں	کردی: نام، مامو:" چچا" [651]
مامی:	ممانی	کردی: میمی: چچی، ممانی [685]
		کردی: مہ تی" خالہ" [670] جوانڈوآریائی زبانوں میں" ماسی" کے طور پر مستعمل ہے۔
مت:	مینڈھا	کردی: ماز" مینڈھا" [648]
مچہ:	کم، تھوڑا	کردی: موچک" وزن کا چھوٹا پیمانہ" [665]
مُخ:	کمر	کردی: مروخہ" ریڑھ، کمر کی ہڈی" [661]
		کردی: موغرہ: ریڑھ، کمر کی ہڈی [667]
مر:	بھیڑ	کردی: مر" جوان بھیڑ" [672]
مرو:	خرگوش	کردی: مرال" ہرن" [672]
مش:	خاک، مٹی	کردی: میز: [683] فارسی: ماسہ

منگی:	بھڑ	کردی: میشہ ھنگ: بغیر عسل والا زنبور [684]
میل:	بھیڑ	کردی: مھی "بھیڑ" [681]
میگڑ:	بھیڑوں کا ریوڑ	کردی: می گل: [681] میگہ ل [683] بھیڑوں کا ریوڑ
نشخ:	نقشہ	کردی: نخشہ [708]
نغد:	نقد	کردی: نخت [708]
ھسون:	درد، رنج، تکلیف	کردی: ئیش: "درد، رنج، آزار" ئیشان: "درد کرنا" [74]
ھلو:	عقاب	کردی: ھہ لو (ھلو): عقاب [774]
ھوار:	اکھٹے، ساتھ	کردی: ھور (تہ کنای) باہم ملانا، مکس کرنا، باہم ٹکرانا [749]
ھورہ:	بادل کی گرج	کردی: ھورہ: بادو باران کی طوفانی آواز [750]
ھیٹ:	بکری	کردی: ھیدرہ: چار سالہ بھینس [784]
ھیزہ:	دودھ کا مشکیزہ	کردی: ھیزہ [784]
		بلوچی: ھیزک

عربی۔ براہوئی

اِلہ:	چچا	عربی: خال: "ماموں"
		کردی: ئالو: ماموں
بابیرہ:	مشکیزے کا مُنہ	عربی: بیر "کنواں"
بٹور:	دُنبہ کی چکی	عربی: بتر "دم کٹا ہونا"
		فارسی: بتر جاہ (بتر + جاہ) "مقعد"

بر:	آلہ تناسل	عربی: وایر
برام:	شادی، عقد	عربی: بعار "منگنی کرنا"
بسٹ:	براہ راست	عربی: بحت "محض، خالص، صرف"
بش:	اُٹھ	عربی: بعث "اُٹھانا، جگانا، نیند سے بیدار کرنا، زندہ کرنا"
		اکادی: wasu "نکلنا، باہر نکلنا، اُٹھنا"
بکال:	بنیا	عربی: بقال
بیر:	بیری	عربی: بُعار
بیرہ:	بالکل	عربی: بالرہ "بالکل، ہر گز" بلوچی: بیر گ
بیش:	گدھا	عربی: بیدہ "وحشی گدھی"
پالن:	گیلا، تر	عربی: بلل "نمی، تری"
پٹی:	عورت	عربی: فتاہ، فتیہ "جوان عورت"
پنڈو:	مقعد	عربی: فھدہ
پُوت:	ناف	عربی: فطور (Fūt(or "سوراخ، دراڑ، درز"؟
پوس:	عورت کی شرم گاہ	عربی: بُضع
تاپ:	جال، پھندا	عربی: طبق
تلار؛	چٹان	عربی: تہال
خد:	پستان	عربی: خدّ: "گال، رُخسار"؟
خرما:	بھیڑیا	عربی: ھرماس "شیر، درندہ"
خریش:	گھی	عربی: حرشا "ملائی"
خسی:	مکھن	عربی: قشدہ
		پہلوی: Kašk خشک گھی، مکھن

خفو:	چُلو، چُلو بھر	عربی: کف ''ہتھیلی، پنجہ، برتن کو بہت پُر کرنا''
خلیغا:	چیتا	عربی: خیعل ''بھیڑیا''
دسنگ:	بونا	عربی: دس ''کسی چیز کو کسی چیز کے نیچے دبانا'' ؟
دغر:	لیلا	عربی: دعل: پہاڑی بکری
دون:	کنواں	عربی: دن ''بڑا مٹکا''
دون:	لیپائی	عربی: طین ''گارا، لیپائی کرنا''
		پہلوی: handudan ''لیپائی''
		فارسی: اندودن
ڈاچی:	اونٹنی	عربی: دیباج ''جوان اونٹنی''
ڈول:	طریقہ، طرز	عربی: ذل
راج:	قبیلہ، قوم	عربی: رہط
زغم:	تلوار	عربی: سہام
زک:	گھی کے لئے چمڑے کا برتن	عربی: زق ''پانی وغیرہ کی مشک''
زیل:	ناخن	عربی: زِلف(f)zil ''پنجہ، کھر''
سالم:	داماد	عربی: صھر ''سُسر، خواہ مرد کا ہو یا عورت، سسرال کی طرف کے رشتہ دار، داماد، بہنوئی''
سدری:	ویسٹ کوٹ	عربی: صدیری
سرکک:	کچھوا	عربی: سرغوب ''نیولا'' ؟
سریت:	داشتہ	عربی: سریہ
		اکادی: Asiratu ''قید کی ہوئی عورت''

سُم:	تیر، گولی	عربی: سہم، ''تیر''
سی:	گھی	عربی: سمن
شاتو، شاتل:	فاختہ	عربی: صلصل
شت:	چھڑی	عربی: شطا ''درخت کا باریک شاخ''
غٹ:	پھوڑا	عربی: غُدہ ''گلٹی، پھوڑا''
کڈ:	گڑھا	عربی: خد
کلپ:	کھوٹا، دغاباز	عربی: قلب ''کھوٹا''
		قلاب: کھوٹا سکہ بنانے والا، دغاباز، مکار
کلہ:	مسہری	عربی: کلہ
کلو:	مٹی کا برتن	عربی: قُلّہ ''بڑا مٹکا''
کوڑ:	زیادتی، کثرت	عربی: کور ''زیادتی، فرادانی''
کوس:	قمیض	عربی: کسوت ''لباس، پوشاک''
کوش:	جوتا	عربی: کوث
گڑا:	چیز	عربی: غرہ ''عمدہ چیز''
لب:	دلہن یا منگیتر کے عوض کے رقم	عربی: لبد lab(d): مالِ کثیر؟
لمبہ، لمبوک:	شعلہ	عربی: لامع، لامعہ: روشن، چمکنے والا
مازو:	پرنالہ	عربی: میزاب
ماس:	بنیاد	عربی: ماسک: ''مرکز'' ؟
مج:	کھجور کا درخت	عربی: معجزہ

پہلوی: مغ، فارسی: مُغ

مشوک:	نسوار	عربی: نشوق "ناک میں ڈالنے کی رقیق دوا، نسوار"
مہنہ	چھپر، دالان	عربی: مناخ: آرام کرنے کی جگہ، سونے کی جگہ
موغنگ:	سینا، سلائی کرنا	عربی: مُخیط" سیا گیا، سلا ہوا"
		عربی: مَخیط: سوئی، سوزن
مے:	غلام	عربی: ماہن
(مے و) مد:	غلام، لونڈی	عربی: امتہ "لونڈی"
نن:	رات	عربی: نون
ھسون:	درد	عربی: اسیٰ "دکھ، رنج"
		کردی: ئیش
ہلار:	کھجور	عربی: خلال "کھجوروں کا خوشہ"
ھنین:	میٹھا	عربی: ھن، ھنی: خوشگوار، بامزہ
ھیت:	بات چیت	عربی: حت "بولنا"۔
		حتف: آواز
		اکادی: awātu "لفظ" atwu "بولنا"

براہوئی۔فارسی

ایلفنبئن کے مطابق براہوئی میں اوستا اور قدیم فارسی کے الفاظ نہیں ملتے اور یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ براہوئی یہاں کے قدیم باشندے نہیں تھے اور نہ ہی وہ ایران سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں۔ دہ دسویں صدی عیسوی میں وسطی ہندوستان سے ہجرت کرکے بلوچستان میں آباد ہوئے ہیں۔ (Elfenbein 1987:215-233) تاہم ایسا نہیں ہے اور اس کی وضاحت پچھلے صفحات میں کی جاچکی ہے۔

اگرچہ براہوئی میں اوستا اور قدیم فارسی کے الفاظ کی شرح کم ہے تاہم اِس کے باوجود براہوئی میں فارسی کے بہت سے اہم اور ٹھیٹھ الفاظ ملتے ہیں۔ یہاں ذیل میں براہوئی اور فارسی کے الفاظ ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

اخ:	آہ، افسوس	فارسی: اوخ
اڑ:	پاگل پن، باؤلا	فارسی: ہار
بار:	مانند، مثل	فارسی: ہمبر
برشونک:	ایک قسم کا گھاس	اوستا: barsom گھاس کا وہ دستہ جو قربانی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔
بُک:	بوسہ	فارسی: بَندُق
بنگڑی:	کنگن، چوڑی	فارسی: (دست) برنجن
بیرم:	بستر	فارسی: بیری
بیڑزن:	مٹی کا توا	فارسی: بیرہ زن "مٹی کا توا"
پگہ:	صبح	فارسی: پگاہ: صبح، فجر
پوتک:	گلا سڑا	فارسی: پودہ: پرانا، بوسیدہ
پیڑھی:	اسلاف، نسل	اوستا: Paoiryo- "قدیم"
تفنگ:	باندھنا	فارسی: تافتن: "لپیٹنا، بٹنا"
جاڑو:	جھاڑو	فارسی: جاروب اکادی: سارو
چُک:	پرندہ	فارسی: چُغک: چڑیا
چکل:	چشمہ	فارسی: چقر چکلہ: قطرہ قطرہ ٹپکنا، رسنا

چم: طرز، طریقہ پہلوی: Čim

خاچنگ: سونا فارسی: خسپیدن

خاہوت: خاندان اوستا: xvaēta

خرہ: دیمک فارسی: خرہ

خزم: ہرن فارسی: غزم "پہاڑی بکری"

خوا: مشکیزہ فارسی: خی، خیک

دت: بُھوت فارسی: دد "درندہ"

دُدنگ: دوڑنا فارسی: دویدن

دروشم: رنگ، خدوخال پہلوی: darošomنشان

دوخوار: (دو+خوار) کنگن فارسی: ہار: لڑی، موتیوں یا پھولوں کی بدھی

راگ: "ناچ، نقل اُتارنا" فارسی: رہ گوے: گویا

سریشکو: سرسوں فارسی: سرشف

سٹنگ: کودنا، اچھلنا فارسی: سیستن

سوکا: آسودہ، خوشحال اوستا: Saoka

شوم: کاشت کاری کے لیے زمین کا توڑنا فارسی: شخم "ہل چلانا"

شولنگ: گرانا، انڈیلنا، مونڈنا فارسی: شاریدن: گرانا، انڈیلنا
کردی: ژور (داھاتن)

غت: چبھونا، گھسیڑنا فارسی: آغندن: ٹھونسنا

کاریم: کام پہلوی: Karmعمل

کراڑا:	گلے میں سوجن	فارسی: کورک Kura(k) ''پھوڑا، پھنسی''
کرز:	چھت کی لکڑی	فارسی: ہرس
کرینگ:	گالی، دشنام	فارسی: کرہ
کش:	بغل	فارسی: کش ''بغل، کمر''
کشکنگ:	توڑنا، جدا کرنا	پہلوی: Wiškidan ''توڑنا، جدا کرنا، تقسیم کرنا''
کک:	پسو، کھٹمل	پہلوی: کیک
گربست:	ایک قسم کا ساگ	فارسی: برغست
لب:	دلہن یا منگیتر کے عوض کی رقم	فارسی: لابہ: خواہش، خوشامد؟
لوئی:	دیگچہ	فارسی: لوید
مِش:	مٹی، خاک	فارسی: ماسہ۔ کردی: میز
منگی:	بھڑ	فارسی: منگ ''شہد کی مکھی''
نیاڑی:	عورت	اوستا: nāri پہلوی: narīg
ودی:	پیدا، تخلیق، ظاہر	اوستا: vaeda مہیا کرنے والا
وڈام:	شادی کا سامان	اوستا: -vaz شادی کرنا
وڑ:	طرز، طریقہ	فارسی: وار
ھننگ:	جانا	اوستا: ayeni ''جانا''
ھیر:	الائچی	فارسی: ہیل

بنیادی طور پر میر واڑی، قمبرانی، احمد زئی، التازئی، رودینی، گرگناڑی، قلندرانی اور سالانی قبیلوں کو براہوئی کا نمائندہ قبائل سمجھا جاتا ہے۔اس کے علاوہ دو قبیلے نیچاری اور ماشئ (محمد شہی) کو براہوئی علاقے کا قدیم اور اصل باشندہ تصور کیا جاتا ہے۔آیت اللہ مردوخ کے مطابق ماشئ بنیادی طور پر کردوں کے ''مامش'' قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔کردوں کا مامش قبیلہ ساوجبلاغ مکری (موجودہ مہاباد) میں سکونت رکھتے ہیں (مردوخ؟III، ابراہیم پور ا 651) جبکہ مردوخ کے مطابق ماماسنی (محمد حسنی) کردوں کے ماماسنی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔کردوں کا ماماسنی قبیلہ بنیادی طور پر لر طائفہ سے تعلق رکھتا ہے۔لر قبیلے کے دو طائفے ہیں جس میں ایک ماماسنی اور دوسرا فیلی ہے۔ماماسنی (مام حسنی) کو لر بزرگ جبکہ فیلی کو لر کوچک (یعنی لروں کا چھوٹا قبیلہ) کہا جاتا ہے۔(مردوخ؟111,109)

اسی طرح ''پرکانی'' واضح طور پر گدروشیا میں رہنے والے'' پاریکانی'' قبیلے سے ہیں جو کہ غالباً چھ سو قبل مسیح میں میدی سلطنت کے ماتحت تھے۔داریوش کے عہد میں یہ لوگ ان کی سلطنت کے دسویں صوبے میں شامل تھے۔ (Herodotus VII,68)

جبکہ داریوش کے سترھویں صوبے میں متانی، ایلاروڈی کے علاوہ ساسپرہ آباد تھے۔میر عاقل خان مینگل کے مطابق موجودہ سرپرہ قبیلے کے لوگ ساسپرہ سے تعلق رکھتے ہیں، ہیروڈوٹس کے مطابق ساسپرہ، کولکس اور میڈیا کے وسطی علاقے میں رہتے تھے۔(Herodotus, 1,104)

رودینی قبیلہ کے بارے میں محترم پروفیسر بہادر خان رودینی نے مجھے ایک دلچسپ کہانی سنایا تھا اُن کے بقول جب وہ ایک دفعہ یونان کے دورے پر گئے تو میرے نام کے ساتھ ''رودینی'' کا لفظ سن کر وہاں کے ایک سکالر نے مجھے بتایا کہ ھمارے یہاں بھی ایک قبیلے کا نام رودینی ہے۔

عام طور پر زبان کے حوالے سے براہوئی لوگوں کو دراوڑی بولنے والوں کی باقیات سمجھا جاتا ہے۔ بالفرض اگر براہوئی کے کچھ قبائل دراوڑی بھی ہیں یا وہ قبائل جو اپنے آپ کو دراوڑی تصور کرتے ہیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ اگر کوئی قبیلہ یا نسلی گروہ جو کسی خاص نسل یا گروہ سے تعلق

رکھنے کے باوجود بھی اپنے گروہ کی نفی کرتے ہوئے اپنا تعلق کسی دوسرے گروہ سے جوڑتا ہے، تو بھی ٹھیک ہے۔ کیونکہ شناخت اور پہچان انسان کا اپنا ذاتی حق ہے۔ ان کی اپنی پسند اور انتخاب کا معاملہ ہے۔

کسی تیسرے فریق یا شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کی انتخاب (choice of identity) کی نفی کرے۔

حیاتیاتی تاریخ کی روشنی میں کوئی بھی نسل یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ ایک ہی نسل سے متعلق ہیں۔ ہزاروں سالوں کی اِس طویل اور ارتقائی سفر میں ہر نسلی گروہ میں دوسرے لوگ ضم ہوتے رہے ہیں اور مختلف اتحادیئے بنتے اور بگڑتے رہے ہیں۔ تاہم کسی قوم کی غالب اکثریت، ایک نمائندہ مرکزہ (necleus) اور ایک نمائندہ جین (gene) ضرور رکھتی ہے۔ اور یہی نمائندہ مرکزہ ایک مشترک کلچر کی تخلیق کرتا ہے۔ اور اس کلچرل گروہ کی تشکیل میں مجموعی معاشی اتحاد یا مشترک معاشی مفاد وہ اہم فیکٹر ہے جو انہیں ایک کلچرل اکائی کے طور پر دوسرے سے جوڑے رکھتا ہے۔

جبکہ دوسری طرف مجموعی روایت اور عوامی حافظہ براہوئی زبان کو "کُردگال" کے نام سے یاد کرتا ہے۔ 1909 کی میئر (Mayer) کی طبع شدہ English-Biluchi Dictionary میں بھی براہوئی زبان کو Kirgāl کہا گیا ہے (Mayer 1909:22) جہاں Kirdgāl کا "d" اغلاط کی مناسب تصحیح نہ ہونے کے باعث چھپنے سے رہ گیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ براہوئی لوگوں میں محض کُردوں کا ایک گروہ ضم ہونے کے باعث یہ تصور سامنے آیا ہے کہ براہوئی نسلی طور پر کرد ہیں ورنہ براہوئی نسلی طور پر کرد نہیں ہیں۔ براہوئی کرد ہیں یا نہیں ہیں۔ اِس سے قطع نظر یہ ایک مختصر گروہ کے ضم ہونے کے وجہ سے ایک پوری زبان کیونکر "کردگال" کے نام سے موسوم ہو سکتی ہے؟ بہر حال اِس روایت کے پیچھے کوئی تاریخی عوامل اور تعلق ضرور موجود رہی ہو گی۔

وگرنہ 1909 میں تو بلوچ اور براہوئی اس بحث اور احساس سے بھی واقف نہیں تھے کہ براہوئی زبان دراوڑی ہے یا نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس عہد میں براہوئی کو "کردگال" کے نام سے ریکارڈ کیا گیا ہے۔

اِسی طرح ''تاریخ مردوخ'' کے مصنف شیخ محمد مردوخ کردستانی بھی ''کُردگالی'' کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ کردگلی ایک قبیلہ ہے جو بلوچستان اور ہندوستان میں رہتے ہیں۔ اصل طائفہ براخوئی اِسی قبیلے سے تشکیل پاتا ہے۔ جو مغرب کی جانب ایران سے یہاں آباد ہوئے۔ (مردوخ؟:104)

لیکن اِس ضمن میں کہیں ایک جگہ ''تاریخ مردوخ'' پر تنقید کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ ''اِس کتاب کی بڑی کمزوری یہ ہے کہ اِس میں تاریخی حوالے پیش نہیں کیے گئے ہیں۔ اِس لیے اِسے کسی طور پر مستند تاریخی سرچشمہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ حالانکہ ''تاریخ مردوخ'' کے مندرجات میں جابجا حوالے اور ان کے صفحات نمبر دیئے گئے ہیں۔ اور اِس کتاب کے ابتدا میں 94 کے قریب معروف اور مستند عربی، فارسی، انگریزی تاریخی کتب اور ان کے ماخذ اور منابع کی کتابیات دی گئی ہے، جس سے استفادہ کیا گیا ہے۔

تاہم یہاں بنیادی سوال یہ ہے کہ آیت اللہ مردوخ کو بھلا براہوئی لوگوں کو کُرد قرار دینے میں کیا دلچسپی ہوسکتی تھی؟ ظاہر ہے کہ یقینی طور پر کسی تاریخی روایت کے حوالے سے اس نے یہ بات کی ہوگی۔ باالفرض اگر آیت اللہ مردوخ کی یہ بات غلط بھی ہے تو محض اِس بناپر پوری کتاب کو غیر مستند قرار دے کر اِس پر خط تنسیخ کھینچنے کا کیا جواز بنتا ہے۔

یونانی مورخین پٹولمی، ایرین (Arrian) ہیروڈوٹس اور سٹرابو (Strabo) کی تاریخ کتب میں ایک ہی صورتحال کے بارے میں مختلف نقطہ نگاہ ملتا ہے۔ کوئی کچھ کہتا ہے تو دوسرا کچھ اور کہتا ہے۔ مثلاً Strabo کے مطابق گدروشیا کی سرحدیں مغرب میں مکران اور مشرق میں سندھ تک ملتی ہیں جبکہ اِس کے برعکس Arrian گدروشیا کو صرف اندرونِ مکران کا حصّہ قرار دیتے ہیں۔ اِس طرح کی اور مثالیں بھی دی جاسکتی ہیں تاہم عرض یہ ہے کہ اِس تاریخی اختلاف کی بناپر کیا Arrian اور Strabo کی تمام تر تاریخ کو بیک جنبش قلم مسترد کیا جاسکتا ہے یا انہیں غیر مستند قرار دیا جاسکتا ہے؟

اِس ضمن میں اگرچہ بات تھوڑی سی طویل ہوگی ہے۔ تاہم میں ذاتی طور پر میر غوث بخش بزنجو کی اِس رائے سے مکمل اتفاق کرتا ہوں'' ممکن ہے کہ شروع میں بلوچوں کی زبان بھی موجودہ براہوئی تھی جو مرورِ ایام کے ساتھ موجودہ بلوچی زبان سے بدل گئی۔ کیونکہ

1- بلوچی زبان میں مجموعی طور پر ایک بڑے پیمانے پر ایک ایسا قدیم عنصر ملتا ہے۔ جو کہ مکمل طور پر ماقبل ایرانی (Pre-iranian) یا کہ غیر ایرانی (non-Iranian) ہے۔

2- بلوچوں کے متعدد نام قطعی طور پر ایرانی یا انڈو آریائی نہیں ہیں۔

3- بلوچوں کا کیلنڈر واضح طور پر غیر ایرانی ہے۔

4- بلوچوں کے ہفتوں کے نام مثلاً ''گنجی، جتی، مولم، شیکر، ساکم، سوبان جو کہ بالترتیب ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات کے معنوں میں مستعمل ہیں۔ سوائے جمعہ کے لیے بلوچی میں ''آدینگ'' مستعمل ہے جو فارسی کے ''آدینہ'' سے متعلق ہے۔ باقی تمام ہفتوں کے نام کسی بھی معلوم زبان سے تعلق نہیں رکھتے۔

5- سمندری اصطلاح (sea terms)، سمندری اطراف، سمندری متعلقات اور سمتوں (Directions) کے نام کسی بھی موجودہ زبان سے تعلق نہیں رکھتے۔

6- بلوچ اور براہوئی لوگوں کے بہت سے کلچرل پیٹرن (Patterns) اور اساطیر (Myths) سمیریوں سے ملتے جلتے ہیں۔

7- براہوئی کی طرح بلوچی اور دراوڑی میں بھی متعدد الفاظ مشترک ہیں۔ اِس کا مطلب یقیناً یہی ہے کہ بلوچ اور براہوئی ہر دونوں کہیں دراوڑیوں کے ساتھ ربط و تعلق میں رہے ہیں۔

8- بلوچی میں متعدد سمیری اور اکادی لسانی مطابقتیں ملتی ہیں۔

بہر حال یہ وہ صورتحال ہے کہ جس کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ بلوچ لوگوں کو انڈو ایرانی اثرات کے غلبہ کے نتیجے میں اپنی قدیم زبان سے محروم ہونا پڑا اور اس کی جگہ موجودہ بلوچی زبان لے لی۔ اگرچہ موجودہ بلوچی زبان ایران کے شمال مغربی خطے کی میڈین شاخ سے متعلق ہے اور کردی بھی میڈین زبان کی شاخ ہے۔ رچرڈ فرائے کے مطابق میدی لوگوں کے بارے میں یہ طے ہے کہ وہ اِس خطہ کے قدیم لوگ تھے اور ان میں کچھ ایرانی قبائل کا عنصر ضرور شامل ہوا ہے لیکن وہ ایرانیوں سے مختلف لوگ تھے۔ 2052 سے لیکر 2286 قبل مسیح تک پورے 234 سال تک عراق پر میڈین لوگوں کی حکومت قائم رہی۔ اگر میدی

آریا ہوتے تو عراق پر ان کی حکومت کیسے ممکن ہوتی کیونکہ آریا تو 1900 قبل مسیح کے لگ بھگ موجودہ ایران اور عراق کی طرف آئے تھے۔ جبکہ میدی لوگ اِس سے پہلے نہ صرف یہاں موجود ہیں بلکہ عراق پر ان کی حکومت بھی تاریخی طور پر ثابت ہے۔

رچرڈ فرائے کے مطابق مغربی ایران میں نئے آنے والے ایرانی، یہاں کے پہلے سے موجود مقامی آبادی کے ساتھ ربط و تعلق میں رہے ہیں جو بنیادی طور پر غیر انڈو یورپی اور غیر سامی لوگ تھے اور یہ لوگ قدیم کاکیشیائی زبان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور میڈ بنیادی طور پر ایرانی نہیں تھے بلکہ یہاں کے مقامی لوگ تھے۔ جس پر ایرانیوں کی آمد کے باعث ایرانی اثرات غالب آ گئے۔

اِس کے علاوہ دوسری طرف براہوئی وجہ تسمیہ کے بارے میں کہیں لکھا گیا ہے کہ "326-325 قبل مسیح میں سکندر اعظم جب بلوچستان کے ساحلی علاقوں سے گزرا تو یہاں کے لوگوں سے اس کا آمنا سامنا ہوا۔ اور یونانی مورخین خصوصاً ہیرڈوٹس نے انہیں پاریکانوئی کا نام دیا۔ اور پاریکانوئی براہوئی لوگوں کے لئے مستعمل ہوا ہے۔"

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہیروڈوٹس نے انہیں پاریکانوئی کی بجائے پاریکانی (Paricians) لکھا ہے۔ (Herodotus VII,68) جبکہ اِس کے برعکس ہیروڈوٹس نے Paraitkene (جنہیں Paractacene بھی کہا جاتا رہا ہے) لوگوں کو اپنی تاریخ میں Paraitakenoi لکھا ہے۔ (Herodotus 1.101) اور ان لوگوں کو میدوں کے چھ قبیلوں میں سے ایک قبیلہ بتایا ہے۔ ہیروڈوٹس کے مطابق 450 قبل مسیح میں یہ لوگ شمال مغربی فارس میں آباد تھے اور Deiokes نامی میدی حکمران اُن پر حکومت کرتا تھا۔ بعد میں کچھ عرصہ کے لئے یہ لوگ تاریخی حوالوں میں غائب رہے پھر پہلی صدی عیسوی کے ابتدا میں سیستان میں ان کا وجود ملتا ہے۔ Tandon کے مطابق اِس قبیلہ نے مغربی ایران سے سیستان اور وادی سندھ کی طرف ہجرت کی۔

بہر حال پاریکانی سکندر اعظم کے حملے سے کوئی 275 سال پہلے، چھ سو قبل مسیح میں شاید میڈین سلطنت کے ماتحت گدروشیا میں دوسرے قبائل کے ساتھ موجود تھے۔ اور ان کے مغرب کی جانب یوتی (youtian) یعنی موجودہ ہوت لوگ آباد تھے۔

بہر حال ہیروڈوٹس نے انہیں پاریکانوئی لکھا یا نہیں لکھا اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا لیکن اہم سوال یہ ہے کہ کس نے کب اور کیونکر پاریکانی لفظ کو براہوئی لوگوں سے منسوب کیا۔ اس کی وضاحت نہیں ملتی۔ جبکہ دوسری طرف گدروشیا میں گدروشی قبیلہ کے علاوہ یہاں اریتائی، رھمانائی، پروتائی سمیت ہنگول دریا کے مغرب میں پسی رائی (Pasirae) رہتے تھے۔ جبکہ مکران کے ساحلی علاقوں میں اچتائیوفگی، عربی (Arabi) یا عربی تائی (Arabitai) رہتے تھے۔

پاریکانی کے تذکرہ کے بعد براہوئی کی وجہ تسمیہ کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ "آریائی حملوں کے بعد دراوڑی کا وہ گروہ جو جنوبی ہندوستان اور سری لنکا منتقل ہو گیا۔ اُس نے اپنے رشتہ دار پاریکانوئی لوگوں کو وڑاکوہی (یعنی شمال کوہستانی) کہا۔ اور یہ وڑاکوہی بعد میں براخوئی اور پھر براہوئی کی صورت میں سامنے آیا" آریاؤں کے حملے کے بارے میں پورے وثوق سے تو کچھ کہا نہیں جاسکتا مگر کچھ محققین محض یہ قیاس کرتے ہیں کہ 1600 قبل مسیح کے لگ بھگ بلوچستان اور سندھ پر آریا حملہ آور ہوئے اور اِس یلغار کے نتیجے میں دراوڑی لوگ جنوبی ہندوستان کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور براہوئی لوگ وسطی بلوچستان کے پہاڑوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ

دراوڑیوں نے 1600 قبل مسیح کے لگ بھگ یہاں سے جاتے ہوئے اپنے پاریکانوئی رشتہ داروں کو وڑاکوہی (یعنی شمال کوہستانی) کہا۔ اِس طرح اِس کے بعد وہ پاریکانوئی کی بجائے "وڑاکوہی" کے نام سے تاریخ میں مشہور ہوئے۔ تو سوال یہ ہے کہ ایک ہزار سال بعد بھی پاریکانی لوگ میدی سلطنت کے ماتحت "وڑاکوہی" کی بجائے پاریکانی ہی کے نام سے موجود تھے۔ سکندر اعظم کے حملے کے وقت بھی کوئی تیرہ سو سال گذر جانے کے بعد بھی یہ لوگ "پاریکانی" کے نام سے گدروشیا میں موجود تھے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پاریکانی لوگ موجودہ عہد میں بھی ایک تسلسل کے طور پر بلاشبہ پرکانی قبیلہ کے نام سے اپنا وجود رکھتی ہے۔

یہاں اِس ساری معروضیات کا مقصد قطعی طور پر نہ تو بلوچ اور براہوئی کو ہم نسل ثابت کرنا ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایک خطہ میں ہزاروں برسوں سے ایک ساتھ رہنے والے لوگ اپنے معاشی اتحاد کی وجہ سے خود بخود ایک وحدت اور اکائی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ایک مشترکہ کلچر اور مشترکہ شناخت کی تشکیل کرتے ہیں۔ تاریخ کے ایک طویل ارتقائی سفر کے نتیجے میں براہوئی اور بلوچوں نے مل کر ایک مشترکہ کلچر تخلیق کی ہے۔ یہی ایک بات اُن کے ہم نسل ہونے کے لئے بھی کافی ہے اور ہم نسل نہ ہونے کے لئے بھی کافی ہے۔

ویسے بھی شروع ہی سے براہوئی اور بلوچ قبائل کی یہ ثقافتی دانش مندی رہی ہے کہ اپنی قبائلی طاقت کو بڑھانے اور اسے مستحکم رکھنے کی خاطر کوئی بھی غیر قبیلہ کسی بھی وقت بلوچ اور براہوئی کی نفع ونقصان میں شریک ہونے کی بنا پر اُن کی اتحاد میں شامل ہو سکتا تھا، جسے وہ ہڈ پر عنگ اور ہڈ پر وشی (bone breaking) کہتے ہیں۔

اِسی طرح اگر دوسری طرف دیکھا جائے تو سندھ میں جا کر بسنے والے بلوچ یا براہوئی نسلی طور پر سندھی نہ ہونے کے باوجود اُسی سندھ کلچر کا حصّہ ہیں۔ بلوچستان سے کہیں زیادہ اُن کی وابستگیاں، ان کی شناخت اُسی خطہ کے ساتھ جڑ چکی ہیں بلکہ یہاں تک کہ براہوئی لوگوں کے آباؤ واجداد اگر موہنجوداڑو کے اولین بنیاد گذاروں میں سے ہیں تب بھی موجودہ عہد میں سندھ میں رہنے والے براہوئی لوگوں کو Premordial یعنی دھرتی کے ابتدائی وارث کے شناخت کے طور پر نہیں بلکہ Constructal بنیادوں پر سندھی شناخت کے تناظر میں میں دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ یعنی اِسی طرح ڈوگر، بھٹی یا کھوکھر جو سندھ میں رہتے ہیں وہ سندھی کلچر کا حصّہ بن چکے ہیں اور پنجاب میں بسنے والے ڈوگر، بھٹی یا کھوکر پنجاب کلچر کا حصّہ ہیں۔

بہر حال نہ تو کسی کو کچھ ثابت کرنا ہے اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ ویسے بھی دراوڑی اور آریا ہر دونوں یک نسلی (homogeneous) ہونے سے کہیں زیادہ ایک کلچرل گروہ ہیں جس میں مختلف

نسلوں کے لوگ ضم ہو گئے ہیں۔ اور یہ کہ نہ تو کسی کا دراوڑی ہونے میں کوئی قباحت ہے اور نہ ہی کسی کا آریا ہونے میں کوئی مضائقہ ہے۔ جس طرح سے اگر آریا لوگ مقدس اور محترم ہیں تو دوسری طرف دراوڑی لوگ بھی اُسی طرح اُتنے ہی مقدس اور محترم ہیں۔ بلکہ دنیا بھر کی تمام قومیں، تمام لوگ، سب ہی زبانیں اور سب ہی کلچر قابلِ احترام اور مقدس ہیں۔ کوئی بھی قوم کوئی بھی زبان چھوٹی یا بڑی نہیں ہے۔ سب ہی قومیں سب ہی زبانیں بڑی اور عالیشان ہیں۔ اِس ثقافتی توانائی اور تنوع (diversity) پر بلاشبہ فخر کرنا چاہیے اور ہزاروں سالوں پر مشتمل مختلف زبانوں کی دانش (wisdom) سے استفادہ کرنا چاہیے۔

اگرچہ اصولی طور پر ہونا تو یہی چاہیے تھا کہ ان گذارشات کے بعد ہم اپنی بات یہیں پر ختم کر لیتے اور اِس کے بعد مزید کسی بات کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ تاہم یہاں تین مختلف جینیاتی (genetic) مطالعے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں جو بلوچ اور براہوئی کی جینیاتی قربت اور مطابقت کی تائید کرتے ہیں۔

جینیاتی رپورٹیں

1. Molecular analysis of HLA allele frequencies and Haplotypes in Baloch of Iran compared with related population of Pakistan.

اِس رپورٹ کے مطابق" ایرانی بلوچوں اور پاکستان کے دوسرے چھ نسلی گروہوں کے باہمی رشتہ و تعلق جو کہ نقشہ نمبر 1 میں دکھایا گیا ہے۔ جیسے کہ اِس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایران کے بلوچ، پاکستان کے بلوچ اور براہوئی لوگوں سے انتہائی قربت رکھتے ہیں۔ اور یہ تینوں گروہ، پاکستان کے دوسرے نسلی گروہوں سے واضح طور پر علیحدہ ہیں۔ اور یہ نتائج نقشہ نمبر 2 کے حوالے سے واضح ہیں۔" (P.585)

"یہ نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ ایران کے بلوچ، پاکستان کے بلوچ اور براہوئی لوگوں سے انتہائی قریب ہیں۔ جیسا کہ نقشہ نمبر 1 میں دکھایا گیا ہے۔ یہ تینوں گروہ Phylogentic شجرہ کے ایک ہی گروہ

سے تعلق رکھتے ہیں۔ نقشہ نمبر 2 کے تجزیاتی نتائج بھی اِس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ براہوئی اور پاکستان کے بلوچ ایک دوسرے کے بہت ہی قریب ہیں اور یہ دونوں پاکستان کے جنوب مغرب میں صوبہ بلوچستان میں رہتے ہیں کہ جس کی سرحدیں ایرانی بلوچستان کے صوبہ سے منسلک ہیں۔ (دیکھئے نقشہ نمبر 3)

اگرچہ یہ نتائج ایرانی بلوچ اور پاکستانی بلوچوں کے درمیان بہت ہی قربت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ تاہم ان میں کچھ فرق بھی ہے اور شاید ان میں یہ فرق دوسرے ذیلی آبادیوں کی خلط ملط ہونے کی وجہ سے ان میں در آیا ہے۔" (P.587)

2. HLA Polymorphism in Six ehnic groups from Pakistan

خلاصہ: پاکستان کے چھ نسلی گروہوں بلوچ، براہوئی، سندھی، بروشو، کلاشا اور پٹھان کے HLA Polymorphism کے نتائج سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بلوچ اور براہوئی آپس میں انتہائی قربت رکھتے ہیں جبکہ سندھی اپنے ہمسایہ بلوچ اور براہوئی لوگوں کی نسبت پٹھان اور بروشو آبادی سے زیادہ قریب ہیں۔ اور یہ بات پاکستان کے شمالی اور جنوبی آبادی کی مخلوط صورتحال کی نشاندہی کرتی ہے، جہاں یہ آپس میں خلط ملط ہوئے ہیں۔ پاکستان کی آبادی میں تین لوکس ہیپلوٹائپ (Three-Locus haplotype) پائے گئے ہیں جو کہ کاکیشیائی اور مشرقی (oriental) آبادی کے اثرات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پاکستان کے نسلی گروہوں میں خاص نوعیت کی اورینٹل ھیپلو ٹائپ کی موجودگی ممکن ہے برصغیر پاک وہند میں منگول حملہ آوروں کی باقیات کا نتیجہ ہوں۔

براہوئی وہ واحد دراوڑی زبان ہے جو پاکستان میں بولی جاتی ہے۔ جس طرح کہ خیال کیا جاتا ہے کہ براہوئی لوگ وادی سندھ کے اصلی باشندوں کے اخلاف میں سے ہیں۔ تاہم بلوچ (غیر دراوڑی) اور براہوئی (دراوڑی) دونوں باہم ہم جمعیت ہیں۔ اور یہ ہم گروہی اس بات کو مزید تقویت دیتی ہے کہ مائیکرو گرافک مطالعہ میں زبان اور جین (gene) ایک دوسرے سے ہم واسطہ و ہم وابستہ نہیں ہیں۔ جنوبی سندھی آبادی کا شمالی پٹھان آبادی سے جتھابندی غیر متوقع ہے۔ تاہم پٹھان اور سندھی آبادی ایسے خطوں میں

رہتی ہے جہاں آریا، یونانی، ایرانی اور عرب حملوں کے نتیجے میں آبادی نسلی طور پر مخلوط ہوئی ہے۔ اور یہ مشترک اخلافی سطح اور صورتحال یہاں نظر آتی ہے۔ اور یہ اِس دعویٰ کی نفی کرتا ہے کہ پٹھان یک نسلی اسلاف سے متعلق ہیں۔

بلوچ اور پٹھان سامی نسل سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن یہودیوں سے تقابل کے نتیجے میں وہ کسی بھی یہودی گروہ سے جینیاتی رشتہ نہیں رکھتے"

یہاں اِس رپورٹ میں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک زبان بولنے والے نسلی طور پر بھی اُسی گروہ سے متعلق ہوں۔ یعنی دراوڑی زبان سے چند مطابقت کی بناپر براہوئی لوگوں کی زبان تو دراوڑی سے مماثلت رکھتی ہے۔ لیکن زبان کے اِس اختلاف کے باوجود براہوئی لوگ، بلوچ لوگوں کے ساتھ جینیاتی جتھابندی کرتے ہیں۔

3. Southwest Asian mtDNA Phylogeography

اِس رپورٹ میں Correlation of Genes and Languages in the Southwestern Asian Corridor کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔۔۔ کہ دوسرا الگ تھلگ لسانی گروہ براہوئی آبادی ہے۔ یہ وسطی بلوچستان میں رہتے ہیں جو کہ ہندوستان سے باہر دراوڑی بولنے والوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تاریخی ریکارڈ انہیں مغربی ایشیا کے ترکو۔ ایرانی قبائل سے منتھی کرتے ہیں (Huges Buller 1991)۔ موجود عہد میں دراوڑی زبان جنوبی ہندوستان اور سری لنکا میں بولی جاتی ہے۔ جبکہ میک الپن (McAlpin 1974,1981) کی پروٹو عیلامی۔ دراوڑی مفروضہ دراوڑیوں کو ایران کے صوبہ عیلام سے متعلق گردانتے ہیں۔

براہوئی آبادی مغربی یورو ایشیائی mtDNA کی اعلیٰ شرح 55 فیصد سے متصف ہے اور اِس خطہ کی ہپلو ایم گروپ کی کمتر شرح اکیس فیصد ہے۔ جبکہ اِس کے برعکس ہندوستان کے دراوڑی بولنے والے گروہ میں یہ مشترکہ طور پر 61 فیصد ہے۔ جیسے کہ پی سی اول PC1 (تصویر نمبر 6) میں دکھایا گیا ہے کہ

براہوئی لوگ ایران اور وادی سندھ کی آبادیوں کے درمیان گجراتی لوگوں سے بعید جبکہ دراوڑی زبان بولنے والے ہندوستانی گروہوں سے بعید تر پوزیشن کے حامل ہیں۔ (نتائج دکھائے نہیں گئے) مشاہدات اِس امکان کو خارج کرتے ہیں کہ بلوچستان میں دراوڑی لوگوں کا وجود ہندوستان سے کسی دراوڑی بولنے والوں کے حالیہ حملوں کا نتیجہ ہوں۔

اور یہ کہ براہوئی لوگوں کی مادرانہ جین پول (gene pool) جنوب مغربی ایشیائی کوریڈور کے انڈوایرانی زبان بولنے والوں کی جین پول سے مماثلت ومشابہت رکھتی ہے۔

تاہم موجودہ براہوئی آبادی، ہندوستان کے کسی قدیم بولنے والوں کی نمائندگی کرسکتی تھی کہ جو پاکستان میں آکر دوبارہ آباد ہوئی اور مقامی آبادی سے مخلوط ہوگئی، لیکن تاریخی شواہد اِس مفروضہ کی تائید نہیں کرتے۔

اس لیے یہ ظاہر کرتی ہے کہ براہوئی لوگ وسیع وعریض دراوڑی بولنے والے خطے کی وہ آخری شمالی باقیات ہیں۔ جو آریاؤں کی آمد سے پہلے یہاں آباد تھے۔ اور یہ پروٹو عیلامی۔ دراوڑی مفروضہ کو تقویت دیتی ہے۔(McAlpin 1974,1981)"

یہاں اِس رپورٹ میں براہوئی اور دراوڑی لسانی حوالے سے براہوئی لوگوں کے بارے میں حسب سابق اُسی نام نہاد مفروضہ کی جانب اشارہ کیا گیا ہے کہ براہوئی لوگ دراوڑیوں کی وہ شمالی باقیات ہیں جو کہ آریاؤں کے حملے سے پہلے یہاں آباد تھے اور بقیہ دراوڑی جنوبی ہندوستان کی طرف منتقل ہوگئے۔ تاہم mtDNA کے مشاہدات تو واضح اور غیر متنازعہ ہیں کہ براہوئی لوگوں کی مادرانہ جین پول گجراتی اور دراوڑی لوگوں کے برعکس جنوب مغربی ایشیائی پٹی کے انڈوایرانی بولنے والے لوگوں سے مطابقت اور مشابہت رکھتی ہے۔

تاہم اِس کے برعکس بلاخ (Bloch 1924:1-21)، ایمنیو (Emeneau 1962:27) ہاک (Hock 1975:88)، ایلفنبئین (Elfenbein 1987:229) اور کرشنا مورتی (Krishnamurti 2003:175-176) لسانی شواہد کی روشنی میں وسطی ہندوستان سے بلوچستان کی

طرف براہوئی لوگوں کی آمد کو آٹھویں صدی کے بعد کا زمانہ قرار دیتے ہیں۔ (جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے اور اس نقطہ نگاہ کے بارے میں پچھلے صفحات میں اس کی وضاحت کی گئی ہے)

کرشنا مورتی شمالی دراوڑی گروہ کی صوتیاتی مطابقتوں کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شمالی دراوڑی گروہ (کرخ، مالٹو اور براہوئی) کی زبانیں اوپری اگلے واول کے علاوہ دوسرے تمام واول سے پہلے کے پروٹو دراوڑی -K* کو -x اور -q سے بدلتے ہیں اور اوپری واول (high vowel) سے پہلے پروٹو دراوڑی -C* کو غشائی -K سے بدلتے ہیں۔

جبکہ ان میں دوسرا مشترک اختراع پروٹو دراوڑی -w* کا -b سے بدلنا ہے۔ جو غالباً ان کے ہمسایہ مشرقی انڈوآریائی اثرات کی وجہ سے ہے۔ یہ صوتی تبدیلی براہوئی کے اصل مرزبوم کی غمازی کرتا ہے۔ کیونکہ مغربی انڈوآریائی زبانوں (کشمیری، سندھی، لہندا، پنجابی، گجراتی، مراٹھی) نے مشرقی انڈوآریائی -v* کو -b سے بدلنے میں اشتراک نہیں کیا۔

یہ صوتی جدت طرازی یا اختراع ظاہر کرتی ہے کہ براہوئی بولنے والے لوگوں نے آٹھویں صدی عیسوی کے لگ بھگ اِسی صوتی تبدیلی کے وقوع پذیر ہونے کے بعد مشرقی ہندوستان کو چھوڑا، جہاں وہ کرخ اور مالٹو بولنے والے لوگوں کے ساتھ رہ رہے تھے۔ جس طرح سے بہت سے سکالر یہ خیال کرتے ہیں کہ براہوئی، پیچھے رہ جانے والے وہ اولین دراوڑی گروہ ہے، جب پروٹو دراوڑی بولنے والے شمال مغرب کی جانب سے ہندوستان میں داخل ہوئے، یہ انتہائی قیاس آرائی پر مبنی ہے کیونکہ براہوئی زبان میں کسی قسم کے قدیم خصوصیات نہیں ملتے۔ صوتیاتی اور گرائمر کے اعتبار سے قدیم ترین خصوصیات جنوبی گروہ کی زبانوں میں محفوظ ہیں (Krishnamurti 2003:175-176) اس ضمن میں کرشنا مورتی لکھتے ہیں کہ

Many Scholar think that Brahui is the first column of speakers left behind when the Proto-Dravidian speakers entered India from the northwest. This is highly speculative, since Brahui does not preserve any archaic features. The oldest Dravidian features in phonology and grammer are preserved in the Southern group of languages. (Krishnamurti 2003:176)

بہر حال یہ وہ لسانی صورتحال ہے کہ جس کی بناپر ماہرین لسانیات کے مطابق براہوئی لوگوں کو دراوڑیوں کا پہلا گروہ اِس لیے قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ اس میں کسی قسم کی پروٹو دراوڑی خصوصیات اور قدیم خدوخال نہیں ملتے۔ اِسی طرح وہ دوسری طرف کرخ، مالٹو اور براہوئی میں موجود نمایاں مشترکہ اختراعات اور مطابقتوں کی نفی بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ اِس طرح سے پروٹو دراوڑی سے ان کی مختلف صوتیاتی تبدیلیوں کی بیشتر مطابقتیں مثلاً پروٹو دراوڑی-K* کا-x اور-q سے بدلنے، پروٹو دراوڑی-C* کا-K سے بدلنے اور پروٹو دراوڑی-V* کا-b سے بدلنے اور اِس طرح کی دیگر لسانی اصول وضوابط اپنا جواز برقرار نہ رکھ سکیں گی۔ بہر حال جن مشابہت کی بنیاد پر جو مفروضے بنائے گئے وہ کسی چوکھٹ میں فٹ ہوتے نظر نہیں آتے۔McAlpin بھی ان مفروضوں کو مسترد کرتے ہیں۔(McAlpin 2003:523)

اِس گنجلک صورتحال کو سلجھانے کا واحد اور ممکنہ حل یہی تھا اور یہی ہے کہ براہوئی اور دراوڑی میں جتنی تعلق ہے اُس کو اُسی تناظر میں دیکھا جائے۔McAlpin کا حالیہ ''براہوئی اور ذاگروسی مفروضہ'' اِسی جانب ایک اہم قدم ہے جہاں وہ براہوئی کو دراوڑی گروہ سے منسلک کرنے کی بجائے اُس کی تعلق کو پروٹو عیلامی شاخ سے جوڑتے نظر آتے ہیں۔(McAlpin 2015:551-568)

کیونکہ براہوئی زبان، دراوڑی زبانوں کی مجوزہ صوتی اصول وضوابط اور مفروضوں پر پورا اُترتی نظر نہیں آتی۔

اِسی طرح Southworth بھی اپنے مضمون Rice in Dravidian میں دراوڑی، عیلامی اور براہوئی الفاظ کی اشتقاقی صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے McAlpin کی اِس موقف کی تائید کرتے ہوئے براہوئی کو دراوڑی گروہ سے خارج کرتے ہیں۔ وہ اس ضمن میں لکھتے ہیں۔

Dravidian is divided into two main branches (see Fig 2): North Dravidian, Consisting of tow languages, Kurux and Malto and Peninsular Dravidian.

Brahui formerly considered a Dravidian language, has now been shown to be more closely related to Elamite. (Southworth 2012:142)

سواستیکا

سواستیکا کا نشان عام طور پر خوش بختی ، بھلائی اور فتح کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مہر گڑھ کے ظروف پر یہ نشان ملا ہے۔ تاہم یہ نہایت ہی وسیع الاستعمال علامت ہے۔ یورپ کی جدید حجری دور 6000-5000 قبل مسیح میں یہ ونچا سکرپٹ (Vinča Script) میں ملتا ہے۔

شمال مغربی بلغاریہ میں التمر (Altimir) کے گاؤں میں کھدائی کے دوران ایک مٹی کے برتن پر یہ نشان نقش کیا ہوا ملا ہے، جو پانچ ہزار قبل مسیح کا ہے۔

اِسی طرح 5ہزار قبل مسیح کے ابتدائی عہد میں قبل سمیری ظروف پر بھی یہ نشان ملا ہے۔ ایک بڑے عرصہ تک غائب ہونے کے بعد یہ نشان ایشیائے کوچک کے حطی قوم میں ملا ہے۔ پھر ایک بار غائب ہونے کے بعد دوبارہ یہ ٹرائے کے شہر میں مستعمل ہوتے نظر آتا ہے۔

1908 میں قدیم حجری دور سے وابستہ سواستیکا کا یہ نشان روس کے سرحد کے قریب میزین (Mezin) نامی مقام پر ملا ہے، جو اب یوکرائن کے نیشنل میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔ یہ نشان ایک پرندے کو سواستیکا کے طرز پر ہاتھی کے دانت پر نقش کیا گیا ہے۔ ریڈیو کاربن کے ذریعے اس کی قدامت کو 10ہزار قبل مسیح سے لے کر 12ہزار قبل مسیح تسلیم کر لیا گیا ہے۔

حالتوں کے نشانیے (Case markers)

دراوڑی	براہوئی
مفعولی: -ay , -vn	-e
معفول ثانی:-nkk	-e
اضافی:-i / -a	-na, -a
	(براہوئی میں a-صرف دو ضمائر متکلم اور حاضر کے علاوہ کہیں اور استعمال نہیں ہوتا)
اوزاری۔ معیتی:ān / āl	aṭ
مکانی:-in / -il	ai
اوزاری۔ جری (گونڈی):-āl	جری – تقابلی:-ān

سمیری: حروف عطف(conjuctions)

na: برائے، کے لئے، خاطر، واسطے	na
ina:از، سے (اکادی:ina موجودہ عربیan)	ān
Ši: میں، اندر میں	ṭi
teš:ساتھ	tud(پشتو:تت)
itti:ساتھ (کادی:itti،išši)	aṭ(مثلاً کلٹ اٹ:لاٹھی سے، لاٹھی کے ساتھ)

اکادی	براہوئی
Ina: میں،از،سے(موجودہ عربی:an)	ān
Ki:(قیمت)کے لئے،کی وجہ،برائے	ki(برائے،خاطر،کے لیے)
مثلاً َ: Akkadattu :"اکادی میں"	aṭi(اکادی ٹی:اکادی میں)
مثلاً َdannati "طاقت سے،زور سے"	ạt(طاقت اَٹ:طاقت سے)
(Dann:طاقت)	

کتابیات

(اَ) اشتقاقی لغت*

R.L Turner; A comparative dictionary of the Indo-Aryan language, London 1966. — CDIAL

T.Burrow and M.B.Emenea; Dravidian Etymological Dictionary Oxford 1961. — DED

id; A Dravidian Etymological Dictionary, Oxford 1968. — DEDS

id; A Dravidian Etymological Dictionary (revised Edition) 1984. Aviable online at http:dsal.uchicago.edu/dictionaries/burrow — DEDRS

M. Mayrhofer; Kurzgefasstes etymologisches worterbuch des Altindischen, 1, Heidelberg 1956. — KEWA1

(ب)لغت، فرہنگ

Denys Bray; The Brahui language Vol.2, Brahui Academy Quetta 1978(Frist Published in 1934) — Bray

Johnny Cheung; Etymological Dictionary of Iranian verb, vol.2 Brill, Leiden, Boston 2007. — Cheung

Ronald L. Trail and Gregory R. Cooper; Kalasha Dictionary-with English and Urdu, Sil and NIPS. Q.A.U. Islamabad 1999. — KD

D.N.MackenZie; A Concise Pahlavi Dictionary, London 1971(reprintert 1986) — MackenZie

T.J.L.Mayer; English-Biluchi Dictionary, Sheikh Mubarik Ali Publishers and Booksellers, Lahore 1975(First Published in 1909)	Mayer
M.Aqil Khan Mengal; A Persian-Pahlavi, Balochi Vocabulary Vol.1(A-C)Balochi Academy Quetta 1990.	Mengal
Adriano V.Rossi; Iranian Lexical Element in Brahui, Naples, 1979.	Rossi

*اشتقاقی لُغت کا ایٹم نمبر جبکہ بقیہ لُغت اور فرہنگ وغیرہ کا صفحہ نمبر بطور حوالہ دیا گیا ہے۔

ابراہیم پور ا	دکتر محمد تقی ابراہیم پور :واژنامہ کردی۔ فارسی، انتشارات تقنوس تہران، 1373
ابراہیم پورب	دکتر محمد تقی ابراہیم پور :واژنامہ فارسی۔ کردی، انتشارات تقنوس تہران، 1373
اثیر	عبدالقادر شاہوانی اثیر: براہوئی اُردو لغت، براہوئی اکیڈمی پاکستان کوئٹہ، 1995
اصغر	راجہ راجیسور اؤاصغر: ہندی اُردو لغت: مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 1998
انصاراللہ	ڈاکٹر محمد انصار اللہ : سنسکرت اُردو لغت ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ، 1993
بروشسکی۔اُردو لغت	مولفہ؛ بروشسکی ریسرچ اکیڈمی : بروشسکی۔ اُردو لغت (جلد اوّل) شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ، جامعہ کراچی، 2006
بلوچ	ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان :سندھی۔ اُردو لغت، سندھ یونیورسٹی حیدرآباد، 1959

حسن علی حسن : حسن اللغات فارسی۔اُردو،اورینٹل بک سوسائٹی،لاہور؟

خٹک حاجی پردل خان خٹک : پشتو،اُردو لغت، پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی،1990

دشتی جان محمد دشتی: بلوچی لبزبلد، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ،2015

رگام شے رگام : بتل، گوئشتن ءُگال بند، بلوچی اکیڈمی کوئٹہ،2012

ضیا محمد امین ضیا : شنا۔اُردو لغت، ضیا پبلیکیشنز، گلیت،2010

فیروز الحاج مولوی فیروزالدین : فیروز اللغات اُردو جامع، فیروز سنٹر لاہور؟

لغات عربی پاپولر لغات: عربی۔اُردو،اورینٹل بک سوسائٹی،لاہور؟

مہند محمد گل مہند : پشتو سیند، دساپی دپشتو خیر نواد پر اختیار مرکز، پشاور1382

محمود زھی موسیٰ محمود زھی : واژہ نامہ ریشہ شناسانہ بلوچی M.Phil غیر مطبوعہ مقالہ، دانشگاہ شیراز1991

نقوی دکتر سید علی رضا نقوی: فرہنگ جامع فارسی بہ انگلیسی واُردو، نیشل بُک فاؤنڈیشن اسلام آباد1994

(ج) : قواعد، بول چال ودیگر مضامین

Al-Toma 1966 Salih J.Al-Joma; Some Phonological features of classical Arabic and Irqi Arabic, in: Shahidullah Presentation Vol, Pakistani linguistic Series-vii,(ed.Anwar S.Dil) linguistic Research group of Pakistan , Lahore 1966.

Baart 1999 Joan L.G Baart; A Sketch of Kalam Kohistani Grammer, NIPS and sil, Islamabad 1999.

Joan L.G.Baart; A Sketch of Kalam Kohistani Grammer , sil and NIPS Islamabad 1999b.	Baart 1999b
PeterC Backstorm and Carla F.Roddlof ; Sociolinguistic surey of Northern Pakistan; languages of Northern Areas Vol.2, NIPS and sil Islamabad 1992,2000.	Backstorm 1992,2000
Herman Berger; Remarks on Shina loans in Burushaski Series-VII,(ed. Anwar S.Dil) linguistic Research group of Paksitan, Lahore 1966.	Berger 1966
Vaclav Blažek; Dravidian Numerals, Journal of Language Relationship, Bonpocbi ЯBbikoBore PoACTBa.1, PP.69-80	Blažek 2009
Jules Bloch; "Sanskrit et Dravidian" Bulletion de la Societe de lingustique de Paris, No.76 ,PP.1-21, 1924.	Bloch 1924
D.DeS. Bray ; The Brahui Language, Part 1. Introduction and Grammer, Brahui Academy Quetta 1977. (First Published 1909)	Bray 1977
T.Burrow; Dravidian studies III: The development of initial k- in Dravidian. BSOAS11.2 :328-56,1943.	Burrow 1943
Robert Caldwell; A comparative Grammer of Dravidian or South Indian family of languages, Madras 1961 (1913 3rd edn revised and edited	Caldwell 1961

by J.L.Wyatt and T.Rama Krishna Pillai; reprinted) 1961.

M.L.Dames; A Text Book of the Balochi language, Lahore,1891. Dames 1891

Michel Danino; A Dravido-Harappan Connection? The issue of Methodolgy, Paper Presented at the International symposium on Indus civilization and Tamil Language 2007. Organized by the Department of Archaeology, Government of Tamil Nadu the Department of Ancient History and Archaeology, University of Madras, Chennai 15-16 Feb 2007. Danino 2007

Kendall D. Decker; Languages of Chitral , Vol.5, Sil and. NiPS. Q.A.U.Islamabad 1992, 2004. Decker 1992,2004

R.M.W.Dixon; The language of Australian, Cambridge University Press London,1980. Dixon 1980

Jahanshah Derkhshani, Some Earlisest traces of the Aryan: Evidence from the 4th and 3rd Millennium B.C, in: Iran and Cauasus, Vol.5 Derkhshani 2001

Naseer Dashti, The Baloch and Balochistan, Trafford Publishing, USA 2012. Dashti 2012

J.Elfenbein; "A Peripuls of the Brahui Problems" Studia Indo-Iranica, No.16.2.1987.	Elfenbein 1987
J.Elfenbein; Brahui Phonology. In Alan kaye(ed) Phonologies of Asia and Africa, Winona Lake, Indiana:Eisenbrauns 1997.	Elfenbein 1997
Ainsile T.Embree and others(Eds); "Dravidian" In Encyclopedia of Asian History Vo.1, Collier Macmillan Publishers, London, 1988.	Embree 1988
M.B.Emeneau; Brahui and Dravidian comparative Grammer, university of California Publications in Linguistics , Vol.27. Uni. of California Press 1962.	Emeneau 1962
M.B.Emeneau; language and linguistic Area. Ed.Anwar S.Dil Stanford: Stanford University Press, 1980.	Emeneau 1980
M.B.Emeneau; Dravidian studies: selected papers. Delhi Motilal Banarsidass 1994.	Emeneau 1994
W.A.Fairservis; The Harappan Civilization and the Regveda in M.Witzel(ed) Inside the text Beyond the texts. New approaches to the study of the Vedas. (Harvard Oriental series, opera Minora2) Cambridge 1997.	Fairservis 1997
Daniel G.Hallberg; Pashto, waneci, Ormurti Socioliguistic survey of	Hallberg 1992

Northern Pakistan Vol.4, Sil and NIPS. Q.A.U Islamabad 1992.	
Daniel G.Hallberg and Calinda E.Hallberg; Indus Kohistani ; A Preliminary Phonological Analysis, Sil and NIPS Q.A.U Islamabad 1999.	Hallberg 1999
J.Hansman; A periplus of Magan and Meluhha, Bulletin of the school of Oriental and African Studies, University London, Vol.36.No.3(1973)	Hansman 1973
Herodotus; History, Translated by George Rawlinson, 1858-60, (Written 440 B.C)	Herodotus
Hans Heirich Hock; Substartum influence on (Rig-vedic) Sanskrit? Studies in the linguistic science, Vol.5, No.2 1975.	Hock 1975
Wenger Ilse ; Introduction to Hurrian Language, Berlin 1999.	Ilse 1999
Bhadriraju Krishnamurti; Dravidian nasals in Brahvi : in Agesthialingom and Kurmarswami Raja(eds),65-75,1969.	Kirshnamurti 1969
Bhadriraju Krishnamurti; The Dravidian language, Cambridge University press, New York 2003.	Krishnamurti 2003
F.B.T.Kuiper; Aryans in the Rigveda, Amsterdam-Atlanta: Rodopi B.V.1991.	Kuiper 1991

G.A.Grierson ; Linguistic survey of India, Vol.V, Calcutta: Govt. of India , Central Publishing branch 1915.	LSI 1915
Colin P.Masica; Defining A Linguistic Area, DC Publishers New Delhi 2005 (First Published in 1976)	Masica 2005
David W.McAlpin; Toward Proto-Elamo-Dravidian, No.1 Linguistic Society of Amrica, 1974.	McAlpin 1974
David W.McAlpin; Velars, uvulars, and the North Dravidian Hypothesis, JAOS, Vol. 123.No.3 (July-sep-2003), PP. 521-546.	McAlpin 2003
David W.McAlpin, Brahui and Zagrosian hypothesis, Journal of the American Oriental Society, Vol. 135,No.3 (July-Septamber 2015)	McAlpin, 2015
M.Mayfoher; Etymologisches worterbuch des Altindoarischen. Heidelberg (EWA1.210) 1986-1996.	Mayfoher 1986-1996
G.Morgenstierne; The development of r+Sibilant in some Eastern Iranian languages, <<TPS>> 70-80,1948.	Morgenstierne 1948
G.L.Possehl; Meluhha in the Indian Ocean in antiquity: Reade Jullian (ed). Kegan Paul international, Londan, 1996.	Possehl 1996
D.T.Potts ; The Archacology of Elam, Formation and transformation of the	Potts 1999

ancient state, Cambridge University Press, 1994.

Aiyar.L.V.Ramaswami; Dravidian Notes 1: The Brahui verbs, Journal of the Bihar and Orissa Research Society 15:116-23,1929. Ramaswami 1929

E.J.Rapson(ed); The Cambridge History of India, Vol.1 New Delhi, S.Chand & Co.Ltd 1987(First Published in 1922) Rapson 1987

Nailfor Shaikh; The similarties and differences Between the Amrian and the Kotdigians and their impact on the Indus vally Civilization, in cultural Heritage of Sindh(ed) Dr.Abdul Jabbar Junejo and M.Qasim Bugio, Sindhi Adabi Board Hyderabad, Sindh 1988. Shaikh 1988

Bernard Sergent; La Genese del'Inde, Paris, Poyat 1997. Sergent 1997

Chandra Shekar; Dravidian in Encylopaidia of Linguistic vol.1 (A-L) Fitzroy Deardon, New York, Oxon.2005. Shekar 2005

Malati J.Shendge; The language of the Harppans: from Akkadian to Sanskrit, Shakti Malik Abhinar Publications New Dehlhi, 1997. Shendge 1997

Franklin C.Southworth; Lexical evidence for early Contacts between Indo-Aryan and Dravidian. Ouoted in Southworth 1979

Witzel 1999: substrate language in old Indo–Aryans (Regvedic, Middle and Late Vedic) (EJVS) 5-1, 1999.	
Franklin South worth, Rice in Dravidian, Published on line; 18 January 2012 (C) Springer Science + Business media, LLC 2012.	Southworth 2012
K.Srinivaschari; Learn Telugu in 30 days. 25th ed. Balaji Publication, Madras, 2000.	Srinivaschari 2000
Sanford B.Steever(ed); The Dravidian Languages, London and Newyork: Routtledge, 1988.	Streever 1988
Stephen R.Willson; Basic Burushaski Vocabulary, Sil and NIPS Q.A.U. Islamabad, 1999.	Wilson 1999
Michael Witzel ; Substrate language in Old Indo-Aryan (Regvedic, Middle and Late) (EJVS) 5-1, 1999.	Witzel 1999
Michael Witzel; The language of Harappa, Provisional Version dated 17 Feb 2000, Intended for J.Kenoyer(ed), Proceedings of the conference on the Indus Civilization, Madison 1998. (http://www.people.fas.harvard.edu/~witzel/induslong.pdf)	Witzel 2000
K.V.Zvelebil; Dravidian Linguistics; an Introduction. Pondicherry: Pondicherry Institute of Linguistics and culture, 1990.	Zvelebil 1990

ذوالفقار،اُزون1990 غلام حسین ذوالفقار، زینت ازون ، ترکی کے ذریعے اُردو سیکھیئے ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد1990

صابر1994 ڈاکٹر عبدالرزاق صابر، بلوچی اور براہوئی زبانوں کے روابط، غیر مطبوعہ Ph.D مقالہ، مرکز مطالعہ پاکستان بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ،1994

ضیا1986 محمد امین ضیا، شنا قاعدہ اور گرائمر، ضیا پبلی کیشنز ، پولو گراؤنڈ گلگت ، 1986

فیضی2004 عنایت اللہ فیضی، کھوار بول چال، فیض کتاب گھر، چترال2004

کرناہی2007 میاں کریم اللہ قریشی کرناہی، پہاڑی اور اُردو۔ایک تقابلی جائزہ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 2007

کھیتران1997 ڈاکٹر غلام محمد کھیتران ، کھیترانی نامہ ، سوران پبلیکیشنز بارکھان1997

گنگوفسکی2000 پاکستان کی قومیتیں(اُردو ترجمہ:اشفاق بیگ)فکشن ہاؤس لاہور2000

مردوخ؟ حضرت آیت اللہ شیخ مردوخ،تاریخ مردوخ، جلداوّل،چاپ سوم؟

میر؟ عبدالعزیز میر، کشمیری زبان سیکھنے کے لئے۔ بعض بنیادی رہنما اصول، مرکزادب وثقافت کشمیر، راولپنڈی؟

Surmerian Lexicon version 3.0 Halloran, Johan, A; www.sumrican.org/sumerlex.htm Source: Luffenburger, Olivier; Akkadian Dictionary Source: www.Premiumwandoo.com/caneiform.language/dictionary/index_en.php

Hittite Grammer, vo.4.5 Lauffernburger, Olivier; 09/14/2006

Phonician Dictionary; Soruce: www.caannite.org/dictionary/-
source: Hurrian language; http://en.wikipedia.org/wiki/Hurrian-language 11/16/2009
Lithuanian language; The origin of the Lithuanian language http://www.lituanus.org/1982-1/82-1- Source: 01.htm
Afro-Asiatic language: source: http://en.wiktionary.org/wiki/Appendix:Swadesh list for Afro- Asiatic languages.
List of numbers in various languages; source; http:en.wikipedia.org/wiki/List_of_numbers_in_various _languges
Source: R.N.Frey, "Iran" http://www.Iranica.com/newsite/articlesv13f3/v13f2004 a.html
Sumerian Dictionary
Soruce: tikaboo.com/library/Sumerian-Dictionary. Pdf

جینیاتی رپورٹیں

Molecular analysis of HLA allele frequencies and haplotypes in Baloch of Iran compared with related populations of Pakistan. Tissue Antigens 2004:64:581-587, Printed in Denmark. — Farjadian et al:

HLA Polymorphism in Six ethnic groups from Pakistan. Tissue Antigens 2002:59:492-501, Printed in Denmark. — Mohyuddin et al:

Southwest Asian mtDNA Phylogeography. The American Socity of Human Genetics, 2004. — Quintana-Murci et al: